(انگریزی کے مشہور ناول ''The Da Vinci Code'' کا اُردو ترجمہ)
مُقدّس پیالہ
مُحمّد سعید عمران

مُقدّس پیالہ

(ڈان براؤن کے مشہور انگریزی ناول The Da Vinci Code کا اُردو ترجمہ)

مُترجم: مُحمّد سعید عمران

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مُقدّس پیالہ

مُصنّف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈان براؤن

مُترجّم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مُحمّد سعید عمران

صفحات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔148

پتہ برائے رابطہ: saeedimranx2@yahoo.com

ابتدائیہ

پریوری آف سیون(Priory of Sion) ایک یورپین خفیہ تنظیم ہے جو کہ ۱۰۹۹ میں بنائی گئی۔ ۱۹۷۵ میں پیرس کی نیشنل لائبریری میں کُچھ دستاویزات سامنے آئیں جنہیں خُفیہ صفحات (Le Dossier Secrets) کہا جات ہے، ان دستاویزات میں پریوری آف سیون کے ارکان کی شناخت کی گئی ہے جن میں آئزک نیوٹن(Isaac Newton)، ساندرو بوتچیلی(Sandro Felipi (Botticeli))، وکٹر ہیوگو(Victor Hugo)، اور لیونارڈو ڈاونچی(Leonardo da Vinci) شامل ہیں۔

ویٹیکن(Vatican) سے منظور شُدہ اوپس ڈئی(Opus Dei) ایک شدّت پسند کیتھولک فرقہ ہے جو کہ طبعی اور جسمانی اذیّت کے عمل کی وجہ سے مُتنازعہ ہے۔ اوپس ڈئی نے ۴۷ ملین ڈالر کی لاگت سے اپنے ہیڈکوارٹر کا قیام نیویارک کے لیکسنگٹن ایونیو پر کیا ہے۔

تمام فن پارے، عمارتیں، دستاویزات اور خُفیہ عبادات جو کہ اِس کہانی میں بیان کی گئی ہیں حقیقت پر مبنی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پیش لفظ

لُوورے میوزیم، پیرس، ۱۰:۴۶ شام

میوزیم کا مشہور مُنتظم یاک سانئیر ے گرانڈ گیلری کی راہداری میں لڑکھڑا رہا تھا۔ اُس نے نزدیکی فن پارے کا سہارا لینے کی کوشش کی۔ کاراواجیو کے چمکتے ہوئے چوکھٹے کو پکڑتے ہوئے چھہتر سالہ بوڑھے سانئیر ے نے اُسے اپنی طرف کھینچا یہاں تک کے وہ دیوار سے اُکھڑ گیا۔ فن پارہ اُس کے اُوپر آیا اور وہ نیچے ڈھیر ہو گیا۔

متوقع طور پر، قریب سے ہی ایک لوہے کا دروازہ گرنے کی آواز سُنائی دی۔ دروازے نے گیلری کے اِس حصّے میں آنے والے رستے کو بند کر دیا تھا۔ گیلری کا فرش لرز اُٹھا اور کہیں دُور الارم بجنا شُروع ہو گیا۔ سانئرُ کُچھ لمحے یونہی پڑا رہا تیز تیز پھر وہ فن پارے کے نیچے سے نکلا اور چھُپنے کیلیئے کوئی جگہ تلاش کرنے لگا۔

''حرکت مت کرنا''۔ نزدیک سے آواز آئی۔

سانئرے نے نظر اُٹھا کر دیکھا۔ تقریباً پندرہ فُٹ دُور، بند آہنی سلاخوں سے باہر ایک لحیم شحیم سایہ اندر جھانک رہا تھا۔ ایک لمبا چوڑا سفید بالوں والا نوجوان جس کی جلد کپاس کی طرح۔ اُس کی آنکھوں کا رنگ گُلابی تھا اور پُتلیاں سُرخی مائل تھیں۔ اُس کے ہاتھوں میں پستول تھا اور وہ سانئرے کو نشانے پر لے ہوئے تھا۔

''تُمیں بھاگنا نہیں چاہیئے تھا''۔ نوجوان کا لہجہ سرد تھا۔

''میں تُمیں پہلے ہی بتا چُکا ہوں''۔ سانئرُ فرش پر پڑا بے چارگی سے ہکلایا۔ ''مُجھے نہیں معلوم تُم کس بارے میں پوچھ رہے ہو''۔

''جھوٹ!''۔ حملہ آور نے اُسے گُھورا۔ وہ بالکل ساکت کھڑا تھا بس اُس کی آنکھوں کی پُتلیاں محوِ حرکت تھیں۔ ''تُم اور تمہارے ساتھیوں کے پاس کُچھ ایسا ہے جو درحقیقت تمہاری ملکیت نہیں ہے''۔

سانئرُ کو خون اپنی رگوں میں دوڑتا محسوس ہوا۔ اِسے کیسے پتہ چل سکتا ہے؟

''آج رات حقداروں کو اُن کا حق مل جائے گا۔ مُجھے بتاؤ کہ وہ کہاں پوشیدہ ہے ورنہ۔۔۔۔۔۔۔''۔ حملہ آور نے اپنا

پستول سانئرَ کی طرف موڑا۔ کیا یہ اتنا قیمتی راز ہے جس کیلئے تُمہیں موت بھی قبُول ہے؟''
سانئرَ کی سانس جیسے رُک گئی۔
حملہ آور نے اپنا سر جھُکا کر پستول کو دیکھا۔
سانئرَ نے اپنے ہاتھ اُوپر اُٹھائے۔ ''رُک جاؤ جو تُم چاہتے ہو میں تُمہیں بتا دوں گا''۔ سانئرَ نے اگلے چند جُملے بڑی احتیاط سے بولے۔ حملہ آور مُسکرایا۔
''ہاں''۔ دوسروں نے بھی یہی بتایا تھا۔
سانئرَ ٹھٹھک کر رہ گیا۔ دُوسرے؟
''میں نے اُنہیں بھی ڈھونڈ لیا تھا'' ۔حملہ آور بولا۔ ''اُن تینوں نے بھی یہی بتایا تھا۔
یہ کیسے ہوسکتا ہے؟۔ سانئرَ نے صدمے سے سوچا۔ اُس کی اور تینوں ساتھیوں کی شناخت اتنی ہی اہم تھی جتنا کہ وہ راز جس کی حفاظت اُن تینوں کے ذمے تھی۔
حملہ آور نے ایک بار پھر نشانہ باندھا۔ ''جب تم مر جاؤ گے، تو صرف میں رہ جاؤں گا جسے یہ راز پتہ ہوگا''۔
راز۔ سانئرَ کو موقع کی نزاکت کا احساس ہوا۔ اگر میں مر گیا، تو راز بھی ہمیشہ کیلئے گُم جائے گا۔ اُس نے اپنے آپ کو بچانے کیلئے کسی چیز کی اوٹ ڈھونڈنے کی کوشش کی۔
یکدم دھماکے کی آواز آئی اور سانئرَ کو اپنے معدے میں آگ کا گولہ سا محسوس ہوا۔ وہ آگے کی طرف گر گیا۔ درد سے دُہرا ہوتے ہوئے وہ مُڑا اور حملہ آور کو دیکھا جو اب اُس کی کھوپڑی کو نشانہ لئے ہوئے تھا۔ سانئرَ نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ اُس کی سوچوں میں اب خوف اور دُکھ موجزن تھا۔
پستول کے خالی میگزین کی آواز راہداری میں گونج کر رہ گئی۔ سانئرَ کی آنکھیں کُھل گئیں۔ حملہ آور نے اپنے ہتھیار کی طرف دیکھا۔ اُس کی آنکھوں سے حیرت چھلک رہی تھی۔ اُس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور کُچھ سوچا۔
''میرا کام یہاں ختم ہوگیا ہے''۔
سانئرَ نے اپنی سفید لائنن کی شرٹ میں بنے ہوئے سوراخ کو دیکھا۔ اِس کے گرداب خون سے سُرخ سا حلقہ بن گیا تھا۔ اُسے اپنے معدے میں درد محسوس ہوا۔ الجیرین گوریلا فوج میں مُلازمت کے دوران اُس نے یہ خوفناک موت کئی دفع دیکھی تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ زندہ رہے گا اور پھر معدے کا سارا تیزاب اُس کے جسم میں پھیل جائے گا۔
''درد اچھا ہوتا ہے جناب!'' اُسے حملہ آور کی آواز سُنائی دی۔
اُس نے آہنی دروازے کی طرف دیکھا، جہاں اُسے جاتے ہوئے حملہ آور کی پُشت نظر آ رہی تھی۔ یا ک سانئرَ پھنس چُکا تھا۔ دروازہ اگلے بیس منٹ تک نہیں کھُل سکتا تھا۔ جب تک کوئی اُس تک پہنچتا، وہ موت کی وادی میں پہنچ چُکا ہوگا۔ لیکن اُسے اپنی موت سے بھی زیادہ راز کے گُم جانے کا خوف تھا۔ اُس نے سوچا کہ اُسے یہ راز آگے پُہنچانا ہوگا۔

اُس نے کہنیوں کے بل کھڑا ہونے کی کوشش کی، اُس نے اپنے تین ساتھیوں کے بارے میں سوچا۔ اُس نے اُن نسلوں کے بارے میں سوچا جو اُن سے پہلے آئیں اور اُس مقصد کے بارے میں جو اُنہیں سونپا گیا تھا۔
علم کی ایک نہ ٹُوٹنے والی کڑی۔
اچانک، تمام احتیاط اور تدابیر کے باوجود اب یاک سانئرَ ہی آخری کڑی تھا۔ ایک بُہت بڑے اور طاقتور راز کا آخری اور اکیلا مُحافظ۔ لرزتے ہوئے، وہ آخرکار اپنے آپ کو اپنے قدموں پر کھڑا ہونے میں کامیاب ہوگیا۔
مُجھے کوئی رستہ ڈھونڈنا ہوگا۔
وہ گرانڈ گیلری میں پھنسا ہُوا تھا۔ اور اب صرف ایک شخصیت تھی جس تک وہ یہ راز پُہنچا سکتا تھا۔ سانئرَ نے اپنے خوبصورت قید خانے کی دیواروں کو دیکھا۔ دُنیا کے مشہور فن پارے ایک پُرانے دوست کی طرح اُسے دیکھ کر مُسکرا رہے تھے۔ درد سے کراہتے ہوئے اُس نے اپنی تمام تر قوّت کو یکجا کیا۔ اُس کے سامنے ایک نہایت مُشکل کام تھا جس کیلئے اُسے اپنی ہر بچی کھُچی سانس درکار تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز سُن کر رابرٹ لینگڈن جاگ گیا۔ آنکھیں ملتے ہوئے، اُس نے اپنے بستر کے ایک طرف رکھے ہوے لیمپ کو روشن کیا۔ اُس نے غور سے ارد گرد دیکھا، کمرے میں شہنشاہ لوئیس شش دہم کے زمانے کا فرنیچر پڑھا تھا۔ ہاتھ کے کام سے سجی دیواریں اور مہاگنی کا بنا ہوا ایک بڑا پلنگ جس پر وہ براجمان تھا۔
میں کہاں ہوں؟
اُس نے اپنے بستر کے ایک طرف کھونٹے سے لٹکے غُسل کے لباس کو دیکھا جس پر ایک ہوٹل کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔

ہوٹل رِٹز، پیرس

آہستگی سے اُس کے ذہن پر جمی دُھند ہٹنے لگی۔ ٹیلیفون کی گھنٹی ابھی تک بج رہی تھی۔ اُس نے ریسیور اُٹھا لیا۔
''لینگڈن صاحب'' ایک مردانہ آواز سُنائی دی۔ ''مُجھے اُمید ہے کہ میں نے آپ کو تنگ نہیں کیا ہوگا''۔
مبہوت نظروں سے لینگڈن نے بستر کے ساتھ پڑی گھڑی کو دیکھا جس پر بارہ بج کر بتیس منٹ ہوئے تھے۔ وہ صرف آدھا گھنٹا سویا تھا۔
''ہوٹل انتظامیہ جناب۔ زحمت کیلئے معذرت، لیکن آپ سے ملنے کوئی آیا ہے نہایت ضروری معاملہ ہے''۔
لینگڈن ابھی تک ذہن پر دھندلاہٹ محسوس کر رہا تھا۔ اُس نے اپنے بستر کے ایک طرف رکھے ہوے صفحات پر نظر ڈالی۔

امریکن یونیورسٹی آف پیرس

فخریہ پیش کرتی ہے

ایک شام رابرٹ لینگڈن کے ساتھ

ماہر مذہبی علامات، ہارورڈ یونیورسٹی

لینگڈن کراہا۔ آج رات کا لیکچر کارتریز کیتھیڈرل کے پتھروں میں پوشیدہ فطرت پرستوں کی علامات کے بارے میں تھا۔ اُسے لگا جیسے اُس کے خیالات نے حاضرین میں موجود کسی تنگ نظر کو ناراض کر دیا ہوگا۔ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ کوئی مذہبی عالم اُس کا پیچھا کرتے یہاں تک آ گیا ہوگا اور اُس سے لڑائی کرنا چاہتا ہوگا۔

''معذرت چاہتا ہوں'' لینگڈن نے کہا۔ ''دراصل میں بہت تھکا ہوا ہوں''۔

''مگر جناب'' آدمی نے سخت لہجے میں سرگوشی کی۔ ''آپ کا مہمان بہت اہم شخصیت ہے''۔

اس بارے میں بھی لینگڈن کو شبہ تھا۔ اُس کی کتابوں میں موجود مذہبی فن پارے اور گروہی علامات نے اُسے فن کی دُنیا میں ایک خراب شخصیت کے طور پر مشہور کر رکھا تھا۔ اور پچھلے سال جو کُچھ ویٹیکن سٹی میں ہوا تھا اُس کے بعد لوگ گویا اُس کے پیچھے ہی پڑ گئے تھے۔ اور لگتا تھا کہ یہ سلسلہ اب کبھی ختم نہیں ہوگا۔

''براہِ مہربانی کریں''۔ لینگڈن نے اپنے لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔ ''کیا آپ مہمان کا نام اور نمبر لے کر اُنہیں بتا دیجئے گا کہ میں پیرس چھوڑنے سے پہلے اُن سے ملنے کی کوشش ضرور کروں گا''۔ اُس نے فون رکھ دیا۔

بستر پر سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے، لینگڈن نے گھور کر اپنے بستر کے ایک طرف ہوٹل کی گیسٹ ریلیشن بُک کو دیکھا۔ جس کے کور پر لکھا ہوا تھا۔

روشنیوں کے شہر میں بچوں کی طرح سوئیں۔ ہوٹل رٹز میں۔

اُس نے اپنی نظر سامنے لگے قدِ آدم شیشے کی طرف موڑ دی۔ آئینے میں اُسے اپنا عکس اجنبی سا نظر آیا۔ تھکا تھکا سا۔

پچھلے سال کی سختِ مصروفیات نے اُس پر گہرا اثر ڈالا تھا اور آئینے میں اپنا عکس بھی اُسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ اُس کی تیز طرار نیلی آنکھیں آج بجھی بجھی لگ رہی تھیں اور اُس کے طاقتور جبڑے اور تھوڑی کے گرد سیاہی سی آ گئی تھی۔ کنپٹیوں کے گرد بالوں میں چاندی بڑھ رہی تھی جو کہ اُس کی خواتین ساتھیوں کے نزدیک یہ اُس کی کشش میں اضافہ کرتی تھی۔

اگر بوسٹن میگزین والے مُجھے ابھی دیکھ سکتے؟۔ وہ سوچ کر رہ گیا۔

پچھلے مہینے بوسٹن میگزین نے اُس شہر کے دس پُر اسرار ترین لوگوں میں شُمار کیا تھا۔ جس پر اُس کے ہارورڈ کے ساتھیوں نے اِس بات پر اُس کا خاصا مذاق بنایا تھا۔ آج رات، تقریباً تین ہزار میل دور بھی یہ اعزاز اُس کے ساتھ تھا۔ رات کے لیکچر میں بھی یہی اُس کیلئے باعثِ شرمندگی بنا تھا۔ اُس کے ذہن میں لیکچر کی فلم سی چل پڑی۔

''خواتین وحضرات'' خاتون میزبان نے امریکن یونیورسٹی آف پیرس کے ہال میں بیٹھے حاضرین کو مُخاطب کیا۔ ''ہمارے آج

کے مہمان کسی تعارف کے مُحتاج نہیں ہیں۔ وہ کئی کتابوں کے مُصنف ہیں جو کہ مذہبی علامات کے عُنوان پر ہیں۔ آپ میں سے کئی لوگ اُن کی کتاب اپنے کورس میں استعمال کرتے'' ہیں۔ حاضرین میں سے کئی نے پُر جوش انداز میں سر ہلایا۔

''میرا ارادہ تھا کہ میں اپنے مہمان کا تعارف اُن کی شاندار کاوشوں کے ذریعے کرواؤں گی''۔ اُس نے شریر نظروں سے لینگڈن کی طرف دیکھا۔ مگر حاضرین میں سے کسی نے مُجھے یہ پکڑا دیا''۔ اُس نے بوسٹن میگزین کی ایک کاپی حاضرین کے سامنے ہلائی۔

لینگڈن پہلو بدل کر رہ گیا۔ میزبان نے لینگڈن کے مُتعلق مضمون کا کوئی حصّہ پڑھنا شُروع کر دیا۔ لینگڈن کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کُرسی کے اندر دھنستا جا رہا ہے۔ حاضرین کے چہروں پر مُسکراہٹ نمودار ہو چُکی تھی۔

''اور مسٹر لینگڈن نے جب ویٹیکن میں ہونے والے واقعے پر کوئی رائے دینے سے انکار کیا تو اِس سے بھی اُن کی شخصیت کے اسرار میں بلاشُبہ مزید اضافہ ہوا ہے''۔ میزبان نے حاضرین کو مزید اُکسایا۔

کیا میں جاری رکھوں؟ مجمع نے حوصلہ افزائی کی۔

لینگڈن نے بے بسی سے پر خاتون کی طرف دیکھا۔

اگر چہ ہمارے مہمان رابرٹ لینگڈن نوجوان نہیں ہیں مگر اُن میں ایک عالمانہ کشش ہے۔ اور اُن کی فریفتہ کر دینے والی آواز کو نوجوان طالبائیں کانوں کی چاکلیٹ کہتی ہیں''۔

ہال میں قہقہے گونج اُٹھے۔ لینگڈن بے بسی سے مُسکرا دیا۔ اُسے پتہ تھا کہ آگے کیا کہا جانے والا ہے۔

دھاری دار ہیریسن ٹویڈ کوٹ میں ملبوس ہیریسن فورڈ۔

لینگڈن اُٹھ کھڑا ہوا۔

''شُکریہ مونیک!'' لینگڈن جانتا تھا کہ وہ رُکنے والی نہیں ہے اِس لئے اُس نے گویا زبردستی ہی دھکیل دیا۔

''بوسٹن میگزین واقعی افسانہ نگاروں کیلئے ایک تُحفہ ہے''۔ وہ حاضرین کی طرف ایک شرمندہ سی مُسکراہٹ لئے مُڑا۔ ''اور اگر مُجھے پتہ چل جائے کہ یہ میگزین مونیک کو کس نے پکڑایا ہے تو میں اپنے قونصل خانے کے ذریعے اُسے مُلک بدر کروا دوں''۔

مُجمعہ کھلکھلا کر ہنس دیا۔

''اچھا لوگو! آپ سب جانتے ہیں کہ میں یہاں علامات کی طاقت پر بات کرنے آیا ہوں''۔

☆☆☆☆☆☆☆

فون کی گھنٹی نے لینگڈن کو خیالات سے نکال دیا۔ بے یقینی سے ٹیلیفون سیٹ کی طرف سے دیکھتے ہوئے اُس نے ریسیور اُٹھا لیا۔

''جی جناب''۔ وہ بولا

''جناب! معذرت چاہتا ہوں آپ کا مہمان آپ کے کمرے کی طرف آ رہا ہے''۔ ہوٹل انتظامیہ کے مُلازم نے کہا۔

لینگڈن اب پوری طرح بیدار ہو چُکا تھا ’’تمہارا مطلب ہے کہ تُم نے کسی کو میرے کمرے میں بھیج دیا ہے‘‘۔

’’میں معافی چاہتا ہوں جناب! مگر اُن کو روکنے کا اختیار میرے پاس نہیں ہے‘‘۔

’’وہ ہے کون؟‘‘ فون بند ہو چُکا تھا۔ تقریباً اُسی وقت دروازے پر دستک سُنائی دی۔ بے یقینی کی کیفیت میں، لینگڈن بستر سے اُتر آیا۔ اُس نے غُسل کا لباس پہنا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

’’کون ہے؟‘‘

’’مسٹر لینگڈن! میں آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں‘‘۔ بولنے والے انداز تحکمانہ تھا۔ ’’میرا نام لیفٹیننٹ جیروم کولیٹ ہے اور میں سنٹرل جوڈیشل پولیس ڈائریکٹوریٹ سے تعلق رکھتا ہوں‘‘۔

لینگڈن ساکت ہو گیا۔ جوڈیشل پولیس؟ یعنی فرانسیسی ایف۔ بی۔ آئی۔

اُس نے حفاظتی زنجیر کو چھیڑے بغیر دروازہ کھول دیا۔ سامنے ایک بے داغ اور پتلے لمبے چہرے والا آدمی کھڑا تھا۔ اُس نے نیلے رنگ کا سرکاری لباس پہنا ہوا تھا۔

’’کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟‘‘ اُس نے پوچھا۔

لینگڈن ہچکچایا، آفیسر کی زردی مائل آنکھیں گویا اُسے کھوج رہی تھیں۔

’’آخر یہ سب کیا ہے؟‘‘

’’میرے آفیسر کیپٹن آپ سے کسی معاملے میں خدمات حاصل کرنا چاہتے ہیں‘‘۔

’’لیکن ابھی تو آدھی رات ہے‘‘۔ لینگڈن نے کہا۔

’’آپ نے آج شام لوورے میں یاک سانئرَ سے ملنا تھا؟‘‘

لینگڈن کے اندر اچانک بے چینی سی بھرنے لگی۔ لیکچر کے بعد اُس کی یاک سانئرَ سے مُلاقات طے تھی مگر یاک سانئرَ نہیں آیا تھا۔

’’ہاں مگر آپ کو کیسے پتہ چلا؟‘‘

’’ہمیں آپ کا نام اُس کی ڈائری میں لکھا ملا ہے‘‘۔

’’سب کُچھ ٹھیک تو ہے نا؟‘‘۔

پولیس آفیسر نے ایک ہولناک آہ بھری اور ایک پولرائڈ کیمرے سے لی گئی تصویر لینگڈن کو پکڑا دی۔ تصویر کو دیکھتے ہی لینگڈن کا جسم اکڑ سا گیا۔

’’یہ تصویر آدھا گھنٹا پہلے، لوورے میوزیم کے اندر لی گئی ہے‘‘۔

لینگڈن نے تصویر کو دیکھا۔ ابتدائی صدمے کے بعد اب اُس پر غمّ و غُصّے کی کیفیت طاری تھی۔

’’یہ کون کر سکتا ہے؟‘‘

’’ہمیں اُمید ہے کہ آپ اِس بات کا جواب تلاش کرنے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں آپ علمِ علامات کے ماہر ہیں اور آپ نے یاک سانئرَ سے ملنا بھی تھا‘‘۔

لینگڈن نے ایک بار پھر تصویر پر نظر ڈالی۔ اُسے اب خوف محسوس ہونے لگا تھا۔ تصویر دل دہلا دینے والی تھی۔ تقریباً ایک سال پہلے بھی اُسے اِسی طرح ایک تصویر موصول ہوئی تھی جس کے ساتھ مدد کی ایک درخواست بھی تھی۔ اور پھر چوبیس گھنٹے بعد ویٹیکن سٹی میں وہ اپنی زندگی کی بازی ہارنے لگا تھا۔ لینگڈن کو محسوس ہو رہا تھا کہ صورتحال بالکُل ویسی ہی ہے، جیسی ایک سال پہلے تھی۔

’’پولیس آفیسر اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا، میرے آفیسر انتظار کر رہے ہیں جناب‘‘۔

لینگڈن نے بُہت دقّت سے اُس کی آواز محسوس کی۔ اُس کی آنکھیں ابھی بھی تصویر پر جمی ہوئی تھیں۔

’’لاش کے نزدیک بنا ہوا نشان اور لاش عجیب سے انداز میں۔۔۔‘‘ اُس نے اپنے جسم میں سرد سی لہر محسوس کی اور آفیسر کو دیکھا۔

’’میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ کوئی کسی کے ساتھ یوں بھی کر سکتا ہے!‘‘

لینگڈن کو پولیس آفیسر کی صورت بھی ہیبتناک لگی۔

’’مسٹر لینگڈن! جو کُچھ آپ اِس تصویر میں دیکھ رہے ہیں جناب سانئرَ نے یہ سب اپنے ساتھ خود ہی کیا ہے‘‘۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس ری لابریورے پر واقع ایک عمارت میں داخل ہو۔ اُس کی چال میں لنگڑاہٹ تھی۔ اُس کی ران پر بندھا خارزار بیلٹ اُس کے گوشت میں گُھسا جا رہا تھا مگر پھر بھی اُس کی رُوح پُرسکون تھی۔ وہ راہِ خُدا میں کام کر کے بُہت خوش تھا۔

درد اچھا ہوتا ہے۔

اندر داخل ہوتے ہی اُس نے خالی ڈیوڑھی کا جائزہ لیا اور نہایت خاموشی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ وہ عمارت میں کسی کو بیدار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اُس کی خوابگاہ کا دروازہ کھُلا ہوا تھا کیونکہ یہاں دروازے مُقفل کرنا منع تھا۔ اُس نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔

کمرے کا فرش لکڑی کا تھا۔ دیوار کے ساتھ لکڑی کی الماری بنی ہوئی تھی اور ایک کونے میں کینوس کا قالین تھا جو کہ بستر کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ وہ ایک ہفتے کی رہائش کیلئے اس کمرے میں رہ رہا تھا۔ نیویارک میں بھی اُس کا کمرہ اِسی طرز کا تھا۔

خُدا نے مُجھے سائبان اور زندگی کا مقصد دیا ہے۔

آج کی رات سیلاس کو یوں لگ رہا تھا جیسے اُس نے اپنے قرضے کی پہلی قسط ادا کر دی ہے۔ اُس نے الماری کے نچلے خانے سے اپنا موبائل فون نکالا اور نمبر ڈائل کیئے۔

’’ہاں‘‘۔ دوسری طرف ایک مردانہ آواز تھی۔

''اُستادِ محترم!۔ میں واپس آ گیا ہوں''۔

''بولو''۔ دوسری طرف آواز میں خوشی نمایاں تھی۔

''وہ چاروں مر چُکے ہیں، تین رُکن اور اُن کا گرانڈ ماسٹر بھی''۔ دوسری طرف کُچھ دیر سکوت طاری رہا۔ پھر آواز سُنائی دی۔''اوہ مُجھے بھی خدشہ تھا کہ وہ موت کو ترجیح دیں گے''۔

''مگر موت کا احساس بُہت دردناک ہوتا ہے''۔ سیلاس کے بولنے پر دوسری طرف پھر سکوت چھا گیا۔

''اِس کا مطلب ہے کہ تُم راز حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہو''

''مُحترم اُستاد! اُن سب نے تاریخی سنگِ کُلید 'کلیف ڈی وائٹے' کی نشاندہی کی ہے''۔ اُس نے دوسری طرف سے ایک گہرے سانس کی آواز سُنی۔ اُسے معلوم تھا کہ اُس کا مُعلّم بھی پُر جوش ہو گیا ہے۔

''سنگِ کُلید!''، معلّم بولا۔'' جیسا کہ ہمیں اُمید تھی، اور جب ہم یہ پتھر حاصل کر لیں گے تو ہم گویا ایک قدم کے فاصلے پر ہوں گے''۔

'ہم آپ کی سوچ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں'' سیلاس نے کہا'' وہ پتھر پیرس میں ہی موجود ہے''۔

''پیرس!''۔ مُعلّم کی آواز میں حیرت تھی۔'' پھر تو ہم بہت قریب ہیں''۔

سیلاس نے شام کو پیش آنے والے واقعات دہرا دیئے۔ کیسے سب نے یہ راز بتا کر اپنی زندگی کی بھیک مانگی تھی۔

''تُم نے راہِ خُدا میں ایک بُہت بڑا کام کیا ہے۔ ہم صدیوں سے اِس کی تلاش میں تھے۔ اب تُمہارا کام وہ پتھر ڈھونڈنا ہے''۔

سیلاس کو یہ بات ناممکن لگ رہی تھی۔''لیکن وہ تو ایک قلعہ ہے۔ رات کے وقت۔۔ میں اُس میں کیسے داخل ہوں گا؟''

''یہ تُمہیں میں بتاؤں گا کہ تُم نے اندر کیسے داخل ہونا ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

جب سیلاس نے فون بند کیا تو اُس کی رگوں میں متوقع طور پر خون کی گردش تیز ہوتی گئی۔

ایک گھنٹہ، وہ شُکر گزار تھا کہ مُعلّم نے اُسے ایک گھنٹہ دیا ہے۔ اپنے کام کا دوبارہ آغاز کرنے سے پہلے وہ اُن گناہوں کا کُفّارہ ادا کرے گا جو آج اُس سے سرزد ہوئے تھے۔ اگرچہ اُس کا مقصد عظیم تھا اور دُشمنانِ خُدا کے خلاف جنگ کے طور پر ایسے گُناہ صدیوں سے کئے جاتے رہے تھے پھر بھی وہ جانتا تھا کہ مُکمل معافی کیلئے درد کا احساس کتنا ضروری ہے۔ کھڑکی کے پردے سامنے کرتے ہوئے، اُس نے اپنے آپ کو برہنہ کیا اور کمرے کے وسط میں گُھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اُس نے اپنی ران پر بندھی ہوئی خاردار بیلٹ کو دیکھا۔ اِس بیلٹ پر تیز دھار دھات لگی ہوئی تھی۔ اگرچہ آج سیلاس نے بیلٹ مقرر کردہ دو گھنٹوں سے زیادہ پہنی تھی، مگر وہ جانتا تھا کہ آج کوئی عام دن نہیں ہے۔ اُس نے خاردار دندانے کو کس کر پکڑتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ خاردار بیلٹ اُس کے گوشت کے اندر گُھس گیا۔ درد کی شِدّت سے اُس کے دانت بھینچ گئے تھے مگر اُسے اپنی روح کو صاف کرنے کا لُطف آ گیا تھا۔

'درد اچھا ہوتا ہے' سیلاس نے خود کلامی کی۔ یہ فادر جوسیمار ایسکریوا کے الفاظ تھے جو کہ تمام مُعلّموں کا معلّم تھا۔ اگرچہ وہ ۱۹۷۷ میں مر چُکا تھا مگر اُس کے اقوال ساری دُنیا میں پھیلے اُن وفاداروں کی زبان پر آج بھی موجود تھے جو کہ خود کو تکلیف دینے کیلئے ایسا بیلٹ پہنتے تھے۔ سیلاس نے اپنی نظر اب کمرے کے ایک طرف پڑے ہوئے رسی سے بنے چابک کی طرف موڑی۔ رسی کی گانٹھوں پر خون جما ہوا تھا۔ سیلاس اپنی روح کی تڑپ کو ختم کرنے کیلئے بے چین تھا۔ رسی کو اُٹھا کر ایک سرے کو پکڑتے ہوئے سیلاس نے اُسے اپنے کندھے پر سے گُھمایا۔ اُسے رسی کی گانٹھیں اپنی کمر میں کُھبتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اُس نے اپنی آنکھیں بند کر کے رسی کو پھر برسایا اور تب تک برساتا چلا گیا جب تک اُس کی کمر سے خون بہنا نہ شُروع ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اپریل کی تُند و تیز ہوا اوپرا ہاؤس اور وینڈوم کے سامنے سے گُزرتی ہوئی سٹریون کے کُھلے شیشوں سے اندر جا رہی تھی۔ پسنجر سیٹ پر بیٹھے رابرٹ لینگڈن کو سارا شہر تیزی سے بھاگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اُس نے اپنے ذہن کو صاف کرنے کی کوشش کی۔ ہوٹل چھوڑنے سے پہلے اُس نے جلدی میں غسل اور شیو کی تھی جس کی وجہ سے اُس کا حلیہ تو تھوڑا بہتر ہو گیا تھا مگر وہ ابھی تک بے چین تھا۔ وہ خوفناک تصویر ابھی تک اُس کے ذہن میں گھوم رہی تھی۔

لینگڈن کے نزدیک سانئرَ کی موت فن کی دُنیا کیلئے ایک۔ سانئرَ فنونِ لطیفہ میں مہارت کی وجہ سے وہ ایک اہم شخص کے طور پر جانا جاتا تھا۔ نکولس پوسین اور ڈیوڈ ٹینیرز کے فن پاروں میں چھُپے خفیہ کوڈ اور اشاروں پر مُشتمل اُس کی کتابیں رابرٹ لینگڈن دُنیا بھر میں شُہرت رکھتی تھیں۔

سانئرَے نے اپنے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ اِس سوال کا جواب تو فی الحال لینگڈن کے پاس بھی نہیں تھا۔

باہر شہر کی سڑکوں پر چھوٹے کاروباری لوگ چھکڑوں پر سامان لاد کر اِدھر اُدھر لے کر جا رہے تھے۔ گاڑی رش میں سے تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔ سائرن کی وجہ سے اِسے آسانی سے راستہ مل رہا تھا۔

''میرے آفیسر کو کافی خوشی ہوئی جب اُنہیں پتہ چلا کہ آپ پیرس میں ہی ہیں'' پولیس آفیسر جیروم کولیٹ لینگڈن سے مُخاطب ہوا۔''ایک خوش قسمت اتفّاق''۔

کم از کم لینگڈن اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس نہیں کر رہا تھا کیونکہ اُسے اتفّاقات پر بالکُل یقین نہیں تھا اُس نے اپنی ساری زندگی پوشیدہ نظریات و خیالات کو کھوجنے میں گُزاری تھی، جن میں اتفاقات کی گُنجائش بالکُل نہیں تھی۔

''میرا خیال ہے کے امریکن یونیورسٹی آف پیرس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ میں یہاں ہوں''۔ لینگڈن بولا۔

جیروم نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔''انٹرپول نے''۔

'انٹرپول؟' لینگڈن نے سوچا۔ بلاشُبہ۔ وہ یہ بھول گیا تھا کے یورپ کے کسی ہوٹل میں رہائش کیلئے پاسپورٹ مانگا جاتا ہے۔ اور یہ بلاوجہ نہیں مانگا جاتا۔ اگر اچانک انٹرپول کو ضرورت پڑ جائے تو وہ یورپ کے تمام ہوٹلوں میں موجود مُسافروں کو اُن کے پاسپورٹ کے ذریعے شناخت کر سکتے ہیں۔ ہوٹل رٹز میں اُس کی رہائش کی معلومات حاصل کرنے میں پانچ دس منٹ سے زیادہ

صرف نہیں ہوئے ہوں گے۔

گاڑی شہر سڑک کے بیچوں بیچ گزرتی جا رہی تھی۔ ایک طرف آسمان کی بُلندیوں کو چھوتا ہوا ایفل ٹاور نظر آیا۔ لینگڈن کے ذہن میں وِٹّوریا اور اُن کے درمیان ہوا وہ عہد یاد آیا جس کی رو سے اُنہیں ہر چھ ماہ بعد مِلا کرنا تھا۔ عجیب بات یہ تھی وہ وٹّوریا سے آخری دفعہ ایک سال پہلے روم کے ائرپورٹ پر مِلا تھا۔

''کیا تُم اُس پر کبھی چڑھے ہو؟''۔ جیروم نے ایفل ٹاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لینگڈن یکدم خیالات سے چونک گیا۔

''میں معافی چاہتا ہوں'' وہ شاید ٹھیک طرح سے سُن نہیں پایا تھا۔

''یہ بُہت خوبصورت ہے'' پولیس آفیسر نے شیشے میں سے ایفل ٹاور کی طرف اشارہ کیا۔ ''کیا کبھی تُم اِس کے اوپر گئے ہو''۔

لینگڈن نے اپنا سر گُھما کر دیکھا ''نہیں۔ ابھی تک تو نہیں۔

''یہ فرانس کی علامت ہے اور میرے خیال میں یہ ایک مُکمل علامت ہے''۔ آفیسر نے کہا۔

لینگڈن نے غائب دماغی سے سر ہلا دیا۔

ڈی وولی روڈ (Rue di Vol) پر اگرچہ ٹریفک سگنل سُرخ تھا مگر گاڑی رُکے بغیر آگے کاسٹیلو ایونیو پر آ گئی۔ جو کہ ٹیولیرز گارڈن کے شُمالی داخلے کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ بُہت سارے لوگ شاید یہ سمجھتے تھے کے ٹیولِز گارڈن اپنے نام کی طرح گُلِ لالہ کیلئے مشہور ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ پارک پہلے ایک کھُدائی کی جگہ تھی جہاں سے پیرس کے گھروں اور عمارتوں کی چھتوں میں لگائی جانے والی ٹائلوں کیلئے پتھر نکالا جاتا تھا۔

جیسے ہی گاڑی پارک میں داخل ہوئی، کولیٹ نے سائرن بند کر دیا۔ لینگڈن نے لمبی سانس لی۔ باہر پارکنگ میں ہیلوجن لائٹس روشن تھیں۔ لینگڈن ہمیشہ اِس پارک کو ایک مُقدس جگہ خیال کرتا تھا جہاں کلاڈے مونیٹ نے امپریشنسٹ فن کی بُنیاد رکھی تھی۔ لیکن آج کی رات اس پارک کی فضا میں کُچھ عجیب سا تاثر تھا۔ گاڑی پارک کے مرکزی بولیوارڈ کی طرف بڑھ گئی۔ ایک گول تالاب کے گرد سے مُڑنے کے بعد لینگڈن نے ٹیولِز گارڈنز کا آخری سرا دیکھا جس کے سرے پر ایک پتھریلا محرابی دروازہ تھا۔

کاروسل کا محراب۔

اگرچہ یہ جگہ اپنی بدمستی کی رسم کی وجہ سے مشہور تھی لیکن فن کے دلدادہ لوگوں کیلئے اِس کی اہمیت کی وجہ کُچھ اور تھی۔ ٹیولِز گارڈنز کے اِس آخری سرے سے دُنیا کے چار بہترین آرٹ میوزیم نظر آتے تھے۔ یونہی جیسے قُطب نُما پر چار اطراف۔

سیدھے ہاتھ کی طرف دریائے سیئن اور وولٹائر میوزیم نظر آ رہا تھا۔ بائیں طرف جدید پومپیڈو سینٹر اور اور سے میوزیم سامنے تھا۔ لینگڈن جانتا تھا کے اُس کے عقب میں مغرب کی سمت فرعون ریمسس کا مینار ہے جو کہ جیوڈی پامے میوزیم کے آغاز میں ہے۔ لیکن بالکل سامنے مشرق کی طرف لینگڈن کی آنکھوں کے سامنے دُنیا کا سب سے مشہور آرٹ میوزیم تھا۔

لوورے۔

لینگڈن کو ایک مانوس سا احساس ہوا۔ اُس نے تمام عمارت کو آنکھوں میں جذب کرنے کی ناکام کوشش کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لوورے کی شاندار عمارت پیرس کے آسمانی اُفق پر ایک عظیم قلعے کی طرح لگ رہی تھی۔ ایک گھوڑے کی کھُر کی شکل میں بنی ہوئی یہ عمارت یورپ کی سب سے لمبی ترین عمارت تھی۔ اگر تین ایفل ٹاور زمین پر ایک ساتھ رکھ دئے جاتے تو پھر بھی یہ لمبائی عمارت کے بیرونی حصّے سے کم ہوتی۔ لینگڈن نے ایک دفعہ پورے لوورے کا چکر لگایا تھا۔ یہ کوئی تین میل لمبا تھا۔

ایک اندازے کے مُطابق لوورے کے ۶۵،۳۰۰ فن پارے دیکھنے کیلئے کم از کم پانچ دن کا وقت درکار رہتا ہے۔ لیکن سیاحوں اور زائرین کی دلچسپی کا محور مشہور ترین پینٹنگ ''مونالزا''، ''وینس ڈی ملو'' اور ''اُڑتی فتح''، تھیں۔

جیروم کولیٹ نے اپنی جیب سے واکی ٹاکی نکالا اور تیزی سے فرانسیسی زبان میں بولا ''جناب لینگڈن آ گئے ہیں۔ دس منٹ لگیں گے''۔

دوسری طرف سے آنے والی آواز لینگڈن کو سمجھ نہیں آئی۔ جیروم نے واکی ٹاکی جیب میں ڈال لیا اور لینگڈن کی طرف مُڑا۔

''کیپٹن آپ کو داخلی دروازے پر ملیں گے''۔

جیروم نے اُن تمام بورڈز کو نظر انداز کر دیا جن پر کسی قسم کی گاڑی عمارت کے اندر داخل کرنے کے ممانعت کی گئی تھی۔ لوورے کا داخلی دروازہ سامنے نظر آ رہا تھا۔ اِس کے گرد سات اہرام بنے ہوئے تھے جن میں پانی کے تالاب تھے۔

اہرام۔۔۔۔

لوورے کا نیا بنایا گیا داخلی دروازہ بھی کافی مشہور ہو گیا تھا۔ یہ چینی نژاد امریکی۔ آی۔ ایم۔ پی (I.M. Pi) کا ترتیب کردہ تھا۔ نقاد اگرچہ پی کے اندازِ تعمیر کو عجیب و غریب گردانتے تھے مگر اِس کے ماننے والے اِس ڈیزائن کو قدیم اور جدید انداز کے درمیان ایک رابطہ قرار دیتے تھے۔

''کیا تُمھیں ہمارا اہرام پسند آیا؟''

لینگڈن نے تیوری چڑھائی۔ فرانسیسی لوگوں کی پسند کو ناپسند کرنا گویا ایسا ہی تھا جیسا کہ آپ اُن کے مُنہ پر طمانچہ مار رہے ہیں۔

''فرانسس متراں ایک بہادر آدمی تھا''۔ کولیٹ بولا۔ مرحوم فرانسیسی صدر، جس نے اہرام کا یہ خاکہ تیار کرنے کو کہا تھا اور اُس نے پورے پیرس کو مصر سے لائے ہوئے فرعونی دور کے میناروں سے بھی بھر دیا تھا۔ لوگ اُسے ابولہول کہتے تھے۔ فرانسس متراں، مصری ثقافت سے گہرا لگاؤ رکھتا تھا۔

''کیپٹن کا نام کیا ہے؟'' لینگڈن نے موضوع بدلنے کی کوشش کی۔

''بیزوفاش''۔ جیروم نے داخلی دروازے سے داخل ہوتے ہوئے جواب دیا۔ ''لیکن ہم اُسے 'لی ٹاریو' بھی کہتے ہیں''۔

لینگڈن نے عجیب نظروں سے دیکھا ''کیا تُم اُسے بیل کہتے ہو''۔

جیروم نے نظریں سکوڑیں۔ ''آپ کی فرانسیسی کافی اچھی ہے''۔

میری فرانسیسی گئی بھاڑ میں۔لینگڈن نے سوچا۔وہ زوڈیاک کے نشانوں کے بارے میں کافی اچھی طرح جانتا تھا۔ٹارس، ہمیشہ بیل کو کہتے ہیں۔علمِ نجوم کے نشانات ساری دُنیا میں ایک جیسے ہیں۔

جیروم نے کار روک کر اہرام کے ایک طرف دو فواروں کے درمیان واقعہ دروازے کے طرف اشارہ کیا۔

''یہ داخلی دروازہ ہے جناب!''

''میں اکیلا جاؤں گا کیا؟''۔

''میرا کام آپ کو صِرف یہاں تک پہنچانا تھا''۔

لینگڈن ایک ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے گاڑی سے باہر آ گیا۔جیروم نے گاڑی سٹارٹ کی اور باہر لے گیا۔

لینگڈن نے گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھا اور سوچا کہ وہ یہاں سے نہایت آسانی سے جا سکتا ہے۔بس عمارت سے باہر جاؤ،ٹیکسی پکڑو اور ہوٹل میں جا کر آرام کرو۔لیکن یہ خیال تھوڑا نقصان دہ تھا۔

جیسے ہی وہ فواروں کی طرف بڑھا۔اُسے ایسا لگا جیسے کہ وہ ایک خیالی سرحد پار کر کے دُوسری دُنیا میں جا رہا ہے۔خوابیدہ رات اُس کے حواس پر چھا رہی تھی۔بیس منٹ پہلے وہ اپنے ہوٹل کے بستر پر سویا ہوا تھا۔اب وہ لوورے کے اہرام کے سامنے کھڑا ایک پولیس آفیسر کا انتظار کر رہا تھا۔جِسے اُس کے جونئیر افسر 'بیل' کہتے تھے۔

لینگڈن داخلی دروازے سے داخل ہوا جو کہ ایک بُہت بڑا ریوالونگ ڈور تھا۔سامنے صحن میں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔لینگڈن سوچ رہا تھا کہ اُسے دروازہ کھٹکھٹانا چاہئے۔ اُس نے شیشے کا دروازہ بجانے کیلئے ہاتھ اُٹھایا ہی تھا کہ دروازے کے پیچھے سے کوئی نمودار ہوا۔

آدمی قوی الحبثہ اور سانولا تھا جس کے چوڑے چکلے شانے تھے۔پولیس کے یونیفارم کے اوپر اُس نے سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔وہ اپنے موبائل فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔جیسے ہی اُس کی بات چیت ختم ہوئی اُس نے لینگڈن کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔

''میرا نام بیزو فاش ہے''۔اُس نے کہا۔لینگڈن دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔''میں سی ڈی جے پی کا کیپٹن ہوں''۔

''میرا نام رابرٹ لینگڈن ہے'' لینگڈن نے مُصافحے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔فاش نے لینگڈن کی ہتھیلی کو زور سے تھام لیا۔

''میں نے تصویر دیکھی تھی''۔لینگڈن نے کہا۔''یاک سانئر خود اپنے ساتھ ایسا کیا؟''۔

''مسٹر لینگڈن'' اُس کی آنکھیں لینگڈن پر گڑ گئیں۔''جو کُچھ اُس تصویر میں تھا وہ صرف یاک سانئر کی طرف سے ایک آغاز تھا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

کیپٹن بیزو فاش واقعی ایک بھپرے ہوئے بیل کی طرح چل رہا تھا۔لینگڈن اُس کے ساتھ قدم ملانے کی کوشش کر رہا تھا۔لوورے کی نچلی منزل پر جاتے ہوئے لینگڈن کو ایک عجیب احساس نے آ گھیرا۔میوزیم میں ایک عجیب طرح کی خاموشی

چھائی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ اُسے اپنے اور بیزو فاش کے قدموں کی آوازیں بھی سُنائی دے رہی تھیں۔میوزیم میں اِدھر اُدھر پولیس کے آدمی بھی نظر آ رہے تھے۔

''کیا تُمیں ہمارا اہرام اچھا لگا''؟ فاش نے اپنا سر اُٹھا کر اہرام کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں، یہ بُہت زبردست ہے''۔لینگڈن نے ٹھنڈی سانس بھری۔

''پیرس کے چہرے پر ایک بدنُما داغ''۔فاش بولا۔

لینگڈن کو لگا کے فاش کو مُطمئن کرنا بُہت مشکل کام ہوگا۔اُس نے سوچا کہ ابھی تو فاشے کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ اِس اہرام میں شیشے کے ٦٦٦ جوڑ استعمال ہوئے تھے۔اور ٦٦٦ کو شیطان کا ہندسہ کہا جاتا تھا۔عیسائی مذہبی عالم اِس بات پر مُتفق تھے کہ دجال کے جسم پر بھی کسی جگہ ٦٦٦ ہی لکھا ہوگا۔

اب وہ ایک وسیع ہال میں داخل ہو گئے تھے۔یہ ہال لوورے میوزیم میں کُچھ عرصہ پہلے تعمیر کیا گیا تھا اِس کی تعمیر میں سنگِ مرمر استعمال کیا گیا تھا تاکہ اِس کی لوورے کے بیرونی حصے سے مُطابقت رہے۔اِس ہال میں ہر وقت زائرین کھچا کھچ بھرے رہتے تھے مگر اُس وقت یہ ہال قبرستان کی طرح ویران اور پُرسکوت تھا۔

''میوزیم کا ریگولر سیکورٹی سٹاف کہاں ہے''؟ لینگڈن نے پُوچھا۔

''قرنطینہ میں''۔بیزو فاش نے ایسے جواب دیا جیسے لینگڈن اُس کی ٹیم پر شک کر رہا ہو۔''ظاہر ہے کوئی آج شام اندر داخل ہو گیا جِسے داخل نہیں ہونا چاہئے تھا۔لوورے کے تمام مُحافظوں سے اِس بارے میں تفتیش کی جا رہی ہے مگر فی الحال میری ٹیم نے سیکورٹی کی جگہ سنبھال لی ہے''۔

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔وہ بیزو فاش کے ساتھ قدم ملانے کیلئے تیز تیز چل رہا تھا۔

''تُم یاک سانئیرے کو کتنا جانتے تھے''۔فاش نے پوچھا۔

''درحقیقت بالکُل نہیں ہم کبھی ملے ہی نہیں''

فاش کے چہرے پر حیرت تھی۔''تُم آج رات پہلی دفعہ اُس سے ملاقات کرنے والے تھے''۔

''ہاں۔ہم لیکچر کے بعد آج امریکن یونیورسٹی کے استقبالیہ پر ملنے والے تھے مگر سانئر نہیں آیا''۔

فاش نے چلتے چلتے اپنی نوٹ بُک پر کُچھ الفاظ گھسیٹے۔چلتے ہوئے لینگڈن کی نظر لوورے کے اُلٹے اہرام پر پڑی۔یہ ایک بُہت بڑا فانُوس تھا جو کہ چھت سے لٹکا ہوا تھا۔سامنے ایک محرابی ٹنل پر ''Denon'' کے الفاظ لکھے ہوے تھے۔یہ میوزیم کا ایک مشہور سیکشن تھا۔

''آج کی مُلاقات کی درخواست کس نے کی تھی''؟ فاش اچانک بولا۔''تُم نے یا اُس نے؟''

لینگڈن کو یہ سوال بُہت عجیب سا محسوس ہوا۔''سانئر نے''۔لینگڈن نے ٹنل میں داخل ہوتے ہوئے جواب دیا۔''اُس کی سیکرٹری نے کُچھ دِن پہلے مُجھ سے ای میل کے ذریعے رابطہ کیا تھا۔سانئر نے سُنا تھا کہ میں پیرس میں لیکچر دینے آ رہا ہوں اور وہ

مُجھ سے ملنا چاہتا ہے''۔

''کیوں؟'' فاش نے کہا۔

''یہ تو مُجھے نہیں پتہ''۔لینگڈن بولا''شاید اِس کی وجہ یہ تھی کہ ہم دونوں کی دلچسپی کا محور ایک ہی موضوع تھا''۔

فاش کے چہرے پر شک کے سائے لہرا رہے تھے۔''تُمھں یہ تک پتہ نہیں اِس مُلاقات کا مقصد کیا تھا؟''۔

لینگڈن کو واقعی نہیں جانتا تھا۔وہ پُر تجُسس شخص تھا مگر ہر چیز کی تہہ میں جانا اُسے اچھا نہیں لگتا تھا۔دوسری طرف یاک سانئرَ اپنی تنہائی پسندی کی وجہ سے مشہور تھا۔اِس لئے لینگڈن اُس کا مشکور تھا کہ وہ اُس سے ملنا چاہتا ہے۔

''لینگڈن صاحب! کیا آپ یہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ آج کی مُلاقات میں موضوعِ گُفتگو کیا ہوسکتا تھا؟۔یہ چیز میرے لئے تفتیش میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے''

''نہیں''۔فاشے کے لہجے نے لینگڈن کو بے آرام کر دیا تھا مگر اُس نے پُرسکون انداز میں جواب دیا۔''سانئرَ سے ملنا ایک اعزاز کی بات ہے۔میں اُس کے کام کا مداح ہوں اور اُس کے کام کے حوالے اکثر میں اپنے لیکچروں میں بھی دیتا رہتا ہوں''۔

فاش نے اپنی نوٹ بُک میں کُچھ لکھا اور جیب میں رکھ لی۔

وہ دونوں اب ٹنل کے آدھ میں پہُنچ چُکے تھے اور لینگڈن سامنے دو لفٹیں دیکھ رہا تھا جو کہ ساکت تھیں۔

''اچھا! تُم دونوں کی دلچسپیاں ایک تھیں''۔فاش بولا۔

''ہاں''۔لینگڈن جواباً بولا۔''پچھلے سال کا زیادہ تر حِصہ ایک کتاب کا مُسوّدہ لکھنے میں گُزارہ ہے جس کے موضوع کا تعلق سانئرَ کی تحقیقات کے مُتعلق تھا۔میں سوچ رہا تھا کہ مُلاقات کے دوران اُس سے کُچھ رائے بھی لے لوں گا''۔

''میں سمجھا نہیں''۔فاش نے لینگڈن کی طرف دیکھا۔

''دراصل میں اِس موضوع پر اُس کے خیالات جاننا چاہتا تھا''۔لینگڈن بولا۔

''اچھا''۔فاش نے کہا۔''کتاب کا موضوع کیا ہے؟''۔

لینگڈن ہچکچایا۔''دراصل یہ مُسوّدہ دیویوں کی عبادات اور علامات کے بارے میں ہے، جس کا تعلق نُسوانیت کے تقدّس اور اِس کے ساتھ تعلق رکھنے والے نشانات سے ہے''۔

فاش نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔''اور سانئرَ اِس کے بارے میں علم رکھتا تھا''؟

''میرے خیال میں اِس موضوع پر وہ پوری دُنیا میں سب سے زیادہ جانتا تھا''؟

''اچھا!'' فاش نے سر ہلایا۔

لینگڈن نے محسوس کیا کہ فاش کو یاک سانئرَ کی قابلیت کے بارے میں بالکُل پتہ نہیں ہے۔سانئرَ نہ صرف دیویوں کے مسلک اور مُقدّس نُسوانیت کے بارے میں جنون رکھتا تھا بلکہ لوورے میں اپنے بیس سال کے کام کے دوران اُس نے دیویوں سے تعلق رکھنے والے فن پارے اور نوادرات ہزاروں کی تعداد میں اکھٹے کئے تھے۔اِن میں یونان میں ڈیلفی کی خانقاہ اور مصر میں

مُقدّس نسوانیت کے مُتعلق نوادرات بھی شامل تھے۔خاص کر وہ مُجسمے اور پتھر پر نقش کردہ تصاویر جن میں مصر کی دیوی اِسس کو ہورس کے دیکھ بھال کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

''کیا یاک سانئرَ تُمھارے مُسوّدے کے بارے میں جانتا تھا؟''۔فاش نے سوال کیا۔''تبھی تو اُس نے یہ مُلاقت طے کی ہوگی''۔

لینگڈن نے نفی میں سر ہلایا۔''درحقیقت کسی کو میرے مُسوّدے کے بارے میں علم نہیں ہے''۔

فاش خاموش ہوگیا۔

لینگڈن نے فاش کو یہ وجہ بتانا مُناسب نہ سمجھا کہ ابھی تک اُس نے مُسوّدہ کسی کو کیوں نہیں دکھایا۔اِس مُسوّدے میں گُمشدہ مُقدس نسوانیت کے بارے میں سینکڑوں علامات اور خاکے شامل تھے جو کہ مذہبی عالموں کی نظر میں آنے کے بعد خاصے مُتنازع ثابت ہوسکتے تھے۔

جب لینگڈن زینوں کے پاس پہُنچا تو اُسے محسوس ہوا کہ فاش اُس کے ساتھ نہیں ہے۔اُس نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو فاش لفٹ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

''ہم لفٹ کے ذریعے اُوپر جائیں گے''۔لفٹ کا دروازہ کھلنے کے دوران فاشے بولا۔''گرانڈ گیلری کافی فاصلے پر ہے''۔

اگرچہ لینگڈن جانتا تھا کے لفٹ کے ذریعے وقت کم لگے گا مگر وہ ساکت کھڑا رہا۔

''کیا مسئلہ ہے؟'' فاش نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر کہا، وہ بے صبر انظر آرہا تھا۔

لینگڈن نے لمبی سانس بھری۔زینوں کی طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے اپنے آپ کو مُطمئن کرنے کی کوشش کی۔لڑکپن میں ایک دفعہ وہ ایک تنگ سے معدوم کنویں میں گر گیا تھا اور جب تک اُسے بچانے کیلئے کوئی آیا نہیں تھا وہ گھنٹوں اُس حبسِ بے جا میں رہا تھا۔اُس کے بعد سے اُسے تنگ جگہوں سے ڈر سا لگا رہتا تھا۔لفٹ، زیرِ زمین ریلوے وغیرہ سے اُسے اِسی لئے الرجی تھی۔وہ اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے لفٹ میں داخل ہوگیا۔

''تمہارے اور سانئرَ کے درمیان آج تک مُلاقات نہیں ہوئی؟'' لفٹ کے چلتے ہی فاش نے اپنا سر موڑا۔''کبھی بھی؟ خطوط کا تبادلہ بھی نہیں ہوا؟''

لینگڈن نے نفی میں سر ہلا دیا۔''کبھی نہیں''

فاش نے اپنے سر کو جھٹک کر گویا یہ بات اپنے اپنی یادداشت میں محفوظ کر لی۔

جیسے ہی وہ اُوپر جانا شُروع ہوئے لفٹ کی دیواروں سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی۔اُس نے لفٹ کے چمکتے ہوئے دروازے سے بیزو فاش کا عکس دیکھا۔اُس کی توجہ فاش کی ٹائی پن پر مرکوز ہوگئی۔یہ ایک صلیب کی شکل میں تھی جو کہ سنگِ سُلیمانی کے تیرہ ٹُکڑوں سے بنی ہوئی تھی۔لینگڈن کو عجیب سا لگا۔اِس علامت کو ''Crux Gemmata'' کہا جاتا ہے جس کے ۱۳ ٹُکڑے حضرت عیسیٰؑ اور اُن کے ۱۲ حواریوں کو ظاہر کرتے ہیں۔لینگڈن نہیں جانتا تھا کہ فرانس جیسے سیکولر مُلک کی پولیس کے کیپٹن کو اپنا

مذہب ظاہر کرنے کی کھلی اجازت تھی یا نہیں۔

''Crux Gemmata ہے''۔ فاش اچانک ہی بول اُٹھا۔ اُس نے لینگڈن کی توجہ کا مرکز بھانپ لیا تھا۔

لینگڈن نے بوکھلا کر سر اُٹھا کر دیکھا تو دروازے میں اپنے عکس پر فاش کی نظریں جمی ہوئی دکھائی دیں۔

لفٹ کے رُکتے ہی دروازہ کھُلا اور لینگڈن نے شُکر ادا کیا۔ وہ تیزی سے لفٹ سے باہر نکل آیا۔ لوورے کے اُونچی چھتیں کُشادگی کا احساس دلاتی تھیں۔ لفٹ سے باہر نکلتے ہی وہ ٹھٹک کر رہ گیا۔

فاش نے اُس پر نظر دوڑائی۔ ''ایسا لگتا ہے تُم لوورے میں دِن کے وقت ہی آتے رہے ہو۔''

دِن کے وقت لوورے کی گیلریاں نہایت ہی روشن اور سیاحوں سے کھچا کھچ بھری ہوتی تھیں مگر اِس وقت ہر طرف اندھیرا اور ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ سفید روشنیوں کی بجائے ہر جگہ ہلکی سُرخ بتیاں جل رہی تھیں، جس سے ویرانی کے احساس میں بڑھ گیا تھا۔ بُہت مدہم سے یہ روشنیاں فن پاروں کو خراب ہونے سے بچاتی ہیں۔ لینگڈن کو لوورے ایک ویران سا محل لگ رہا تھا جہاں ہر طرف عجیب سی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

''اِس طرف''۔ فاش نے کہا اور تیزی سے بائیں طرف مُڑ کر وہ آپس میں مُربط گیلریوں کی طرف جانے لگا۔ لینگڈن اُس کے پیچھے ہولیا۔ وہ اپنی آنکھوں کو اندھیرے سے مانوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دُنیا کے مشہور فن پارے تاریکی میں اُسے اپنے آپ کو گھورتے محسوس ہوئے۔ اُونچی دیواروں پر لگے ہوئے سیکورٹی کیمرے زائرین کو صاف پیغام دے رہے تھے کہ وہ حفاظتی ٹیم کی نظروں میں ہیں۔

''کیا اِن میں سے کوئی اصلی بھی ہے؟'' لینگڈن نے کیمروں کی طرف اشارہ کیا۔

فاش نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔

لینگڈن حیران نہیں تھا کیونکہ اتنے بڑے میوزیم میں کیمروں کا استعمال بُہت مہنگا اور بے سود تھا۔ کئی ایکڑ پر پھیلی ہوئی راہداریوں کو سکرینوں پر دیکھنے کیلئے سینکڑوں مُلازمین چاہئیں تھے۔ دُنیا کے بڑے بڑے عجائب گھروں میں آج کل دوسری طرح کی حفاظتی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ گیلریوں کے آغاز اور اختتام پر فولادی سلاخیں لگائی جاتی ہیں اور اگر کوئی کسی فن پارے کو چھیڑے یا اُتارنے کی کوشش کرے تو یہ سلاخیں نیچے گر کر اُس راہداری کو بند کر دیتی تھیں اور یوں اگر کوئی چوری کی کوشش کرتا تو وہ گیلری میں ہی مقید ہو جاتا۔ راہداری بند ہوتے ہی خطرے کی گھنٹیاں بھی بجنا شُروع ہو جاتی تھیں تا کہ حفاظتی سٹاف کو بھی خبر ہو جائے۔

یہ حفاظتی تدابیر زائرین کے اوقاتِ کار کے بعد کام کرنا شُروع ہو جاتی تھیں۔ سنگِ مرمر سے بنے ہوئی سامنے نظر آنے والی راہداری میں آوازوں کی گونج سُنائی دے رہی تھی۔ راہداری میں سے روشنی بھی باہر آتی نظر آ رہی تھی۔

''یہ سانیئر کا دفتر ہے''۔ فاش نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ لینگڈن بھی اُس کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہو گیا۔

فاشے کا دفتر نہایت پُر تکلف تھا اور اِس کی آرائش و زیبائش میں سانیئر کی فن سے محبت چھلک رہی تھی۔ کمرے کے درمیان میں ایک نہایت ہی پُرانا ڈیسک تھا جس پر ایک مُکمل طور پر زرّہ بکتر نائٹ (Knight) کا مُجسمہ پڑا ہوا تھا۔ دیواروں پر قدیم فن پارے آویزاں تھے۔ اِس وقت یہ کمرہ پولیس چوکی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ کوئی چھ سات پولیس والے کمرے میں موجود تھے۔ ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مگن تھا۔ ایک پولیس والا سانیئر کے میز پر براجمان لیپ ٹاپ پر کُچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ اُن دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی سب کی توجہ چند لمحے اُن پر مرکوز ہوئی مگر پھر وہ اپنے اپنے کام میں مُنہمک ہو گئے۔

''میری بات سُنو''۔ فاش کے کہنے پر سب نے مُڑ کر دیکھا۔ ''میری اجازت کے بغیر کوئی گرانڈ گیلری میں مت جانے پائے''

فاش نے فرانسیسی زبان استعمال کی تھی مگر لینگڈن تھوڑی بہت فرانسیسی تو سمجھتا ہی تھا۔ دفتر میں موجود تمام پولیس والوں نے سر ہلا دیا۔

وہ کمرے کے دوسرے دروازے سے نکل کر ایک بڑی راہداری میں آ گئے۔ کُچھ دُور لوورے کی سب سے مشہور گرانڈ گیلری کا دروازہ نظر آ رہا تھا جس میں دُنیا کی مشہور ترین پینٹنگز آویزاں تھیں۔ لینگڈن کو اندازہ ہو گیا کہ یاک سانیئر کی لاش یہیں کہیں پڑی ہو گی۔ جیسے ہی وہ وہاں داخلے کے پاس پہُنچے تو لینگڈن نے دیکھا کہ راستہ سٹیل کی بڑی بڑی سلاخوں سے بند ہے۔

''حفاظتی نظام''۔ فاش نے دروازے کے پاس پہُنچتے ہوئے کہا۔

لینگڈن نے سلاخوں کے پاس پہُنچ کر اندازہ لگایا کہ گیلری کے اندر مدہم روشنیاں موجود ہیں۔

''پہلے تُم''۔ فاش نے کہا۔

''مگر کہاں''۔ لینگڈن نے مُڑ کر اُسے دیکھا۔

فاش نے سلاخوں کی نچلی طرف اشارہ کیا۔ لینگڈن کی نگاہ وہاں گئی تو اُسے پتا چلا کہ سلاخیں زمین سے کوئی دو فُٹ اوپر اُٹھی ہوئی ہیں۔

''یہ حصّہ ابھی لوورے کی اپنی سیکورٹی کی دسترس سے باہر ہے''۔ فاش نے کہا۔ میری تیکنیکی ٹیم نے اپنا کام مُکمل کر لیا ہے'' اُس نے پھر نیچے کی طرف اشارہ کیا۔ ''براہِ مہربانی اندر داخل ہو جاؤ''۔

لینگڈن نے اُس تنگ سے راستے کو دیکھا۔ اُسے لگا کہ شاید فاش مذاق کر رہا ہے۔ فاش فرانسیسی میں کُچھ بڑبڑایا اور اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔ پھر ایک دم وہ اپنے گھٹنوں کے بل جُھکا اور رینگتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اندر جا کر وہ کھڑا ہو گیا اور مُڑ کر لینگڈن کی طرف دیکھا۔ لینگڈن آہ بھر کر رہ گیا۔ اُس نے جھُک کر اپنی ہتھیلیاں سنگِ مرمر کے فرش پر ٹِکائیں اور رینگنے کی کوشش کی۔ اِس کوشش میں اُس کا کوٹ سلاخوں میں اڑ گیا اور اُس کا سر بھی سلاخوں سے جا ٹکرایا۔ آخر کار وہ پار چلا ہی گیا۔ جب وہ کھڑا ہو رہا تھا تو اُس کی چھٹی حس اُسے احساس دلا رہی تھی کہ وہ کسی بڑی مُشکل میں پھنسنے والا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اوپس ڈائی کا ہیڈ کوارٹر نیو یارک میں ۲۴۳۔ لیکسینگٹن ایونیو پر واقع ہے۔ یہ عمارت ۴۷ملین ڈالر لاگت سے تعمیر

ہوئی ہے ہے جو کہ ۳۴۳،۰۰۰ مربع فٹ پر پھیلی ہوئی ہے۔ اِس کی تعمیر میں سُرخ پتھر اور انڈیانا کا پتھر استعمال ہوا ہے۔ اِس عمارت کا ڈیزائین مے پنسکا نامی کمپنی کا تیار کردہ ہے اور اِس میں سو سے زیادہ کمرے، چھ ڈائننگ روم، لائبریریاں اور مُختلف دفاتر شامل ہیں۔ دوسری، آٹھویں اور سولھویں منزل پر چرچ موجود ہیں۔ سترہویں منزل پر صرف رہائشی کمرے ہیں۔ مردوں کیلئے داخلی راستہ سامنے سے اور عورتوں کیلئے ذیلی گلی میں ہے جبکہ عمارت کے اندر عورتیں اور مرد بِالکل علحدہ رہتے ہیں۔

اوپس ڈائی کا سربراہ مینوئل ارنگروسا ایک چھوٹا سفری بیگ تیار کئے بیٹھا تھا۔ وہ سیاہ رنگ کی روائتی پوشاک پہنے ہوئے تھا۔ عام طور پر وہ اپنی کمر کے گرد گلابی رنگ کا کپڑا باندھتا تھا لیکن آج وہ عام لوگوں کی توجہ اپنی طرف مرکوز نہیں کروانا چاہتا تھا۔ اُس کی انگلی میں ۱۴ کیرات سونے کی ایک انگوٹھی تھی جس میں ہیرے بھی جڑے ہوئے تھے۔ اُس نے سفری بیگ اپنے کندھے پر ڈالا، دھیمے لہجے میں دُعائیہ کلمات پڑھتا ہوا اپنے کمرے سے باہر آ گیا۔ باہر لابی میں ڈرائیور موجود تھا جو اُسے ائر پورٹ چھوڑنے والا تھا۔

کُچھ دیر بعد وہ ایک طیارے کی سیٹ پر بیٹھا محوِ سفر تھا۔ اُس نے جہاز کی کھڑکی سے باہر بحرِ اوقیانوس کے سیاہ پانیوں کو دیکھا۔ سورج کُچھ دیر پہلے غُروب ہو چُکا تھا مگر ارنگروسا کو پتہ تھا کہ اُس کا اپنا ستارہ عُروج پر جانے والا ہے۔ اُس نے سوچا کہ کُچھ عرصہ پہلے وہ اُن طاقتوں کے سامنے بے بس نظر آ رہا تھا جو اُس کی شُہرت کے درپے تھیں۔ اوپس ڈائی کے صدر کی حیثیت سے ارنگروسا نے ہمیشہ خُدا کا پیغام لوگوں تک پُہنچایا تھا۔ اوپس ڈائی کی بُنیاد ۱۹۲۸ میں ایک ہسپانوی پادری جوزیماریا ایسکریوا نے رکھی تھی۔ اُس کا مقصد تھا کہ کیتھولک چرچ اپنی پُرانی روایات کی طرف واپس آ جائے اور وہ اوپس ڈائی کے ارکان کو خُدا کا پیغام لوگوں تک پُہنچانے کیلئے قُربانی کا سبق دیتا تھا۔ ایسکریوا کا روائتی فلسفہ سپین میں جنرل فرانکو کے اقتدار سے پہلے جڑیں پکڑ چُکا تھا اور جب اُس کی کتاب منظرِ عام پر آئی تو اُسے دُنیا بھر میں بُہت تقویت حاصل ہوئی۔ موجودہ دور میں اِس کتاب کی چالیس ملین کاپیاں فروخت ہو چُکی تھیں اور اِس کا ترجمہ دُنیا کی ۴۲ زبانوں میں ہو چُکا تھا۔ اوپس ڈائی اب ایک بڑی طاقت بن چُکا تھا۔ اِس کی اپنی رہائش گاہیں تھیں، اپنے تعلیمی مراکز حتیٰ کے یونیورسٹیاں بھی تھیں۔ اوپس ڈائی اس وقت دُنیا میں سب سے مظبوط کیتھولک ادارہ تھا۔ لیکن ارنگروسا جانتا تھا کہ مذہبی انتہا پسندی کے اِس دور میں اِس کی ترقّی لوگوں کیلئے مشکوک تھی۔ صحافی اِسے برین واشنگ کرنے والا ادارہ کہتے تھے اور انتہا پسند خُفیہ کیتھولک تنظیم کہتے تھے۔ وہ اِن باتوں کی تردید کرتے ہوئے کہتا تھا کہ وہ کیتھولک چرچ کا حِصہ ہیں اور اِس فرقے میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو کہ روائتی کیتھولک نظریات پر سختی سے کاربند رہنا چاہتے ہیں۔ اُس سے یہ سوال کیا جاتا تھا کے کیا خُدا کا پیغام عام کرنے کیلئے جِسمانی اذیّت ضروری ہے تو وہ یہ جواب دیتا تھا کہ صحافی حضرات اوپس ڈائی کے ایک چھوٹے سے طبقے کی بات کرتے ہیں جبکہ اوپس ڈائی کے کئی ارکان شادی شُدہ بھی ہیں اور عام زندگی گُزار رہے ہیں۔ وہ تمام لوگ خُدا کی طرف سے سونپے ہوئے کام اپنے انداز میں کرتے ہیں۔ بُہت سارے لوگ عام زندگی سے ہٹ کر اوپس ڈائی کے دفاتر اور رہائش گاہوں میں زندگی گُزارنا چاہتے ہیں۔ اوپس ڈائی کا مقصد خُدا کا پیغام عام کرنا ہے جو کہ ایک قابلِ تعریف کام ہے۔ اِن وجوہات کے باوجود اوپس ڈائی مُختلف سکینڈلوں کی زد میں رہا کرتی

تھی۔

بُہت سے دوسرے فرقوں اور مذہبی اداروں کی طرح یہاں بھی گندی مچھلیاں موجود تھیں جو اِس ادارے کی بدنامی کا سبب بنتی تھیں۔ دو ماہ پہلے اوپس ڈائی کے کُچھ ارکان، اس فرقے میں شامل ہونے والے نئے طالبعلموں کو منشیات دیتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔ اُن کے خیال میں ایک خاص قسم کی منشیات کے استعمال سے بہت پُرسکون قسم کا مذہبی تجربہ حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک اور یونورسٹی کے طالبعلم نے اوپس ڈائی کی طرف سے دی جانے والی خارزار بیلٹ کا ذرا زیادہ ہی استعمال کر لیا تھا جس کی وجہ سے اُسے انفیکشن ہو گئی تھی۔ بوسٹن میں ایک جواں سال کاروباری نے اپنی زندگی کی تمام جمع پُونجی اوپس ڈائی کے نام کر کے خُود کشی کر لی تھی۔

گُمراہ بھیڑ بکریاں۔ ارنگروسا نے سوچا۔ سب سے زیادہ قابلِ شرمندگی واقع (F.B.I) ایجنٹ رابرٹ ہینسن کا کیس تھا۔ وہ اوپس ڈائی کا ایک اہم رُکن تھا۔ اُس نے اپنے کمرے میں ایک کیمرہ لگا رکھا تھا اور اپنی ذاتی زندگی کی ویڈیو اپنے دوستوں کو دکھایا کرتا تھا۔ قابلِ افسوس یہ تھا کہ یہ سب کہانیاں اوپس ڈائی کے سابقہ ارکان نے بنائے ہوئے گروپ نے اپنی ویب سائٹ پر جاری کی تھیں جو لوگوں کو اوپس ڈائی کا رُکن بننے سے روکنا چاہتے تھے۔ میڈیا اب اوپس ڈائی کو ''خُدائی مافیا'' اور ''مسیحی فرقہ'' کہتے تھے۔

ہم اُس چیز سے ڈرتے ہیں جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہوتی ہے۔ ارنگروسا نے سوچا۔ نقادوں کو یہ پتہ نہیں ہے کہ اوپس ڈائی نے کتنی زندگیاں بدل ڈالی ہیں۔ اوپس ڈائی کو ویٹیکن کی مُکمل حمایت حاصل تھی۔ اور پوپ ذاتی طور پر اِس کا رہنُما تھا۔

حال ہی میں ایک اور طاقت نے اوپس ڈائی کو خطرے میں ڈال رکھا تھا۔ یہ طاقت میڈیا سے بھی زیادہ مظبوط تھی۔ پانچ ماہ پہلے اِس طاقت نے ارنگروسا کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور ابھی تک وہ اِس ضرب کے اثرات محسوس کر رہا تھا۔

''اُنہیں خود پتہ نہیں ہے کہ اُنہوں نے کونسی جنگ شُروع کر دی ہے''۔ ارنگروسا نے کھڑکی میں سے تاریک سمندر کو دیکھتے ہوئے خُود کلامی کی۔ کُچھ دیر کیلئے اُس کی آنکھوں کے سامنے ایک لمبا چوڑا چہرہ آیا۔ جس پر بڑا سا ہیٹ چھایا ہوا تھا اور اُس کی ناک بھدی سی تھی۔ شاید کسی نے اُس کی ناک مُکے سے توڑ ڈالی تھی۔ اُسے یاد آیا کہ یہ تب کا واقعہ تھا جب وہ سپین میں ایک نوجوان مُبلغ کی حیثیت سے زندگی گُزار رہا تھا۔ اُس کی جوانی کی شکل وصورت باقی نہیں رہی تھی مگر ارنگروسا شکل وصورت سے زیادہ روحانیت پر یقین رکھتا تھا۔

سفر کافی گُزر چُکا تھا۔ جب جہاز پُرتگال کے اوپر سے گُزرا تو اُس کے لباس میں موجود مُوبائل تھرتھرانا شُروع ہو گیا۔ اگرچہ اُسے پتہ تھا کہ ہوائی سفر کے دوران موبائل کا استعمال ممنوع ہے مگر یہ ایک نہایت ضروری کال تھی۔ یہ موبائل فون ارنگروسا کو کورئیر کے ذریعے بھیجا گیا تھا اور اِس کا نمبر صرف بھیجنے والے کے پاس تھا۔

مُتوقع خوشخبری کی وجہ سے اُس کا لہجہ پُرجوش تھا۔ ''ہاں''۔

''سیلاس نے پتھر ڈُھونڈ لیا ہے''۔ کال کرنے والے نے کہا ''اور یہ پیرس کے سینٹ سلپس چرچ میں ہے''۔

ارنگروسا مُسکرایا۔ ''تب تو ہم بہت نزدیک ہیں''۔

''ہم اِسے فوری طور پر بھی حاصل کر سکتے تھے'' آدمی نے کہا۔ ''مگر ہمیں آپ کی مدد چاہیئے۔

''بتاؤ میں تُمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟''۔

جب ارنگروسا نے موبائل فون بند کیا تو اُس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اُس کی نظر ایک بار پھر رات کی تاریکی پر متوجہ ہوگئی۔ آنے والا وقت اپنے دامن میں اُس کیلئے کامیابیاں سمیٹے ہوئے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس نے غُسل خانے میں جا کر اپنی خون آلود کمر صاف کی۔

وہ ایک ایسے احساس میں مُبتلا تھا جو اِس سے پہلے اُسے کبھی نہیں ہوا تھا اور اِس احساس کی وجہ سے وہ حیران بھی تھا اُس کے جسم میں گویا بجلیاں سی کوندرہی تھیں۔ پچھلے دس سال سے وہ اپنے گُناہوں کی بخشش کیلئے مگن تھا۔ جس ماضی کو بھولنے کیلئے اُس نے اِتنی جدوجہد کی تھی وہ ماضی پھر اُس کے سامنے آ گیا تھا۔ اُس کے دماغ میں ماضی کی نفرت بھی واپس اود آئی تھی۔ اِس کے ساتھ اُس کی مہارت اور ہاتھ کی صفائی بھی لوٹ آئی تھی۔

پچھلے دس سال سے سیلاس حضرت عیسٰی کی دی ہوئی امن و محبت کی تعلیم پر عمل کر رہا تھا۔ یہ تعلیم اُس کے دل میں گھر کر چُکی تھی مگر اِس پیغام کے دُشمن اب تباہی کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ گویا وہ لوگ خُدا کا مقابلہ کرنا چاہتے تھے۔ دو ہزار سال سے عیسائیوں نے اپنی تعلیمات کی حفاظت اپنی جانیں قُربان کر کے کی تھی۔ آج سیلاس بھی اِس جنگ کا حصہ بن چُکا تھا۔ اپنی کمر کو سُکھاتے ہوئے، اُس نے پوشاک پکڑی جو سیاہ اور سادہ اُون سے بنی ہوئی تھی۔ اُس نے پوشاک اُوپر اُٹھا کر آئینے میں اپنے عکس کو سراہا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن گرانڈ گیلری میں پھیلی ہوئی گہری تاریکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ گیلری کی دیواریں قریباً تیس فٹ اونچی تھیں۔ تمام گیلری میں سُرخ بتیاں، ڈاونچی، تِشئین اور کارواجیو کی پینٹنگز سے مُنعکس ہو کر عجیب سا تاثر دے رہی تھیں۔ دیواروں سے تاروں کے ذریعے لٹکے ہوئے فن پاروں میں زندگی کے مُختلف مناظر تھے، یہاں مذہبی، سماجی زندگی سے مُتعلق اور کئی مشہور شخصیات کی تصاویر بھی فن پاروں کی صورت میں موجود تھیں۔

گرانڈ گیلری کا چوبی فرش نہایت ہی خوب صورت تھا۔ جب زائرین اِس فرش پر چلتے تھے تو یوں محسوس کرتے تھے کہ وہ رنگ بدلتے فرش پر چل رہے ہیں۔ لینگڈن نے جب نظر اِدھر اُدھر دوڑائی تو اُسے تھوڑی دور فرش پر کوئی چیز پڑی نظر آئی، شاید یہ کوئی پینٹنگ تھی۔ اِس کے گرد پولیس کی حفاظتی ٹیپ لگی ہوئی تھی۔

''کارواجیو؟''۔ لینگڈن فاش کی طرف مُڑ جس نے دیکھے بغیر سر ہلا دیا۔ اِس پینٹنگ کی مالیت لینگڈن کے خیال میں کئی ملین ڈالر تھی۔ مگر یہ کسی فالتو گتے کی طرح فرش پر پڑی تھی۔

''یہ یہاں فرش پر کیا کر رہی ہے''۔

''لینگڈن صاحب! یہ جائے واردات ہے اور ہم نے یہاں کسی چیز کو چھیڑا بھی نہیں۔ یہ پینٹنگ سانئر نے دیوار پر سے اُکھیڑی تھی جس کی وجہ سے خُودکار حفاظتی نظام حرکت میں آ گیا تھا''۔ فاش مُڑے بغیر بولا۔

لینگڈن نے واپس سلاخوں والے دروازے کو دیکھا۔ وہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہاں کیا واقعہ پیش آیا ہوگا۔

''سانئر پر دفتر میں حملہ کیا گیا تھا، وہ بچتے بچتے گرانڈ گیلری میں آ گیا تھا اور سیکورٹی گیٹ کو بند کرنے کیلئے اُس نے یہ فن پارہ اپنی جگہ سے ہلا دیا اور دروازہ یکدم بند ہوگیا۔ اندر باہر داخلہ صرف اِس دروازے سے مُمکن تھا''۔

لینگڈن اُلجھ گیا۔ ''اچھا تو سانئر نے دراصل حملہ آور کو گیلری میں قید کر لیا تھا''۔

فاش نے ناں میں سر ہلایا۔ ''حفاظتی دروازے کی وجہ سے سانئر حملہ آور سے تھوڑا دُور ہو گیا تھا مگر قاتل نے سانئر کو باہر سے ہی گولی مار ڈالی تھی''۔ فاش نے اُس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ ''میری ٹیم کو وہاں سے گولی کا خول بھی ملا ہے''۔

لینگڈن کے ذہن میں سانئر کی لاش والی تصویر کا خیال آیا۔ کولیٹ تو کہہ رہا تھا کہ اُس نے یہ سب اپنے ساتھ خُود کیا ہے۔

لینگڈن نے راہداری پر نگاہ دوڑائی۔ ''اُس کی لاش کہاں ہے''۔

فاش نے اپنی ٹائی پن پر لگی صلیب کو سیدھا کیا اور چلنا شُروع ہو گیا۔ ''تم تو جانتے ہی ہو کہ گرانڈ گیلری کافی لمبی ہے''۔

لینگڈن نے سوچا کہ شاید اِس کی لمبائی کوئی پندرہ سو فُٹ ہے۔ اگر واشنگٹن کی تین یادگاروں کو بھی اکٹھا کر کے لٹا دیا جائے تو شاید ہی اتنی لمبائی بنے۔ اِس کی چوڑائی بھی ٹھیک ٹھاک تھی اور اِس میں آسانی سے دو ٹرینیں سما سکتی تھیں۔ راہداری کے درمیان آنے اور جانے والے لوگوں کو تقسیم کرنے کیلئے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مُجسمے وغیرہ رکھے ہوئے تھے۔ فاش اب خاموشی سے راہداری کے دائیں طرف چل رہا تھا اور اُس کی نظریں سامنے کی طرف مرکوز تھیں۔ لینگڈن نے فاش کا اِتنے مشہورِ زمانہ فن پاروں کے درمیان سے یوں توجہ دیئے بغیر گُزر جانے کو سخت ناقدری جانا۔ پھر اُس نے سوچا کہ اِتنی مدہم روشنی میں تو وہ بھی اِتنے مشہور فن پاروں کو پہچان نہیں سکتا۔ مدہم قرمزی روشنیوں کو دیکھ کر اُسے روم کا واقعہ یاد آ گیا۔۔ اِسے وِٹوریا کی یاد آئی اُسے کئی ماہ بعد وِٹوریا کا خیال آیا تھا۔ لینگڈن حیران تھا کہ روم کا واقعہ بس ایک سال ہی پُرانا تھا۔ وقت بھی کتنا جلدی گُزر جاتا ہے۔ دسمبر میں وِٹوریا نے اُسے خط لکھا تھا کہ وہ طبیعات کی کیسی تحقیق کے سلسلے میں جاوا (انڈونیشیا) جا رہی ہے۔ لینگڈن کو وِٹوریا کے بارے میں کوئی خوش فہمی نہیں تھی کہ وہ اُس کے ساتھ زِندگی گُزارنا چاہتی تھی لیکن رُوم میں اُن دونوں کی مُلاقات نے لینگڈن کے سوئے ہوئے احساسات کو جگا دیا تھا۔ وہ غیر شادی شُدہ زندگی خوشی سے گُزار رہا تھا مگر وِٹوریا سے مُلاقات نے اُس کی سوچ کی بُنیادیں ہلا دی تھیں۔ وِٹوریا سے مُلاقات کے بعد سے اب تک وہ اپنے آپ کو خالی خالی سا محسوس کر رہا تھا۔

گرانڈ گیلری میں وہ اور فاش کافی آگے تک آ گئے تھے مگر سانئر کی لاش ابھی تک نظر نہیں آئی تھی۔ وہ حیران تھا کہ سانئر نے گولی کھانے کے بعد بھی اتنا فاصلہ طے کر لیا تھا۔ نہ جانے وہ گرانڈ گیلری میں اِتنا آگے تک کیا کرنے آیا تھا۔

''کیا وہ اتنا آگے تک آ گیا تھا''؟ وہ اپنے خیال کا اظہار فاش سے کئے بنا نہ رہ سکا۔

''سانئیر کو معدے میں گولی لگی تھی'' فاش بولا۔ ''وہ بہت آہستہ آہستہ موت کی آغوش میں گیا تھا۔ شاید پندرہ یا بیس منٹ لگے ہوں گے۔ مگر تھا وہ بہت مظبوط آدمی''۔

لینگڈن کو حیرت محسوس ہوئی۔ ''کیا میوزیم کی سیکورٹی کو یہاں آنے میں پندرہ منٹ لگ گئے''؟

''بالکل نہیں''۔ فاش نے جواب دیا۔ ''لوورے کی سیکورٹی تو فوراً گرانڈ گیلری کے باہر پہنچ گئی تھی۔ اُنہوں نے بند دروازے سے سانئیر کو حرکت کرتے بھی دیکھ کر اُسے بُلایا بھی تھا مگر اُس کی طرف سے جواب نہ ملنے پر شاید وہ اُسے چور ہی سمجھ بیٹھے تھے۔ کوئی جواب نہ آنے پر اُنہوں نے پُولیس کو بُلا لیا۔ ہم قریباً پندرہ منٹ میں پہنچے اور اپنی اپنی جگہیں سنبھال لیں اس کے بعد میں نے اپنے چند سپاہیوں کو وہیں سے اندر بھیجا جہاں سے ہم ابھی داخل ہوئے ہیں۔ اُنہیں تھوڑا آگے تک کوئی نہیں مِلا''۔

فاش نے آگے کی طرف اشارہ کیا تو لنگڈن سمجھا کہ شاید وہ پتھر کے ایک مُجسمے کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ مگر کُچھ آگے چل کر لینگڈن نے تیز قرمزی رنگ کی روشنی دیکھی جو کہ گیلری کو کُچھ روشن کر رہی تھی۔ یہ روشنی سپاٹ لائٹ کی طرح پھیلی ہوئی تھی اور اِس سے بننے والے دائرے کے بالکل درمیان میں ایک لاش یوں پڑی ہوئی تھی جیسے خورد بین کے عدسے کے نیچے کوئی کیڑا پڑا ہو۔ لینگڈن نے ایسا منظر کبھی فلموں میں بھی نہیں دیکھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سانئیرے کی لاش بالکل ویسے کی ویسے ہی پڑی تھی جیسی کہ لینگڈن نے تصویر میں دیکھی تھی۔ لینگڈن کو سانئیر کی بہادری پر حیرت ہوئی۔ واقعی مرتے ہوئے انسان کیلئے اپنے جسم کو ایسی حالت میں ترتیب دینا بہت مُشکل کام تھا۔ سانئیر اپنی عُمر کے حساب سے کافی صحت مند تھا۔ اُس کا جسم بالکل برہنہ تھا اور وہ کمرے کے بالکل وسط میں پڑا ہوا تھا۔ اُس کی ٹانگیں اور بازو بالکل ایسے پھیلے ہوئے تھے جیسے عُقاب اپنے پر پھیلاتا ہے۔ اُس کی بائیں پسلی کی نیچے ایک سوراخ تھا۔ گولی کا سوراخ۔ گولی سانئیر کے جسم میں گھس گئی تھی مگر حیرت انگیز طور پر اُس کے جسم سے خُون بہت کم نکلا تھا۔ سانئیر کے بائیں ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی خُون آلود تھی۔ شاید اُس نے اُنگلی کو اپنے ہی خُون میں ڈبوئے رکھا تھا۔ جب لینگڈن نے اُس کے سینے پر نگاہ ڈالی تو اُسے پتہ چل گیا کہ سانئیر نے ایسا کیوں کیا تھا۔

سانئیر کے سینے پر پانچ کونوں والا ستارہ بنا ہوا تھا۔

(Pentacle)۔

خونی ستارے کا مرکز بالکل سانئیر کی ناف کی جگہ تھا۔ یہ منظر لاش کو مزید خوفناک بنا رہا تھا اور لینگڈن کو اپنی رگوں میں خُون منجمد ہوتا محسوس ہوا۔

'اُس نے اپنے ساتھ یہ سب خُود کیا'۔ وہ خوف اور حیرت سے سوچ کر رہ گیا۔

''لینگڈن صاحب''! فاش نے لینگڈن کو مُخاطب کیا۔

''یہ پانچ کونوں والا ستارہ ہے''۔ لینگڈن بولا۔ ''اِس دُنیا میں استعمال ہونے والی علامات میں سب سے قدیم۔ چار ہزار سال قبل مسیح سے استعمال میں ہے یہ۔

''یہ کیا معنی رکھتا ہے''؟ فاش سوچتے ہوئے بولا۔

لینگڈن اِس طرح کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے اکثر ہچکچا جاتا تھا۔ ایک علامت مُختلف اِنسانوں کیلئے مُختلف معنی رکھتی ہے۔ ویسے ہی جیسے ایک گانا مُختلف لوگوں کیلئے مُختلف احساسات کی ترجُمانی کرتا ہے''۔ کُو کلُکس کلین (Ku-Kux-Klan) کا سفید کپڑا امریکہ میں نسل پرستی کی علامت سمجھا جاتا ہے مگر یہی نشان سپین میں مذہبی وفاداری کی علامت ہے۔

''مُختلف حالات میں علامات مُختلف معانی رکھتی ہیں''۔ لینگڈن نے کہا۔ ''عام طور پر یہ ستارہ فطرت پرست لوگوں یا دیوی دیوتاؤں کو ماننے والوں کی علامت ہے''۔

فاش نے سر ہلایا۔ ''یعنی شیطان پرستی''۔

''نہیں''۔ لینگڈن فوراً بولا اُسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ اُسے واضح اور صاف الفاظ کا استعمال کرنا چاہئیے۔ آج کل فطرت پرستی (Paganism) کا مطلب شیطان پرستی ہی لیا جاتا ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ (Pagan) کا لفظ لاطینی زبان کے لفظ (Paganus) سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے دیہاتی لوگ۔ قدیم دور میں بے مذہب () لوگ زیادہ تر دیہی علاقوں کے رہنے والے تھے اور شہری علاقوں کے مذاہب سے بالکل نابلد تھے۔ وہ لوگ اپنے پُرانے فطرت پرست مذاہب پر ہی ڈٹے ہوئے تھے۔ عیسائی چرچ کو اِن لوگوں کا اِتنا ڈر تھا کہ گاؤں (Village) سے ایک لفظ (Villain) جس کا مطلب تھا بُری رُوح کا مالک''۔

''پانچ کونی ستارہ''۔ لینگڈن نے تصیح کی۔ ''یہ عیسائیت سے پہلے کا نشان اور فطرت پرستی کی علامت تھی۔ پُرانے دور کے انسان اپنی دُنیا کو دو حصّوں میں بانٹتے تھے۔ مُذکّر اور مونث۔ اُن کے دیوتا بھی ہوتے تھے اور دیویاں بھی۔ دیوی اور دیوتا طاقت کا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ جب مُذکّر اور مونث مُتوازن ہوتے تھے تو دُنیا میں امن اور سکُون ہوتا تھا ورنہ افراتفری''۔

لینگڈن نے سانئیر کے پیٹ کی طرف اِشارہ کیا ''یہ ستارہ مونث کی علامت ہے اور مذہبی تاریخ دان اُسے مُقدّس نسوانیت کہتے ہیں یا پھر خُدا دادا نُسوانیت۔ سانئیر تو یقیناً اِس بات کو جانتا ہوگا''۔

''اگر یہ ایک نُسوانی نشان ہے تو سانئیر نے اپنے جسم پر یہ نشان کیوں بنایا''؟ فاش کے ماتھے کی لکیریں گہری ہو گئی تھیں۔

لینگڈن کو ماننا پڑا کہ واقعی یہ ایک عجیب و غریب مُعمّہ ہے۔

''اگر میں سیدھا سادا سمجھانا چاہوں تو یہ نشان زُہرہ دیوی (Venus) کا نشان ہے۔ زُہرہ دیوی، جنسی مُحبّت اور حُسن کی دیوی جانی جاتی تھی''۔

فاش نے برہنہ لاش کو دیکھا اور فرانسیسی میں کُچھ بُڑبُڑا دیا۔

''ابتدا میں مذہب کو فطرت کی ترتیب کے طور پر دیکھا جاتا تھا''۔ زُہرہ سیارے کو ہی زُہرہ دیوی مانا جاتا تھا۔ اِس کے مُختلف نام تھے مثلاً مشرق کا ستارہ، اِشتر، استارتے وغیرہ۔ اور یہ فطرت سے بُہت قریب مانا جاتا تھا۔ اب تو سب جانتے ہیں کہ یہ زمین کا ہمسایہ سیّارہ ہے''۔

فاشے کے چہرے پر ناسمجھی کے آثار تھے۔

لینگڈن نے فیصلہ کیا کہ وہ زیادہ گہرائی میں جائے بغیر سیدھی سادی باتیں ہی فاش کو بتائے گا۔

جب وہ ایک طالبعلم تھا تو وہ یہ جان کر بُہت حیرت زدہ ہوا تھا کہ زُہرہ آسمان پر چار سال کا سفر طے کرتا ہے اور اُس کے سفر کا راستہ پانچ کونی ستارے کی صورت ہی ہوتا ہے۔ پُرانے وقت کے لوگوں کیلئے یہ بہت حیران کُن اور جادوئی بات تھی۔ اس لئے نہ صرف زُہرہ ستارہ اپنی کاملیت اور خوبصورتی کی وجہ سے حُسن اور محبت کا نشان جانا جانے لگا بلکہ پانچ کونوں والا ستارہ اِس کی ظاہری علامت بن گیا۔ یونان بھی زُہرہ کی اِس خُوبی کو اتنا مانتے تھے کہ وہ اُسی سال ہی اولمپک کھیل مُنعقد کرتے تھے جب زُہرہ اپنا سفر مُکمل کر لیتا تھا۔ آج کل تو کِسی کو یہ پتہ ہی نہیں کہ اولمپک کھیل چار سال بعد مُنعقد کیوں ہوتے ہیں۔ جب جدید اولمپک کھیل شُروع ہوئے تھے تو تب انٹرنیشنل اولمپک آرگنائزیشن نے کھیلوں کا نشان پانچ کونی ستارہ رکھنا چاہا تھا۔ مگر نامعلوم وجہ سے یہ نشان نہیں رکھا گیا تھا۔

''لینگڈن صاحب''۔ فاش یکدم بولا۔ ''پانچ کونوں والا ستارہ شیطان کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ تُمہارے ہالی ووڈ کی فِلموں میں بھی یہی دکھایا جاتا ہے''۔

'شُکریہ ہالی ووڈ!' لینگڈن نے تیوری چڑھائی۔ ہالی ووڈ کی سیریل کِلر فلموں میں پانچ کونوں والا ستارہ عام تھا۔ یہ ستارہ کِسی قاتل کے اپارٹمنٹ کی دیواروں پر شیطان کی تصاویر کے ساتھ بنا ہوا دکھایا جاتا تھا۔ لینگڈن کو اُس وقت بُہت مایُوسی ہوتی تھی جب اِس ستارے کا مطلب شیطان یا شیطان پرستی سمجھا جاتا تھا۔ اِس نشان کی بُنیاد اور ابتداء اِس سے بالکُل مُختلف تھی۔

''میں بتادُوں''۔ لینگڈن کا لہجہ سخت تھا۔ ''کہ بِلاشُبہ فلموں میں یہی دکھایا جاتا ہے۔ مگر اِسے ایک شیطانی علامت کہنا تاریخی طور پر بالکُل غلط ہے۔ بُنیادی طور پر یہ مُقدّس نسوانیت کی علامت ہے۔ کئی ہزار سال سے اِس علامت کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا رہا ہے''۔

''بولتے جاؤ''۔ فاش نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ ''میں کُچھ کُچھ سمجھ رہا ہوں''۔

لینگڈن نے فاش کی ٹائی پن کو دیکھا جو دراصل ایک صلیب تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بات کو کیسے آگے بڑھائے۔

''علامات بُہت لچکدار ہوتی ہیں''۔ آخر کار وہ بول پڑا۔ ''اپنے ابتدائی دِنوں میں رومن کیتھولک چرچ نے اِس ستارے کو شیطان کی علامت قرار دیا تھا۔ عیسائیت کو فروغ دینے کیلئے ویٹیکن نے ہر وہ نشان جو فطرت پرستی سے تعلُق رکھتا تھا کو شیطانی قرار دیا تھا۔

''بتاتے جاؤ''۔ لینگڈن رُکا تو فاش نے اُسے بولتے رہنے کو کہا۔

''یہ بات تو عام ہے''۔ لینگڈن نے بات کو جاری رکھا۔ ''نئی آنے والی طاقت پُرانی طاقتوں کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ عیسائی علامات کے مُقابلے میں فِطرت پرستی کی علامات بھی ہار گئیں۔ اِسی لئے سمندروں کے دیوتا (Poseidon) کا ترشول، شیطان کا ہتھیار بنادیا گیا اور عقلمند بُوڑھی، جس نے ترچھی ٹوپی پہنی ہوتی تھی کو خراب اور خوفناک جادُوگرنی قرار دیا گیا۔ بالکُل اِسی طرح پانچ کونوں والے ستارے کو بھی شیطان کا نشان قرار دیا گیا''۔

بولتے بولتے لینگڈن زرا سا رُکا۔

''بدقسمتی سے امریکی افواج بھی اِس ستارے کی علامت کو غلط استعمال کرتی ہیں۔ آج کل اِس کا مطلب جنگی معنوں میں لیا جاتا ہے۔ امریکی فضائیہ کے تمام جنگی طیاروں پر یہ نشان بنا ہوتا ہے اور جرنیلوں اور فوجیوں کے کاندھے پر بھی پانچ کونوں والے ستارے سے اُن کے رُتبے کا اظہار ہوتا ہے''۔

لینگڈن یوں بول رہا تھا گویا یہ حُسن اور مُحبّت کی دیوی کے نشان کی بُہت بڑی توہین ہو۔

'''بُہت دلچسپ''۔ فاش نے لاش کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔ ''اور اِس لاش کو دیکھ کر تُم کیا کہتے ہو؟۔ سانئرَ نے اپنے جسم کو اِسی طرح کیوں ترتیب دیا''؟

لینگڈن نے کندھے اُچکائے۔ ''سانئرَ نے اپنے جسم کو بھی پانچ کونوں والا ستارہ بنانے کی کوشش کی ہے''۔

فاش شاید سمجھ نہ سکا۔ ''میں مُعافی چاہتا ہوں''۔

''کِسی بات کو دُہرانے کا مطلب ہوتا ہے کہ اُس کے معانی کو واضح کیا جائے''۔

فاش نے سانئرَ کے جسم کو غور سے دیکھا۔ پانچ کونے۔ سر، دو بازُو اور دو ٹانگیں۔ اُس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

''تُمہارا تجزیہ کافی دلچسپ ہے''۔ فاش کہتے کہتے رُکا اور پھر بولا۔ ''مگر اُس نے اپنے آپ کو برہنہ کیوں کیا''۔

'یہ ایک اچھا سوال ہے'۔ لینگڈن نے سوچا۔ جب سے اُس نے سانئرَ کی لاش تصویر میں دیکھی تھی۔ وہ بھی یہی سوچ رہا تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ برہنہ انسانی جسم دراصل ایک اور طریقہ ہے جس کے ذریعے سانئرَ نے جنسی مُحبت کی دیوی زُہرہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگرچہ موجودہ ثقافت نے مرد اور عورت کے ملاپ کے حوالے سے زُہرہ کو بالکُل بھُلا دیا تھا۔ مگر عِلمِ صرف (زبان دانی کا علم) رکھنے والا کوئی بھی شخص یہ با آسانی بتا سکتا تھا کہ لفظ (Venerea) کی اصل جڑ (Venus) ہے۔ مگر لینگڈن کے خیال میں زیادہ گہرائی میں جانا فضول تھا۔

''فاش صاحب!''۔ لینگڈن رُک کر بولا۔ ''میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ سانئرَ نے اپنے جسم پر یہ نشان کیوں بنایا، اپنے بدن کو یوں ترتیب کیوں دیا اور خود کو برہنہ کیوں مرنے دیا۔ مگر یاک سانئرَ علامات کے بارے میں گہرا علم رکھتا تھا اور جو باتیں میں نے بتائی ہیں، فنِ مُصوّری اور تاریخ کے ماہرین اِن سب باتوں سے واقف ہیں''۔

''اچھا''۔ فاش مُبہم انداز میں مُسکرایا۔ ''تو اُس نے اپنا خُون روشنائی کے طور پر کیوں استعمال کیا''۔

''ظاہر ہے کہ اُس کے پاس لکھنے کیلئے کُچھ نہیں تھا''۔

''جبکہ میرا خیال اِس سے مُختلف ہے''۔ فاش بولا۔ ''اُس نے ایسا اِس لیا کیا کہ ہم ایک خاص سمت میں تفتیش کریں''۔

''میں معافی چاہتا ہوں''۔

''اُس کے بائیں ہاتھ میں دیکھو''۔

لینگڈن نے سانئرَ کے بائیں ہاتھ کو دیکھا مگر اُسے کُچھ نظر نہ آیا۔ اُس نے لاش کے گرد چکر کاٹا اور جھک کر دیکھا۔ اُسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کی سانئرَ کے ہاتھ میں ایک کافی بڑا مارکر تھا۔

''جب ہم یہاں پہنچے تو یہ اُس کے ہاتھ میں ہی تھا''۔ یہ کہہ کر فاش ایک طرف رکھی میز کی طرف بڑھ گیا جس پر شواہد اور ثبوت اکٹھا کرنے میں مدد دینے والے کئی اوزار پڑے تھے جو عام طور پر پُولیس استعمال کرتی ہے۔

''میں نے تُمہیں بتایا تھا نا کہ ہم نے جائے واردات سے کوئی چیز نہیں چھیڑی ہے''۔ فاش وہیں کھڑا کھڑا بولا۔ ''کیا تُم نے کبھی اِس طرح کا مارکر یا قلم دیکھا ہے''؟

لینگڈن نے مزید نیچے جھک کر قلم کا لیبل دیکھا۔

سٹائلو ڈی لُو میرے نائرے (Stylo de Lumiere Noire)

لینگڈن نے حیرت سے مُڑ کر فاش کو دیکھا۔

سیاہ رنگ کا یہ مارکر یا لائٹ پین یا سٹائلس خاص طور پر میوزیم یا پُولیس والے استعمال کرتے تھے۔ یہ بُہت سی چیزوں پر نشان لگانے کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ مگر اِس کا لگایا ہوا نشان صرف الٹراوائلٹ روشنی میں ہی نظر آتا تھا۔ اچانک گیلری میں تاریکی چھا گئی۔ فاش نے روشنی بُجھا دی تھی۔ اُس کے ہاتھ میں ایک ٹارچ تھی۔

''تُم جانتے ہو گے کہ پُولیس جائے واردات سے شواہد اکٹھا کرنے کیلئے سیاہ روشنی استعمال کرتی ہے'' وہ رُکا اور پھر بولا۔ ''تو اب دیکھو''۔

اُس نے لاش کی طرف رُخ کر کے ٹارچ آن کر دی۔

لینگڈن نے لاش کی طرف دیکھا اور حیرت سے اُچھل پڑا۔ اُس کے دِل کی دھڑکن تیز ہوگئی تھی۔ چوبی فرش پر سانئرَ کے لِکھے ہوئے آخری الفاظ جگمگا رہے تھے۔ لینگڈن کو اب تک ایسے لگ رہا تھا کہ وہ گہری دُھند میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور اب یہ دُھند مزید گہری ہوگئی ہے۔

لینگڈن نے پھر سے الفاظ پڑھے اور فاش کو دیکھا۔ ''اِس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟''۔

فاش کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''یہی وہ سوال ہے جِس کا جواب جاننے کیلئے تُمہیں یہاں بُلایا گیا ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

تھوڑی دُور۔۔۔ لیفٹینینٹ کولٹ، یاک سانئرَ کے دفتر میں اُس کی میز پر بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے اپنے کانوں میں ہیڈ فون لگائے اور سامنے رکھے لیپ ٹاپ پر ہونے والی ریکارڈنگ چیک کرنے لگا۔ مائیکروفون زبردست کام کر رہا تھا۔ کولٹ کو سامنے ایستادہ

نائٹ کے فولادی مُجسمے کے علاوہ کوئی بھی چیز بے آرام محسُوس نہیں ہو رہی تھی۔ اُسے آواز بِالکُل صاف سُنائی دے رہی تھی اور گرانڈ گیلری میں ہونے والی ساری گُفتگو وہ سُن رہا تھا۔

مُسکراتے ہوئے اُس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

سینٹ سلپس کے گرجا گھر میں سسٹر سینڈرین کا کمرہ دُوسری منزل پر تھا۔ فرش پر سنگِ مرمر کا کام ہوا تھا اور فرنیچر برائے نام تھا۔ سسٹر سینڈرین بئیل اِس کمرے میں دس سال سے رہ رہی تھی۔ پہلے وہ ایک نزدیکی ہاسٹل میں رہتی تھی مگر گرجا گھر کی خاموشی اُسے پسند تھی۔ اِس لئے وہ یہاں مُنتقل ہوگئی تھی۔ اُسے رہائش کیلئے کمرے کے علاوہ ٹیلیفون کی سہولت بھی دی گئی تھی۔

اُس کی ذمہ داریوں میں چرچ کے تمام غیر مذہبی انتظامات کی نگرانی شامل تھی مثلاً روزمرّہ کے کام، سٹاف بھرتی کرنا، سرکاری اوقات کے بعد عمارت کو بند کروانا اور کھانے پینے کا بندوبست کرنا وغیرہ۔

آدھی رات کے وقت ٹیلی فون کی گھنٹی نے اُسے بیدار کر دیا۔

''سینٹ سلپس۔ سسٹر سینڈرین بول رہی ہوں''

''ہیلو۔ کیا حال ہے؟'' دوسری طرف لہجہ خالص فرانسیسی تھا۔

سسٹر سینڈرین اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اگرچہ اُس نے چرچ کے پادری کو پہچان لیا تھا مگر وہ حیران تھی کہ رات گئے ایسا کیا کام ہے جس کی وجہ وہ اُسے ٹیلی فون کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ پچھلے پندرہ سالوں میں پادری نے اُسے اِس وقت کبھی نہیں جگایا تھا۔

''تُمہیں جگانے کی معافی چاہتا ہوں'' پادری نے نیند سے بوجھل آواز میں کہا۔

۔ ''مُجھے تُمہاری مدد چاہئیے دراصل مُجھے ابھی ایک بااثر امریکن پادری مینوئل ارنگروسا کا ٹیلیفون آیا تھا۔ تُم تو اُسے جانتی ہو گی۔''

''اوپس دائی کا سربراہ''۔ سینڈرین یہ کہتے ہی خیالوں میں ڈوب گئی۔ وہ ایک مشہور شخصیت تھا۔ اوپس دائی نے کُچھ عرصے میں خاصا اثر ورسوخ حاصل کر لیا تھا۔ پوپ جان پال دوم کی طرف سے ذاتی حمایت ملنے کے بعد یہ تنظیم بُہت طاقتور ہوگئی تھی۔ اُسے یاد آیا کہ پوپ نے اوپس دائی کی حمایت کا اعلان اُسی سال کیا تھا جس سال اوپس دائی نے دیوالیہ پن کی سرحد پر موجود ویٹیکن بینک کے اکاؤنٹ میں لاکھوں ڈالر جمع کروائے تھے۔ اِس کے بعد پوپ نے اوپس دائی کے بانی کو متوقع ولیوں کی فہرست میں بھی شامل کر لیا تھا اگرچہ کہ ایسے کسی اقدام کیلئے سینکڑوں سال لگ جاتے تھے۔ سسٹر سینڈرین کے نزدیک ویٹیکن میں اوپس دائی کا کردار کافی مشکوک تھا مگر ویٹیکن کو غلط بولنا نامُمکن تھا۔

''ارنگروسا کو میری تھوڑی سی مدد چاہئے۔'' پادری بولا۔ ''اُس کا ایک نائب آج پیرس میں ہے اور وہ سینٹ سلپس دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔ آج رات۔ ابھی اِسی وقت۔۔''

سسٹر سینڈرین کو یہ سُن کر اُلجھن سی ہوئی۔

''معاف کیجئے گا، کیا وہ صُبح کا انتظار نہیں کرسکتا؟''

''نہیں، صُبح اُس کی واپسی کی پرواز ہے اور اُسے سینٹ سلپس دیکھنے کا بُہت شوق ہے۔''

''لیکن چرچ دیکھنے کا اصل لُطف تو سورج کی روشنی میں آتا ہے۔ سورج کی اندر آتی روشنی چرچ کے شیشوں سے گُزر کر نہایت خوبصورت سائے بناتی ہے۔''

''مانا کہ تُم ٹھیک کہہ رہی ہو، لیکن یہ میری ذاتی درخواست ہے کہ تُم اُس کی یہ خواہش پوری کردو۔ وہ بیس منٹ تک پہنچ جائے گا۔''

''ٹھیک ہے جناب! آپ کا حُکم سر آنکھوں پر۔'' سسٹر سینڈرین کے چہرے پر ناپسندیدگی تھی۔

پادری نے اُس کا شُکریہ ادا کر کے فون رکھ دیا۔

حیرانگی میں وہ کُچھ دیر نرم بستر پر ٹکی رہی۔ آنے والے فون نے ساٹھ سالہ نن کی تمام حسّیں بیدار کر دی تھیں۔ اوپس دائی کا نام اُسے اچھا نہیں لگتا تھا۔ اُن کے جسمانی تشدّد کا طریقہ کار ناپسندیدہ تھا۔ اوپس دائی کی رُکن عورتوں کو مردوں کی رہائش گاہیں صاف کرنے کے علاوہ دوہرا جسمانی تشدّد برداشت کرنا پڑتا تھا۔ اُسے ایسا محسوس ہوا تھا کہ حوّا کے عمل کی سزا عورتوں کو تا قیامت برداشت کرنا ہوگی۔ بستر سے اُترتے ہی اُس کے پاؤں ٹھنڈے فرش سے ٹکرا کر منجمند سے ہو گئے۔ جسم میں پھیلتی ہوئی ٹھنڈ اُسے عجیب وغریب قسم کی بے چینی میں مُبتلا کر رہی تھی۔

شاید یہ اُس کا زنانہ وہم تھا۔

وہ خُدا کی پیروی کرتی تھی اور اپنی روح کے تلاطم میں پُرسکون محسوس کرتی تھی۔ مگر آج رات اُس کی روح بھی ویران سینٹ سلپس کی طرح خاموش اور پُرسکوت تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن نے اپنی آنکھیں چوبی فرش پر لکھے ہوئے گُلابی الفاظ پر جما دیں۔ پاک سانیئر کا الوداعی پیغام بُہت عجیب تھا۔

13-3-2-21-1-18-5

O, Draconian Devil!

Oh, lame saint!

☆☆☆☆☆☆☆

یہ پیغام لینگڈن کی سمجھ سے بالکل باہر تھا۔ اُسے یوں لگا کہ شیطان پرستی کا جو خیال فاش نے ظاہر کیا تھا وہ درست تھا۔ O, Draconian Devil! (او، سیاہ شیطان!)

سانیئر نے شیطان کی طرف صاف حوالہ دیا تھا۔ ہندسے بھی خاصے مہمل سے تھے۔

''یہ تو مُجھے کوئی خُفیہ کوڈ لگتا ہے۔''

''ہاں۔'' فاش نے جواب دیا۔ ''ہمارے ماہرین اس پر کام شُروع کر چکے ہیں۔ اور مُجھے یقین ہے کہ یہ ہندسے ہمیں قاتل تک لے جا سکتے ہیں۔ یہ کوئی ٹیلی فون نمبر یا سوشل سیکورٹی نمبر ہوسکتا ہے۔ تُمہارا کیا خیال ہے؟''

لینگڈن نے ہندسوں کو دیکھا تو اُسے لگا کہ اُن کا مطلب ڈھونڈنے میں اُسے کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔ اُس کے خیال میں یہ ہندسے بے معنی بھی ہو سکتے تھے۔ وہ ہندسے بے ترتیب سے تھے اور وہ علامات کا ماہر تھا ہندسوں کا نہیں۔ علامات کُچھ نہ کُچھ معنی رکھتی ہیں مگر اُس نے اب تک جو کُچھ یہاں دیکھا تھا وہ اُس کی سمجھ سے باہر تھا۔

''تُم نے کہا تھا کہ سانیئر شاید کسی دیوی کی طرف توجہ مبذول کروا رہا ہے''۔ فاش بولنا شُروع ہوا۔ ''اِس پس منظر میں ان ہندسوں کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟''

لینگڈن جانتا تھا کہ اُس کی کوئی وضاحت ان ہندسوں سے تعلق نہیں رکھتی۔

O, Draconian Devil!...Oh, lame Saint!

''یہ الفاظ شاید کوئی الزام ہو'' فاش بولا۔ ''کیا تُم یہ بات مانو گے۔''

لینگڈن نے سانیئر کے آخری لمحات کا خیال کیا۔ اُسے فاش کی بات منطقی لگی۔

''ہاں اپنے قاتل کو الزام دینا واقعی کُچھ کُچھ سمجھ میں آتا ہے۔''

''اور مُجھے قاتل کو ڈھونڈنا ہے۔'' فاش بولا۔ ''اس کے علاوہ، ہندسوں کو چھوڑ کر تُمہیں اِس پیغام میں کُچھ عجیب لگا ہے؟''

عجیب وغریب۔ ایک قریب المرگ آدمی نے اپنے آپ کو سلاخوں میں مقید کر کے اپنے جسم پر پانچ کونی ستارہ بنا ڈالا اپنے جسم کو ستارے کی شکل میں پھیلا دیا اور فرش پر پُراسرار سا پیغام لکھ ڈالا۔ لینگڈن کے نزدیک سب کُچھ عجیب وغریب لگ رہا تھا۔

''لفظ Draconian'' اُس نے جواب دیا۔ سب سے پہلے یہی لفظ اُس کے دماغ میں آیا تھا۔ لینگڈن جانتا تھا کہ ساتویں صدی عیسوی کے ظالم جاگیردار ڈراکو کا خیال مرتے ہوئے آدمی کے ذہن میں آنا کافی عجیب تھا۔ ''ڈراکونین ڈیول کے الفاظ کا استعمال واقعی عجیب ہے۔''

''ڈراکونین۔'' فاش کے لہجے میں اب بے صبری عود آئی تھی۔ ''ہمارا موضوع سانیئر کا مجموعہ الفاظ نہیں ہے۔''

لینگڈن کو فاش کے خیالات کا اندازہ تھا۔ لیکن اُسے ڈراکو اور فاش میں کافی مماثلت محسوس ہونا شُروع ہو گئی تھی۔

''سانیئر فرانسیسی تھا اور پیرس میں رہتا تھا مگر اُس نے یہ پیغام۔۔۔''

''انگریزی میں کیوں لکھا؟'' لینگڈن نے فاش کی بات کاٹ کر کہا۔ اب اُسے فاش کی بات کا مطلب سمجھ آ گیا تھا۔

''تُمہارا کیا خیال ہے؟'' فاش نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

لینگڈن جانتا تھا کہ فاش کی انگریزی بہت اچھی تھی مگر اپنی مادری زبان چھوڑ کر کسی اور زبان میں پیغام دینا کافی عجیب تھا۔

''اِس نشان کا تعلق شیطان پرستی سے نہیں ہے کیا؟'' فاش نے سانیئر کے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

لینگڈن اب کسی بات کے بارے میں پُریقین نہیں تھا۔ ''علامات اور الفاظ میں اتفاق نہیں ہے۔ یہ سب کُچھ میری سمجھ سے بالاتر ہے اور میں مزید کُچھ نہیں کر سکتا۔''

''شاید مزید کُچھ سمجھ میں آ جائے۔'' فاش نے پھر سے روشنی اُٹھائی اُسے ساری لاش پر پھیلا دیا۔ ''اب دیکھو۔''

لینگڈن نے ذرا غور سے دیکھا تو اُس کی حیرت میں مزید اضافہ ہوگیا۔سانئر کے جسم کے گرد ایک دائرہ سا بنا ہوا تھا۔

Vitruvian Man

''ویٹروؤین مین''۔لینگڈن نے لمبا سانس بھرا۔سانئر نے لیونارڈوڈاونچی کے سب سے مشہور خاکے کو گویا اپنے سامنے دیکھ لیا تھا۔ڈاونچی کا یہ خاکہ علمِ تشریح الاعضاء کے حوالے سے اپنے دور کا سب سے مشہور خاکہ تھا۔یہ خاکہ جدید دور میں فیشن کا ایک نشان بن چُکا تھا۔گھریلو استعمال کی اشیاء، ماؤس پیڈ اور شرٹوں پر اِس کی تصویر بنی ہونا عام تھا۔یہ خاکہ دراصل ایک دائرے پر مُشتمل تھا جس کے اندر ایک برہنہ آدمی اپنے بازو اور ٹانگیں پھیلائے لیٹا ہوا ہے۔سانئر کی لاش بھی بالکل ویسا ہی منظر پیش کر رہی تھی۔مرتے ہوئے سانئر نے اپنے جسم کو ڈاونچی کے خاکے کی صورت میں ڈھالنے کی کوشش کی تھی۔دائرے کے نظر آنے سے پہلے کُچھ واضح نہیں تھا۔یہ خاکہ سامنے آنے سے لینگڈن کو اپنی بات درست محسوس ہوئی۔مرد و عورت میں ہم آہنگی۔مگر سانئر کا یہ عمل فی الحال اُس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

''مسٹر لینگڈن''۔فاش نے بات شُروع کی۔''تُم تو یہ ضرور جانتے ہوگے کہ لیونارڈوڈاونچی تاریک فنون سے گہری رغبت رکھتا تھا۔''

لینگڈن فاش کی اِس علمی قابلیت سے حیران ہوا۔اب اُسے معلوم ہوگیا کہ فاش بار بار شیطان پرستی کا حوالہ کیوں دے رہا تھا۔مئورخوں خاص کر عیسائی تاریخ کے ماہرین کیلئے ڈاونچی ایک مُشکل اور پُراسرار موضوع تھا۔غیر معمولی طور پر ذہین ڈاونچی فطرت پرست اور ہم جنس پرست کے طور پر مشہور تھا۔یہ دونوں چیزیں اُسے چرچ کی نسبت سے خُدا سے دور ظاہر کرتی تھیں۔اُس کے فن سے تو ہم پرستی اور بےعقیدگی چھلکتی تھی۔ڈاونچی علم تشریح الاعضاء پر تحقیق کیلئے لاشوں کی چیر پھاڑ بھی کرتا تھا۔اُس کی ڈائریوں میں پُراسرار اور ناسمجھ آنے والی زبان کے بارے میں ساری دُنیا کو پتہ تھا۔اُس کا یہ دعوٰی تھا کہ وہ سیسے کو سونے میں ڈھال سکتا ہے اور موت سے بھی بچ سکتا ہے۔اُس نے ایسی چیزوں کے خاکے بنائے تھے جن کا تصور اُس دور میں محال تھا۔اِن خاکوں میں عجیب و غریب مشینوں اور ہوائی جہازوں کے خاکے شامل تھے۔عجب بات ہے کہ ہوائی جہاز ڈاونچی کے زمانے سے کافی بعد کی ایجاد ہے۔اِن تمام باتوں کے برعکس حیرت انگیز بات یہ تھی کہ عیسائی چرچ نے اُسے کئی گرجا گھروں پر اپنے فن کا مُظاہرہ کرنے کیلئے دعوت دی تھی۔اُس نے کئی گرجا گھروں میں اپنے فن میں نہایت خُفیہ علامات اور پیغامات چھوڑے تھے۔لینگڈن ایک دفعہ نیشنل گیلری میں ڈاونچی کی خُفیہ زندگی اور اُس کے فن میں پوشیدہ اشاروں پر ایک لیکچر بھی دے چُکا تھا۔

''میں تمہاری بات سمجھ چُکا ہوں۔''لینگڈن ایک طویل وقفے کے بعد بولا۔''لیکن درحقیقت لیونارڈوڈاونچی نے کبھی تاریک فن کا مُظاہرہ نہیں کیا۔بلکہ وہ ایک روحانی انسان تھا۔مگر ساتھ ہی عیسائی چرچ کا مُخالف بھی۔''

لینگڈن نے رُک کر دوبارہ الفاظ کی طرف دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ سانئر اور ڈاونچی کے خیالات میں کافی مُطابقت نظر آتی ہے۔''لینگڈن نے سلسلہِ کلام جاری رکھا۔''شاید

سانئر یہ ثابت کرنا چاہ رہا ہوگا کہ وہ عیسائی چرچ کی تعلیمات سے سخت مایوس تھا۔''

فاش کی آنکھوں میں سختی اُبھر آئی۔''تمہارا کیا خیال ہے کہ فاش عیسائی چرچ کیلئے کالے شیطان (Draconian Devil) اور لنگڑے ولی (Lame Saint) کے الفاظ استعمال کر رہا ہے؟''

لینگڈن کو لگا کہ فاش کا خیال درست ہے۔مگر پانچ کونوں والا ستارہ مُقدس نُسوانیت کی طرف اشارہ تھا۔

''میں صرف یہی کہوں گا کہ سانئر نے اپنی ساری زندگی دیویوں کی تاریخ کا مطالعہ کرنے میں گُزاری تھی۔جبکہ عیسائی تعلیمات اِس کے بالکل مُخالف ہیں۔لگتا تو یہی ہے کہ سانئر نے چرچ کی اِن تعلیمات سے مایوسی ظاہر کی ہے۔''

''مایوسی''۔فاش کی آواز میں غُصّے کا تاثر تھا۔''یہ پیغام تو بہت ہی پُرجوش اور غُصیلہ معلوم ہوتا ہے مایوس کُن نہیں۔''

''کیپٹن! تُم یہ جاننا چاہتے ہونا کہ فاش نے مرنے سے پہلے یہ سب کیوں کیا ہوگا تو میں اِسی کے بارے میں اپنی رائے دے رہا ہوں۔''

''یہ تو عیسائیت پر فردِ جُرم عائد کرنے کے برابر ہے''۔فاش نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔''لینگڈن! میں نے اپنی مُلازمت کے دوران بےشُمار دفعہ موت اور مُردہ جسم دیکھے ہیں مرنے والا آدمی اتنا پیچیدہ پیغام کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔سانئر اپنے اِس پیغام کے ذریعے اپنے قاتل کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔''

''یہ نا قابلِ سمجھ ہے۔''لینگڈن بولا۔

''بالکل نہیں۔''فاش نے کہا۔

''نہیں!!!''لینگڈن گویا پھٹ پڑا۔''تُم نے مُجھے بتایا کے سانئر ایک آدمی کے ہاتھوں قتل ہوا ہے جسے شاید اُس نے خود اندر بُلایا ہوگا کیونکہ عام اوقات کے بعد لوورے کے اندر بغیر اجازت داخلہ منع ہوتا ہے۔''

''ہاں''

''تو پھر وہ اپنے قاتل کو ضرور جانتا تھا''۔

''ہاں اور۔''فاش کا لہجہ معنی خیز تھا۔

''اگر سانئر اپنے قاتل کو جانتا تھا تو اُس نے صاف صاف اُس کا نام کیوں نہیں لکھا؟''۔''بولتے بولتے لینگڈن نے لاش کی طرف اشارہ کیا۔''یہ ہندسے، ستارہ، لنگڑا ولی، سیاہ شیطان، یہ سب کُچھ تو پھر سمجھ ہی نہیں آ رہا''

فاش کے تاثرات ایسے ہوگئے جیسے لینگڈن نے اُسے کوئی نئی بات بتا دی ہو۔

''اگر حالات کو سامنے رکھا جائے، تو سانئر صرف اپنے قاتل کا نام ہی سکتا تھا۔''لینگڈن پھر بولا۔

لینگڈن نے اِس مُلاقات میں پہلی دفعہ فاش کو معنی خیز انداز میں مُسکراتے ہوئے دیکھا۔

''بالکل، بالکل''۔فاش نے سر ہلایا۔

☆☆☆☆☆☆☆

''زبردست''۔ لیفٹینینٹ کولٹ اپنے کانوں کے ساتھ لگے ہیڈ فون پر فاش کی آواز سُن کر مُسکرا دیا۔ فاش کی اِس قابلیت کی وجہ سے وہ اُسے فرانس کا سب سے بہترین پولیس آفیسر سمجھتا تھا۔ فاش کا انداز سب سے مُختلف تھا۔ شدید دباؤ میں بھی وہ ایسا کام کرتا ہے جو کوئی اور نہیں کر سکتا۔ فاش نے لینگڈن کو بُلانے سے پہلے اپنے ایجنٹوں سے جو میٹنگ کی تھی اُس میں وہ یہ واضح کر چُکا تھا کہ وہ قاتل کو جانتا ہے بس وہ بنا اُسی کے مُنہ سے یہ بات اُگلوانا چاہتا ہے۔ اور اب تک فاش نے کوئی غلطی نہیں کی تھی۔

کولیٹ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ فاش کو جو ثبوت ملا ہے وہ کیا ہے لیکن وہ اپنے افسر کی ہر عادت کو جانتا تھا۔ فاش کا ہر عمل غیر معمولی ہوتا تھا اور اُس کی چھٹی حس بھی بلا کی تھی۔ فاش غیر معمولی طور پر مذہب کی طرف راغب تھا اور عبادتی تقاریب میں شرکت کرتا تھا۔ کُچھ سال پہلے جب پوپ پیرس آیا تھا تو فاش نے اُس سے ملنے کیلئے اپنی ساری صلاحیتیں صرف کر دی تھیں۔ فاش نے پوپ کے ساتھ تصویر بھی بنوائی تھی جو اب اُس کے دفتر میں لگی ہوئی تھی۔ تمام ایجنٹ فاش کو پوپ کا حُکم کہنا شُروع ہو گئے تھے۔

کولیٹ اِس بات پر بھی حیران تھا کہ کیتھولک چرچ کے جنسی جرائم کے سکینڈل کے بارے میں فاش کا کہنا تھا کہ مُجرم راہبوں کو دو دفعہ پھانسی کی سزا دینی چاہئے۔ ایک بار تو معصوم بچوں کے ساتھ یہ ظُلم کرنے پر اور دوسرے کیتھولک چرچ اور عیسائیت کا نام بدنام کرنے پر۔

کولیٹ اپنے لیپ ٹاپ کی طرف مُڑا۔ اُس نے اپنی مزید ذمہ داریاں بھی تھیں۔ اُس نے جی پی ایس ٹریکنگ سسٹم کی طرف دیکھا۔ سامنے ڈینن ونگ کا نقشہ بنا نظر آ رہا تھا جو کہ کولیٹ نے لوورے کی سیکورٹی ٹیم سے لیا تھا۔ گیلریوں اور راہداریوں کیلئے بنی لکیروں پر نظر دوڑاتے ہوئے کولیٹ نے اپنی مطلوبہ چیز کو دیکھا۔ گرانڈ گیلری میں چمکتا ہوا سُرخ نُقطہ۔

فاش آج رات اپنے شکار کے ساتھ بُہت سخت طریقے سے پیش آنے والا تھا۔ جب کہ رابرٹ لینگڈن بُہت ٹھنڈے دماغ کا آدمی ثابت ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

''کیپٹن۔'' فاش کے واکی ٹاکی سے آواز آئی۔ گفتگو کا تسلسل برقرار رکھنے کیلئے فاش نے اپنا موبائل فون آف رکھا ہوا تھا مگر موبائل فون میں واکی ٹاکی کی سہولت بھی موجود تھی جو کہ آن تھا۔ فاش نے اپنے دانت غُصے سے بھینچ لئے۔ شاید تفتیش کے اِتنے اہم موڑ پر اُسے یہ مداخلت ناگوار گُزری تھی۔ اُس نے لینگڈن کو معذرت بھری نظر سے دیکھا۔ اور اپنی بیلٹ میں لگے موبائل فون کو اُتار کر بات کرنے لگا۔ ''ہاں بولو''۔

''کیپٹن! کرپٹوگرافی ڈیپارٹمنٹ سے کوئی ایجنٹ ہے''۔ دوسری طرف کولیٹ تھا۔

فاش کے چہرے کے تاثُرات بدل گئے۔ اُس نے جائے واردات پر پہنچتے ہی تصاویر بنا کر کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ کے کمپیوٹر پر اپ لوڈ کر دی تھیں تا کہ اِن پر جلد از جلد کام شُروع کیا جا سکے۔ کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ سے کسی ایجنٹ کے آنے کا مطلب تھا کہ اِس معاملے پر کوئی خاص پیشرفت ہوئی ہے۔

''اُسے کہو انتظار کرے ابھی تو میں مصروف ہوں۔'' فاش نے کہا۔

''جناب ایجنٹ نیویو آئی ہے''

فاش کا چہرہ سُرخ پڑ گیا۔ سوفی نیویو دو سال پہلے اُس کے ڈیپارٹمنٹ میں آئی تھی یہ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں عورتوں کی تعداد بڑھانے کی پالیسی کا حِصّہ تھا۔ سوفی نے انگلینڈ میں رائل ہولووے سے کرپٹوگرافی پڑھی تھی۔ فاش کے خیال میں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں عورتوں کو شامل کرنا غلط تھا کیونکہ وہ نہ صرف جسمانی طور پر کمزور ہوتی ہیں بلکہ مرد ساتھیوں کیلئے بھی خطرناک ہوتی ہیں۔ سوفی تو اُس کے خیال میں نہایت چالاک، تیز طرار اور خطرناک تھی۔ وہ پُختہ ارادوں کی مالک ایک ڈھیٹ ایجنٹ تھی جو کہ برطانوی کرپٹوگرافی کے طریقہ کار کی حمایتی تھی یہی وجہ تھی کہ ڈیپارٹمنٹ کے تمام پُرانے افسران اُس کی مُخالفت کرتے تھے۔

کولیٹ نے بولنا شُروع کیا۔ 'وہ آپ سے بات کرنے کیلئے بضد ہے، بلکہ وہ تو آپ کی طرف ہی چلی گئی ہے''۔

فاش نے بے یقینی سے سر ہلایا۔ ''کیا مطلب؟ میں نے منع بھی کیا تھا کہ مُجھ سے پوچھے بغیر کسی کو اِدھر مت بھیجنا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کو ایسا لگا جیسے فاش پر لرزہ طاری ہو گیا ہے۔ وہ لینگڈن کے کاندھوں سے پیچھے دیکھ رہا تھا۔ اِس سے پہلے کہ لینگڈن مُڑ کر دیکھتا اُسے ایک نُسوانی آواز سُنائی دی۔

''معاف کیجئے گا جناب!''

لینگڈ نے نے مُڑ کر دیکھا تو اُس کی نظر ایک نوجوان اور خوبصورت خاتون پر پڑی۔ وہ راہداری میں سے گرانڈ گیلری میں اندر داخل ہو چُکی تھی۔ اُس کی چال میں نُسوانی نزاکت نہیں تھی۔ اُس نے سیاہ رنگ کی جینز کے اوپر کریم رنگ کا آئرش سویٹر پہن رکھا تھا جو کہ اُس کے گھٹنوں کے اوپر جھول رہا تھا۔ وہ پُرکشش خدوخال کی مالک تھی جس کی عُمر کوئی تیس بتیس سال ہو گی۔ اُس کے گھنے چمکدار بال اُس کے کاندھوں تک جھول رہے تھے اور اُس کی شخصیت سے بھرپور اعتماد جھلک رہا تھا۔ وہ سیدھی لینگڈن کی طرف آئی اور ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

''جناب لینگڈن! میں ایجنٹ نیویو ہوں کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ اف ڈی سی پی جے سے۔'' اُس کے لہجے میں فرانسیسی اور انگریزی دونوں کی جھلک موجود تھی۔ ''آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔''

لینگڈن نے اُس کی نرم ہتھیلی تھام لی۔ سوفی کی سبز شفاف آنکھیں لینگڈن پر جمی ہوئی تھیں۔

فاش نے ایک غُصیلی سانس بھری۔ وہ اپنا غُصہ سوفی پر اُتارنا چاہتا تھا۔

''کیپٹن!'' سوفی اچانک مُڑ کر بولی۔ ''دخل اندازی کی معافی چاہتی ہوں۔۔۔۔''۔

''ذرا صبر کرو۔'' فاش کے مُنہ سے الفاظ یوں نکلے جیسے وہ سخت جارحانہ موڈ میں ہو۔

''میں نے آپ کو کال کرنے کی کوشش کی تھی۔'' سوفی نے انگریزی میں ہی بات جاری رکھی۔ ''لیکن آپ کا سیل فون آف تھا۔''

''میں نے سیل فون اِسی لئے آف کیا تھا کہ کوئی مُجھے تنگ نہ کرے۔'' فاش پھُنکارا ''میں مصروف ہوں۔''

’’میں نے کوڈ کا پتہ چلا لیا ہے۔‘‘ سوفی نے سیدھے سادے لہجے میں کہا۔

لینگڈن کو اپنی رگوں میں خُون تیزی سے دوڑتا محسوس ہوا۔ فاش کے چہرے پر بے یقینی تھی۔

’’لیکن اِس سے پہلے کہ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میرے پاس مسٹر لینگڈن کیلئے ایک ضروری پیغام بھی ہے۔‘‘

فاش حیران رہ گیا۔ لینگڈن کیلئے؟‘‘

’’ہاں۔‘‘ سوفی نے لینگڈن کی طرف مُڑتے ہوئے سر ہلایا۔ ’’جناب آپ فوراً امریکن سفارتخانے رابطہ کریں۔ اُن کے پاس آپ کیلئے کوئی پیغام ہے۔‘‘

لینگڈن کا ردِعمل حیرانی پر مُشتمل تھا۔ اُسے فکر لاحق ہوگئی تھی کہ ایسا کیا ہوگیا ہے کہ امریکن سفارتخانہ اُسے ڈھونڈ رہا ہے۔ اُس کے تو صرف چند ہی ساتھی جانتے تھے کہ وہ آج کل پیرس میں ہے۔

فاش کے جبڑے مزید بھنچ گئے تھے۔ ’’امریکن سفارتخانے کو کیسے پتہ چلا کہ لینگڈن یہاں ہے؟۔‘‘

’’لگتا ہے اُنھوں نے لینگڈن کے ہوٹل سے پتہ چلا ہے۔‘‘

فاش کے چہرے پر شک کے سائے تھے۔ ’’اور سفارتخانے والوں نے تُمھیں کال کر دی؟‘‘

’’نہیں جناب‘‘ سوفی کا لہجہ مضبوط تھا۔ ’’جب میں نے ڈی سی پی جے ٹیلیفون ایکسچینج میں آپ سے بات کرنے کیلئے کال کی تو وہاں پر پہلے سے لینگڈن صاحب کیلئے پیغام موجود تھا۔ اور انہوں نے مُجھ سے درخواست کی کہ میں یہ پیغام لینگڈن تک پُہنچا دوں۔‘‘

فاش کی بھنویں مزید سُکڑ گئیں۔ ابھی اُس نے کُچھ کہنے کیلئے مُنہ کھولا ہی تھا کہ سوفی پھر سے شُروع ہوگئی۔

’’جناب لینگڈن‘‘ اُس نے جیب سے کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نکالتے ہوئے کہا۔ ’’یہ نمبر آپ کے سفارتخانے کی طرف سے دیا گیا تھا کہ آپ جلد از جلد اُن سے رابطہ کریں۔‘‘ اُس نے کاغذ لینگڈن کو پکڑا دیا۔ ’’جب تک میں کوڈ کے بارے میں کیپٹن کو سمجھاتی ہوں آپ اُن سے بات کرلیں۔‘‘

لینگڈن نے پریشانی کے عالم میں کاغذ کو دیکھا جس پر ایک ٹیلیفون نمبر اور ایکسٹینشن لکھی ہوئی تھی۔ ’’بُہت بُہت شُکریہ۔ لیکن میرے پاس فون تو نہیں ہے۔‘‘

سوفی نے اپنی سویٹر کی جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ فاش نے اُسے روک دیا۔ وہ ایک ایسے آتش فشاں کی طرح نظر آرہا تھا جو بس پھٹنے کے نزدیک ہو۔ سوفی پر سے نظریں ہٹائے بغیر اُس نے اپنا سیل فون لینگڈن کو پکڑا دیا۔ ’’یہ محفوظ لائن ہے، تُم اِسے استعمال کرو۔‘‘

لینگڈن کو فاشے کے روّیے پر حیرت تھی۔ اُسے بے چینی محسوس ہو رہی تھی۔ اُس فون پکڑا اور ایک طرف کو چل دیا۔ اپنی پُشت پر اُسے فاش کی بپھری ہوئی آواز سُنائی دے رہی تھی۔ لینگڈن نے فون آن کیا اور کاغذ پر لکھے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سُنائی دی۔ تین گھنٹیوں کے بعد دوسری طرف سے کسی نے فون اُٹھا لیا۔ لینگڈن توقع کر رہا تھا کہ اُسے

سفارتخانے کے آپریٹر کی آواز سُنائی دے گی لیکن اِس کے برعکس آٹومیٹک مشین سے ایک جانی پہچانی آواز آئی۔ یہ آواز سوفی کی ہی تھی وہ فرانسیسی زبان میں بول رہی تھی۔

’’سوفی نیویو کی طرف سے خوش آمدید۔ معاف کیجئے گا ابھی میں لائن پر موجود نہیں ہوں اپنا پیغام چھوڑ دیں۔‘‘

لینگڈن نے مُڑ کر سوفی کو پُکارا۔ ’’معاف کیجئے گا مِس نیویو! لگتا ہے آپ نے مُجھے غلط نمبر۔۔‘‘۔

’’نہیں یہ نمبر بالکُل ٹھیک ہے۔‘‘ سوفی نے لینگڈن کی طرف مُڑ کر کہا۔ اُس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اِس سوال کیلئے پہلے سے ہی تیار ہو۔ ’’سفارتخانے کا آٹومیٹک سسٹم ہے تُمھیں وہ کوڈ ملانا ہوگا جو کہ میں نے کاغذ پر لکھا تھا‘‘۔

’’مگر‘‘۔ لینگڈن کُچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ سوفی نے اُسے درمیان میں ہی ٹوک دیا۔

’’یہ تین ہندسوں کا کوڈ ہے جو کاغذ پر لکھا ہوا ہے، تُم یہ کوڈ مِلاؤ۔‘‘ لینگڈن نے پھر کُچھ کہنے کیلئے مُنہ کھولا ہی تھا کہ سوفی نے اُسے اشارے سے روک دیا۔ اُس کی سبز شفاف آنکھوں میں یہ پیغام صاف نظر آرہا تھا کہ جیسا کہا ہے ویسا ہی کرو۔ حواس باختہ لینگڈن کی نگاہ کاغذ پر لکھے نمبر پر تھی۔ 454۔ اُس نے نمبر ملایا تو ایک اور اور مشینی آواز آئی۔ ’’ایک پیغام آپ کا انتظار کر رہا ہے۔‘‘

ایسا لگتا تھا کہ یہ کوڈ سوفی کے وائس میل باکس کا ہے۔

’یہ لڑکی مُجھے اپنا کوئی پیغام مُجھے کیوں سُنا رہی ہے؟‘ لینگڈن سوچ کر رہ گیا۔

لینگڈن نے ٹیپ ریوائنڈ ہونے کی آواز سُنی اور پھر پیغام آنا شُروع ہوگیا۔ یہ آواز بھی سوفی کی ہی تھی۔

’’مسٹر لینگڈن‘‘ سوفی کی سرگوشی میں بول رہی تھی۔ ’’اِس پیغام پر کوئی ردِعمل ظاہر مت کرنا۔ بس خاموشی سے سُنو کیونکہ تُم اِس وقت شدید خطرے میں ہو اور میں جیسا کہہ رہی ہوں حرف بحرف اُس پر عمل کرنا۔‘‘

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس سیاہ رنگ کی آڈی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جس کا انتظام مُعلّم نے کیا تھا۔ اُس کی نگاہیں سینٹ سلپس کی عظیم عمارت پر تھیں۔ چرچ کا بیرونی حصّہ روشنیوں میں گھرا ہوا تھا اور اس کے دو گھنٹہ گھر بقایا عمارت کے ساتھ زور آور چوکیداروں کی طرح کھڑے نظر آرہے تھے۔ چرچ کے دونوں طرف باہر نکلے ہوئے پُشتے ایک خوبصورت درندے کی پسلیوں کی طرح نظر آرہے تھے۔

’’اُن کافروں نے سنگِ کُلید چھُپانے کیلئے خُدا کے گھر کو چُنا‘‘۔ اُس نے نفرت بھرے لہجے میں خود کلامی کی۔

اُس کے خیال میں پریوری نے ایک دفعہ پھر اپنی فریب نظری اور دھوکہ بازی ثابت کر دی تھی۔ سیلاس پتھر ڈھونڈ کر مُعلّم کے حوالے کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ اُس راز تک پہنچ سکیں جِسے پریوری آف سیون نے صدیاں پہلے خُدا کے وفاداروں سے چُرا لیا تھا۔

’یہ سب کُچھ اوپس ڈائی کو نہایت طاقتور بنا دے گا‘

اُس نے گاڑی پارکنگ میں کھڑی کر دی تھی۔ اُس نے ایک گہری سانس بھری اور دروازہ کھول کر نیچے اُتر آیا۔ اُس کی کمر میں

ابھی تک درد کی لہریں اُٹھ رہی تھی۔ لیکن یہ درد اُس تکلیف سے زیادہ نہیں تھا جس سے اوپس ڈائی نے اُسے بچایا تھا۔
گئے وقتوں کی یادیں اُس کی روح کو اب بھی آسیب زدہ کر دیتی تھیں۔
اپنی نفرت کو باہر نکال دو اور اپنے خلاف مداخلت کرنے والوں کو معاف کر دو۔ اُس نے اپنے آپ کو گویا حُکم دیا۔
سینٹ سلپس کے پتھریلے میناروں کو دیکھتے ہوئے سیلاس کو اپنی جوانی یاد آ گئی جب وہ انڈورا کی ایک جیل میں قید تھا۔۔۔ یہ سوچتے ہوئے اُس کے اعصاب اکڑ گئے۔
انڈورا، فرانس اور سپین کے درمیان بنجر اور چھوٹا سا مُلک ہے۔ جیل میں سیلاس صرف موت کی آرزو کیا کرتا تھا۔
اُسے یہ بھی یاد نہیں تھا کہ اُسے کے ماں باپ نے اُس کا کیا نام رکھا ہے۔ جب وہ پیدا ہوا تھا تو اُس کی رنگت گہری سفید تھی۔ اُس کے بال بھنویں، پلکیں تک سفید رنگ کی تھیں۔ اُس کے شرابی باپ نے اُس کی اِس ہئیت کا سارا الزام اُس کی ماں پر ڈال دیا تھا۔ جب اُس نے ہوش سنبھالا تو دیکھنا شُروع کیا کہ اُس کا باپ ماں کی بے دردی سے پٹائی کرتا ہے۔ جب وہ اپنی ماں کو بچانے کی کوشش کرتا تو اُس بھی مار پڑا کرتی تھی۔
وہ سات سال کا تھا جب ایک رات اُس کے باپ نے اُس کی ماں کو پیٹا تھا۔ اُس کی ماں ناقابلِ برداشت تشدّد کی وجہ سے دم توڑ گئی۔ سیلاس نے اپنی ماں کی لاش کے پاس کھڑے ہو کر یہ سوچا کہ سارا قصور اُس کا ہے۔ اُسے یوں لگا جیسے اُس کے جسم پر کسی آسیبی طاقت نے اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ اُس نے باورچی خانے سے ٹوکا اُٹھایا اور اپنے باپ کے کمرے میں چلا گیا جہاں وہ نشے میں دھت پڑا تھا۔ بِالکُل خاموشی سے اُس نے اپنے باپ کی پیٹھ پر ٹوکا مار ڈالا۔ اُس کا باپ درد سے چلّایا، سیلاس نے جنونیوں کی طرح اُس پر ٹوکے چلائے۔ اُس کا ہاتھ تب ہی رُکا جب اُس کا باپ مر چُکا تھا۔
اُسے مارسیلز میں کوئی دلچسپی نہ تھی کیونکہ اُس کی عجیب و غریب شبیہ کی وجہ سے سب اُس سے دور بھاگتے تھے۔ وہ شہر سے باہر سمندر کے قریب ایک ویران کارخانے کے تہہ خانے میں رہنے لگا جہاں اُس کی خوراک چوری کی مچھلی، اور پھل تھے۔ اُس کے دوست صرف وہ رسالے تھے جو وہ کچرے سے اُٹھا لیتا اور اُنہیں پڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔ سختی نے اُس کا جسم طاقتور بنا ڈالا تھا۔
جب وہ بارہ سال کا تھا تو اُس سے دوگنی عُمر کی ایک لڑکی نے اُس کا مذاق اُڑایا اور اُس سے اُس کی خوراک چھین لی۔ اُس نے لڑکی کو گھونسے مار مار کر ادھ مئوا کر ڈالا تھا۔ جِس کی وجہ سے وہ پولیس کے ہتھے چڑھ گیا تھا۔ مگر اُنہوں نے اُسے شہر چھوڑنے کے وعدے پر رہا کر دیا۔
وہ تھوڑا دور ایک ساحلی شہر تولون چلا آیا تھا۔ وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ اُس پر اُٹھنے والی رحم بھری نظروں میں خوف جھلکنا شُروع ہو گیا۔ جب لوگ اُس کے پاس سے گُزرتے تو اُسے اُن کی سرگوشیاں سُنائی دیتیں کہ یہ ایک بھوت ہے۔ اُن کی آنکھوں میں شدید خوف ہوتا تھا۔ اٹھارہ سال کی عُمر میں وہ بندرگاہ کے ایک جہاز سے گوشت چُراتے ہوئے پکڑا گیا۔ جِن دو ملاحوں نے اُسے پکڑا تھا اُن کے پاس سے شراب کی بدبو آ رہی تھی۔ پُرانی یادوں نے ایک دفعہ پھر اُس کے دماغ میں نفرت کا طوفان اُبھار دیا اور اُس نے ایک ملاح کی گردن توڑ ڈالی۔ دوسرا ملاح بروقت پولیس کے پہنچنے کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ اُس انڈورا کی جیل میں

بھیج دیا گیا۔
وہاں بھی اُس کے ساتھی قیدی اُس کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ وہ اُس کو بھوت کہہ کر پُکارتے تھے۔ اُسے خود بھی یہی محسوس ہونا شُروع ہو گیا کہ وہ ایک بھوت ہی ہے۔ ایک رات زمین کی لرزاہٹ اور شور نے اُس کی آنکھیں کھول دی تھیں۔ شدید زلزلے کی وجہ سے اُس کے ساتھی قیدی چِلّا رہے تھے۔ وہ زمین سے اُٹھا اور ایک طرف بڑھا ہی تھا کہ کمرے کی دیوار بالکُل اُس جگہ آ گری جہاں کُچھ دیر پہلے ہو لیٹا ہوا تھا۔ اُس کے کئی قیدی ساتھی بھی دیوار کے نیچے آ گئے تھے۔ اُس کی نظر گری ہوئی دیوار کے خلا سے چاند کو تک رہی تھی۔ بارہ سال بعد اُس نے چاند دیکھا تھا۔ یہ اُس کی آزادی کا چاند تھا وہ اُس خلا سے فرار ہو گیا اور ساری رات کبھی چلتا، کبھی بھاگتا رہا۔ اُس کی حالت دگرگوں ہو چُکی تھی۔ وہ بغیر کُچھ کھائے پیئے چلتے چلتے ایک قصبے کے ریلوے سٹیشن پر پہنچ گیا۔ نیم بے ہوشی کی حالت میں اُس نے دیکھا کہ وہاں ریل کھڑی ہے۔ وہ ریل میں سوار ہو گیا۔ اُسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ مر رہا ہے۔ وہ خالی ڈبے میں وہ سوتا جاگتا رہا اور خود سے ہی چِلّا چِلّا کر باتیں کرتا رہا۔ جب ریل ایک سٹیشن پر رُکی تو وہ نیچے اُتر گیا اُسے اُمید تھی کہ یہاں سے اُسے کُچھ کھانے کو مِل جائے گا مگر اُسے مایوسی ہوئی۔ نقاہت کی وجہ سے اُس کے جسم نے اُس کا ساتھ دینا چھوڑ دیا اور وہ وہیں گر کر بے ہوش ہو گیا۔
جب اُس کی آنکھ کھُلی تو وہ ایک آرام دہ بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اُسے آس پاس سے موم بتیوں کی خوشبو آ رہی تھی۔ اُسے یوں لگ رہا تھا کہ وہ زندہ نہیں ہے بلکہ مر چُکا ہے اور اُس کی لاش کے نزدیک خوشبوئیں رکھی گئی ہیں۔ اُسے اپنے بستر کے ساتھ ایک شفیق سا چہرہ نظر آیا۔ وہ سوتا جاگتا رہا مگر اُس کے خیالوں پر دُھندسی چھائی ہوئی تھی۔ وہ شفیق سا چہرہ اُسے ہر وقت اپنی نگرانی میں مشغول نظر آتا۔ اُسے تین وقت کا کھانا ملنا شُروع ہوا تو اُس کے جسم میں توانائی لوٹنا شُروع ہو گئی مگر وہ ابھی بھی سارا دِن بستر پر پڑا سویا رہتا تھا۔ ایک دن تکلیف دہ چیخ سُن کر اُس کی آنکھیں کھُل گئیں۔ وہ بستر سے اُتر کر راہداری میں آیا تو اُسے محسوس ہوا کہ باورچی خانے میں کُچھ ہو رہا ہے باورچی خانے میں داخل ہوتے ہی اُس نے دیکھا کہ ایک لحیم شحیم آدمی اُس کے مُحسن کو پیٹ رہا ہے۔ اُس نے اُس لحیم شحیم آدمی کو اُٹھا کر دیوار پر دے مارا۔ ابھی سیلاس دوبارہ اُس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ وہ اٹھا اور بھاگ گیا۔ سیلاس نے فرش پر پڑے ہوئے مُشفّق نوجوان کو دیکھا، اپنے لباس اور وضع قطع سے وہ کوئی راہب لگ رہا تھا۔ اُس کے ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ سیلاس نے اُسے اٹھایا اور کمرے میں لا کر بستر پر لٹا دیا۔
’’شُکر یہ میرے دوست‘‘ پادری نے ٹوٹی پھوٹی فرانسیسی زبان میں کہا۔ ’’خیرات کی رقم اکثر چوروں کو یہاں کھینچ لاتی ہے۔ تُم نیند میں فرانسیسی زبان میں باتیں کرتے ہو۔ کیا تُمھیں ہسپانوی آتی ہے؟‘‘
اُس نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔
’’تُمھارا نام کیا ہے؟‘‘ راہب نے اُس سے پُوچھا تو اُس نے پھر انکار میں سر ہلا دیا۔
’’کوئی بات نہیں‘‘ راہب مُسکرایا۔ ’’میرا نام مینوئیل ارنگروسا ہے۔ میں ایک مُبلّغ ہوں اور میڈرڈ سے یہاں ایک چرچ کے قیام کیلئے بھیجا گیا ہوں‘‘

''میں کہاں ہوں'' سیلاس کو اپنی آواز کھوکھلی سی محسوس ہوئی۔
''اوویڈو۔شمالی سپین میں''
''میں یہاں کیسے پُہنچا''
''کوئی تُمھیں دروازے پر چھوڑ گیا تھا۔تُم بیمار تھے۔میں تُمھیں کھانا کھلاتا رہا۔تُمھیں یہاں کئی دن ہو گئے ہیں''
سیلاس نے اپنے نوجوان نِگران کو دیکھا۔اُس پر کسی کو مہربان ہوئے کئی سال بیت چُکے تھے۔
''شُکریہ فادر''
''شُکریہ تو مُجھے تُمھارا ادا کرنا چاہیئے'' راہب نے اپنے خون سے اَٹے ہونٹ کو چھوتے ہوئے کہا۔
اگلی صُبح جب وہ بیدار ہوا تو اُسے اردگرد کا ماحول صاف شفاف محسوس ہوا۔اُس نے اپنے سامنے کی دیوار پر لٹکی صلیب کو دیکھا۔ اُسے اپنے بستر کے ایک طرف ایک ہفتہ پُرانے فرانسیسی اخبار کا تراشہ پڑا ہوا مِلا جسے دیکھ کر وہ بُہت حیران ہوا۔جب اُس نے خبر پڑھی تو اُس کے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔خبر میں ایک زلزلے کے بارے میں لکھا تھا جس کی وجہ سے ایک جیل ٹوٹ گئی تھی اور بُہت سے خطرناک مُجرم فرار ہو گئے تھے۔اُس کا دل زور زور سے دھڑکنا شُروع ہو گیا۔راہب کو پتہ ہے کہ میں کون ہوں۔ اُسے ایک ایسا احساس ہوا جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔اِس احساس کے ساتھ ایک اُس کے دل میں دوبارہ گرفتار ہو جانے کا ڈر بھی تھا۔وہ اچھل کر بستر سے نیچے اُترا۔ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہاں سے بھاگ جائے کہ دروازے سے راہب کی آواز سُنائی دی۔
''کتابِ اعمال(The Book of Acts)''۔
وہ خوفزدہ ہو کر مُڑا۔راہب مُسکراتا ہوا اندر داخل ہو رہا تھا۔اُس کے ناک پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔اور اُس کے ہاتھ میں انجیل کا ایک پُرانا نُسخہ تھا جو کہ چمڑے کی جلد میں بندھا ہوا تھا۔
''میں یہ تُمھارے لئے لایا ہوں۔یہ فرانسیسی زبان میں ہے۔جِس درس کا میں ذکر کر رہا ہوں میں نے اُس پر نشان بھی لگا دیا ہے۔''
بے یقینی سے اُس نے انجیل اُٹھائی اور وہ درس کھول لیا جس پر پادری نے نشان لگایا تھا۔
کتابِ اعمال۔درس نمبر 16۔
اِس درس کی آیات سیلاس نامی ایک قیدی کے بارے میں تھیں۔وہ ایک قید خانے میں تھا، جہاں برہنہ جسم اُس کی پٹائی کی جاتی تھی مگر وہ خُدا کے پیغام کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔جب وہ چھبیسویں آیت پر پُہنچا تو اُسے حیرت کا ایک جھٹکا لگا۔
'اچانک ایک بڑا بھونچال آیا جس سے قید خانے کی بُنیاد ہل گئی اور فوراً دروازے کُھل گئے
اُس نے آنکھیں اُٹھا کر راہب کو دیکھا۔
راہب نے گرمجوشی سے مُسکرا کر دیکھا۔''آج کے بعد میں تُمھیں سیلاس کہا کروں گا''۔

اُس نے غائب دماغی سے سر ہلا دیا۔سیلاس۔اُسے ایک نئی زندگی ملی تھی۔اُس نے اپنا نام سیلاس ہی مان لیا۔
''یہ ناشتے کا وقت ہے''۔راہب نے کہا۔''آؤ ناشتہ کر لیں، پھر ہم گرجا بنائیں گے۔بغیر کھائے پئے تُم میری مدد نہیں کر سکتے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

بحرِ اوقیانوس سے بیس ہزار فُٹ کی بلندی پر، ایل اٹالیہ کی پرواز نمبر 1618 میں اچانک ایک تلاطم بپا ہو گیا طیارہ لرز سا رہا تھا اور مُسافروں کے چہروں پر پریشانی اور خوف طاری ہو گیا تھا مگر پادری ارنگروسا نے کوئی توجہ نہیں دی۔فی الحال اُس کی سوچوں کا محور صرف اوپس ڈائی کا مُستقبل تھا۔وہ پیرس میں ہونے والے واقعات کے بارے میں جاننا چاہتا تھا؟ وہ سیلاس سے بھی رابطہ کرنا چاہتا تھا مگر مُعلّم نے اُسے منع کیا تھا۔مُعلّم کے خیال میں اِس میں ارنگروسا کا اپنا بھلا تھا۔اُس کا کہنا تھا کہ فون پر ہونے والی گُفتگو ریکارڈ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔
ارنگروسا جانتا تھا کہ مُعلّم صحیح کہہ رہا تھا۔وہ ایک نہایت ہی مُحتاط آدمی معلوم ہوتا تھا۔ابھی تک اُسے اُس کی شناخت کا کُچھ اتا پتہ نہیں تھا مگر اب تک اُس نے جو کام کیا تھا ارنگروسا جانتا تھا کہ وہ قابلِ بھروسہ آدمی ہے اور اُس کی بات ماننے میں ہی بھلا ہے۔ مُعلّم نے اُسے بتایا تھا کہ منصوبے کی کامیابی کیلئے وہ سیلاس سے خود بات کیا کرے گا اور اُس نے ارنگروسا کو چند دن تک سیلاس سے رابطہ سے منع بھی کیا تھا۔ارنگروسا نے اُس سے درخواست کی تھی کہ وہ سیلاس کو عزت دے گا۔جواباً مُعلّم نے یہ کہا تھا کہ وفادار آدمی قابلِ احترام ہوتا ہے۔اِس سارے منصوبے کیلئے ارنگروسا بیس ملین یورو ادا کر رہا تھا۔اُسے یقین تھا کہ سیلاس اور مُعلّم ناکام نہیں ہوں گے۔پیسہ اور وفاداری ایک بہت بڑا جذبہ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

''کیا یہ کوئی مذاق ہے''۔فاش کا چہرہ بے یقینی سے نیلا پڑ گیا تھا۔''تُمھارا پیشہ ورانہ تجزیہ گویا یہ کہہ رہا ہے کہ سانئیر کا کوڈ ریاضی کی ایک فضول سی شرارت ہے''۔
فاش سوفی کو سمجھنے سے قطعی طور پر قاصر تھا۔وہ نہ صرف اُسے بتائے بغیر ہی یہاں آ گئی تھی بلکہ اب وہ اُسے یہ سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ سانئیر نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں جو ہندسے لکھے تھے وہ صرف اور صرف ریاضی کا ایک مسئلہ ہے۔
''یہ کوڈ'' سوفی نے فرانسیسی زبان میں بولی۔''سادہ اور فضول ہے۔سانئیر کو شاید یقین ہو گا کہ ہم فوراً اس کی تہہ تک پُہنچ جائیں گے۔''اُس نے اپنی سویٹر کی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور فاش کی طرف بڑھا دیا۔''یہ اِس کا حل ہے''

1-1-2-3-5-8-13-21

''بس؟'' فاش بولا۔''تُم نے صرف اتنا کیا ہے کہ چھوٹے ہندسوں کو پہلے لکھ ڈالا ہے''
سوفی مُسکرا دی اور بولی۔''بالکُل''
فاش کی حلق سے گڑگڑاہٹ سے مُشابہہ آواز نکلی۔''مُجھے بالکُل اندازہ نہیں ہے کہ تُم کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو۔لیکن تُم وقت سے پہلے ہی یہاں آ گئی ہو''۔فاش نے لینگڈن کی طرف دیکھا جس نے ابھی تک اپنے کانوں کے ساتھ موبائل فون لگایا ہوا تھا۔

لینگڈن کے تاثُرات سے لگ رہا تھا کہ اُسے امریکی سفارتخانے سے کوئی اچھی خبر نہیں ملی ہے۔

''کیپٹن'' سوفی نے خطرناک طور پر سرکش لہجے میں کہا۔''یہ کوڈ دراصل ریاضی کے سب سے مشہور سلسلوں میں سے ایک ہے۔''

فاش کو یہ بھی یقین نہیں تھا کہ ریاضی کا کوئی سلسلہ مشہور بھی ہوسکتا ہے۔اُسے سوفی کا لہجہ پسند نہیں آیا تھا۔

''اسے فِبو ناچی کا سلسلہ (Fibonacci Sequence) کہتے ہیں'' سوفی نے کاغذ کی طرف دیکھتے ہوئے گویا اعلان کیا۔''یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جس میں آگے آنے والا ہندسہ پچھلے دو ہندسوں کو جمع کر کے بنتا ہے''

فاش نے ایک بار پھر ہندسوں کی طرف دیکھا۔سوفی کا کہنا درست تھا مگر ان ہندسوں کا سانئر کی موت کے ساتھ کوئی تعلق نظر نہیں آرہا تھا۔

''مشہور ریاضی دان لیونارڈو فبو ناچی (Leonardo Fibonacci) نے یہ سلسلہ تیرھویں صدی میں دریافت کیا تھا۔اور اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سانئر نے جو ہندسے فرش پر لکھے ہیں وہ محض اتفاق نہیں بلکہ اُس نے فبو ناچی کے سلسلے کا حوالہ دیا ہے''۔

فاش نے سوفی کو چند لمحے گھورا۔''ٹھیک ہے۔اگر یہ اتفاق نہیں ہے تو تم بتاؤ کہ یاک سانئر نے ایسا کیوں کیا؟''

سوفی نے کندھے اُچکائے۔''کُچھ بھی نہیں ،صرف اورصرف ایک مذاق۔ایسا ہی جیسے کوئی کسی مشہور نظم کے الفاظ کو الٹ پلٹ کردے اور پھر یہ دیکھے کہ کیا کوئی اِسے سیدھا کرسکتا ہے''۔

فاش نے غُصے میں قدم آگے اُٹھائے۔وہ اپنا چہرہ سوفی کے چہرے سے چند انچ کے فاصلے پر لا کر بولا۔''تُمھارے پاس اِس سے بہتر کوئی وجہ نہیں کیا؟''۔

سوفی کے نرم چہرے پر یکدم سختی ظاہر ہوگئی۔''کیپٹن یہی لگتا ہے کہ یاک سانئر تُمھارے ساتھ کوئی کھیل ہی کھیل رہا تھا۔میں کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر کو بتادیتی ہوں کہ تُمھیں ہماری خدمات کی مزید ضرورت نہیں ہے'' یہ کہنے کہ ساتھ ہی وہ اپنی ایڑیوں پر گھومی اور جہاں سے آئی تھی اُسی طرف چل دی۔

فاش حیرت سے جم کررہ گیا۔وہ سوفی کو تاریک راہداری میں جاتے دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ شاید وہ پاگل ہے۔کیونکہ اُس کا یہ رویہ یہ ظاہر کررہا تھا کہ اِسے اپنی نوکری میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

فاش لینگڈن کی طرف مُڑا جو کہ ابھی تک فون پر بات کررہا تھا۔لینگڈن کے چہرے پر تفکر کے آثار مزید گہرے ہوگئے تھے اور وہ نہایت غور سے فون کان سے لگائے دوسری طرف سے ہونے والی بات سُن رہا تھا۔فاش کو بہت ساری چیزوں سے نفرت تھی اور امریکن سفارتخانہ بھی اُنہی میں سے ایک تھا۔تقریباً روزانہ ہی فاش کا محکمہ امریکہ سے آنے والے کئی طالبعلموں کو گرفتار کرتا تھا جن کے پاس منشیات ہوتی تھیں اور اِس وجہ سے فاش کا امریکی سفارتخانے سے اکثر جھگڑا رہتا تھا۔قانونی طور پر امریکی سفارتخانے کو رعایت حاصل تھی کہ وہ اپنے شہریوں کو پولیس کی گرفتاری سے آزاد کروا کہ امریکہ واپس بھیج دے جہاں اُنہیں کوئی قابلِ ذکر سزا نہیں ملتی تھی۔کُچھ عرصہ پہلے ٹی وی پر چلنے والے ایک پروگرام پیرس میچ میں ایک کارٹون چلایا گیا تھا جس میں فاش

کو ایک کُتے کی شکل میں دکھایا گیا تھا جو کہ امریکی مجرموں کو کاٹنے کیلئے بھاگتا ہے مگر وہ اُنہیں کاٹ نہیں سکتا کیونکہ اُس کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوتی ہیں جن کا سِرا امریکن سفارتخانے میں ہوتا ہے۔

آج کی رات نہیں ایسا نہیں ہوگا کیونکہ آج کی رات بُہت کُچھ داؤ پر لگا ہوا ہے۔فاش نے سوچا۔

جب لینگڈن نے فون بند کیا تو وہ یوں نظر آرہا تھا جیسے وہ بیمار ہے۔

''خیریت تو ہے نا'' فاش نے پوچھا۔

لینگڈن نے آہستگی سے اپنا سر ہلا دیا۔

فاش کو محسوس ہوا کہ لینگڈن کے گھر سے کوئی بُری خبر ہے۔جب فاش نے اپنا فون واپس لیا تو لینگڈن کو ہلکا ہلکا پسینہ آیا ہوا تھا۔

''ایک حادثہ'' لینگڈن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔''میرے ایک قریبی عزیز کو حادثہ پیش آ گیا ہے۔مُجھے صُبح امریکہ واپس جانا ہوگا''۔

فاش کو لینگڈن کے چہرے پر صدمے کہ بارے میں کوئی شُبہ نہیں تھا۔لیکن اُسے وہاں کوئی اور احساس بھی نظر آیا۔اُسے لینگڈن کی آنکھوں میں خوف بھی نظر آیا۔فاش نے لینگڈن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔''مُجھے افسوس ہے، کیا تُم بیٹھنا پسند کروگے'' اُس نے گیلری میں رکھے ہوئے بنچوں کی طرف اشارہ کیا۔

لینگڈن نے گویا غائب دماغی سے سر ہلایا اور بنچ کی طرف بڑھا۔اُس کی ایک ایک حرکت سے پریشانی ٹپک رہی تھی۔پھر وہ اچانک رُکا اور مُڑ کے بولا''میں ریسٹ روم جانا چاہوں گا''۔

فاش نے تیوری چڑھائی۔''ریسٹ رُوم، کیوں نہیں، ہمیں کُچھ دیر وقفہ لینا چاہئیے''۔

اُس نے اُس راستے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے وہ آئے تھے۔''ریسٹ رُوم ناظم کے کمرے کے پیچھے بنے ہوئے ہیں''

لینگڈن ہچکچایا اور گرانڈ گیلری کی دُوسری طرف اشارہ کیا۔''میرا خیال ہے کہ اِس طرف والے ریسٹ رُوم زیادہ نزدیک ہیں''

فاش کو احساس ہوا کہ لینگڈن ٹھیک کہہ رہا تھا۔''ہاں یہ زیادہ نزدیک ہے۔کیا میں تُمھارے ساتھ چل سکتا ہوں''

''ضروری نہیں۔میں چند منٹ اکیلے میں گُزارنا چاہتا ہوں''۔

فاش جانتا تھا کہ گرانڈ گیلری سے واپسی کا رستہ دُوسری طرف ہے۔اگرچہ لینگڈن جس طرف جارہا تھا وہاں آگ لگنے کو صورت میں ہنگامی راستہ بنا ہوا تھا مگر سانئر نے مرتے وقت سیکورٹی سسٹم کو چلا کر وہ رستہ بھی لاک کردیا تھا۔فرض کیا اگر اب سسٹم دوبارہ اپنی پُرانی حالت میں چلا گیا ہو تو پھر بھی اگر لینگڈن بھاگنے کی کوشش کرتا تو فائر الارم بجنا شُروع ہوجاتے۔اِس لئے فاش کو فکر نہیں تھی کہ لینگڈن اُسے بتائے بغیر کہیں جاسکتا ہے۔

''جب تُم آرام دہ محسوس کرو تو سانئر کے دفتر میں آجانا ہمیں مزید ضروری باتیں بھی کرنا ہیں''۔

لینگڈن نے تاریکی میں جاتے جاتے ہاتھ ہلا دیا۔

فاش مُڑا اور مُخالف سمت میں چلنا شُروع ہوگیا۔اُس کی چال میں غُصہ سا تھا۔دروازے کے پاس آکر وہ سلاخوں کے نیچے

سے رینگ کر باہر آ گیا اور تیزی سے چلتا ہوا سانئر کے دفتر میں داخل ہو گیا۔

''سوفی کو اندر داخل ہونے کی اجازت کس نے دی تھی؟'' وہ اندر داخل ہوتے ہی غُرّ ایا۔

''سوفی نے گارڈ کو کہا تھا کہ اُس نے کوڈ توڑ لیا ہے''۔ کولیٹ نے سب سے پہلے جواب دیا۔

''کیا وہ چلی گئی ہے؟''

''وہ آپ کے ساتھ نہیں ہے کیا؟''

''وہ چلی گئی تھی'' فاش نے تاریک راہداری کی طرف دیکھا۔ سوفی کے رویّے سے یہ محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ وہ جانے کے بعد کسی پولیس آفیسر کے ساتھ گپ شپ کیلئے رُک گئی ہو گی۔

پہلے تو فاش نے سوچا کہ وہ حفاظتی گارڈوں کہ کہہ دے کہ وہ سوفی کو روک کر اُس کے پاس بھیج دیں مگر پھر اُس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ یہ اُس کی عزت کا سوال تھا۔ اُس کے مزید اہم کام ابھی پڑے تھے۔ وہ سوفی سے بعد میں نمٹ سکتا تھا بلکہ وہ اُسے ملازمت سے نکلوانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

اپنے ذہن سے سوفی کا خیال جھٹکتے ہوئے اُس نے سانئر کے میز پر پڑے نائٹ کے چھوٹے سے مُجسمے کو دیکھا اور پھر وہ کولیٹ کی طرف مُڑا۔

''کیا تُم اُس پر نظر رکھے ہوئے ہو؟''

کولیٹ نے سر ہلایا اور لیپ ٹاپ کا رُخ فاش کی طرف موڑ دیا۔ سُرخ نقطہ نقشے پر وہاں صاف نظر آ رہا جہاں پبلک ٹوائلٹ لِکھا ہوا تھا۔

''بہت اچھے'' فاش نے سیگریٹ جلائی اور ہال کی طرف چل دیا۔ ''میں نے ایک ضروری فون کال کرنی ہے۔ یہ خیال رکھنا کہ لینگڈن صرف ریسٹ روم تک ہی رہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

گرانڈ گیلری سے ریسٹ روم کی طرف جاتے ہوئے لینگڈن کو اپنا سر ہلکا ہونا محسوس ہوا۔ اُس کے دماغ میں سوفی کا پیغام گُونج رہا تھا۔۔ راہداری کے ساتھ ساتھ اطالوی مُصوری کے نمونے لگے ہوئے تھے جن پر نگاہیں دوڑاتے ہوئے وہ مردانہ ریسٹ روم میں داخل ہو گیا اور روشنی جلا دی۔

اُس نے پانی کی ٹونٹی کھول کر اپنے چہرے پر پانی کی پھوار ڈالی اور اپنے آپ کو گویا جگانے کی کوشش کی۔ کمرے میں سے امونیا کی بو آ رہی تھی۔ جب اُس نے تولئے سے چہرہ پونچھا تو دروازہ کُھلنے کی آواز سُنائی دی۔ وہ مُڑا۔ سوفی کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ اُس کی چمکدار سبز آنکھوں میں خوف کے سائے تھے۔

''خُدا کا شُکر ہے کہ تُم آ گئے۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے''۔

لینگڈن نے سوفی کو دیکھا۔ کُچھ دیر پہلے وہ اُس کا پیغام سُنتے ہوئے اُسے سوفی کے پاگل پن کا یقین ہو گیا تھا۔ لیکن جیسے جیسے وہ

مزید سُنتا گیا ویسے ویسے اُس کا پیغام اُسے قابلِ قبول لگتا گیا۔ بے یقینی میں لینگڈن نے اُس کی بات ماننے کی ٹھان لی تھی اور اُس نے فاش سے بھی جھوٹ بول دیا تھا۔

سوفی کے اُس کے پاس آ گئی۔ لینگڈن کو لگا کہ وہ اپنی سانس درست کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اُس کے نرم خدوخال میں سے مضبوطی چھلک رہی تھی۔ اُسے سوفی کے چہرے پر پُراسراریت محسوس ہوئی۔ اُس کا چہرہ رینائر کی تہہ در تہہ پینٹنگ کی طرح نظر آ رہا تھا۔

''میں تُمھیں خبردار کرنا چاہتی ہوں'' سوفی بولی۔ ''کہ تمہاری سخت نگرانی کی جا رہی ہے'' اُس کا لب و لہجہ یکدم انگریزی ہو گیا اور دیواروں سے ٹکرا کر آتی ہوئی اُس کی آواز کھوکھلی محسوس ہو رہی تھی۔

''لیکن کیوں؟'' لینگڈن جاننا چاہتا تھا۔ لینگڈن سوفی کے پیغام کی وضاحت چاہتا تھا۔

''کیونکہ'' اُس نے لینگڈن کی طرف قدم بڑھائے۔ ''اس واردات میں فاش کا سب سے پہلا شک تُم پر ہے''۔

لینگڈن کو ایسا لگا جیسے وہ مذاق کر رہی ہے۔ سوفی کے مُطابق لینگڈن کو لوورے میں بطور ایک ماہر نہیں بُلایا گیا تھا بلکہ وہ اِس واردات میں مشکوک تھا اور اِس وقت وہ فرانسیسی پولیس کی تفتیش سے گُزر رہا تھا۔ فاش کو یہ توقع تھی کہ جائے واردات پر لینگڈن کو بلا کر صبر آموز تفتیش کے بعد وہ اقبالِ جُرم کر لے گا۔

''اپنی جیکٹ کی جیبوں میں دیکھو'' سوفی نے کہا۔ ''تُمھیں ثبوت مِل جائے گا''۔

''دیکھو تو''

شش و پنج میں مُبتلا لینگڈن نے بائیں جیب میں ہاتھ ڈالا جِسے وہ کم ہی استعمال کرتا تھا۔ مگر جیب خالی تھی۔ اُسے لگ رہا تھا کہ سوفی پاگل ہے۔ لیکن اچانک اُس کی انگلیاں کسی غیر متوقع چیز سے ٹکرائیں۔ چھوٹی اور سخت سی شے۔ لینگڈن نے اسے باہر نکال کر حیرت سے دیکھا۔ بٹن کی طرح کا کوئی آلہ جس کا سائز گھڑی کے سیل جتنا ہو گا۔ اُس نے ایسی چیز پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

''یہ کیا بکواس۔۔۔۔۔''

''جی پی ایس ٹریکنگ ڈاٹ'' سوفی نے اُس کا جُملہ کاٹا۔ ''یہ تُمھاری پوزیشن کی لمحہ بہ لمحہ خبر پولیس کے ٹریکنگ سسٹم کو پہنچا رہا ہے۔ وہ تُمھاری جاسوسی کر رہے ہیں۔ شاید جس ایجنٹ نے تُمھیں ہوٹل سے لایا ہے اُس نے چُپکے سے یہ تُمھاری جیب ڈال دیا ہو گا''۔

لینگڈن نے ہوٹل کے کمرے کا منظر یاد کیا۔ لینگڈن کو یاد آیا کہ کمرے سے باہر نکلتے وقت کولیٹ نے اُس کا کوٹ پکڑا تھا۔

سوفی کی نظروں میں اشتیاق جھلک رہا تھا۔ ''میں تُمھیں اِس کے بارے میں پہلے نہیں بتا سکی کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ تُم اپنے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ مارنا شُروع ہو جاؤ''

لینگڈن کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا ردِعمل ظاہر کرے۔

''اُنہیں خدشہ ہے کہ تُم فرار ہو سکتے ہو''۔ وہ رُکی۔ ''درحقیقت اُنہیں اُمید ہے کہ تُم فرار ہو جاؤ گے اور اُن کا کیس مضبوط ہو جائے

گا‘‘۔

’’میں کیوں بھاگوں گا؟‘‘ لینگڈن بولا۔’’میں بے گُناہ ہوں‘‘

’’فاش تو یہ نہیں سوچ رہانا‘‘۔

لینگڈن غُصے سے ردی کی ٹوکری کی طرف بڑھا تا کہ آلے کو اُس میں پھینک دے۔

’’اِسے اپنی جیب میں رہنے دو۔ اگر تُم اِسے پھینک دو گے تو یہ حرکت کرنا بند کردے گا اور اُنہیں علم ہو جائے گا کہ تُم اِس کے بارے میں جان چُکے ہو۔ فاش نے تُمہیں اکیلے صرف اِس وجہ سے چھوڑا ہے کہ وہ جان سکے کہ تُم کہاں ہو۔ وہ تُمہیں ایک موقع دے رہا ہے کہ۔۔۔‘‘۔ سوفی نے جُملہ ادھورا چھوڑ اور لینگڈن کے ہاتھ سے دھاتی آلہ لے لیا اور اُس کے کوٹ کی جیب میں ڈال دیا۔’’کم از کم تھوڑی دیر اِسے اپنے پاس رہنے دو‘‘۔

لینگڈن گُم سُم سا رہ گیا تھا۔

’’فاش کیوں سوچ رہا ہے ک میں سانئرَ کا قاتل ہوں؟‘‘

’’اُس کے پاس کافی ٹھوس وجوہات ہیں‘‘ سوفی کے تاثُرات پیچیدہ تھے۔’’ابھی تُم نے کُچھ شواہد نہیں دیکھے ہیں جو فاش نے تُم سے چھُپائے ہیں۔ کیا تُمہیں وہ تین لائنیں یاد ہیں جو کہ سانئرَ نے فرش پر لکھی تھیں؟‘‘

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔ وہ ہندسے اور الفاظ تو جیسے اُس کے دماغ سے چپک کر رہ گئے تھے۔

سوفی کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔’’بدقسمتی سے، جو کُچھ تُم نے دیکھا وہ ایک ادھورا پیغام تھا۔ ایک چوتھی لائن بھی تھی جس کی تصویریں فاش نے تُمہارے آنے سے پہلے بنوالی تھیں‘‘۔

اگرچہ لینگڈن جانتا تھا کہ اُس مارکر سے لکھے جانے والے الفاظ آسانی سے مٹائے جا سکتے تھے، لیکن وہ یہ نہیں مان سکتا تھا کہ فاش نے شواہد مٹانے کی کوشش کی ہوگی۔

’’پیغام کی آخری لائن فاش تُمہیں تب تک نہیں بتانا چاہتا جب تک کہ وہ تُم سے اقبالِ جُرم نہ کروالے‘‘۔

سوفی نے اپنی سویٹر کی جیب سے کمپیوٹر سے پرنٹ شُدہ ایک کاغذ نکال کر کھول لیا۔

’’فاش نے جائے واردات کی تصاویر کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی تھیں تا کہ ہم سانئرَ کے پیغام کو سمجھ سکیں‘‘۔ اُس نے صفحہ لینگڈن کو تھما دیا۔

لینگڈن نے وہ صفحہ لے کر اُس پر پرنٹ تصویر کو دیکھا۔ نزدیک سے لی گئی تصویر میں چوبی فرش پر چمکتا پیغام صاف نظر آ رہا تھا۔ آخری لائن دیکھ کر لینگڈن کو اپنا سانس رُکتی محسوس ہوئی۔

13-3-2-21-1-1-8-5

O, Draconian devil!

Oh, lame saint!

P.S. Find Robert Langdon

☆☆☆☆☆☆☆

چند لمحوں کیلئے لینگڈن حیرت سے تصویر کو دیکھتا رہا۔ پی۔ ایس۔ رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔ اُسے ایسے لگا جیسے اُس کے قدموں کے نیچے سے فرش سرک رہا ہے۔

سانئرَ نے پیغام میں میرا نام بھی چھوڑا ہے۔

لیکن لینگڈن کو سمجھ نہیں رہا تھا کہ کیوں؟

’’اب سمجھ آئی نا‘‘ سوفی نے کہا۔’’فاش نے تُمہیں یہاں کیوں بُلایا ہے اور اُس کے شک کی کیا وجہ ہے؟‘‘

لینگڈن کو صرف ایک موقع پر فاش کا رویّہ زیادہ پُراسرار نظر آیا تھا جب لینگڈن نے اُسے کہا تھا کہ سانئرَ اپنے قاتل کا نام لکھ سکتا تھا۔

رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔

’’سانئرَ نے یہ سب کیوں لکھا؟‘‘ لینگڈن کی پریشانی تھی آہستہ آہستہ غُصے میں بدل رہی تھی۔’’میں سانئرَ کو قتل کیوں کروں گا؟‘‘

’’ابھی تو فاش کے پاس اِس سوال کا جواب نہیں ہے‘‘۔ سوفی نے کہا۔’’لیکن وہ تُمہارے ساتھ ہونے والی ساری گُفتگو ریکارڈ کر رہا ہے تا کہ اِسے سُن کر یہ جواب بھی تلاش کر سکے‘‘۔

لینگڈن نے کُچھ کہنے کیلئے اپنا مُنہ کھولا مگر وہ کُچھ کہنے سے قاصر تھا۔

’’اُس کے کالر پر مائکروفون لگا ہوا ہے جو کہ سانئرَ کے دفتر میں ٹرانسمٹر سے رابطے میں ہے‘‘۔

’’یہ ناممُکن ہے‘‘ لینگڈن بولا’’میرے پاس جائے واردات پر نہ ہونے کا ثبوت موجود ہے۔ میں لیکچر کے بعد سیدھا ہوٹل گیا تھا۔ تُم ہوٹل سے پتہ کروا سکتی ہو‘‘

’’فاش ایسا پہلے ہی کر چُکا ہے۔ رپورٹ کے مُطابق تُم نے ساڑھے دس بجے اپنے کمرے کی چابیاں لی تھیں۔ بدقسمتی سے قتل کا وقت گیارہ بجے کے لگ بھگ ہے۔ تُم آسانی سے کسی کو بتائے بغیر ہوٹل سے باہر جا کے واپس آ سکتے ہو‘‘۔

’’یہ دیوانہ پن ہے۔ فاش کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے‘‘۔

سوفی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ اِس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے؟

’’مسٹر لینگڈن! تُمہارا نام سانئرَ کی ڈائری میں لکھا ہوا ہے جو اُس کی لاش کے ساتھ ہی پڑی تھی۔ اور اِس میں مُلاقات کا وقت بالکُل وہی ہے جو کہ قتل کا وقت ہے‘‘۔ وہ رک کر پھر بولی۔’’فاش کے پاس تُمہاری گرفتاری کیلئے کافی مضبوط شواہد ہیں‘‘۔

لینگڈن کو محسوس ہو رہا تھا کہ اُسے کسی وکیل کی ضرورت پڑنے والی ہے۔

’’میں نے یہ سب نہیں کیا‘‘

سوفی نے ٹھنڈی آہ بھری۔’’یہ کوئی امریکی ٹیلی ویژن سیریل نہیں، فرانس ہے۔ قانون پولیس والوں کو تحفظ دیتا ہے نہ کہ مجرموں

کو۔ بدقسمتی سے اِس کیس میں میڈیا کی دلچسپی کا پہلو بھی ہے۔سانئرَ پیرس کا ایک بہت مشہور آدمی تھا۔صبح تک اُس کے قتل کی خبر پھیل چُکی ہوگی۔ فاش پر سرکاری بیان دینے کیلئے سخت دباؤ ہوگا اور یہ اُس بہتر ہے کہ وہ پہلے سے ہی کسی مشکوک آدمی کو گرفتار کر لے۔ جب تک تُم اپنی بے گُناہی ثابت کرتے ہو تُمہیں جیل میں رہنا پڑے گا''۔

لینگڈن کو محسوس ہوا کہ وہ کسی پنجرے میں قید ہو چُکا ہے۔''تُم مُجھے یہ سب کیوں بتا رہی ہو؟''

''کیونکہ مُجھے یقین ہے کہ تُم بے گُناہ ہو''۔سوفی نے چند لمحے پرے دیکھ کر پھر اُس پر نظریں گاڑ دیں۔''اور میری ہی غلطی کی وجہ سے تُم اِس مُشکل میں پھنسے ہو''۔

''اِس میں تُمہاری غلطی کہاں سے آ گئی؟ سانئرَ تو میری طرف اشارہ کر رہا تھا''

''ہاں مگر جو پیغام اُس نے چھوڑا وہ میرے لئے تھا''۔

لینگڈن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔''کیا؟''۔

''یہ پیغام پولیس کیلئے نہیں میرے لئے ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ جلدی میں ایسا سب کُچھ کرنے میں اتنا مصروف رہا کہ یہ نہیں سوچ پایا کہ پولیس اِس سب کو کس پس منظر میں دیکھے گی''۔وہ کُچھ دیر رُکی۔

''ہندسے بے معنی ہیں سانئرَ نے ہندسے صرف اِس لئے لکھے تا کہ کیس میں کسی کرپٹو گرافر کو بھی شامل کیا جائے۔ اِس طرح اُسے یقین تھا کہ یہ پیغام میں ہی پڑھوں گی۔''

لینگڈن کو یوں لگا کہ اُس کا دماغ خراب ہو جائے گا۔''تُم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟''۔

''ویٹروِوین مین'' اُس نے سادہ سے لہجے میں کہا۔''یہ میرا پسندیدہ خاکہ ہے اور اُس نے آج اِس کا استعمال میری توجہ مبذول کرنے کیلئے کیا ہے''۔

''ایک منٹ، تُم یہ کہہ رہی ہو کہ سانئرَ جانتا تھا کہ تُمہارا پسندیدہ فن پارہ کونسا ہے''۔

سوفی نے سر ہلا دیا۔''معاف کرنا یاک سانئرَ اور میں۔۔۔۔۔''۔

سوفی کی آواز میں عجیب قسم کا درد تھا۔شاید سوفی اور یاک سانئرَ کے درمیان شاید کوئی خاص قسم کا رشتہ تھا۔لینگڈن نے سوفی کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کی۔

''ہم دس سال پہلے علحدہ ہو گئے تھے''۔سوفی نے سرگوشی میں کہا۔''اور تب سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں تھا۔آج رات جب مُجھے اُس کے قتل کی خبر ملی اور میں نے اُس کی تصاویر دیکھیں تو مُجھے ایسا لگا کہ وہ مُجھے کوئی پیغام دینا چاہتا تھا''۔

''ویٹروِوین مین کی وجہ سے؟''۔لینگڈن نے پوچھا۔

''ہاں تُم کہہ سکتے ہو، مگر وہاں پر جو پی۔ایس کے الفاظ لکھے ہوئے تھے اُس وجہ سے میرا یقین اور بھی پُختہ ہو گیا''۔

''پوسٹ سکرپٹ؟''

وہ دوسری طرف دیکھنا شُروع ہو گئی۔''وہ مُجھے پیار سے پی۔ایس کہا کرتا تھا۔ پرنسس سوفی''۔

لینگڈن نے کوئی ردِعمل ظاہر نہ کیا۔

''یہ بُہت پُرانی بات ہے تب میں ایک چھوٹی سی بچی تھی''۔

''کیا تُم اُسے بچپن سے جانتی ہو؟''لینگڈن کی آواز میں حیرت تھی۔

''بُہت اچھی طرح''۔سوفی نے جواب دیا۔اُس کی آنکھوں میں جذبات کا سمندر سا تھا۔''یاک سانئرَ میرا نانا تھا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

''لینگڈن کہاں ہے''۔فاش نے پوچھا۔وہ اپنی سگریٹ کا آخری کش لے چُکا تھا۔

''وہ ابھی تک مردانہ ٹوائلٹ میں ہے'' کولیٹ نے جواب دیا۔

''کافی دیر نہیں لگا دی اُس نے؟''۔

کیپٹن نے جی پی ایس کے نُقطے کو دیکھا۔فاش نے لینگڈن کو کافی وقت اور آزادی دے ڈالی تھی۔لینگڈن کو جلد ہی واپس آ جانا چاہئیے تھا مگر اب دس منٹ گُزر چکے تھے۔

''کیا اِس بات کی توقع ہے کہ اُسے علم ہو گیا ہو گا؟''۔فاش نے پوچھا۔

کولیٹ نے نفی میں سر ہلایا۔''جی پی ایس حرکت کر رہا ہے۔اِس کا مطلب ہے کہ آلہ ابھی تک لینگڈن کی جیب میں ہی ہے۔ شاید اُس کی طبعیت خراب ہو گئی ہو''

''اچھا''۔فاش نے اپنی گھڑی پر نظر دوڑائی۔

فاش ابھی بھی کسی سوچ میں کھویا نظر آ رہا تھا۔آج رات اُس کے رویّے میں ایک بے صبری سی نظر آتی تھی۔اگر چہ وہ دباؤ میں بھی ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لیتا تھا، لیکن اِس وقت وہ کُچھ جذباتی نظر آ رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ یہ سب اُس کا ذاتی معاملہ ہو۔

'یہ حیران کُن نہیں ہے' کولیٹ نے سوچا۔فاش لینگڈن کی گرفتاری کیلئے نہایت بے چین تھا۔حال ہی میں بورڈ آف منسٹرز اور میڈیا نے فاش کے جارحانہ طریقہ کار پر سخت تنقید کی تھی۔آج کی رات ایک مُعزز امریکی کی گرفتاری اُن نقادوں کی زبان بند کر دے گی اور اُسے مزید ترقّی اور مالی فوائد حاصل ہو سکتے تھے۔اُسے روپے پیسے کی سخت ضرورت تھی۔ وہ جدید ٹیکنالوجی کا شوقین تھا اور کُچھ عرصہ پہلے اپنی ساری جمع پونجی ایک ٹیکنو کمپنی میں سرمایہ کاری کر کے لُٹا چُکا تھا۔

ابھی کافی وقت تھا۔سوفی نیویو کی مُداخلت سے اتنا خاص کُچھ فرق نہیں پڑا تھا۔وہ جا چُکی تھی، اور ابھی فاش نے اپنی مزید چالیں چلنی تھیں۔ابھی فاش نے لینگڈن کو یہ نہیں بتایا تھا کہ سانئرَ نے اُس کا نام فرش پر لکھا تھا۔اِس انکشاف کا ردِعمل کافی نتیجہ خیز ہو گا۔

''کیپٹن''۔ایک پولیس آفیسر نے فاش کو مُخاطب کرتے ہوئے کہا۔''آپ کیلئے ایک فون کال ہے اور میرے خیال میں آپ کو یہ کال لے لینی چاہیے۔''فاش نے پولیس آفیسر کی طرف دیکھا، اُس کے چہرے پر تفکر کے آثار تھے۔

''کون ہے''۔فاش نے کہا۔

’’کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ کا ڈائریکٹر‘، وہ آپ کو سوفی نیویو کے بارے میں کُچھ بتانا چاہتا ہے‘‘

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس کو گاڑی سے اُترتے وقت ایک عجیب وغریب طاقت کا احساس ہوا۔ ہوا اُس کی پوشاک سے کھیل رہی تھی۔ اور اُسے فضا میں تبدیلی کے آثار محسوس ہورہے تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ اِس کام کیلئے طاقت سے زیادہ دماغ کی ضرورت تھی، اِس لئے اُس نے اپنا تیرہ راؤنڈ والا آٹومیٹک ہیکلر کوچ گاڑی میں ہی چھوڑ دیا۔ جو کہ مُعلّم نے دیا تھا۔

موت کے ہتھیار کی خُدا کے گھر میں کوئی گُنجائش نہیں ہے۔

چرچ کے سامنے کی سڑک بالکل ویران تھی۔

وہ جیل جانے کے بعد سے پہلی دفعہ فرانس آیا تھا اور اُسے لگ رہا تھا کہ اُس کا مُلک اُسے ایک دفعہ پھر آزما رہا ہے۔ اُسے رہ رہ کر اپنا ماضی یاد آرہا تھا۔ اُس نے خُدائی کام کرنا تھا اور اِس اذیّت کا برداشت بھی کرنا تھا۔

درد برداشت کرنے کی حد ہی وفا کا اصل پیمانہ ہوتی ہے۔ اُسے یہ بات مُعلّم نے بتائی تھی۔

’’ہاگولا اوبرا ڈی ڈیوس‘‘۔ سیلاس نے سرگوشی کی، داخلے کے پُرشکوہ راستے پر چلتے ہوئے اُس نے لمبی سانس بھری۔ اُسے احساس ہوا تھا کہ وہ نہایت اہم کام کرنے والا ہے۔

سنگِ کُلید۔ جو کہ آخری منزل تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

اُس نے اپنے سفید مضبوط ہاتھوں سے دروازے پر تین دفعہ دستک دی۔ کُچھ لمحوں بعد لکڑی کا دروازہ کُھل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی سوچ رہی تھی کہ فاش کو کتنی دیر میں اُس کی میوزیم کے اندر موجودگی کے بارے میں پتہ چل سکتا ہے؟۔ وہ یہ دیکھ رہی تھی کہ لینگڈن کو سب باتیں سُن کر کافی جھٹکا لگا ہے۔ وہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کرپائی تھی کہ اُس نے لینگڈن کو یہاں بُلا کر ٹھیک کیا ہے یا نہیں۔ اب وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اُس کا اگلا قدم کیا ہونا چاہیئے۔ اُس نے اپنے نانا کی لاش کے بارے میں سوچا، میوزیم کے فرش پر برہنہ پڑی لاش۔ ایک وقت تھا کہ اُس کا نانا ہی اُس کیلئے ساری دُنیا تھا۔ سوفی کو حیرت تھی کہ اُسے اُس کی موت کا دُکھ کیوں نہیں ہوا۔ سانئرَ اُسے اپنے لئے اجنبی محسوس ہورہا تھا۔ اُن کا رشتہ اچانک ہی مُشکلات کا شکار ہوگیا تھا جب وہ بائیس سال کی تھی۔ تقریباً دس سال پہلے، مارچ کی ایک رات کو وہ واقعہ ہوا تھا۔ سوفی اُس دن طے شُدہ وقت سے چند دِن پہلے انگلینڈ سے اپنی یونیورسٹی سے واپس آگئی تھی۔ اُس نے اپنے نانا کو ایسے عمل میں مصروف پایا تھا جس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اُسے آج تک اُس منظر کے بارے میں پوری طرح یقین نہیں آیا تھا۔ اگر وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتی تو کبھی یقین ہی نہ کرسکتی۔۔۔۔

اُس کے نانا نے شرمندگی سے اُسے سب کُچھ بتانے کی کوشش کی تھی مگر سوفی نے اُس سے علحدگی اختیار کرلی تھی۔ اُس نے کُچھ رقم بچا کر رکھی ہوئی تھی جس اُس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک فلیٹ لے لیا۔ اُس نے ارادہ کرلیا تھا کہ جو کُچھ اُس نے

دیکھا ہے وہ کبھی کسی کو نہیں بتائے گی۔ اُس کے نانا نے بعد میں اُس سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی تھی۔ اُس نے سوفی کو بہت سارے خطوط لکھے تھے، کارڈ بھیجے تھے، جن میں اُس نے سوفی سے ملنے کی التجا کی تھی کہ وہ اُس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ سوفی نے ایک خط کے سوا کسی کا جواب نہیں دیا تھا۔ اُس نے نانا کو منع کردیا تھا کہ وہ اُس سے فون کرنے یا ملنے کی کوئی کوشش نہ کرے۔ اُسے لگتا تھا کہ جو کُچھ اُس نے دیکھا تھا اُس کی وضاحت اور زیادہ خوفناک اور دردناک ہوگی۔ حیرت انگیز طور پر، سانئرَ ہار نہیں مانا تھا اور سوفی کے پاس اُس کے ڈھیروں ایسے خطوط پڑے ہوئے تھے جو کہ اُس نے کھولے تک نہیں تھے۔ ہاں، سانئرَ نے اُسے فون کرنے یا ملنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

مگر آج دن وقت اُس نے سوفی کو فون کیا تھا۔

’’سوفی‘‘ اُس کی آواز سوفی کے وائس میل باکس سے بہت بوڑھی محسوس ہورہی تھی۔ ’’میں نے کافی عرصہ تُمہاری خواہش کا احترام کیا ہے۔۔۔ اور مُجھے یہ فون کرتے ہوئے دُکھ بھی محسوس ہورہا ہے، مگر میں تُمہیں سب کُچھ سچ سچ بتا دینا چاہتا ہوں۔ تُم یہ پیغام سُنتے ہی مُجھ سے رابطہ کرو، کیونکہ تُمہاری جان کو خطرہ ہے‘‘۔

اپنے فلیٹ کے باورچی خانے میں کھڑے ہوکر اتنے عرصے بعد سانئرَ کی آواز سُنتے ہوئے اُس کے جسم میں ٹھنڈ کی لہر دوڑ گئی تھی۔ اُس کی نرم آواز نے سوفی کے ذہن میں پھر سے بچپن کی یادوں کی فلم چلادی تھی۔

’’سوفی! خُدا کیلئے میری بات سنو‘‘۔ وہ ہمیشہ کی طرح اُس سے انگریزی زبان میں بات کررہا تھا۔

’’تُم ہمیشہ کیلئے ایسا پاگل پن نہیں کرسکتی ہو، کیا تُم نے وہ خطوط نہیں پڑھے جو پچھلے تمام سال میں تُمہیں بھیجتا رہا ہوں؟‘‘ وہ رُکا۔ ’’ہمیں فوراً ملنا چاہیئے۔ کم ازکم اپنے نانا کی یہ خواہش تو پوری کردو۔ مُجھے ابھی لوورے کے نمبر پر کال کرو۔۔ بالکُل ابھی۔۔۔ مُجھے لگ رہا ہے کہ میری اور تُمہاری جان کو خطرہ ہے‘‘

سوفی نے ٹیلی فون کے سپیکر کو گھور کر دیکھا۔ ’خطرہ‘۔ وہ کس خطرے کے بارے میں بات کررہا تھا؟

’’پرنس!‘‘ اُس کے نانا کی آواز ایسے جذبات سے لرز رہی تھی جن کو سوفی کوئی نام نہیں دے سکتی تھی۔ ’’مُجھے معلوم ہے کہ میں نے تُم سے بہت کُچھ چھپایا ہے، جس وجہ سے میں تُمہیں کھو بیٹھا۔ مگر یہ سب تُمہاری حفاظت کیلئے تھا۔ اب تُمہیں سچ جان لینا چاہیئے۔ میں تُمہیں تُمہارے خاندان کے بارے میں سچ سچ بتا دینا چاہتا ہوں‘‘۔

سوفی کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ ’میرا خاندان‘۔ سوفی کے والدین ایک کار حادثے میں ہلاک ہوگئے تھے جب وہ چار سال کی تھی۔ کار ایک پُل سے نیچے گر گئی تھی۔ اُس کا بھائی اور نانی بھی اُسی کار میں تھے۔ اور سوفی کا سارا خاندان اُس حادثے میں ختم ہوگیا تھا۔

سانئرَ کے الفاظ نے سوفی کی ہڈیوں تک میں سنسنی بھردی تھی۔ ’میرا خاندان‘۔ اُسے اپنے بچپن کے وہ خواب یاد آنے لگے جن میں وہ دیکھتی تھی کہ اُس کا خاندان صحیح سلامت تھا اور اُس کے والدین اور بھائی بس گھر واپس آنے والے ہیں۔ لیکن وہ بس خواب ہی تھے۔ درحقیقت ایسا کُچھ نہیں تھا۔ وہ خود کو سمجھاتی تھی کہ وہ سب اِس دُنیا سے گُزر چُکے تھے اور اب کبھی لوٹ کر نہیں

آئیں گے۔

''سوفی''۔اُس کے نانا کی آواز پھر ریکارڈنگ مشین سے آئی۔''میں کئی سالوں سے تُمہیں بتانا چاہ رہا تھا۔بس میں صحیح وقت کا انتظار کررہا تھا،لیکن اب میرے پاس وقت کم ہے۔مُجھے فوراً کال کرو۔جیسے ہی تُمہیں میرا پیغام ملے مُجھ سے رابطہ کرو۔مُجھے خوف ہے کہ ہماری جانوں کو خطرہ ہے۔میرے پاس تُمہیں بتانے کیلئے بُہت کُچھ ہے''۔

پیغام ختم ہوگیا تھا۔سوفی کُچھ لمحوں خاموش کھڑی لرزتی رہی۔اُس نے سانئرَ کے پیغام پرغور کیا،اُسے اِس سے یہی لگا کہ یہ سانئرَ کی ایک چال ہے اُس سے ملنے کیلئے۔۔۔

ظاہر ہے اُس کا نانا اُس سے ملنے کیلئے ترس رہا تھا۔وہ ہر طرح سے کوشش کررہا تھا کہ سوفی اُس سے ملنے پر مجبور ہوجائے۔اُس کے دل میں سانئرَ کیلئے نفرت مزید بڑھ گئی۔سوفی نے یہ سوچا کہ شاید وہ بیمار ہے اور بچ نہیں سکتا تو واقعی اُس نے اچھا بہانہ بنایا تھا۔

میرا خاندان!

اب لوورے کے اِس تاریک کمرے میں کھڑے ہوئے،سوفی کو اُس پیغام کی گونج سُنائی دے رہی تھی۔اُس کا نانا اُسی میوزیم میں مُردہ حالت میں پڑا تھا جس کا انتظام اُس کے سپرد تھا۔اور اُس نے فرش پر خُفیہ پیغام بھی لکھا تھا۔جو کہ سوفی کیلئے تھا۔اِس بات کا سوفی کو یقین تھا۔

اگرچہ اُسے پیغام کا مطلب سمجھ نہیں آرہا تھا،مگر وہ پُریقین تھی کی یہ اُسی کیلئے ہے۔سوفی کو خُفیہ پیغامات اور کرپٹوگرافی کا شوق سانئرَ کے سائے میں ہی رہ کر ہوا تھا جو کہ خود کرپٹوگرافی کا شوقین اور ماہر تھا۔الفاظ کے کھیل،اور مُعمے۔وہ ہر اتوار کو کراس ورڈ گیم اور لفظوں کے کھیل کھیلا کرتے تھے۔

بارہ سال کی عُمر میں،سوفی سب سے مُشکل کراس ورڈ گم 'لی مونڈے' بغیر کسی مدد کے حل کرسکتی تھی،اور سانئرَ نے اُسے کراس ورڈ گیم،ریاضی کے معموں اور متبادل الفاظ کے کوڈ میں ماہر بنادیا تھا۔سوفی اِن سب کھیلوں کیلئے جنونی تھی۔آخرکار اُس نے اپنے پیشہ کیلئے بھی کرپٹوگرافی ہی کا انتخاب کیا تھا۔

آج رات،سوفی ایک کرپٹوگرافر کی حیثیت سے یہ ماننے پر مجبور ہوگئی تھی کہ نہایت مہارت کے ساتھ سانئرَ نے اپنے پیغام کے زریعے دو اجنبیوں کو یکجا کردیا تھا۔

سوفی نیویو اور رابرٹ لینگڈن۔آخر کیوں؟

لینگڈن کی آنکھوں میں عجیب سی کشمکش تھی۔سوفی کو اندازہ ہوا کہ لینگڈن بھی سانئرَ کے پیغام کے بارے میں کُچھ نہیں جانتا تھا۔

وہ لینگڈن سے مُخاطب ہوئی۔''تُم اور میرا نانا آج رات ملنے والے تھے،کیوں؟''

لینگڈن پوری طرح اُلجھا ہوا نظر آرہا تھا۔

''اُس کی سیکرٹری نے مُجھے بتایا تھا کہ وہ مُجھ سے مُلاقات کرنا چاہتا ہے،مگر اُس نے مُلاقات کا مقصد نہیں بتایا تھا۔ایسا لگتا ہے

کہ اُسے پتہ تھا کہ میں پیرس میں آج رات علامات پر کوئی لیکچر دینے والا ہوں۔اور وہ بھی اِس میں دلچسپی رکھتا تھا۔شاید آج رات وہ اِسی سلسلے میں مُجھ سے ملنا چاہتا تھا۔''

سوفی کو یہ وضاحت کمزور اور نا قابلِ قبول لگی۔اُس کے نانا کو علامات کے بارے میں شاید اِس دُنیا میں سب سے زیادہ علم تھا۔اور اِس کے علاوہ سانئرَ حد سے زیادہ تنہائی پسند تھا۔کسی خاص وجہ کہ بغیر ایک امریکن پروفیسر سے ملنا کُچھ نا قابلِ قبول تھا۔

سوفی نے گہرا سانس لی اور کہا۔''میرے نانا نے مُجھے دوپہر کو فون کیا تھا اور مُجھے بتایا تھا کہ میری زندگی شدید خطرے میں ہے۔اِس بارے میں تُم کیا کہتے ہو؟''

لینگڈنی کی نیلی آنکھوں میں تفکر کے آثار گہرے ہوگئے۔''میں کیا کہہ سکتا ہوں جو کُچھ ہوا ہے اُسے دیکھا جائے تو۔۔۔''وہ رُک گیا،شاید اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے۔

سوفی نے سر ہلا دیا۔آج رات کے واقعات کی وجہ سے خوفزدہ نہ ہونا بے وقوفی ہی تھی۔وہ سخت تھکاوٹ محسوس کرنے لگی۔یکدم اُس نے کھڑکی کی طرف قدم بڑھائے اور اُس پر نصب خطرے کی گھنٹی کو دیکھنے لگی۔وہ کم از کم چالیس فٹ کی بلندی پر نصب تھی۔

ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اُس نے کھڑکی سے باہر پیرس کے منظر کو دیکھا۔اُس کے بائیں طرف،دریائے سئین کے پار،روشنیوں میں نہایا ایفل ٹاور تھا۔بالکُل سامنے،محرابِ فتح (Arc de Triomphe) تھا۔اور دائیں طرف مونٹے مارٹے کی اونچائی پر ساکرے کیور کا گُنبد تھا،جو روشنوں میں چمک رہا تھا۔

وہ ڈینن ونگ کے بالکُل مغربی حصّے میں تھے۔کوروسل کی گُزرگاہ کو اِس ونگ سے بس ایک تنگ پگڈنڈی اور لوورے کی باہری دیوار ہی جُدا کرتی تھی۔بالکُل باہر سڑک پر مُختلف سامان کی فراہمی والے ٹرکوں کا ایک کاروان کھڑا اشارہ سبز ہونے کا انتظار کررہا تھا۔اشاروں کی جلتی بُجھتی بتیاں سوفی کو اپنا مذاق اُڑاتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

''مُجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کیا کہوں؟''لینگڈن اُس کے عقب میں آکر بولا۔''تمہارا نانا ضرور کُچھ بتانے کی کوشش کررہا تھا۔مُجھے افسوس ہے کہ میں زیادہ مدد نہیں کرپارہا''۔

سوفی نے مُڑکر اُسے دیکھا،اُسے لینگڈن کی گہری آواز میں غم کا تاثُر نظر آرہا تھا۔اگرچہ وہ مُشکل میں تھا،مگر وہ اُس کی مدد کرنا چاہتا تھا اگرچہ پولیس ڈیپارٹمنٹ نے اُسے مشکوک ٹھہرایا تھا مگر وہ ایک علمی آدمی تھا جو اِس مُعاملے کو سمجھ نہیں پارہا تھا۔

سوفی نے سوچا کہ اُن میں ایک بات تو مشترک ہے ہی۔

خُفیہ کوڈ پر کام کرنے والی سوفی کا پیشہ ہی یہی تھا کہ وہ بظاہر فضول نظر آنے والے الفاظ کو کھوجے۔آج رات،اُس کا اندازہ تھا کہ لینگڈن ہی وہی آدمی ہے جس کے پاس اتنا علم ہے کہ وہ اِس معمے کو سُلجھانے میں اُس کی مدد کرے۔شاید لینگڈن اِس بات پر یقین ہی نہ رکھتا ہو۔پرنسس سوفی،رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔اُس کے نانا کا پیغام کیا اتنا ہی سیدھا سادہ تھا؟سوفی کو لینگڈن کے ساتھ مزید وقت گُزارنا تھا۔اُسے اِس سربستہ راز سے پردہ اٹھانے کیلئے لینگڈن کے ساتھ مل کر سوچنا تھا،راستہ نکالنا تھا۔مگر

بدقسمتی سے وقت بُہت کم تھا۔

لینگڈن کو دیکھتے ہوئے، سوفی نے اپنی واحد چال چلنے کا سوچا۔''بیزو فاش تُمھیں کسی بھی وقت حراست میں لے سکتا ہے۔ جبکہ میں تُمھیں اِس میوزیم سے باہر نکال سکتی ہوں۔ اس کیلئے ہمیں ابھی قدم اُٹھانا ہوگا''۔

لینگڈن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔''تُم چاہتی ہو کہ میں فرار ہو جاؤں''۔

یہ سوچ لو کہ فاش تُمھیں حراست میں لے کر کئی ہفتوں تک جیل میں رہنے پر مجبور کر دے گا۔ فرانسیسی پولیس اور امریکن سفارتخانے کے درمیان پہلے ہی تلخ تعلقات ہیں۔ لیکن اگر ہم ابھی یہاں سے فرار ہو کر امریکن سفارتخانے پہنچ جائیں تو سفارتخانہ تُمھاری حفاظت کرے گا اور یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ اِس قتل سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں''۔

لینگڈن ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔''میوزیم کے چاروں طرف پولیس ہے اور فرار ہونے کی کوشش کر کے ہم یہ ثابت کر دیں گے کہ ہم ہی مُجرم ہیں۔ تُم فاش کو یہ بتا دو کہ فرش پر لکھا پیغام تُمھارے لئے تھا، اور یہ کہ میرا نام کسی قاتل کی حیثیت سے نہیں لکھا گیا''۔

''میں یہ کر بھی دوں''۔ سوفی نے جلدی جلدی بولا۔''اگر تُم بحفاظت امریکن سفارتخانے میں پہنچ جاؤ تو کیا ہے؟۔ سفارتخانہ یہاں سے بس ایک میل ہی دور ہے۔ میری کار میوزیم کے باہر کھڑی ہے۔ فاش کے ساتھ کوئی بات کرنا جوا کھیلنے کے مترادف ہے۔ تُمھیں اب تک یہ نہیں ہوا کہ وہ ہر صورت تُمھیں مُجرم ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اُس نے تُمھیں یہ وقت بھی صرف اس لئے دیا ہے تا کہ وہ تُم پر نظر رکھے اور تُم کوئی ایسی حرکت کرو کہ اُس کا کیس مضبوط ہو جائے''۔

''بالکل ! اور اگر میں فرار ہو جاؤں تو ایسا ہی ہوگا''۔

سوفی کا موبائل فون بجنا شروع ہو گیا۔ شاید فاش ہی ہوگا۔ اُس نے اپنی سویٹر کی جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل آف کر دیا۔

''لینگڈن!'' سوفی نے تیزی سے کہا۔''میں تُم سے ایک آخری سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ اور تُمھارے تمام مُستقبل کا دارومدار اِس پر ہے۔ فرش پر لکھا سب کُچھ اِس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ تُم قاتل ہو، مگر پھر بھی فاش اِس بات پر مُصر ہے کہ تُم ہی قاتل ہو۔ کیا اِس کے علاوہ کوئی اور ایسی وجہ ہے، جس کی وجہ سے وہ تُمھیں قصوروار ٹھہرا سکے؟''

لینگڈن کُچھ دیر کیلئے ساکت ہو گیا۔''نہیں۔ بالکل بھی نہیں''۔

سوفی نے سانس بھری۔ تو فاش جھوٹ بول رہا ہے۔ کیوں؟ یہ سوچنے کیلئے سوفی کے پاس وقت نہیں تھا۔ فاش آج رات ہر قیمت پر لینگڈن کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتا تھا۔ سوفی کو لینگڈن کا ساتھ چاہیئے تھا۔ اپنے لئے، اور یہی مُشکل تھی جس کا سوفی کی نظر میں ایک ہی منطقی حل تھا کہ وہ لینگڈن کو امریکی سفارتخانے لے جائے۔

کھڑکی کی طرف مُڑتے ہوئے۔ سوفی نے پہلے شیشے میں نصب خطرے کے گھنٹی کو دیکھا اور پھر چالیس فٹ نیچے دیکھا۔ اتنی بلندی سے چھلانگ لگانے کے بعد بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر سوفی نے فیصلہ کر لیا تھا کہ لینگڈن چاہے یا نا چاہے اُسے لوورے سے فرار ہونا ہی پڑے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

''وہ جواب نہیں دے رہی؟''۔ فاش کے چہرے پر بے یقینی تھی۔''تُم اُس کے موبائل پر کال کر رہے ہو نا۔ مُجھے پتہ ہے کہ موبائل اُس کے پاس ہے''

کولیٹ پچھلے چند منٹ سے سوفی سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔''شاید اُس کے موبائل کی بیٹری ختم ہو گئی ہے۔ یا پھر اُس نے گھنٹی بند کر رکھی ہے''

فاش ڈائریکٹر کرپٹوگرافی سے بات کرنے کے بعد تشویش میں مُبتلا ہو گیا تھا۔ اُس نے کولیٹ کو کہا تھا کہ وہ سوفی سے رابطہ کرے مگر کولیٹ ناکام رہا تھا۔ فاشے کی حالت اِس وقت پنجرے میں بند شیر کی طرح تھی۔ وہ مُٹھیاں بھینچے اِدھر سے اُدھر قدم اُٹھا رہا تھا۔

''ڈائریکٹر نے کیوں کال کی تھی؟'' کولیٹ نے پُوچھا۔

فاش مُڑا۔''یہ بتانے کیلئے کہ اُنہیں سیاہ شیطان اور لنگڑے ولی کے حوالے سے کُچھ پتہ نہیں چلا''

''بس''۔

''نہیں، بلکہ اُس نے یہ بھی بتایا کہ اُنہوں نے ابھی فبو ناچی سلسلے کا پتہ چلا لیا ہے مگر یہ بھی فضول ہی ہے''۔

''لیکن سوفی تو یہ پہلے ہی بتا چُکی ہے''۔

فاش نے نفی میں سر ہلایا۔''سوفی اُنہیں بتائے بغیر یہاں آ گئی تھی''

''کیا؟''

''ڈائریکٹر کے مُطابق، اُس نے اپنی ٹیم کو وہ تمام تصاویر بھجوائی تھیں۔ جب سوفی وہاں پہنچی تو اُس نے اُن تصاویر اور خُفیہ پیغام کو بس ایک بار ہی دیکھا اور وہاں نکل آئی۔ ڈائریکٹر کو محسوس ہوا تھا کہ وہ تصاویر دیکھنے کے بعد خاصی پریشان تھی''۔

''پریشان؟ کیا اُس نے کبھی کسی لاش کی تصاویر نہیں دیکھیں؟''

فاش چند لمحے خاموش رہا۔''سوفی کے ایک ساتھی نے ڈائریکٹر کو بتایا ہے کہ وہ سانیئر کی نواسی ہے''۔

کولیٹ گنگ رہ گیا۔

''ڈائریکٹر کے مُطابق اُس نے سانیئر کا ذکر کبھی نہیں کیا، اور اُس کے خیال میں اُس نے ایسا اِس لئے کیا کہ وہ ایک مشہور انسان کی نواسی ہونے کا فائدہ نہیں اُٹھانا چاہتی تھی''۔

بے شک وہ تصاویر دیکھ کر پریشان ہو گئی ہو گی مگر کولیٹ کو اِس اتفاق کا اندازہ نہیں تھا کہ اُس نوجوان عورت کو اپنے ہی نانا کا لکھا ہوا خُفیہ پیغام سمجھنے کیلئے بلایا گیا تھا۔ پھر بھی سوفی کا رویہ سمجھ سے بالاتر تھا۔

''لیکن اُسے فبو ناچی نمبرز کے بارے میں پتہ تھا۔ اور اُس نے ہی ہمیں آ کر یہ بتایا تھا۔ یہ سمجھ نہیں آتا کہ وہ کسی کو اِس بارے میں بتائے بغیر وہاں سے کیوں چلی آئی''۔

کولیٹ کے خیال میں اِس کی ایک ہی وجہ تھی اور وہ یہ کہ سانیئر نے اِس اُمید پر پیغام لکھا تھا کہ کرپٹوگرافی ڈیپارٹمنٹ کو یہ پیغام

دکھایا جائے گا اور اُس کی نواسی کو بھی اِس کے بارے میں علم ہو جائے گا۔ اور یہ پیغام کسی حوالے سے اُس کی نواسی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر ایسا ہے تو اِس پیغام سے سوفی کو کیا پتہ چلا؟ اور اِس سب میں لینگڈن کا کیا کردار ہے؟

اِس سے پہلے کہ کولیٹ اپنے اِن خیالات سے فاش کو آگاہ کرتا، میوزیم کی خاموش فضا میں ایک تیز گھنٹی بجنے کی آواز گونجنے لگی۔ لگ یہی رہا تھا کہ یہ گھنٹی گرانڈ گیلری کے اندر بجی ہے۔ فاش کولیٹ کی طرف مُڑا۔

''لینگڈن پر نظر رکھو''

''وہ ابھی تک ریسٹ روم میں ہے'' کولیٹ نے لیپ ٹاپ پر موجود سُرخ نُقطے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''شاید اُس نے کھڑکی توڑ دی ہے!'' کولیٹ جانتا تھا کہ لینگڈن زیادہ دور نہیں جاسکتا۔ اگرچہ پیرس کے قوانین کے مُطابق آگ لگنے کی صورت میں پندرہ فُٹ سے اونچی کھڑکیاں توڑ دینی چاہیئں، مگر لوورے میوزیم کی دوسری منزل پر واقعہ ڈینن ونگ کی کھڑکی سے نیچے کودنا خودکشی کے مُترادف تھا۔ ریسٹ روم کی کھڑکی سے نیچے، لوورے کی دیوار سے چند فُٹ دور ہی کیروسل کی سڑک تھی۔

''میرے خُدا!'' کولیٹ نے لیپ ٹاپ کی سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ کھڑکی کے سرے کی طرف جارہا ہے''

لیکن فاش پہلے ہی حرکت میں آچُکا تھا۔ اُس نے ہولسٹر سے پستول نکالا اور دفتر سے نکل گیا۔

کولیٹ نے حواس باختگی میں سکرین کی طرف دیکھا۔ سُرخ ٹمٹماتا ہوا نُقطہ کھڑکی کے بالکل سرے پر پُہنچ چُکا تھا۔ تب ایک انہونی سی بات ہوئی۔ نُقطے نے عمارت کے احاطے سے باہر کی طرف حرکت کی۔

'یہ کیا ہورہا ہے' کولیٹ نے سوچا۔ 'کیا لینگڈن کھڑکی کے سرے پر ہے یا۔۔۔'

''خُدایا!'' کولیٹ اُچھل کر اپنے قدموں پر کھڑا ہوگیا۔ نُقطہ دیوار سے باہر کی طرف چلا گیا تھا۔ سگنل کُچھ دیر کیلئے لرزا اور پھر نُقطہ عمارت کے احاطے سے قریباً دس فٹ باہر جا کر رُک گیا۔

بٹن دباتے ہوئے، کولیٹ نے پیرس کا نقشہ کھولا اور جی پی ایس کو اُس کے ساتھ مربوط کیا۔ وہ اب پھر سے نُقطے کا مقام دیکھ رہا تھا۔ نُقطہ بالکُل ساکت تھا۔ کیروسیل کی سڑک کے بالکُل درمیان۔ لینگڈن کھڑکی سے کُود چُکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فاش گرانڈ گیلری میں بھاگ رہا تھا جب اُسے واکی ٹاکی سے کولیٹ کی آواز سُنائی دی۔

''وہ کُود چُکا ہے''۔ کولیٹ چیخ رہا تھا۔ ''وہ باہر سڑک پر ہے اور بالکُل ساکت ہے، خُدایا! لگتا ہے اُس نے خودکشی کرلی ہے۔''

فاش نے کولیٹ کی بات سُنی لیکن وہ سمجھے بغیر بھاگتا رہا۔ یوں لگ رہا تھا کہ راہداری کبھی ختم نہیں ہوگی۔ جیسے ہی وہ سانئر کی لاش کے پاس سے گُزرا گھنٹی کی آواز اونچی ہونا شُروع ہوگئی۔

کولیٹ کی آواز پھر سُنائی دی۔ ''وہ حرکت کررہا ہے۔ اومیرے خُدا! وہ زندہ ہے۔ لینگڈن حرکت کررہا ہے۔''

فاش نے دوڑ جاری رکھی۔ وہ راہداری کی طوالت کو کوس رہا تھا۔

''وہ بُہت تیزی سے حرکت کررہا ہے'' کولیٹ ابھی تک بول رہا تھا۔ ''وہ کیروسل پر جارہا ہے۔۔۔ اُس کی رفتار میں اضافہ ہورہا

ہے۔ وہ بہت تیزی سے حرکت کررہا ہے''

فاش ریسٹ روم کے دروازے کی طرف بھاگا۔ گھنٹی کی وجہ سے واکی ٹاکی پر آواز بمشکل سُنائی دے رہی تھی۔ مگر کولیٹ اب تک بول رہا تھا۔

''وہ کسی گاڑی میں ہوگا۔ مُجھے یقین ہے کہ۔۔۔۔۔''

گھنٹی کی آواز کولیٹ کے الفاظ پر غالب آگئی تھی۔ فاش پستول تانے مردانہ ریسٹ روم میں داخل ہوگیا۔ اُس نے نہایت احتیاط سے کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرہ بالکل خالی تھا، سارے ٹوائلٹ بھی خالی تھے۔ فاش نے کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے شیشے کی طرف دیکھا۔ وہ تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھا اور اُس کے کنارے سے نیچے دیکھا۔ لینگڈن کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ فاش حیران تھا کہ ایسا خطرناک کام کوئی مداری ہی کرسکتا ہے۔ اتنی بُلندی سے گر کر بچنا مُشکل تھا۔

اچانک گھنٹی کی آواز بند ہوگئی۔ اب واکی ٹاکی سے کولیٹ کی آواز آرہی تھی۔

''۔۔۔جنوب کی طرف۔۔۔ تیزی سے اُس نے پونٹ ڈو کیروسیل سے دریائے سیئن کو عبور کرلیا ہے''۔

فاش اپنے بائیں طرف مُڑا۔ سڑک کے اُس مقام پر اُسے صرف ایک گاڑی نظر آرہی تھی۔ یہ ایک ٹریلر تھا جو لوورے کی مُخالف سمت میں جارہا تھا۔ فاش کو احساس ہوا کہ یہی ٹرک شاید کُچھ دیر پہلے اشارے پر رُکا ہوگا، بالکُل ریسٹ روم کی کھڑکی کے نیچے۔

'ایک دیوانہ پن' اُس نے خود کلامی کی۔ لینگڈن کو کیا معلوم کہ اُس ٹرک میں کیا ہے۔ ٹرک کے پیچھے ایک نرم سا ترپال پڑا ہوا نظر آرہا تھا مگر کیا پتہ اِس کے نیچے فولاد ہو، سیمنٹ یا پھر کچرا؟ چالیس فٹ کی چھلانگ، یہ تو پاگل پن تھا۔

''وہ پونٹ ڈی سینٹ پیرز کی طرف''

یقیناً، ٹرک دریا پار کرنے کے بعد ہی مُڑا ہوگا۔ فاش نے سوچا۔ وہ حیرانی سے ٹرک کو سڑک کے ایک کونے میں غائب ہوتا دیکھ رہا تھا۔ کولیٹ پہلے ہی تمام ایجنٹوں کو ہدایات دے چُکا تھا کہ وہ لوورے سے نکل کر گاڑی کا پیچھا کریں، وہ ٹرک کے بدلتے ہوئے مقامات کے بارے میں لمحہ بہ لمحہ آگاہی فراہم کررہا تھا۔

کھیل ختم ہوچُکا ہے۔ فاش جانتا تھا کہ اُس کے آدمی کُچھ ہی منٹ میں ٹرک تک پُہنچ جائیں گے۔ لینگڈن کہیں نہیں جاسکتا تھا۔

ریوالور کو دوبارہ ہولسٹر میں ڈالتے ہوئے، فاش کمرے سے نکل آیا اور واکی ٹاکی سے کولیٹ کو حُکم دیا۔

''میری گاڑی اِسطرف منگواؤ۔ میں اُسے گرفتار کرتے ہوئے موقع پر موجود رہنا چاہتا ہوں''

راہداری میں چلتے ہوئے فاش نے سوچا کہ کیا لینگڈن چھلانگ لگانے کے بعد زندہ بچا ہوگا؟

مگر اب یہ کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ لینگڈن نے فرار ہوکر اپنے آپ کو مُجرم ثابت کردیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ریسٹ روم سے تقریباً پندرہ فُٹ کے فاصلے پر، لینگڈن اور سوفی گرانڈ گیلری کی تاریکی میں کھڑے تھے۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو بڑی مُشکل سے پوشیدہ رکھا ہوا تھا۔ فاش اُن کے قریب سے گُزر کر ریسٹ روم میں چلا گیا تھا۔ خطرے کی گھنٹی کی بند ہوچُکی

تھی اور پولیس کی گاڑیوں کے سائرن کی آوازیں لوورے سے باہر جاتی محسوس ہو رہی تھیں۔ فاش بھی گرانڈ گیلری سے واپس جا چُکا تھا۔

''باہر جانے کیلئے یہاں سے تھوڑی دور ہنگامی سیڑھیاں ہیں'' سوفی نے کہا۔'' اب حفاظتی گارڈ یہاں سے جا رہے ہیں۔ ہم با آسانی یہاں سے نکل سکتے ہیں''۔

لینگڈن سمجھ گیا تھا کہ اب اِنکار کرنا فضول ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سینٹ سلپس کا وسیع اور کُشادہ ہال کسی مقبرے کی طرح پُرسکوت تھا جس میں لوبان کی ہلکی ہلکی مہک پھیلی ہوئی تھی۔ اِس کی تاریخ پیرس کی مشہور عمارتوں میں سے سب سے انوکھی تھی۔ یہ چرچ اُس منہدم شُدہ عمارت کی جگہ تعمیر کیا گیا تھا جو کہ مِصری دیوی ایسس (ISIS) کا معبد تھی۔ اِس کی عمارت فنِ تعمیر کا اعلیٰ نمونہ تھی اور اِس کا موازنہ نوٹرے ڈیم کے گرجا گھر کے ساتھ کیا جاسکتا تھا۔ اِسی چرچ کی مُقدس عمارت میں مارکوئس ڈی سیڈے اور باڈلئیر کو بپتسمہ دیا گیا تھا۔ مشہور مُفکّر وکٹر ہیوگو کی شادی بھی اِسی عمارت میں ہوئی تھی۔ ساتھ ہی منسلک مدرسے کی عمارت تھی جہاں پہ اِس چرچ کی تفصیلی تاریخ اور کئی تاریخی دستاویزات موجود تھیں۔ اِس کے علاوہ یہ مدرسہ کئی خُفیہ تنظیموں کے اجلاس کے لئے بھی استعمال ہوتا رہا تھا۔۔ سیلاس نے سسٹر سینڈرین کے چہرے پر بے چینی کے آثار محسوس کئے۔ وہ اُسے احاطے میں لے آئی۔

''تُم امریکی ہو؟'' سسٹر سینڈرین نے پُوچھا۔

''میری پیدائش فرانس کی ہے''۔ سیلاس نے جواب دیا۔'' میں سپین میں بھی رہا ہوں اور آج کل امریکہ میں پڑھ رہا ہوں''۔

سسٹر سینڈرین نے سر ہلا دیا۔ وہ خاموش آنکھوں والی، ایک چھوٹے جسم کی مالک عورت تھی۔

''اور تُم نے کبھی سینٹ سلپس نہیں دیکھا''۔

''میں اِسے بھی ایک گُناہ ہی سمجھتا ہوں''۔

''یہ چرچ دِن میں زیادہ خوبصورت نظر آتا ہے''۔

''مگر اِس وقت مُجھے موقع دینے کا شُکریہ''۔

''راہب نے اِس کی درخواست کی تھی۔ یقیناً تُمھاری پہنچ کافی اوپر تک ہے''۔

سیلاس سوچ کر رہ گیا کہ سسٹر سینڈرین کو کوئی اندازہ نہیں کہ اُس کی پہنچ کہاں تک ہے۔

جیسے ہی سسٹر سینڈرین اُسے کُرسیوں کی قطاروں سے آگے لے کر گئی، سیلاس احاطے کی سادگی دیکھ کر بُہت مُتاثر ہوا۔ نوٹرے ڈیم میں رنگ برنگے مُصوری کے نمونے، خوبصورت لکڑی اور آرائش و زیبائش کا کافی کام ہوا تھا مگر سینٹ سلپس میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ اِس کا سکوت ایک سادہ اور پُروقار ہسپانوی چرچ کی یاد دلاتا تھا اور اِسی سادگی نے اِسے مزید خوبصورت بنا دیا۔ سیلاس نے چھت کی طرف نگاہ اُٹھائی۔ اُسے ایسے لگا کہ جیسے وہ ایک بہت بڑے اور اُلٹے بحری جہاز کے نیچے کھڑا ہے۔

آج پریوری آف سیون کا جہاز بھی ہمیشہ کیلئے ڈوبنے والا تھا۔ سیلاس چاہ رہا تھا کہ سسٹر سینڈرین اُسے اکیلا چھوڑ دے تاکہ وہ سکون سے اپنا کام پُورا کر سکے۔ اگرچہ وہ با آسانی اُسے قابو کر سکتا تھا۔ مگر اُس نے فیصلہ کیا تھا کہ اشد ضرورت کے بغیر طاقت کا استعمال بالکُل نہیں کرے گا۔ وہ چرچ کی عورت ہے اور اِس میں اُس کا کوئی قصور نہیں ہے کہ پریوری نے پتھر چھپانے کیلئے اِس چرچ کا انتخاب کیا ہے اور اُن کے گُناہ کی سزا ایک معصوم راہبہ کو نہیں ملنی چاہئیے۔

''مُجھے شرمندگی ہے کہ میری وجہ سے تُمھیں زحمت ہوئی''۔

''بالکُل نہیں، تُم پیرس میں کم وقت کیلئے آئے ہو اِس لئے سینٹ سلپس دیکھے بغیر تُمھیں واپس نہیں جانا چاہئیے۔ ویسے چرچ میں تُمھاری دلچسپی تعمیراتی ہے یا تاریخی''۔

''دراصل، میری اِس چرچ میں دلچسپی روحانی ہے''۔

سسٹر سینڈرین نرم سی ہنسی ہنس دی۔'' یہ تو کُچھ کہے بغیر سمجھ آ رہا ہے۔ اچھا ہم آغاز کہاں سے کریں؟''

سیلاس کی نظریں چبوترے پر مرتکز ہو گئیں۔'' میرا خیال ہے کہ تُمھیں مزید زحمت کی ضرورت نہیں ہے، میں خود ہی چرچ دیکھ لوں گا''

''میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے'' سسٹر سینڈرین نے کہا۔'' جاگ تو میں چُکی ہوں''

سیلاس رُک گیا۔ وہ بالکُل سامنے والے بنچ کے پاس پہنچ چُکے تھے اور چبوترہ بس پندرہ گز کے فاصلے پر تھا۔ وہ تیزی سے سسٹر سینڈرین کی طرف مُڑا۔

''مُجھے بالکل عام آدمیوں کی طرح گھومنے پھرنے کی عادت نہیں ہے، اور مُجھے دُعا مانگنے کیلئے بھی اکیلے وقت چاہئیے''

سسٹر سینڈرین ہچکچائی۔'' اوہ اچھا ٹھیک ہے میں چرچ کے عقب میں تُمھارا انتظار کروں گی''

سیلاس نے اپنا بھاری ہاتھ اُس کے کندھے پر رکھا اور اُس کی آنکھوں میں جھانکا۔'' میں پہلے ہی تُمھاری نیند خراب کر چُکا ہوں۔ تُمھیں اب سو جانا چاہئیے۔ میں چرچ دیکھ کر خود ہی چلا جاؤں گا''

''کیا تُمھیں یقین ہے؟''

''ہاں، مُجھے تنہائی میں دُعا کرتے ہوئے مزا آتا ہے''

''اچھا جیسے تُمھاری مرضی''

سیلاس نے اُس کے کندھے سے اپنا ہاتھ ہٹا دیا۔'' اچھی طرح اپنی نیند پوری کرو سسٹر۔ خُدا کرے کہ تُم پر سلامتی ہو''

''تُم پر بھی۔'' سسٹر سینڈرین سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔'' خیال رکھنا کہ جب تُم باہر جاؤ تو دروازہ ٹھیک طرح سے بند کرنا''

''ٹھیک ہے۔'' سیلاس نے اُسے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دیکھا۔ تب وہ پہلی قطار سے آگے بڑھا اور جھک گیا۔ خاردار بیلٹ اُس کے گوشت میں پیوست ہو رہا تھا۔

اے خُدا! میں اپنے آپ کو آج کے کام کیلئے پیش کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆

چبوترے کے اوپر بالکونی میں چُھپی سسٹر سینڈرین نے نیچے جھانکا۔ سیلاس اپنے گھٹنوں پر جُھکا ہوا تھا۔ اُس کی روح میں ایک عجیب سا خوف بھرا ہوتھا جس کی وجہ سے وہ حرکت کرنے سے قاصر تھی۔ چندلمحوں کیلئے اُسے لگا کہ یہی وہ دُشمن ہے جس سے اُسے خبردار کیا گیا تھا۔ اور آج کی رات شاید اُسے اُن احکامات کی تعمیل کرنی پڑے جو اُسے کافی عرصہ پہلے دیئے گئے تھے۔ اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ یہیں رہ کر اُس کی ساری حرکات دیکھے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

تاریکی سے باہر آتے ہی، لینگڈن اور سوفی خاموشی سے ہنگامی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ لینگڈن یوں محسوس کر رہا تھا کہ وہ کسی جاسوسی فلم میں کوئی کردار ادا کر رہا ہے جس میں جوڈیشل پولیس کا کیپٹن اُسے قتل کی واردات میں مُلوّث کر چُکا ہے۔

لینگڈن نے سرگوشی کی۔ ''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ فاش نے خود وہ پیغام فرش پر لکھا ہو''

سوفی نے جواب دیا۔ ''نامُمکن''

لینگڈن ابھی پُر یقین نہیں تھا۔ ''وہ مُجھے مجرم ثابت کرنا چاہتا ہے۔ شاید اُس نے سوچا ہو کہ فرش پر میرا نام لکھنے سے اِس بات کو تقویت مل سکتی ہے''

''فبوناچی نمبر، پی۔ ایس، ڈاونچی کا خاکہ اور دیویوں کی علامات؟ یہ صرف میرا نانا ہی لکھ سکتا ہے۔''

لینگڈن جانتا تھا کہ وہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ ثبوتوں کی علامات کا ایک دوسرے کافی قریبی تعلق تھا۔ پانچ کونی ستارہ، ویٹرووین مین، ڈاونچی، دیوی اور حتّٰی کہ فبوناچی نمبر۔ یہ ایک نہایت پیچیدہ معمّہ تھا۔

''اور اُس نے دِن کو مُجھے جو فون کال کی تھی''۔ سوفی نے مزید اضافہ کیا۔ ''وہ مُجھے کُچھ بتانا چاہتا تھا۔ مُجھے یقین ہے کہ وہ اِسی معاملے کے بارے میں مُجھے کُچھ بتانا چاہتا تھا۔''

لینگڈن نے تیوری چڑھائی۔ او! سیاہ شیطان، اوہ لنگڑے ولی۔ اُس کی خواہش تھی کہ وہ یہ سب باتیں سمجھ سکتا اور تا کہ وہ اِس مُشکل صورتحال سے نکل سکیں۔ اُس کا فرار ہوجانا بھی فاش کی نظروں میں مُجرم ثابت کر چُکا تھا۔

''راستہ زیادہ دُور نہیں ہے''۔ سوفی نے کہا۔

''کیا یہ مُمکن ہے کہ وہ ہندسے اِس سارے مسئلے کو حل کرنے کی کُنجی ہیں؟''۔ لینگڈن ایک دفعہ بیکن کی دستاویزات میں چھُپے خُفیہ کوڈ پر کام کر چُکا تھا جس میں الفاظ کی کُچھ لائنیں دراصل کوڈ کو سمجھنے کی کُنجی ہوتی ہیں۔

''میں اِن ہندسوں کے بارے میں ہی سوچ رہا ہوں۔ جمع، خارج القسمت، مضرُوب۔ میں ریاضی کے حوالے سے کُچھ سمجھ نہیں آسکی۔

''اور پھر بھی اِن ہندسوں کا مطلب فبوناچی کا سلسلہ ہے جو محض اتفاق نہیں''۔

''یہ اتفاق نہیں ہے۔ فبوناچی ہندسوں کا استعمال میرے نانا کا میری طرف ایک اور اشارہ ہے، جیسا کہ اُس نے انگریزی میں پیغام لکھا اور ایک فن پارے کی طرح اپنے جسم کو ترتیب دیا اور پھر اپنے اوپر پانچ کونی ستارہ بنایا۔ یہ سب کُچھ صرف اور صرف میری توجہ حاصل کرنے کیلئے تھا۔''

''پانچ کونی ستارے کا تُمہارے لئے کوئی معنی ہے؟''

''۔ جب میں چھوٹی تھی تو ہم دونوں تفریح کیلئے ٹاروٹ کارڈ کھیلا کرتے تھے اور میرا نشانی کا کارڈ ہمیشہ پانچ کونی ستارے والی گڈی سے نکلتا تھا۔ مُجھے یقین ہے کہ وہ کارڈ پھینٹا بھی کرتا تھا مگر یہ ہمارے لئے ایک اتفاق ہی بن گیا تھا''۔

لینگڈن کے جسم میں ایک بار پھر سرد سی لہر دوڑ گئی۔ وہ ٹاروٹ بھی کھیلتے تھے؟ قرونِ وسطیٰ کا اطالوی کھیل جو کہ خارج المذہب علامات سے بھرپور تھا۔ لینگڈن نے ٹاروٹ کے بارے میں اپنے نئی آنے والی کتاب کا ایک پورا حصّہ وقف کر رکھا تھا۔ اِس کھیل میں بائیس کارڈ ہوتے تھے۔ ہر کارڈ کا ایک علحدہ نام ہوتا تھا جیسے 'خاتون پوپ'، 'ملکہ'، 'ستارہ' وغیرہ۔ بُنیادی طور پر یہ کھیل اُن خیالات کا اظہار کرنے کیلئے بنایا گیا تھا جو کہ چرچ نے اُس دور میں خارج المذہب قرار دیئے تھے۔ آج کل، یہ کارڈ نجومی اور قسمت کا حال بتانے والے ایک پیشہ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

ٹاروٹ کے کھیل میں مُقدّس نُسوانیت کو ایک پانچ کونی ستارے سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ لینگڈن نے سوچا کے سانئرَ جان بوجھ کر سوفی کے کارڈز، پانچ کونی ستارے والے ڈیک سے چُنتا ہوگا۔

وہ ہنگامی سیڑھیوں تک پُہنچ چُکے تھے۔ سوفی نے آرام سے دروازہ کھولا۔ کوئی گھنٹی نہ بجی کیونکہ خطرے کہ گھنٹی صرف باہر کے دروازوں کیلئے مخصوص تھی۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اُترنے لگے۔

''تُمہارے نانا' لینگڈن نے کہا۔ ''جب وہ تُمہیں پانچ کونی ستارے کے بارے میں بتاتا تھا تو کیا وہ دیویوں کی عبادات کے بارے میں یا پھر چرچ سے عداوت کے بارے میں بھی بتاتا تھا کیا؟''

سوفی نے ناں میں سر ہلا دیا۔ ''مجھے اِس کے ریاضی سے تعلق کے بارے میں زیادہ دلچسپی تھی۔ مُقدّس نسبت (Divine Proportion)، فائی (PHI)، فبوناچی کے سلسلے کے بارے میں''

لینگڈن ایک بار پھر حیران ہوا۔ ''تُمہارے نانا نے تُمہیں فائی کے بارے میں بھی بتایا تھا''

''بِلاشُبہ! مُقدّس نسبت''۔ اُس کے چہرے پر شرارت آمیز شرمیلی مُسکراہٹ تھی۔ ''درحقیقت، وہ میرے ساتھ مذاق بھی کیا کرتا تھا کہ سوفی تُم آدھی مُقدّس ہو کیونکہ تُمہارے نام میں (PHI) آتا ہے''

لینگڈن نے چندلمحہ سوچا اور کراہ دیا۔

soPHIe

سیڑھیاں نیچے اُترتے ہوئے اُس نے اپنی توجہ فائی پر مرکوز کی۔ اُسے یہ ادراک ہونا شُروع ہوگیا تھا کہ سانئرَ کے خُفیہ پیغام میں چھُپے ثبوت میں تسلسل اُس سے کی سوچ سے بھی زیادہ ہے۔

ڈاونچی۔فبوناچی نمبر۔پانچ کونی ستارہ۔

ناقابلِ یقین طور پر، اِن تمام چیزوں کا فن کی تاریخ سے ایک بُنیادی تعلق تھا۔اور یہی وہ موضوع بھی تھا جو کہ لینگڈن پڑھاتا بھی تھا۔

فائی۔

اُسے ہارورڈ کے وہ لیکچر یاد آ گئے جن میں اُس نے فائی کا تعارف کروایا تھا۔

فائی۔1.618

اِس ہندسے کو ''سُنہری تناسب(Golden Ratio)'' بھی کہا جاتا تھا۔فبوناچی کے ہندسے اِسی نسبت سے آگے بڑھتے تھے۔یعنی کہ اگر ایک ہندسے کو سُنہری تناسب سے ضرب دی جاتی تھی تو جواب اگلے ہندسے کے طور پر آتا تھا۔اِس سے بھی حیرت انگیز یہ چیز تھی کہ یہ نسبت انسانی وحیوانی زندگی کے ہر گوشے میں جھلکتی تھی۔ایک عام انسان کو اگر ناف تک ماپا جائے اور اِس پیمائش کو اِس نسبت سے ضرب دی جائے تو اِنسان کا پورا قد معلوم ہوسکتا ہے۔شہد کی مکھیوں کے چھتے میں نر اور مادہ مکھیوں کی نسبت بھی یہی آتی ہے۔اِس کے علاوہ بھی فائی یا سُنہری نسبت زندگی کے ہر پہلو میں نظر آتی ہے۔

لینگڈن کو یاد آیا کہ جب اپنے لیکچر کے دوران اُس نے ویٹرووین مین کی تصویر دکھائی تھی تو طالبعلم حیران ہوئے تھے کے کسی فن پارے کا سُنہری نسبت سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟لینگڈن نے اُنہیں بتایا تھا:

''لیونارڈو ڈاونچی سُنہری نسبت کے بارے میں کافی کُچھ جانتا تھا۔یہ تصویر اُس نے مارکوس ویٹروئیّس کے نام پر بنائی تھی جو روم کا ایک مشہور معمار تھا۔دراصل ڈاونچی ہی وہ پہلا آدمی تھا جس نے یہ دریافت کیا تھا کہ اِنسانی جسم کے مُختلف حِصّوں کے تناسب میں سُنہری نسبت شامل ہے۔سر سے پیر اور سر سے ناف کا تناسب۔کولہوں سے پاؤں اور کولہوں سے گھُٹنوں کا تناسب، ہڈیوں کے جوڑ وغیرہ وغیرہ''۔

اِس لیکچر میں لینگڈن نے اُنہیں فن کے مُختلف نمونے دکھائے تھے۔مائیکل اینجلو،البریٹ ڈورر،ڈاونچی اور کئی دوسرے مُصوّر، جن کے فن پاروں میں سُنہری نسبت کا اظہار واضح نظر آتا تھا۔لینگڈن نے اُنہیں اِس کا تعلق دُنیا کی مشہور عمارتوں میں بھی دکھایا تھا جن میں یونانی پارتھینون،اہرامِ مصر،اقوامِ مُتحدہ کی عمارت شامل تھی۔اِس کے علاوہ دُنیا کے کئی مشہور موسیقاروں کی موسیقی کی بُنیادوں میں بھی یہ ہندسہ واضح طور پر ایک کردار ادا کرتا نظر آتا تھا۔پانچ کونی ستارے کی پانچ لکیریں بھی اِس نسبت سے ہی ایک دوسرے کو کاٹتی تھیں۔اِسی وجہ سے پانچ کونی ستارہ کاملیت اور حُسن کا نشان بن گیا تھا اور پُرانے وقتوں میں لوگوں نے اِس کا تعلق زہرہ سیّارے سے جوڑا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

''کیا ہوا؟ جلدی چلو''سوفی کی آواز لینگڈن کو خیالوں کی دُنیا سے باہر کھینچ لائی۔''ہم بس پُہنچ چُکے ہیں جلدی کرو''

سیڑھیوں پر کھڑے کھڑے،ایک اچانک آنے والے خیال نے لینگڈن کو وہیں ساکت کر دیا۔

O, Draconian Devil.....Oh, lame saint

یہ اِتنا آسان نہیں ہوسکتا۔لینگڈن نے سوچا۔لوورے میں۔۔۔فائی اور ڈاونچی کے خاکے اُس کے دماغ میں گھوم رہے تھے، لینگڈن نے اچانک اور غیر متوقع طور پر جان چُکا تھا کہ سانئرؔ کے لکھے ہوئے اِن الفاظ کا مطلب کیا ہے۔

''اوڈراکونین ڈیول''وہ بولا۔''اوہ لیم سینٹ، یہ تو ایک نہایت ہی آسان سا کوڈ ہے۔''

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کے آگے چلتی ہوئی سوفی وہیں رُک گئی اور مُڑ کر اُسے اُلجھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔کوڈ؟ وہ اِن الفاظ پر کتنی دیر مغز ماری کرتی رہی تھی مگر اُسے کہیں کوئی خُفیہ پیغام نظر نہیں آیا تھا۔

''تُم نے خود ہی کہا تھا کہ فبوناچی ہندسے صرف اُس صورت میں معنی رکھتے ہیں جب اُن کو صحیح طرح لکھا جائے''۔لینگڈن کی آواز جوش سے تھرتھرا رہی تھی۔''ورنہ یہ ایک بکواس ہی ہے''

سوفی کو کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔فبوناچی نمبرز۔اُسے یقین تھا کہ اِن ہندسوں کے لکھے جانے کا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ کرپٹوگرافی ڈیپارٹمنٹ کو یہ معاملہ حل کرنے کو دیا جائے۔کیا اِن کا کوئی اور مقصد بھی ہے؟اُس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر پھر وہی تصویر نکال لی اور اُسے دیکھنے لگی۔

13-3-21-1-1-8-5

O, Draconian devil!

Oh, lame saint!

☆☆☆☆☆☆☆

اِن ہندسوں میں کیا تھا؟

''فبوناچی ہندسوں کو یوں اُلٹا سیدھا لکھنا دراصل ایک اشارہ ہے''لینگڈن نے اُس کے ہاتھ سے تصویر لے لی۔''یہ ہندسے صرف ایک اشارہ دے رہے ہیں کہ ہم اُن الفاظ میں چھُپے پیغام کو کیسے پڑھ سکتے ہیں۔اُس نے ہندسوں کو اُلٹا پلٹا کر کے لکھا۔تُم نے اُنہیں صحیح طرح لکھ کر پتا چلا لیا کہ یہ فبوناچی ہندسے ہیں۔ہمیں اِن الفاظ کو بھی اِسی طرح دیکھنا چاہئیے۔سانئرؔ کا مقصد یہی تھا۔اِن دو لائنوں کا کوئی مقصد نہیں، یہ بس اُلٹے سیدھے لکھے ہوئے الفاظ ہیں۔جب تک ہم اِنہیں صحیح طرح نہ لکھ لیں ہمیں پیغام سمجھ نہیں آئے گا۔''

سوفی کو لینگڈن کا مقصد سمجھنے میں چند ہی لمحے لگے اور یہ واقعی نہایت سادہ سی چیز تھی۔کم از کم اُس کیلئے، جسے وہ ابھی تک سمجھ نہیں سکی تھی۔

''تُم اینا گرام(Anagram) کی بات کرے ہو؟''سوفی نے لینگڈن کو گھُورا۔

لینگڈن سوفی کی آنکھوں میں غیر یقینی دیکھ رہا تھا جس کی وجہ بھی سمجھ آ رہی تھی۔اینا گرام کو چند لوگ ہی سمجھ سکتے تھے۔آج کل

لفظوں کے کھیل کے طور پر اِستعمال ہونے والی یہ اصطلاح دراصل تاریخی طور پر ایک مُقدّس اہمیت کی حامل تھی۔

کبالہ کی پُر اسرار تعلیمات میں اینا گرام کا استعمال بُہت زیادہ تھا یعنی عبرانی زبان کے کسی لفظ کے حُروف کو اُلٹ پلٹ کر ایسے لکھنا کہ کوئی بامعنی لفظ بن جائے۔ پندرہویں اور سولہویں صدی کے فرانسیسی بادشاہوں کو اِس بات کا اِتنا یقین تھا کہ اینا گرام جادوئی اہمیت کے حامل ہیں۔ اِسی لئے وہ اپنی اہم دستاویزات پر مہر لگانے سے پہلے اِن دستاویزات کو ماہرینِ الفاظ کے حوالے کر دیتے تھے تاکہ وہ ان میں لکھے الفاظ کے مُختلف اینا گراموں کو ڈھونڈ سکیں۔ رومن اینا گرام کے علم کو آرس میگنا، یعنی فنِ عظیم کہا کرتے تھے۔

لینگڈن نے سوفی کی آنکھوں میں جھانکا۔ ''تُمھارے نانا کا پیغام بہت سادہ ہے اور اُس نے ہمارے سمجھنے کیلئے کئی اشارے بھی چھوڑے''۔ لینگڈن نے اپنی جیکٹ کی جیب سے کاغذ اور قلم نکالا اور پیغام کے الظاظ کو دوبارہ سے ترتیب دے کر لکھ دیا۔

O, Draconian Devil!........Leonardo da Vinci!

Oh, lame saint!.......The Mona Lisa!

☆☆☆☆☆☆☆

دی مونالِزا!

ایک لمحے کو سوفی لوورے سے فرار ہونے کے بارے میں بھول گئی۔

اُسے حیرت سے زیادہ شرمندگی تھی کہ یہ ایک اینا گرام ہے۔ اگرچہ وہ ایک ماہر کوڈ بریکر تھی مگر وہ یہ سادی سی بات نظر انداز کر گئی تھی۔ اینا گرام اُس کیلئے اجنبی نہیں تھے بلکہ وہ انگریزی زبان میں اینا گرام کی ماہر تھی۔

جب وہ نوجوان تھی، اُس کا نانا اکثر اُسے انگریزی زبان میں اینا گرام حل کرنا سکھاتا تھا۔ اُس کے نانا کا مقصد اُسے انگریزی زبان میں ماہر بنانا تھا۔ ایک دفعہ اُس کے نانا نے ایک لفظ لکھا تھا اور یہ بتایا تھا کہ اِس لفظ کے حُروف کو مُختلف طرح ترتیب دینے سے انگریزی زبان کے باسٹھ مُختلف الفاظ بنتے تھے۔ سوفی نے انگریزی ڈکشنری کی مدد سے تین دن میں وہ سارے الفاظ ڈھونڈے تھے۔

''مُجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ تُمھارے نانا نے اتنا پیچیدہ اینا گرام کیسے بنا ڈالا، اور وہ بھی زندگی کی آخری سانسوں میں؟''

سوفی اِس کی وجہ جانتی تھی اور اِسی وجہ نے اُسے غمزدہ کر ڈالا تھا۔ مُجھے یہ سوچنا چاہئیے تھا۔ اُسے یاد آیا کہ اُس کا نانا فن کا جنونی تھا اور مشہور فن پاروں کے ناموں کے اینا گرام بنایا کرتا تھا۔ ایک بار وہ اپنے اِس شوق کی وجہ سے مُشکل میں پھنستے پھنستے بھی رہ گیا تھا۔ ایک انٹرویو کے دوران اُس نے کیوبا کی جِدّت پسند تحریک کے بارے میں ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ پکاسو کی ایک مشہور پینٹنگ Les Demoiselles d'Avignon، vile meaningless doodles کا اینا گرام تھا۔ پکاسو کے مداحوں نے اِس کا کافی بُرا منایا تھا۔

''میرے نانا نے شاید یہ مونالِزا والا اینا گرام کافی عرصہ پہلے بنایا ہوگا'' سوفی نے لینگڈن کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور آج اُس کا نانا

یہ اینا گرام لکھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ اُسے ایسے لگا جیسے اُس کی نانا کی لاش یہ الفاظ پُکار رہی ہو۔ مونالزا، لیونارڈو ڈاونچی۔

یہ اُس کی سمجھ سے باہر تھا کہ اُس کے آخری الفاظ ایک مشہور فن پارے کے بارے میں کیوں تھے؟

نہیں۔۔۔ یہ اُس کے آخری الفاظ نہیں تھے۔ اُس نے سوچا۔

کیا اُسے مونالِزا کی تصویر دیکھنی چاہئیے؟ کیا اُس کے نانا نے مزید کوئی پیغام وہاں تو نہیں چھوڑا؟ اُس کے خیال میں وزن تھا کیونکہ یہ مشہور فن پارہ گرانڈ گیلری کے ایک پرائیویٹ کمرے میں تھا۔ سوفی کو ادراک ہوا کہ اُس کا نانا جہاں مرا تھا، مونالزا کی پینٹنگ وہاں زیادہ دور نہیں تھی۔ ایسا مُمکن تھا کہ وہ مرنے سے پہلے وہاں گیا ہو۔

سوفی نے سیڑھیوں کو دیکھا، جہاں سے وہ آئی تھی۔ اِس وقت وہ اپنے آپ کو بکھرا بکھرا محسوس کر رہی تھی۔ وہ لینگڈن کو جلد از جلد میوزیم سے نکالنا چاہتی تھی، مگر اُس کی چھٹی حس اُسے کُچھ اور کرنے کا کہہ رہی تھی۔ سوفی کے خیال میں اگر اُس کا نانا اُسے کوئی راز بتانا چاہ رہا تھا تو مونالِزا سے بہتر کوئی اور جگہ نہیں ہو سکتی۔

''میں واپس جا رہی ہوں۔'' سوفی کے بولتے ہی لینگڈن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''مونالِزا دیکھنے؟'' لینگڈن کراہ کر رہ گیا۔ ''ابھی؟''

سوفی سوچ میں مگن تھی، پھر وہ بولی۔ ''مُجھ پر تو قتل کا الزام نہیں ہے نا اور میں یہ موقع نہیں کھونا چاہتی۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ میرے نانا نے میرے لئے کیا پیغام چھوڑا ہے''

''ہم یہ بعد میں بھی پتہ چلا سکتے ہیں، ابھی ہمیں سفارتخانے کی طرف جانا چاہئیے''

سوفی نے اپنے آپ کو قصوروار محسوس کیا۔ اُس نے لینگڈن کو ایک مفرور بنا ڈالا تھا اور اب واپس میوزیم کے اندر جانا چاہ رہی تھی مگر اُسے کوئی اور راستہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

''تُم اِس دروازے سے گُزر کر جاؤ سامنے خارجی راستے کا نشان لگا ہوگا۔ یہ راستہ تُمھیں باہر لے جائے گا'' اُس نے لینگڈن کو اپنی کار کی چابیاں پکڑاتے ہوئے کہا۔ ''میری گاڑی سُرخ رنگ کی ہے اور یہ مُلازمین کی پارکنگ میں کھڑی ہے۔ تُمھیں سفارتخانے کے راستے کا تو پتہ ہوگا۔''

لینگڈن نے اپنے ہاتھوں میں پکڑی چابیوں پر نظر ڈالتے ہوئے سر ہلا دیا۔

''سنو''۔ سوفی نے کہا۔ اُس کی آواز میں نرمی تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ میرے نانا نے میرے لئے مونالزا کے پاس کوئی پیغام لکھا ہے۔ شاید کوئی ایسا اِشارہ مل جائے جس سے قاتل کا نام سامنے آ سکے۔''

''وہ تُمھارے لئے فرش پر کوئی سیدھا سادا پیغام چھوڑ سکتا تھا اِس کیلئے اِتنی جدوجہد کی کیا ضرورت تھی؟''

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اور اِس راز کے بارے میں جان سکے۔''

لینگڈن کو اُس کی بات ٹھیک لگی سانئرَ نے ہر مُمکن کوشش کی تھی کہ سوفی ہی ہر پیغام پڑھے۔ لینگڈن کو ڈھونڈنے کی تاکید۔ اور سانئرَ کا اندازہ درست تھا کیونکہ لینگڈن نے یہ پیغام پڑھ لیا تھا۔

''کِسی اور کے آنے سے پہلے مُجھے مونالزا کی پینٹنگ کے پاس جانا چاہئیے''۔

''میں تُمہارے ساتھ جاؤں گا''لینگڈن کا لہجہ کمزور تھا۔

''نہیں! ہمیں اندازہ نہیں کہ گرانڈ گیلری میں کتنے وقت تک کوئی نہیں آتا۔تُمہیں جانا ہوگا''

لینگڈن کے انداز میں ہچکچاہٹ تھی۔ایسا لگ رہا تھا علمی تجسس اُس کی قوتِ فیصلہ پر غالب آرہا تھا اور یہ کوئی اچھی بات نہیں تھی،وہ گرفتار بھی ہوسکتا تھا۔

''جاؤ''سوفی نے اُسے تشکرانہ مُسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔''میں تُم سے سفارتخانے میں ملوں گی۔مسٹر لینگڈن''۔

لینگڈن کے چہرے پر ناراضگی دوڑ گئی۔''میں تُمہیں ایک شرط پر وہاں ملوں گا''

وہ حیرت زدہ رہ گئی۔''کیا شرط؟''

''کہ تُم مُجھے مسٹر لینگڈن کہنا چھوڑ دو''۔

سوفی نے لینگڈن کے چہرے پر ایک شرارت بھری مُسکراہٹ دیکھی۔وہ لینگڈن کو دیکھ کر مُسکرا دی۔

''خوش قسمتی تُمہارا ساتھ دے لینگڈن''

☆☆☆☆☆☆☆

جب لینگڈن باہر آیا تو اُسے چونے اور السی کے تیل کی بدبو محسوس ہوئی۔سامنے میوزیم سے خارجے کا نشان لگا ہوا تھا اور ایک تیر اُس راستے کی نشاندہی کر رہا تھا۔لینگڈن اُسی طرف بڑھ گیا۔ دائیں طرف ایک تاریک سٹوڈیو تھا جس میں ڈھیروں مُجسمے مُرمّت کیلئے پڑے تھے۔ بائیں طرف بھی ایک سٹوڈیو تھا جسے دیکھ کر لینگڈن کو ہارورڈ کے کمرے یاد آئے۔اِس میں مُصوّری کے سامان کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔راہداری میں بڑھتے ہوئے لینگڈن کو ایسا لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے اور آنکھ کُھلنے پر وہ اپنے ہوٹل کے کمرے کے بستر پر پڑا ہوگا۔

سانئرَ کا پیچیدہ پیغام ابھی تک اُس کے دماغ میں گھوم رہا تھا اور وہ یہ سوچ رہا تھا کہ جانے سوفی کو مونالزا کے پاس کیا ملے گا؟ وہ پُریقین دکھائی دیتی تھی کہ اُس کے نانا نے اُسے مونالزا کی پینٹنگ کا اشارہ دیا ہے۔یہ سب ناممکنات میں سے لگ رہا تھا۔

پی۔ایس۔رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔

سانئرَ نے لینگڈن کا نام فرش پر لکھا تھا۔لیکن کیوں؟ کیا صرف وہ اینا گرام حل کرنے کیلئے؟ یہ قابلِ قبول وجہ نہیں تھی۔اور اُس کے خیال میں سانئرَ اُس کے بارے میں کُچھ نہیں جانتا تھا کیونکہ وہ تو کبھی ملے ہی نہیں تھے تو پھر اُسے کیسے اندازہ ہوا کہ لینگڈن اینا گرام کا ماہر ہے؟۔اِس سے بھی زیادہ اہم بات یہ تھی کہ سوفی خود اینا گرام حل کرسکتی تھی۔اُس نے ہی فبوناچی کا سلسلہ ڈھونڈا تھا،اور اِس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اگر وہ زرا اور دھیان دیتی تو اینا گرام بھی حل کرسکتی تھی۔لینگڈن کو اچانک یہ محسوس ہوا کہ وہ سانئرَ کی اِن تمام حرکات کا منطقی نتیجہ نکالنے میں کوئی غلطی کر رہا ہے۔

آخر میں ہی کیوں؟لینگڈ نے نے سوچا۔مرتے ہوئے سانئرَ کی یہ خواہش کیوں تھی کہ وہ ایک اجنبی امریکی پروفیسر کو ڈھونڈے؟

کیا سانئرَ کو اِس بات کا یقین تھا کہ میں کُچھ جانتا ہوں؟

اچانک ایک جھٹکے سے لینگڈن رُک گیا۔اُس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔اُس نے جیب سے وہ تصویر نکالی جس پر اُس کا نام لکھا ہوا تھا۔

پی۔ایس۔رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔

اُس کی نظریں دو الفاظ پر جم گئیں۔

پی۔ایس۔

ایک لمحے میں سانئرَ کے تمام پیچیدہ پیغام اُس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے۔اُسے ایسے لگا کہ اُس کا تمام کیریر جس میں وہ تاریخ اور علامات پڑھتا اور پڑھاتا رہا ہے دھڑام سے نیچے آگرا ہے۔سانئرَ نے مرنے سے چند لمحے پہلے جو کُچھ کیا تھا اب اُس کی وجہ سمجھ آنے لگی تھی۔لینگڈن کی سوچ کے پہیّے چلنے لگے اور وہ یہ سوچنے لگا کہ جو نتیجہ وہ نکال رہا ہے اُس کے کیا اثرات ہوسکتے ہیں؟

کیا ابھی وقت ہے؟ مگر اب یہ سوچنا فضول تھا۔

وہ واپس مُڑا اور بھاگتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف جانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس پہلی قطار میں جھُکا ہوا یہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ دُعا میں مصروف ہے۔بُہت سارے گرجوں کی طرح سینٹ سلپس بھی ایک رومی صلیب کی شکل میں بنا ہوا تھا۔جس کا درمیانی حصّہ مرکزی قُربان گاہ کی طرح جاتے ہوئے ایک چھوٹے حصّے کو کاٹتا تھا۔اِن دونوں حصّوں کا ملاپ مرکزی محراب کے نیچے تھا۔اور یہ چرچ کا دل مانا جاتا تھا۔

آج کی رات سینٹ سلپس اپنا راز کہیں بھی نہیں چھُپا سکے گا۔

بائیں طرف سیلاس نے پہلی قطار کے اختتام پر دیکھا،وہ جگہ،جس کی نشاندہی کی گئی تھی۔

یہیں ہے۔۔۔۔۔

بھورے پتھریلے فرش میں گڑی پیتل کی ایک پٹی چمک رہی تھی۔ چرچ کے فرش پر یہ پٹی ایک سُنہری لکیر سی بنا رہی تھی۔اِس لکیر میں نشانات لگے ہوئے تھے۔سیلاس کو بتایا گیا تھا کہ یہ ایک شمسی گھڑی ہے،جو کہ دھوپ کے ساتھ ساتھ وقت بتاتی ہے۔

گلاب کی لکیر(Rose Line)

آہستگی سے سیلاس نے اپنے دائیں سے بائیں جاتی ہوئی اِس لکیر کو دیکھا،جو کہ ایک عجیب سے زاویے سے مُڑ رہی تھی۔ چرچ کی باقی تعمیر کے ساتھ اُس کا کوئی توازن نظر نہیں آرہا تھا۔مرکزی قُربان گاہ کے پاس وہ لکیر ایک بھدے زخم کی صورت میں چرچ کو چیرتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ جہاں سے یہ چرچ کے شُمالی حصّے میں جاکر ختم ہورہی تھی،ایک بُہت ہی غیر مُتوقع چیز موجود تھی۔اور وہاں ایک نہایت ہی غیر مُتوقع چیز موجود تھی۔ایک مصری ستون(Obelisk)۔

یہ ایک بُہت ہی بڑا مصری ستون تھا۔ جہاں سے سُنہری لکیر نوے درجے کے زاویے پر عمودی موڑ کاٹ رہی تھی۔ یہاں سے یہ تقریباً تینتیس فٹ آگے جا کر اِسی ستون کے بالکُل سامنے ختم ہو رہی تھی۔

اُنہوں نے وہ پتھر اِسی سُنہری لکیر میں چھُپایا تھا۔

جب سیلاس نے مُعلّم کو سینٹ سلپس کا بتایا تھا تو وہ یقین نہیں کر رہا تھا مگر جب اُس نے یہ بتایا کہ سب نے ہی اِس جگہ کا بتایا ہے تو وہ یقین کر گیا تھا۔ اُس نے جب یہ بتایا تھا کہ یہ پتھر سُنہری لکیر میں چھُپایا گیا ہے تو وہ شدید حیران ہوتھا۔

''مطلب کے گُلاب کی لکیر''۔

معلّم نے سیلاس کو فوراً اِس کی اہمیت بتائی تھی۔ ایک پیتل کی لکیر جو کہ چرچ کے فرش پر شمالاً جنوباً بنائی گئی ہے۔ یہ ایک قدیم شمسی گھڑی کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ سورج کی روشنی ہر روز ایک مُختلف زاویے سے اِس لکیر پر پڑتی تھی جس سے سالانہ تاریخیں ماپی جاتی تھیں۔ اِسے گُلاب کی لکیر کہا جاتا تھا۔ صدیوں سے گُلاب کی علامت نقشوں پر استعمال ہوتی آئی تھی، قدیم قُطب نُما میں پھول بنایا جاتا تھا جو کہ شمال، جنوب، مشرق، مغرب کی سمتوں کی نشاندہی کرتا تھا اور اِسے کُل بتیس حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ مزے کی بات ہے کہ گُلاب کے پھول میں عام طور پر پتیوں کی تعداد بھی بتیس ہی ہوتی ہے۔

گرینوچ میریڈین (جو کہ انگلستان میں واقع ہے) سے آج کل ساری دُنیا سے وقت کا تعین کیا جاتا ہے سے پہلے یہی لکیر تھی جہاں سے تمام دُنیا سے اوقات کے فرق کا تعین کیا جاتا تھا۔ ۱۸۸۸ میں گرینوچ کو تمام دُنیا کے اوقات کار سے فرق کے تعین کیلئے مانا گیا تھا مگر اِس سے پہلے سینٹ سلپس میں موجود سُنہری لکیر یا گُلاب کی لکیر اِس مقصد کیلئے استعمال ہوتی تھی۔

سیلاس ابھی تک گھُٹنوں کے بل جھُکا اِس بات کا اندازہ کر رہا تھا کہ کہیں اُسے کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ ایک لمحے کو اُسے دور ایک بالکونی میں حرکت محسوس ہوئی اور اُس نے مُڑ کر دیکھا مگر اُسے کوئی نظر نہیں آیا۔ میں اکیلا ہی ہوں۔ وہ مُسلسل تین دفعہ جھُک کر پھر کھڑا ہو گیا۔ اب اُس کا رُخ مصری ستون کی طرف تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اُسی لمحے روم کے لیونارڈو ڈا ونچی ائیر پورٹ پر طیارہ اُترتے ہی ارنگروسا ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ وہ کُچھ دیر کیلئے غنودگی میں چلا گیا تھا۔

''روم میں خوش آمدید''۔ انٹر کام سے خاتون کی سُریلی آواز سُنائی دی۔

اُٹھ کر سیدھا بیٹھتے ہوئے ارنگروسا نے اپنی پوشاک درست کی اور مُسکرا دیا۔ اِس دورے کیلئے وہ بُہت پُر جوش اور خوش تھا۔ وہ بہت عرصے سے دفاعی پالیسی پر قائم تھا۔ آج کی رات سب کُچھ تبدیل ہونے والا تھا۔ پانچ ماہ پہلے ارنگروسا یہ محسوس کر رہا تھا کہ سب کُچھ ختم ہو جائے گا۔ مگر آج، جیسے خُدا کی مرضی سے اِن مُشکلات کا حل خود ہی سامنے آ گیا تھا۔

خُدائی مداخلت۔

اگر منصوبہ کے مُطابق پیرس میں سب کُچھ ٹھیک ٹھاک ہو گیا تو ارنگروسا کے ہاتھ وہ کُچھ آ جائے گا جس سے وہ عیسائی دُنیا کا سب

سے طاقتور ترین شخص بن جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی Sella des Etats کے باہر کھڑی تھی، وہ کمرا جس میں دُنیا کے مشہور ترین پینٹنگ مونا لزا موجود تھی۔ اندر داخل ہونے سے پہلے اُس نے راہداری پر ایک نظر ڈالی۔ تقریباً بیس گز کے فاصلے پر اُس کے نانا کی لاش روشنیوں میں پڑی ہوئی تھی۔ اُس شدید پچھتاوے کا احساس ہوا جس نے اُسے اُداس کر ڈالا تھا۔ سانیئر نے پچھلے دس سال سے اُس بات کرنے کی بارہا کوششیں کی تھیں، مگر اُس پر اُن کوششوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اُس نے سانیئر کے بھیجے ہوۓ تمام خطوط، لفافے وغیرہ اپنے دراز میں بغیر پڑھے اور کھولے ڈال دیئے تھے۔ سوفی کے خیال میں اُس کے نانا نے اُسے دغا دیا تھا۔ وہ بہت سارے راز چھُپائے ہوئے تھا مگر اب وہ مر چُکا تھا۔ اور ایسا لگ رہا تھا کہ وہ دوسرے جہان سے اُسے پیغامات بجھوا رہا ہے، اُس سے سرگوشیاں کر رہا ہے۔

مونا لیزا۔

اُس نے لکڑی کے بڑے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اندر کی طرف دھکیلا۔ یہ کمرہ بھی سُرخ رنگ کی روشنی میں ڈوبا ہوا تھا اور یہ گرانڈ گیلری کے وسط سے دور تھا۔ اِس میں جانے کا ایک ہی راستہ تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی اُسے سامنے دیوار پر بوتچیلی کی پینٹنگ نظر آئی۔ اِس تصویر کے نیچے زائرین کے بیٹھنے کیلئے ایک ٹھیک ٹھاک بڑا صوفہ پڑا ہوا تھا۔ سوفی کو احساس ہو رہا تھا کہ وہ کوئی چیز بھول رہی ہے۔

الٹراوائلٹ پین۔ اُس نے دوبارہ راہداری پر نظر دوڑائی۔ اُس کے نانا کی لاش کے پاس ہی پولیس کا سامان پڑا ہوا تھا۔ اگر اُس کے نانا نے یہاں بھی کُچھ لکھا ہے تو یقیناً واٹر مار کر سے ہی لکھا ہو گا۔

سوفی نے ایک گہری سانس لی اور جلدی سے سانیئر کی لاش کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اپنے نانا کی لاش کی طرف دیکھنے سے گُریز برت رہی تھی۔ اُس کی توجہ صرف سامان کی طرف تھی۔ اُسے ایک الٹراوائلٹ پین نظر آ گیا جسے اُس نے اُٹھا کر اپنی سویٹر کی جیب میں ڈال کر تیزی سے دوبارہ سیلے ڈی ایٹاٹس کی طرف بڑھنے لگی۔

ابھی اُس نے قدم چوکھٹ پر رکھا ہی تھا کہ راہداری میں دبے دبے قدموں کی آواز سُنائی دی۔ ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ وہاں کون ہوسکتا ہے کہ یکدم سُرخ روشنی سے ایک سایہ نمودار ہوا اور وہ اُچھل پڑی۔

''تُم یہاں ہو'' وہ لینگڈن تھا، جو کہ دبی آواز میں بات کر رہا تھا۔

''رابرٹ میں نے تُمہیں کہا تھا نا کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ اگر فاش۔۔۔''

''تم جائے واردات پر کیوں گئی تھیں؟'' لینگڈن نے اُس کی بات بیچ میں سے ہی اُچک لی۔

''میں لائٹ پین لینے گئی تھی'' اُس نے لینگڈن کو پین دکھاتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''اگر میرے نانا نے میرے لئے کوئی پیغام چھوڑا ہے تو۔۔۔''

''سوفی۔سُنو''لینگڈن نے پھر اُس کی بات کاٹ ڈالی، اُس کی سانس چڑھی ہوئی تھی۔''وہ الفاظ پی۔ایس۔۔۔۔کیا تُمہارے لئے وہ الفاظ کوئی اہمیت رکھتے ہیں؟ کُچھ بھی؟''

اِس خدشے کہ پیشِ نظر کہ اُن کی آوازوں کی گونج راہداری میں نہ جائے۔اُس نے لینگڈن کو بازو سے پکڑ کر کمرے میں کھینچا اور دروازہ بند کر ڈالا۔

''میں نے تُمہیں بتایا تھا نا کہ اِن الفاظ کا مطلب پرنسس سوفی ہے''۔

''میں جانتا ہوں، مگر کیا تُم نے یہ الفاظ پہلے بھی کہیں دیکھے ہیں؟ کیا تُمہارا نانا یہ حروف کہیں اور استعمال کرتا تھا؟ جیسے مونوگرام یا پھر سٹیشنری پر مطلب خط لکھتے ہوئے''۔

لینگڈن کے سوال نے سوفی کو ہکا بکا کر ڈالا تھا۔سوفی نے واقعی یہ الفاظ دیکھے تھے، مونوگرام کی صورت میں۔یہ اُس کی نویں سالگرہ سے ایک دن پہلے کی بات تھی۔وہ گھر کی تلاشی لے رہی تھی کہ اپنے نانا کے چھُپائے ہوئے تُحفے تک پہنچ جائے۔اُس نے سارا گھر چھان مارا مگر اُسے کُچھ نہ ملا۔وہ اپنی سالگرہ کا تحفہ دیکھنے کیلئے بے چین تھی۔وہ یونہی بے ارادی طور پر اپنے نانا کے کمرے کے کھُلے دروازے سے اندر چلی گئی، اُسے پتہ تھا کہ وہ نیچے ہے۔وہاں اُس نے نانا کی دراز میں ایک چابی پڑی دیکھی تھی جس پر یہ حروف کندہ تھے، وہ اِسے دیکھ کر حیران تھی۔اِس دوران اُس کا نانا کمرے میں آ گیا تھا اور اُس نے سوفی کو بُری طرح ڈانٹا تھا، اِس سے پہلے سوفی کو نانا سے اتنی ڈانٹ نہیں پڑی تھی، سوفی نے نانا کو کہا تھا کہ وہ سمجھی تھی کہ یہ ایک نیکلیس ہے اور اُس کی سالگرہ کا تُحفہ ہے۔

دو دن بعد اُس نے نانا سے اُس چابی کے بارے میں پوچھا تھا مگر اُس کے نانا نے اُسے سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ یہ واقعہ بھول جائے کیونکہ یہ ایک بُہت قیمتی راز ہے البتہ اُس کے نانا نے کہا تھا کہ شاید ایک دن وہ یہ چابی اُسے دے دے۔سوفی کو پی۔ایس کے الفاظ کے بارے میں اُس نے بتایا تھا کہ اِس کا مطلب پرنسس سوفی ہے اور اُس دن کے بعد وہ اُسے پرنسس سوفی کے نام سے بُلاتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

خیالوں کی دُنیا سے واپس آتی ہوئی سوفی کو اپنے نُقصان کا احساس ایک بار پھر نہایت شدّت سے ہوا۔

''کیا یہ حروف تُم نے پہلے بھی دیکھے ہیں؟''

سوفی کو ایسا لگا جیسے اُس کا نانا راہداری سے اُسے آواز دے کر یہ کہہ رہا ہے کہ اِس بارے میں کسی سے بات مت کرنا۔وہ جانتی تھی کہ وہ اپنے نانا کو معاف کرنے میں ناکام رہی تھی مگر وہ سوچ رہی تھی کہ کیا اپنے نانا سے کیا ہوا وعدہ توڑ دے؟ اُس کا نانا کے اشاروں سے صاف واضح تھا کہ سوفی لینگڈن کی حاصل کرے۔سوفی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں بالکُل! جب میں بہت چھوٹی تھی تب''

''کہاں''

سوفی ہچکچائی۔''وہ چیز اُس کیلئے بہت اہمیت رکھتی تھی''۔

لینگڈن نے سوفی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔''دیکھو سوفی یہ بات بہت اہم ہے۔اگر تُم مُجھے بتا سکو تو شاید ہم مزید آگے بڑھ سکیں۔کیا یہ حروف، کسی کنول کے پھول کے ساتھ تو نہیں لکھے تھے؟''

سوفی کو محسوس ہوا کہ وہ حیرت سے پیچھے ہٹ رہی ہے۔''لیکن۔۔۔۔تُم کیسے یہ بات جان سکتے ہو؟''

لینگڈن نے سانس بھری اور دھیمی آواز میں بولا۔''اب مُجھے یقین ہو چلا ہے کہ تُمہارا نانا کسی خُفیہ تنظیم کا رُکن تھا۔ایک بہت قدیم اور نہایت پوشیدہ تنظیم کا''

سوفی کو اپنے معدے میں کھچاؤ کا احساس ہوا۔اُسے بھی اِس بات کا یقین تھا۔دس سال سے وہ یہ بات بھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ایک ایسا واقعہ جسے اُس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ناقابلِ معافی۔

''کنول کا پھول''لینگڈن بولا۔''اگر اِسے پی۔ایس کے الفاظ کے ساتھ دیکھا جائے تو یہ ایک خُفیہ تنظیم کی مُہر ہے''۔

''تُم یہ کیسے جانتے ہو؟''سوفی کو ڈر تھا کہ لینگڈن کہیں یہ نہ کہہ دے کہ وہ بھی اِس تنظیم کا رُکن ہے''۔

''میں اِس تنظیم کے بارے میں لکھتا رہتا ہوں''لینگڈن کی آواز میں بے پناہ جوش تھا۔''خُفیہ تنظیموں کی علامات کو پڑھنا ہی تو میرا کام ہے۔اِس تنظیم کا نام پریوری آف سیون ہے جس کی بُنیادیں فرانس میں ہیں مگر سارے یورپ سے بہت سارے طاقتور لوگ اِس کے رُکن ہیں دراصل یہ تنظیم دُنیا کی قدیم ترین تنظیموں میں سے ایک ہے''

سوفی نے اِس بارے میں کبھی نہیں سُنا تھا۔

لینگڈن اب تیز تیز بول رہا تھا۔''پریوری کی تاریخ نہایت مشہور شخصیات کی رُکنیت سے بھری ہوئی ہے۔تاریخ کے نہایت مانے ہوئے نام۔جن میں بوتیچیلی، نیوٹن، وکٹر ہیوگو۔۔۔۔''لینگڈن رُکا اور پھر بولا۔اُس کی آواز میں ایک عالمانہ اِسرار تھا۔''اور لیونارڈو ڈاونچی''۔

سوفی نے اُسے گھورا۔''کیا ڈاونچی کسی خُفیہ تنظیم کا رُکن تھا؟''

''ڈاونچی پریوری کا سربراہ بھی رہا تھا، ۱۵۱۰ سے ۱۵۱۹ تک۔اِس بات سے اندازہ کر لو کے تُمہارے نانا کو لیونارڈو سے کتنا انس تھا۔بلکہ تُمہارے نانا اور لیونارڈو میں کافی مماثلت بھی تھی جس کی یہی وجہ ہے۔لیونارڈو بھی علامات کا ماہر تھا، فطرت پرستی، نُسوانی دیویاں، اور چرچ کی مُخالفت۔پریوری کی تاریخ مُقدس نُسوانیت کی تکریم سے بھری پڑی ہے''۔

''تُم مُجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ یہ تنظیم کسی پُرانے زمانے کی دیوی کی ماننے والی تھی؟''

''ہاں بالکُل!''لیکن اِس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ تنظیم ایک قدیم راز کی مُحافظ بھی ہے۔ایک ایسا راز جو اِس تنظیم کو نہایت طاقتور بناتا ہے''

اگرچہ لینگڈن کی آنکھوں میں پُختہ یقین کی چمک تھی مگر سوفی کیلئے یہ بات ناقابلِ قبول تھی۔ایک خُفیہ تنظیم، دیویوں کی عبادت کرنے والی تنظیم۔لیونارڈو بھی کسی زمانے میں اِس کا سربراہ رہ چُکا ہے؟ یہ سب کُچھ نہایت عجیب محسوس ہو رہا تھا۔وہ اِن تمام

باتوں کو قبول نہیں کر پارہی تھی مگر اُس کا دماغ دس سال پہلے والے واقعے کی طرف چلا گیا۔ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی اُسے یقین نہیں آیا تھا۔

''پریوری کے زندہ ارکان کی شناخت نہایت خُفیہ رکھی جاتی ہے'' لینگڈن نے کہا۔ ''لیکن پی۔ ایس اور کنول کا پھول، یہ دو چیزیں جو تُم بچپن میں خود دیکھ بھی چُکی ہو، اِن کا تعلق صرف اور صرف پریوری سے ہی ہوسکتا ہے''۔

سوفی کو احساس ہوا کہ لینگڈن اُس کے نانا کے بارے میں اُس کی سوچ سے زیادہ جانتا ہے۔ اِس امریکن پروفیسر کے پاس یقیناً اِس حوالے سے معلومات کا خزانہ ہوگا۔ لیکن یہ جگہ اِس گفتگو کیلئے معقول نہیں تھی۔

''میں یہ نہیں چاہتی کہ تُم گرفتار ہو جاؤ۔ رابرٹ ہمیں ابھی بہت سی باتیں کرنا ہیں۔ تُمہیں چلے جانا چاہیئے۔ جاؤ!''

☆☆☆☆☆☆☆

''میں کہیں نہیں جا رہا''۔ لینگڈن جب بولا تو اُسے اپنی ہی آواز ایک نہات کمزور سی سرگوشی کی طرح محسوس ہوئی۔ وہ کہیں نہیں جانا چاہتا تھا۔ وہ اب کسی اور دُنیا میں کھویا ہوا تھا۔ ایک ایسی دُنیا جہاں خُفیہ راز آشکار ہو رہے ہیں۔ ایک ایسی دُنیا جہاں تاریک ساؤں کے پیچھے چھُپی تاریخ سامنے آرہی ہے۔

آہستگی سے، وہ مُڑا اور دھندلی سُرخ روشنی میں مونا لزا کی طرف دیکھا۔

کنول کا پھول، لزا کا پھول۔ مونا لزا۔

یہ سب کُچھ آپس میں جُڑا ہوا تھا، ایک خاموش سی موسیقی پریوری اور لیونارڈو ڈا ونچی کے رازوں کی گونج بن رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کُچھ میل دور، لیس انوالیڈز سے پرے دریا کے کنارے پر، ٹرک کا حیران ڈرائیور پولیس کے گھیرے میں کھڑا تھا۔ جب ٹرک کے عقبی حصے سے صابن کی ٹکیا برآمد ہوئی جس پر وہ آلہ چپکا ہوا تھا تو فاش کے گلے سے ایک غُصیلی غراہٹ نکل گئی۔

سیلاس نے سینٹ سلپس کے مینار کو دیکھا۔ اُس کی نظریں سنگِ مرمر کے اِس اونچے ستون پر جم گئی تھیں۔

اُسے اپنے عضلات میں تناؤ محسوس ہوا۔ اُس نے اِدھر اُدھر سر گھُمایا اور دیکھا کہ کوئی اُسے دیکھ تو نہیں رہا۔ پھر وہ مینار کی بُنیاد پر جھُک گیا، احتراماً نہیں ضرورتاً۔

قیمتی پتھر گُلاب کی لکیر کے نیچے ہے۔

سینٹ سلپس کے مینار کی بُنیاد میں۔

تنظیم کے تمام ارکان نے یہی بتایا تھا۔

اب وہ اپنے گھٹنوں پر جھُکا سنگِ مرمر کے فرش پر ہاتھ دوڑا رہا تھا مگر اُسے کوئی درز محسوس نہ ہوئی، نہ ہی اُسے ایسا کوئی نشان نظر آیا جس سے یہ محسوس ہوتا کہ کوئی ٹائل حرکت کرسکتی ہے۔ اُس نے سنگِ مرمر کے فرش کو ہاتھوں سے تھپکنا شُروع کردیا۔ وہ کوشش کر رہا تھا کہ پیتل کی بنی ہوئی لکیر کے نزدیک ہی رہے۔ اُس نے اِس لکیر کے ساتھ کی تمام ٹائلوں کو بجا کر دیکھا، آخر کار ایک ٹائل

میں سے ایسی آواز آئی جیسے اِس کے نیچے کھوکھلی جگہ ہے۔ وہ مُسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور کوئی ایسی چیز ڈھونڈنے لگا جس سے ٹائل کو باہر نکال سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اوپر بالکونی میں چھُپی سسٹر سینڈرین نے ایک بے چین سانس بھری۔ اُس کے بدترین خدشات کی تصدیق ہوگئی تھی۔ آنے والا واقعی کسی خاص مقصد کے تحت آیا تھا۔ کوئی پوشیدہ مقصد۔ وہ صرف اِس چرچ کی مُنتظمہ ہی نہیں تھی بلکہ ایک راز کی نگران بھی تھی۔ ایک ایسا راز جو بہت عرصہ پہلے اُسے سونپا گیا تھا۔ ایک اجنبی انسان کا چرچ میں آکر مینارے کے پاس جانا خطرے کا نشان تھا۔ تنظیم کی طرف سے خطرے کا نشان۔

خطرے کی خاموش اطلاع۔

☆☆☆☆☆☆☆

پیرس میں امریکی سفارتخانہ گیبرئیل ایونیو پر، شامزے لیزے کے شمال میں واقع ہے۔ تین ایکڑ کے رقبے پر پھیلی ہوئے امریکن سفارتخانےکی زمین پر قدم رکھنے کا مطلب امریکن سرزمین پر کھڑا ہونا تھا۔ وہاں صرف وہی قانون لاگو تھے جو امریکہ کی اپنی سرزمین پر لاگو ہوتے ہیں۔

سفارتخانے کی نائٹ شفٹ کی آپریٹر ٹائم میگزین کا بین الاقوامی شمارہ پڑھ رہی تھی جب ٹیلی فون کی گھنٹی بج اُٹھی۔

''امریکن سفارتخانہ'' اُس نے فون اُٹھا کر کہا۔

''شب بخیر'' انگریزی زبان میں بولنے والے کا لہجہ فرانسیسی تھا۔ ''مُجھے کُچھ مدد چاہیئے۔ مُجھے بتایا گیا تھا کہ تُمہارے آٹومیٹک سسٹم پر میرے لئے کوئی پیغام موجود ہے۔ میرا نام رابرٹ لینگڈن ہے اور بدقسمتی سے میں اپنا تین ہندسوں والا کوڈ بھول گیا ہوں۔ اگر آپ میری مدد کردیں تو میں شُکر گُزار ہوں گا''۔

آپریٹر کے چہرے پر مخمصے کے آثار تھے۔ ''معاف کیجئے گا جناب، آپ کا پیغام تو پھر کافی پُرانا ہوگا۔ یہ سسٹم تو دو سال پہلے ختم کر دیا گیا تھا۔ اور اب تو پانچ ہندسوں والا کوڈ چلتا ہے۔ آپ کو اِس پیغام کے بارے میں کس نے بتایا تھا؟''

''کیا آپ کے پاس آٹومیٹک سسٹم نہیں ہے؟''

''نہیں جناب، مگر آپ کا پیغام ہمارے سروس ڈیپارٹمنٹ میں لکھ لیا گیا ہوگا۔ آپ کا نام کیا ہے؟''

مگر دوسری طرف فون بند ہو چُکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فاش دریائے سین کے کنارے پر تیز تیز قدم اُٹھا رہا تھا۔ وہ ہکا بکا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ لینگڈن نے کوئی مقامی نمبر ملایا تھا، اُس کے بعد تین ہندسوں والا کوڈ ملایا تھا اور پھر پیغام سُنا تھا۔ اگر لینگڈن نے سفارتخانے فون نہیں کیا تھا تو پھر کس کا نمبر ملایا تھا؟

اپنے موبائل فون کو دیکھتے ہوئے فاش کو احساس ہوا کہ اِس کا جواب تو اِسی فون میں موجود ہے کیونکہ لینگڈن نے یہی فون

استعمال کیا تھا۔ اُس نے موبائل فون کے بٹن دبانا شُروع کئے اور کال لسٹ میں جا کر دیکھنے لگا۔ آخر کار فون نمبر اُس کی نظروں کے سامنے آ گیا۔ یہ پیرس کا نمبر تھا جس کے آخر میں ملایا جانے والا کوڈ تین ہندسوں کا تھا۔ ۴۵۴۔

اُس نے فون نمبر ملا دیا۔ دو بار گھنٹی بجنے کے بعد رابطہ قائم ہو گیا اور ایک نُسوانی آواز سُنائی دی۔

''خوش آمدید! یہ سوفی نیویو ہے۔۔۔۔۔۔'' چلنا شُروع ہو گئی تھی۔

فاش کی رگوں میں خُون تیزی سے گردش کرنا شُروع ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

مونالزا دُنیا کی سب سے مشہور پینٹنگ جانی جاتی ہے۔ اِس کی اونچائی اکتیس انچ اور چوڑائی اکیس انچ تھی۔ مزے کی بات ہے کہ پیرس کی دُکانوں میں اِس کے جو پوسٹر فروخت کئے جاتے تھے وہ دراصل پینٹنگ سے بڑے ہوتے ہیں۔ کمرے کی شمال مغربی دیوار پر لگی اِس پینٹنگ کے سامنے دو انچ موٹا حفاظتی شیشہ لگایا گیا ہے۔ یہ لکڑی پر بنائی گئی پینٹنگ ہے جس کا دُھندلا ماحول ڈاونچی کے Sfumato انداز میں ہے۔ یہ ایک ایسا اندازِ مُصوّری ہے جس میں فن پارے میں موجود ایک چیز دوسری چیز میں ڈھلتی دکھائی دیتی ہے۔ لوورے میں آنے کے بعد مونالزا دو دفعہ چوری ہو چُکی تھی۔ چوری کا آخری واقعہ ۱۹۱۱ میں پیش آیا تھا تب پیرس کے شہری اِتنے افسردہ ہوئے تھے کہ وہ باہر سڑکوں پر نکل کر آہ و زاری کرتے تھے اور اخباروں میں چور سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ پینٹنگ واپس کر دے۔ اِس کے بدلے میں اُسے لاکھوں فرانکس دینے کا اعلان بھی کیا گیا تھا مگر پینٹنگ واپس نہ آئی بلکہ دو سال بعد فلورنس کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود صندوق سے برآمد ہوئی تھی۔

لینگڈن سوفی کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر چُکا تھا۔ سوفی نے مونالزا کی طرف بڑھتے ہوئے لائٹ پین روشن کر دیا۔ اُن کے سامنے فرش پر نیلے رنگ کی روشنی پھیل گئی۔ اُس نے فرش پر اِدھر اُدھر روشنی ڈالی کہ کہیں کُچھ لکھا نظر آ جائے۔ لینگڈن سوفی کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا اور اُسے اپنے اعصاب میں کھچاؤ محسوس ہو رہا تھا۔ وہ ایک جوش محسوس کر رہا تھا۔ شاید اِس کی وجہ دُنیا کی نہایت مشہور ترین پینٹنگز تھیں۔ وہ سوفی کے پین سے نکلنے والی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

لینگڈن کو اب وہ شیشہ نظر آنے لگا تھا جس کے پیچھے مُسکراتی ہوئی مونالیزا قید تھی۔ یہی مُسکراہٹ اِس کی وجہ شُہرت تھی مگر لینگڈن جانتا تھا کہ دراصل اس کی شہرت کی وجہ صرف یہ تھی کہ لیونارڈو ڈاونچی کے مُطابق یہ اُس کی سب سے بہترین پینٹنگ تھی۔ وہ جہاں بھی جاتا تھا یہ پینٹنگ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ اور اگر اُس سے کوئی سوال کرتا تھا کہ یہ پینٹنگ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ کیوں رکھتا ہے تو وہ یہ جواب دیتا تھا کہ نُسوانی حُسن کے اِس شاہکار کو خود سے جُدا کرنا نہایت مُشکل ہے۔

فن کے بعض ماہرین کا کہنا تھا کہ لیونارڈو کی اِس پینٹنگ سے محبت کی وجہ کُچھ اور تھی، اُس نے پینٹنگ کی نچلی تہوں میں ایک اور پینٹنگ کی صورت میں کوئی خُفیہ پیغام چھوڑا تھا۔

لینگڈن کے خیال میں مونالیزا کے بارے میں مشہور باتیں بس یونہی سی تھیں۔ وہ جانتا تھا کہ ڈاونچی نے مونالیزا کو اس طرح پینٹ کیا ہے کہ مونالیزا کی بائیں طرف دائیں طرف سے کُچھ بڑی دکھائی دیتی ہے۔ تاریخ میں عورت کو بائیں طرف اور مرد کو

دائیں طرف سے ظاہر کیا جاتا تھا۔ ڈاونچی نُسوانیت کا ایک بہت بڑا شائق تھا۔ اور وہ مرد و عورت کے درمیان توازن کا قائل تھا۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ مونالیزا دراصل لیونارڈو کی اپنی صورت کا نُسوانی عکس تھی اور لیونارڈو نے خود اپنی جو تصویر بنائی تھی اُس میں اور مونالیزا میں کافی مماثلت تھی۔

لینگڈن کو ایک لیکچر یاد آیا جس میں اُس نے وہاں بیٹھے طالبعلموں کو بتایا تھا کہ قدیم میں مصر میں زرخیزی کا دیوتا آمون کو مانا جاتا تھا اور مشہور دیوی ایسیس کو لاایسا (La.Isa) کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔

آمون۔ لاایسا۔ مونالیزا

گویا ڈاونچی نے مُذکر دیوتا اور مونث دیوی کو ایک ہی تصویر میں دکھا کر مردانیت اور نُسوانیت کے توازن کو دکھانے کی کوشش کی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

'میرا نانا یہاں آیا تھا'' مونالزا دس فُٹ کے فاصلے پر تھی جب سوفی نے اچانک اپنے گُھٹنوں پر جُھکتے ہوئے کہا۔ اُس نے چوبی فرش پر پڑے ہوئے دھبے کی طرف اشارہ کیا۔ پہلے تو لینگڈن کو کُچھ نظر نہ آیا مگر جب اُس نے جھک کر دیکھا تو فرش پر خون کا سوکھا ہوا دھبہ نظر آنے لگا۔ سوفی ٹھیک کہہ رہی تھی۔ سانیز واقعی مرنے سے پہلے یہاں آیا تھا۔

''وہ کسی خاص مقصد کے تحت یہاں آیا ہو گا'' سوفی کا لہجہ دبہ دبہ تھا۔ ''اُس نے یہاں ضرور میرے لئے کوئی پیغام چھوڑا ہے''۔

اُس نے تیزی سے مونالیزا کی طرف قدم بڑھائے۔ ساتھ ساتھ وہ فرش پر روشنی ڈالتی جا رہی تھی۔

''یہاں کُچھ بھی نہیں ہے''

اِسی وقت لینگڈن کو مونالیزا کے شیشے پر قرمزی رنگ کی ہلکی سی چمک دکھائی دی۔ اُس نے سوفی کو کلائی پکڑ کر پین کی روشنی کا رُخ شیشے کی طرف موڑ دیا۔

وہ دونوں اپنی جگہ جم کر رہ گئے تھے۔ شیشے پر، چھ الفاظ جگمگا رہے تھے، بالکل مونالیزا کے چہرے کے سامنے۔

☆☆☆☆☆☆☆

کولیٹ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ فاش نے اُسے فون پر بتا رہا تھا کہ ٹرک سے لینگڈن کی بجائے صابن کی ٹکیا برآمد ہوئی تھی جس کے ساتھ جی۔ پی۔ ایس ٹریکنگ ڈاٹ چپکا ہوا تھا۔ ''مگر لینگڈن کو اس کا علم کیسے ہوا؟؟''

''سوفی نیویو'' فاش نے جواب دیا۔ ''یقیناً اُسی نے بتایا ہو گا''۔

''لیکن کیوں؟''

''میں نے سوفی کے نمبر پر جو ریکارڈ شُدہ پیغام سُنا ہے اُس سے تو یہی سامنے آتا ہے''۔

کولیٹ گُنگ تھا کہ سوفی نے ایسا کیوں کیا؟ فاش کے پاس تو اب پکا ثبوت تھا کہ سوفی نے پولیس کی تفتیش میں رخنہ اندازی کی ہے۔ کولیٹ یقین ہو گیا تھا کہ سوفی نہ صرف مُلازمت سے ہاتھ دھو بیٹھے گی بلکہ وہ جیل بھی جا سکتی ہے۔ ''لیکن کیپٹن۔۔۔ ابھی

لینگڈن کہاں ہے؟''

''کیا میوزیم کے اندر کہیں خطرے کی گھنٹی تو نہیں بجی؟''

''نہیں جناب''۔

''اور کوئی گرانڈ گیلری کے گیٹ سے باہر تو نہیں آیا؟''

''نہیں لوورے کا ایک گارڈ اُدھر داخلی دروازے پر موجود ہے''۔

''اچھا تو پھر لینگڈن لوورے کے اندر ہی ہوگا''

''اندر؟ مگر وہ اندر کیا کر رہا ہوگا؟''

''کیا لوورے کے گارڈ کے پاس اسلحہ ہے؟''

'جی ہاں جناب''۔

''اُسے اندر بھیجو'' فاش نے حُکم دیا۔ ''میں نہیں چاہتا کہ لینگڈن فرار ہو جائے'' فاش کہتے کہتے رُکا اور پھر بولا۔ ''اور گارڈ کو یہ بھی بتا دینا کہ سوفی بھی اندر موجود ہو سکتی ہے''۔

''مگر وہ تو جا چکی ہے''

''کیا تُم نے اُسے جاتے ہوئے دیکھا تھا؟''

''نہیں جناب مگر۔۔۔۔۔''

''کسی نے بھی اُسے جاتے ہوئے نہیں دیکھا''۔

کولیٹ حیران تھا کہ وہ ابھی تک اندر کیا کر رہی ہے؟

''اب تُم اِس معاملے کو سنبھالو'' فاش نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ''میری واپسی تک وہ تُمہاری گرفت میں ہونے چاہئیں''۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹرک کے جاتے ہی، فاش نے اپنے آدمیوں کو واپسی کا حُکم دیا۔ لینگڈن مُشکل شکار ثابت ہو رہا تھا، اور سوفی بھی اُس کی مدد کر رہی تھی، وہ مزید مُشکل بھی ثابت ہو سکتا تھا اس لئے فاش اب کوئی اور خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ اُس نے اپنے آدھے آدمیوں کو لوورے جانے کا حُکم دیا اور باقی کو وہاں جانے کی ہدایت کی جہاں اُس کے خیال میں لینگڈن جا سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کی حیرت سے بھرپور نگاہیں اُن الفاظ پر جمی ہوئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ یہ الفاظ ہوا میں معلق ہیں، اور مونا لیزا کی پُراسرار مُسکراہٹ پر پردہ ڈال رہے ہیں۔

''پریوری'' لینگڈن نے سرگوشی کی۔ ''یہ تو ثابت کر رہے ہیں کہ تُمہارا نانا پریوری کا رُکن تھا''۔

سوفی نے اُسے اُلجھی نظروں سے دیکھا۔ ''اِن الفاظ کا پریوری سے کیا تعلق؟''

''ہاں'' لینگڈن نے سر ہلایا۔ ''یہ پریوری کا نہایت بُنیادی فلسفہ ہے''۔

سوفی بھی حیرت سے الفاظ دیکھ رہی تھی جو کہ مونا لیزا کے چہرے پر چمکتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

SO THE DARK THE CON OF MAN

''سوفی'' لینگڈن بولا۔ ''پریوری کی وہ روایات جن میں وہ دیویوں کی تکریم کرتے ہیں، دراصل اِس بنیاد پر قائم ہے کہ چرچ کے ابتدائی رہنماؤں نے اِس دُنیا کو دھوکے اور جھوٹ کی وجہ سے سیاہ کر ڈالا ہے''۔

سوفی خاموشی سے اُن الفاظ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''پریوری یہ یقین رکھتی ہے کہ قسطنطین اور اُس کے جانشینوں نے اِس دُنیا کو نسوانی فطرت پرستی سے نکال کر مردانہ عیسائیت کے راستے پر ڈال دیا تھا، اُنہوں نے ایک ایسی پروپیگنڈا مُہم چلائی تھی کہ مُقدس نسوانیت کو رُسوا کر کے دیویوں کو جدید مذہب سے بالکل نکال دیا جائے''۔

سوفی کے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے۔ ''میرے نانا نے مُجھے اِس جگہ آنے کا اشارہ دیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ اِس اشارے میں مزید بھی کُچھ پوشیدہ ہے''۔

لینگڈن جان گیا تھا کہ وہ اِن الفاظ کو بھی کوئی کوڈ سمجھ رہی ہے۔ اگر اِس کا کوئی پوشیدہ مطلب تھا بھی تو فی الحال لینگڈن یہ نہیں جانتا تھا۔ اُس کے دماغ میں سانیئر کے لکھے ہوئے وہ الفاظ گونج رہے تھے۔

انسان کا دھوکہ کتنا تاریک ہوتا ہے (So Dark the Con of Man)۔ واقعی بہت تاریک۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ عیسائی چرچ آج کل کی دُنیا میں نہایت اچھے کام کر رہا ہے مگر اِس چرچ کی تاریخ ظُلم وستم اور دھوکے بازی پر مُشتمل تھی۔ تین سو سال تک اِس چرچ نے فطرت پرستی کو مٹانے کیلئے ظالمانہ اقدامات کئے تھے۔

قرونِ وسطیٰ میں عیسائی چرچ نے تاریخ کی سب سے ظالمانہ کتاب بھی لکھی تھی جس کا نام ''چڑیلوں کا ہتھوڑا'' (Hammer of Witches) تھا۔ اِس کتاب میں آزاد خیال عورتوں کے خطرات کے بارے میں آگاہ کیا گیا تھا اور یہ رہنمائی بھی کی گئی تھی کہ اِن عورتوں سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پادریوں کے خیال میں اِن عورتوں کی روحوں پر شیطان قابض تھا اِس لئے اِن سے نجات ضروری تھی۔ چرچ نے اِس دوران لاکھوں عورتوں کا قتلِ عام کیا جن میں نہایت ذہین عالمائیں، راہبائیں بھی شامل تھیں۔ چرچ کے خیال میں دائیوں کو بھی سزا کا مُستحق ٹھہرایا گیا تھا کیونکہ وہ پیدائش کے دوران زچہ کا دردکم کرنے کی کوشش کرتی ہیں جو کہ ایک گُناہ ہے کیونکہ پیدائش کے دوران ہونے والا درد خُدا کی طرف سے عورت کیلئے ایک سزا ہے اُس گناہ کی سزا جو کہ حوّا نے جنت کا پھل کھا کر کی تھی۔ اور یہ سزا عورت آج تک بھگت رہی ہے۔

''رابرٹ'' سوفی کی سرگوشی رابرٹ کو خیالوں کی دُنیا سے باہر نکال لائی۔ ''کوئی آ رہا ہے''۔

رابرٹ کو راہداری میں سے آتے قدموں کی آواز سُنائی دی۔

''ادھر آ جاؤ'' سوفی نے پین کی روشنی بُجھائی اور کمرہ یکدم اندھیرے میں ڈُوب گیا۔ ایک لمحے کیلئے لینگڈن کو لگا جیسے وہ اندھا ہو

گیا ہے۔ اُسے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ سوفی نے اُسے کہاں آنے کو کہا ہے۔ لیکن پھر اُسے سوفی کا سایہ کمرے کے وسط میں جاتا نظر آیا، وہ صوفے کی طرف چلی گئی تھی، آخر کار وہ جھک کر صوفے کے پیچھے غائب ہوگئی۔ ابھی لینگڈن صوفی کے پیچھے جانے ہی والا تھا کہ ایک آواز سُن کر اُس کے قدم وہیں جم گئے۔

''ہاتھ اوپر اُٹھالو''۔

کمرے کے دروازے سے سیکورٹی یونیفارم میں ملبوس ایک ادھیڑ عُمر آدمی داخل ہو رہا تھا۔ اُس کے ہاتھوں میں پستول تھا جس کا رُخ لینگڈن کی طرف تھا۔ پستول دیکھتے ہی لینگڈن کے ہاتھ اوپر کی طرف اُٹھ گئے۔

''نیچے لیٹ جاؤ'' گارڈ کا لہجہ تحکمانہ تھا۔ لینگڈن نے بات ماننے میں کوئی تامل نہ کیا۔ گارڈ اب لینگڈن کے نزدیک پہنچ گیا تھا اُس نے لینگڈن کو اپنی لات دے ماری۔

''اپنا مُنہ فرش کی طرف کرلو'' اُس نے پستول لہراتے ہوئے کہا اور لینگڈن نے اپنا مُنہ فرش کی طرف کرلیا۔

لینگڈن کی ٹانگیں اور بازو پھیلے ہوئے تھے اور اُس کا مُنہ فرش کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اُسے ایسا لگا جیسے وہ بھی ایک ویٹرووین مین ہے مگر اُلٹا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس نے بھاری فولادی سٹینڈ اُٹھایا اور مینار کی طرف چل پڑا۔ اُس نے سنگِ مرمر کے فرش پر نظر ڈالی۔ وہ جانتا تھا کہ شور کے بغیر سنگِ مرمر نہیں ہٹا سکے گا۔ فولادی سٹینڈ سے لگائی گئی چوٹ کی آواز سارے چرچ میں گونجے گی۔ ہوسکتا ہے کہ بوڑھی راہبہ بھی یہ آواز سُن لے۔ سیلاس ایسا کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ اُس نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی کہ کہیں سے کوئی کپڑا مل جائے جسے وہ سٹینڈ کے سرے پر لپیٹ سکے۔ اُسے قُربان گاہ پر لینن کا کپڑا نظر آیا مگر اُس نے وہ کپڑا استعمال کرنے کا خیال رد کر دیا۔ آخر کار اُس نے اپنی پوشاک سٹینڈ پر لپیٹنے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے اپنی پوشاک اُتاری اور فولادی سٹینڈ کے گرد لپیٹ لی۔

پھر اُس نے سٹینڈ کو پکڑا اور کھوکھلے فرش پر چوٹ لگائی۔ ایک دبی دبی آواز پیدا ہوئی۔ سنگِ مرمر اپنی جگہ پر قائم تھا۔ اُس نے سٹینڈ کو تھوڑی زیادہ قوت سے پتھر پر مارا مگر پھر بھی کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ تیسری دفعہ مزید قوت سے سٹینڈ مارنے پر ایک ہلکے سے جھماکے کی آواز آئی۔ سنگِ مرمر ٹوٹ چُکا تھا۔ اور نیچے خالی جگہ نظر آ رہی تھی۔

ضرور یہ کوئی خُفیہ خانہ ہے۔ سیلاس نے جلدی سے جھک کر سنگِ مرمر کے ٹکڑے ہٹائے اور اپنا ہاتھ خالی جگہ میں ڈال دیا۔ پہلے تو اُسے کُچھ محسوس نہ ہوا، یوں لگ رہا تھا کہ نیچے کُچھ نہیں ہے۔ مگر ذرا نیچے جا کر اُس کے ہاتھ کسی پتھریلی چیز سے ٹکرائے۔ اُس نے اُسے تھامنے کی کوشش کی۔ آخر کار تھوڑی کوشش کے بعد وہ کامیاب ہوگیا۔ یہ پتھر سے بنی ایک تختی تھی۔ اُس نے اِسے ہاتھ میں اُٹھایا اور اِس کا جائزہ لینے لگا۔ اُسے لگا کہ اِس پر کچھ الفاظ کُندہ ہیں۔ سیلاس کا خیال تھا کہ قیمتی پتھر پر کوئی نقشہ بنا ہوگا، لیکن جب اُس نے تختی کو صاف کر کے وہ الفاظ پڑھے تو اُسے شدید حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ اِس پر صرف ایک لفظ اور چند ہندسے تھے۔

ایوب ۱۱:۳۸

یہ تو انجیل کی کسی آیت کا حوالہ ہے۔ وہ پوشیدہ چیز جس کی تلاش کیجا رہی تھی اُس کا اشارہ انجیل کی آیت کے حوالے سے دیا گیا تھا۔ تنظیم گویا خُدائی راستے پر چلنے والوں کا مذاق اُڑا رہی تھی۔

کتابِ ایوب۔ سبق ۳۸ آیت ۱۱

اگرچہ سیلاس کو یہ آیت زبانی یاد نہیں تھی مگر وہ جانتا تھا کہ کتابِ ایوب ایک ایسے آدمی کی داستان ہے جو خُدا پر مضبوط ایمان رکھتا تھا اور ہر آزمائش پر پورا اُترا تھا۔ اُس نے اپنے کاندھوں سے مُڑ کر پیچھے دیکھا تو اُسے قُربان گاہ کے اوپر چمڑے کی جلد میں لپٹا انجیل کا نُسخہ نظر آیا۔ اُس کے چہرے پر مُسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

سسٹر سینڈرین لرز رہی تھی۔ چند لمحے پہلے وہ سوچ رہی تھی کہ اپنے کمرے میں جا کر اُن احکامات پر عمل کرے جو اُسے کُچھ عرصہ پہلے دیئے گئے تھے مگر جب سیلاس نے اپنی پوشاک اُتاری تو اُس پر ہیبت طاری ہوگئی تھی۔ اُسے سیلاس کی پُشت پر زخموں کے نشان اُسے نظر آ رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اِس آدمی کو بے دردی کے ساتھ کوڑے مارے گئے ہوں۔ اُس نے سیلاس کی ران کے گرد لپٹا ہوا خون آلود بیلٹ بھی دیکھا تھا جس سے ابھی بھی خون ٹپک رہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اوپس دائی کے نظریات عجیب وغریب ہیں مگر مزید حیرت کی بات یہ تھی کہ اوپس ڈائی قیمتی پتھر کے کھوج میں تھی۔ وہ حیران تھی کہ اُنہیں سینٹ سلپس کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟

سیلاس اب پوشاک پہن کر پتھر کی تختی اُٹھا کا جائزہ لے رہا تھا۔ سسٹر سینڈرین بالکونی سے نکلی اور دبے قدموں اپنے کمرے کی طرف چل پڑی۔ اندر داخل ہو کر وہ اپنے بستر کے پاس گھٹنوں کے بل جھُکی اور نیچے سے ایک سر بمہر لفافہ نکال لیا جو نہ جانے کتنے برسوں سے وہاں موجود تھا۔ اُس نے لفافہ پھاڑ کر ایک کاغذ باہر نکالا، جس پر پیرس کے چار ٹیلیفون نمبر لکھے ہوئے تھے۔ لرزتے ہاتھوں سے اُس نے ٹیلیفون اپنی طرف کھینچ لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس نے تختی قُربان گاہ کے اوپر رکھی اور انجیل کا نُسخہ اُٹھا کر اُسے کھولا۔ صفحات پلٹتے ہوئے وہ عہد نامہ قدیم کی کتابِ ایوب پر پہنچ گیا اور اُس کے سبق نمبر ۳۸ کھول لیا۔ وہ گیارہویں آیت پر پہنچا تو اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

اور اُسے احساس ہوا کہ کچھ غلط ہے۔

HITHERTO SHALT THOU COME, BUT NO FURTHER

(یہاں تک تُو آسکتا ہے اِس کے آگے نہیں)

☆☆☆☆☆☆☆

سیکورٹی وارڈن، کلاڈ گروو ارڈ غُصے سے کانپ رہا تھا، وہ لیٹے ہوئے لینگڈن پر پستول تانے کھڑا تھا۔ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا

کہ یاک سانئرٔ کے قاتل کوٹکڑے ٹکڑے کرڈالے۔سانئرٔ اُس کیلئے مہربان باپ کی حیثیت رکھتا تھا۔مگر وہ جانتا تھا کہ لینگڈن کو نُقصان پہنچانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ جو سختی اور اذیّت لینگڈن کو فرانس کی جیل میں بھُگتنی پڑے گی ، اُس سے تو موت آسان ہے۔

گرووارڈ نے اپنا واکی ٹا کی اُتارا اور اپنے آدمیوں سے رابطہ کرنے لگا۔لیکن واکی ٹا کی مُستقل شور کی آواز نکال رہا تھا۔اُسے خیال آیا کہ اِس کمرے میں نسب حفاظتی الیکٹرونک سسٹم کی وجہ سے سگنل نہیں آتے تھے اِس لئے اُسے دروازے تک تو جانا پڑے گا تا کہ کُچھ سگنل آجائیں۔لینگڈن پر بدستور پستول تانے، وہ پیچھے ہٹا، ابھی وہ تھوڑا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اُسے کمرے میں حرکت کے آثار محسوس ہوئے۔کمرے کے وسط میں ایک سایہ حرکت کر رہا تھا۔اُسے محسوس ہوا کہ یہ کوئی عورت ہے جو تیز تیز اُس کی طرف آرہی تھی۔اُس عورت کے ہاتھ میں روشنی تھی، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی چیز ڈھونڈ رہی ہے۔

''کون ہوتُم ؟'' گرووارڈ نے پُکارا۔اُس کی رگوں میں خون کی گردش تیز ہوگئی تھی۔وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اپنا پستول لینگڈن پر تانے رکھے یا اُس عورت کونشانے پر رکھے۔''جواب دو، کون ہوتُم''۔

''میں سوفی نیویو ہوں'' دوسری طرف سے پُرسکون لہجے میں جواب آیا۔گرووارڈ کے دماغ کے نہاں خانوں میں کہیں یہ نام موجود تھا۔سوفی۔۔۔۔سوفی نیویو۔۔۔۔۔سانئرٔ کی نواسی۔۔وہ جب چھوٹی ہوا کرتی تھی تو اکثر میوزیم میں آیا کرتی تھی۔لیکن وہ بہت پُرانی بات تھی۔گرووارڈ کے خیال میں یہ عورت سوفی نہیں ہوسکتی تھی۔اور اگر وہ سوفی تھی بھی تو اُس پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا تھا کیونکہ بہت عرصہ پہلے سانئرٔ اور سوفی کے علحدہ ہوگئے تھے۔

''تُم مُجھے جانتے ہونا'' سوفی نے کہا۔''رابرٹ لینگڈن نے میرے نانا کوقتل نہیں کیا۔تُمہیں مُجھ پر یقین نہیں کرنا چاہیئے''۔

گرووارڈ ابھی اِس بارے میں بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا، وہ سوچ رہا تھا کہ کیسے اپنے آدمیوں کو یہاں بُلائے۔وہ ابھی تک رابطہ قائم نہیں کر سکا تھا اور ابھی دروازے سے بیس گز دور تھا۔وہ آہستگی سے پیچھے کی طرف چلا، ابھی تک اُس کے پستول کا رُخ لینگڈن کی طرف تھا۔گرووارڈ نے دیکھا کہ سوفی ایک پینٹنگ کا جائزہ لے رہی ہے۔گرووارڈ کا سانس گلے میں ہی اٹک گیا تھا۔اُسے اندازہ ہوگیا کہ وہ کونسی پینٹنگ ہے۔

نجانے یہ عورت اُس پینٹنگ کے پاس کیا کر رہی ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆

کمرے کے دوسری طرف سوفی کو اپنے ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ محسوس ہوا۔لینگڈن ابھی تک فرش پر پڑا ہوا تھا۔سوفی جانتی تھی کہ گارڈ اُن پر گولی نہیں چلا سکتا۔سوفی نے اپنی توجہ ڈاونچی کی ایک اور پینٹنگ کی طرف کی، اُس نے سارا حصہ چھان مارا تھا مگر وہاں ایسا کُچھ بھی نہیں تھا۔اُس کے خیال میں یہاں کُچھ نہ کُچھ موجود ہونا چاہیئے تھا۔وہ جانتی تھی کہ یہی جگہ جہاں اُس کا نانا اُسے پہنچانا چاہتا تھا۔اُس نے ایک بار پھر پینٹنگ پر دیکھا، یہ ایک عجیب سا منظر تھا، ڈاونچی نے اِس پینٹنگ میں بی بی مریم کو ننھے عیسٰی کو اُٹھائے دکھایا تھا۔اُس کے ساتھ ننھے یحیٰی اور اُریل نامی فرشتہ تھا۔جب سوفی ایک چھوٹی بچی تھی تو میوزیم میں اُس کے آنے کے بعد اُس کا نانا مونالزا کی پینٹنگ کے بعد اُسے یہ پینٹنگ دکھاتا تھا۔سوفی کو اپنی پُشت پر وارڈن کی آواز سُنائی دی جو اپنے آدمیوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔اُس نے ایک دفعہ پھر مونالزا کے حفاظتی شیشے پر لکھا پیغام دہرایا۔اُس کے سامنے جو پینٹنگ تھی اُس پر مونالزا کی پینٹنگ کی طرح کوئی حفاظتی شیشہ نہیں تھا، وہ جانتی تھی کہ اُس کا نانا اِس پینٹنگ کے اوپر لکھ کر اِسے خراب نہیں کرسکتا۔وہ پینٹنگ کے نزدیک گئی عقب میں اُن تاروں کو دیکھا جن کے ساتھ یہ لٹکی ہوئی تھی۔اُس نے تصویر کے فریم کو تھوڑا آگے کھینچا اور اِس کے عقب میں جھانکا، اندھیرے کی وجہ سے اُسے کُچھ نظر نہ آیا، اُس نے اپنے ہاتھ میں اُٹھائے پین کی روشنی تصویر کے عقب میں ڈالی۔

یکا یک اُسے احساس ہوا کہ وہاں کوئی چمکیلی چیز پڑی ہے۔فریم کے بالکُل نیچے کوئی دھات نُما چیز چمک رہی تھی۔اُس نے لائٹ پین سے روشنی ڈالی تو ہکا بکا رہ گئی۔

اُس کی نظروں کے سامنے فریم کے نیچے ایک صلیب نُما سُنہری چابی پڑی ہوئی تھی۔اُسے یاد آیا کہ اُس نے اپنی نویں سالگرہ کے موقع پر یہی چابی دیکھی تھی۔اوپر سے صلیبی شکل میں یہ چابی نیچے سے سیدھی تھی، اِس کے نچلے حصے پر چھوٹے چھوٹے سیاہ دھبے تھے۔صلیبی حصے پر کنول کا پھول بنا ہوا تھا اور پی۔ایس کے الفاظ کندہ تھے۔سوفی کو یوں لگا جیسے اُس کا نانا اُس کے کانوں میں سرگوشی کر رہا ہے۔اُسے یاد آیا کہ سانئرٔ نے کہا تھا کہ جب وقت آئے گا تو یہ چابی تُمہاری ہوجائے گی۔اُس کے نانا نے مرتے ہوئے بھی اپنے الفاظ کی لاج رکھی تھی۔اُس کے نانا نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ چابی ایک ڈبے کی ہے جس میں بہت سارے راز ہیں۔

سوفی کو احساس ہوا کہ آج رات الفاظ کے اِس سارے کھیل کا مقصد یہی چابی تھی۔مرتے وقت یہ چابی سانئرٔ کے پاس تھی اور وہ اِسے سوفی کے علاوہ کسی کے ہاتھوں میں جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔

''مجھے مدد چاہیئے'' گارڈ کی آواز آئی وہ اپنے واکی ٹا کی پر بول رہا تھا۔لیکن دوسری طرف صرف شور تھا۔

سوفی جانتی تھی کہ سگنل نہیں آرہے۔اُسے پتہ تھا کہ یہاں آنے والے اکثر سیاح جو مونالزا کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے گھریا دوستوں کو کال کرتے ہیں مایوس ہوتے ہیں کیونکہ سگنل نہ ہونے کی وجہ سے کال نہیں ملتی۔گارڈ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہا تھا۔

سوفی جانتی تھی کہ اُسے جلد ہی کوئی قدم اُٹھانا ہوگا۔

اُس نے پینٹنگ کی طرف دیکھا اور سوچا کہ ایک بار پھر لیونارڈو ڈاونچی ہی اُس کا مددگار ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بس کُچھ قدم اور، گرووارڈ نے سوچا۔

''رُک جاؤ'' سوفی کی آواز سُنائی دی۔''ورنہ میں یہ پینٹنگ خراب کردوں گی''۔

گرووارڈ نے اُس کی طرف دیکھا اور رُک گیا۔''نہیں مادام نہیں''۔

اُس نے سُرخ رنگ کی دُھندلی روشنی میں دیکھا کہ سوفی ایک پینٹنگ اُتار کے فرش پر رکھ چُکی تھی۔پینٹنگ اتنی بڑی تھی کہ سوفی

مُکمل طور پر اِس کے پیچھے غائب ہوگئی تھی۔ گرووارڈ سوچ رہا تھا کہ پینٹنگ کے ساتھ لگی تاروں کے اُترتے ساتھ ہی خطرے کی گھنٹی بجنا چاہئیے تھی مگر ایسا نہیں ہوا تھا، پھر اُسے یاد آیا کے سانئرَ کے قتل کے وقت خطرے کی گھنٹی بجنے کے بعد ابھی اُسے دوبارہ صحیح نہیں کیا گیا تھا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ سوفی آخر کار کر کیا رہی ہے؟

جب اُس نے غور سے دیکھا تو اُس کا سانس گلے میں ہی رہ گیا۔ پینٹنگ بالکُل وسط سے آگے کو اُبھر رہی تھی شاید سوفی اپنے گھُٹنے سے اِس پر دباؤ ڈال رہی تھی۔

''نہیں نہیں'' وہ چلایا۔ اُس کے لہجے میں خوف تھا۔ وہ اُس انمول پینٹنگ کو خراب ہوتے دیکھ رہا تھا۔ اُس نے پستول کا رُخ پینٹنگ کی طرف کر دیا مگر اچانک اُسے احساس ہوا کہ اِس کا کوئی فائدہ نہیں۔ موٹی پینٹنگ کی تہہ سے گولی نہیں گُزر سکتی تھی اور ویسے بھی وہ ایک انمول پینٹنگ پر گولی نہیں چلا سکتا تھا۔

''اپنا پستول اور واکی ٹاکی نیچے رکھ دو'' سوفی نے فرانسیسی زبان میں کہا، اُس کا لہجہ پُرسکون تھا۔ ''ورنہ میں اِس پینٹنگ کا کباڑا کر ڈالوں گی۔ تُم جانتے ہی ہو گے کہ اُس کے بارے میں میرا نانا کیا رائے رکھتا تھا''۔

گرووارڈ کو محسوس ہوا کہ وہ چکرا رہا ہے۔ ''نہیں نہیں، یہ میڈونا آف دی راکس ہے''۔ اُس نے واکی ٹاکی اور پستول نیچے پھینک دیا اور اپنے ہاتھ سر سے اوپر بلند کر لئے۔

''شُکریہ''۔ سوفی نے کہا۔ ''اب میں جیسا کہوں گی تُم ویسے ہی کرو گے ورنہ۔۔۔۔۔''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کی دھڑکن ابھی بھی تیز تھی، وہ سوفی کے ساتھ ہنگامی سیڑھیوں کی طرف بھاگ رہا تھا۔ گارڈ کا پستول اُس کے ہاتھوں میں تھا اور وہ اِس جان چُھڑانے کیلئے بے چین تھا۔

سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اُس نے سوچا کہ اگر سوفی کو اندازہ ہو کہ وہ کتنی قیمتی پینٹنگ کو برباد کرنے جا رہی تھی تو وہ کبھی ایسا نہ کرتی۔ مونالزا کی طرح وہ پینٹنگ بھی پوشیدہ علامات کا ملغوبہ تھی۔

''تُم نے ایک قیمتی یرغمال چُنا تھا'' اُس نے بھاگتے بھاگتے سوفی کو مُخاطب کیا۔

''میڈونا آف دی راکس'' سوفی نے جواب دیا۔ ''لیکن اِس کا انتخاب میرے نانا کیا تھا، اِس کے پیچھے اُس نے میرے لئے کُچھ چھُپایا تھا''۔

لینگڈن نے مبہوت نظروں سے سوفی کو دیکھا۔ ''کیا؟ لیکن تُمھیں کیسے پتہ چلا کہ سانئرَ نے اِس پینٹنگ کے پیچھے کُچھ چھُپایا ہے؟ اور میڈونا آف دی راکس ہی کیوں؟''

''So Dark the Con of Man'' اُس نے فاتحانہ مُسکراہٹ کے ساتھ لینگڈن کو دیکھا۔ ''میں پہلے دو اینا گرام حل کرنے میں ناکام رہی تھی مگر تیسری دفعہ ایسا نہیں کر سکتی تھی''

☆☆☆☆☆☆☆

''وہ مر چکے ہیں۔'' آٹومیٹک مشین پر اپنا پیغام ریکارڈ کرواتے ہوئے سسٹر سینڈرین کے لہجے میں خوف تھا۔ ''خُدا کیلئے، فون اُٹھاؤ۔''

کاغذ پر لکھے پہلے تین ٹیلیفون نمبر ملانے پر اُسے اطلاع ملی تھی کہ وہ تینوں مر چکے ہیں۔ اور چوتھا نمبر بھی کوئی اُٹھا نہیں رہا تھا۔ اُسے ہدایات ملی تھیں کہ چوتھا نمبر صرف اِسی صورت میں ملائے جب پہلے تین نمبروں سے کوئی جواب نہ مل سکے۔۔

''فرش کو توڑ دیا گیا ہے''۔ اُس نے پیغام ریکارڈ کروایا۔ ''اور باقی تین مر چُکے ہیں۔''

سسٹر سینڈرین اُن چاروں کو نہیں جانتی تھی، لیکن اُن کے ذاتی ٹیلیفون نمبر اُس کے بستر کے نیچے کئی سال سے محفوظ تھے۔ اُسے یہ ہدایات ملی تھیں کہ اِن نمبروں پر صرف اُسی صورت میں رابطہ کرے جب فرش کا وہ حِصّہ توڑ دیا جائے جو کہ سیلاس توڑ چُکا تھا۔ یہ گویا خطرے کا اعلان تھا۔ جب اُس نے شُروع میں یہ منصوبہ سُنا تھا تو وہ بُہت مُتاثر ہوئی تھی۔ اگر کوئی رُکن کسی کی نظروں میں آ کر قیمتی پتھر کے حوالے سے جھوٹ بولتا تو سب کو پتہ چل جاتا اور آج یہی لگ رہا تھا کہ وہ سب نظروں میں آ گئے ہیں۔

''جواب دو'' اُس نے خوف سے سرگوشی کی۔ ''کہاں ہو؟''

''فون بند کر دو'' دروازے سے آواز آئی اور سسٹر سینڈرین خوف سے اُچھل پڑی، اُس نے مُڑ کر دیکھا تو قوی الجبثہ سیلاس فولادی سٹینڈ ہاتھ میں اُٹھائے کھڑا تھا۔ اُس نے فولادی سٹینڈ ہاتھ میں تھاما ہوا تھا۔ لرزتے ہوئے، سسٹر سینڈرین نے فون رکھ دیا۔

سیلاس بولا۔ ''اُن چاروں نے مُجھے بیوقوف بنایا ہے، بتاؤ سنگِ کُلید کہاں پوشیدہ ہے؟''

''مُجھے نہیں پتہ۔'' سسٹر سینڈرین کو واقعی نہیں جانتی تھی۔ سیلاس اُس کی طرف بڑھا۔

''تُم چرچ کی راہبہ ہو کر بھی اُن کیلئے کام کر رہی تھیں؟''

''یسوع مسیح کا صرف ایک ہی سچا پیغام ہے'' وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ ''اور مُجھے اوپس ڈائی میں اِس سچ کی جھلک نظر نہیں آتی۔''

سیلاس کی آنکھوں میں غضب نظر آنے لگا۔ وہ آگے بڑھا اور اُس نے فولادی سٹیند اُس کے سر دے مارا۔ وہ نیچے گر گئی۔ اُس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا مگر اِس اندھیرے میں بھی ایک ہی سوچ تھی۔

وہ چاروں مر چُکے تھے۔

قیمتی راز ہمیشہ کیلئے کھو چُکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈینن ونگ کے مغرب میں بجنے والے سیکورٹی الارم نے ٹیولر گارڈن میں بسیرا کرنے والے کبوتروں کو خوف سے اُڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ سوفی اور لینگڈن لوورے سے باہر آ چُکے تھے۔ عمارت سے باہر ہر طرف پولیس کی گاڑیوں کے سائرن کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

''اُدھر، اُس طرف'' سوفی نے پارکنگ میں کھڑی سُرخ رنگ کی ٹُو سیٹر گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔ لینگڈن کو لگا کہ وہ مذاق کر رہی

ہے۔ یہ گاڑی تو ایک چھوٹی سی سواری تھی، شاید اِتنی چھوٹی گاڑی اُس نے پہلے نہیں دیکھی تھی۔

''سمارٹ کار'' سوفی نے جواب دیا۔ ''ایک لٹر میں سو کلومیٹر''۔

ابھی لینگڈن بمشکل ہی سیٹ پر بیٹھا تھا کہ سوفی نے گاڑی چلادی۔ وہ تیزی سے گاڑی کو فُٹ پاتھ سے گُزار کر کیروسل ڈی لوورے پر آ گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ گھاس کے گول دائرے پر سے گُزرنا چاہتی ہے لیکن لینگڈن نے اُسے ایسا کرنے سے روک دیا۔

''نہیں۔'' وہ چِلّایا۔ وہ جانتا تھا کہ اِس قطعے کے نیچے لوورے کا اُلٹا اہرام ہے، شیشے کا بنا ہوا اور یہ اتنا بڑا ہے کہ اُن کی گاڑی آسانی سے اُس میں گر سکتی ہے۔ خوش قسمتی سے، سوفی بھی سمجھ گئی تھی۔ وہ گاڑی شمالی سڑک پر لے آئی اور دائرہ گھوم کر پھر شُمالی سڑک پر آ گئی۔ گاڑی کا رُخ اب رؤے ڈی ریوولی کی طرف تھا۔ اپنے پیچھے اُنہیں سائرن سُنائی دے رہے تھے۔ لینگڈن نے شیشے میں پولیس کی گاڑیوں کی روشنیاں دیکھیں۔ گاڑی کا انجن گویا سوفی سے احتجاج کر رہا تھا کیونکہ وہ ایکسیلیریٹر مُسلسل دبائے ہوئے تھی۔ تقریباً پچاس گز آگے، ریوولی پر سگنل سُرخ ہو گیا۔ سوفی کے منہ سے بُرے بھلے الفاظ نکلے اور لینگڈن کو اپنے اعصاب اکڑتے ہوئے محسوس ہوئے۔

''سوفی''

سوفی نے کار کی رفتار آہستہ کر کے ہیڈ لائٹس جلا دیں۔ ایک بار اُس نے اپنے دونوں طرف دیکھا اور پھر یک دم رفتار بڑھا کر بائیں لین میں آ گئی۔ تقریباً آدھا میل مغرب کی طرف جاتے جاتے اُس نے رفتار مزید بڑھا لی تھی اور پھر وہ دائیں طرف مُڑ گئی۔ گاڑی اب شامزے لِزے کی دوسری طرف آ گئی تھی۔ لینگڈن نے گردن گھُما کر نیلی روشنیوں میں نہائے ہوئے لوورے کی طرف دیکھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ پولیس کی گاڑیوں نے اُنہیں کھو دیا ہے۔

لینگڈن کی دھڑکن آہستہ آہستہ کم ہونا شُروع ہو گئی تھی، لینگڈن نے گردن واپس موڑی۔

''بہت دلچسپ''۔ وہ بولا مگر سوفی نے شاید سُنا نہیں۔ اُس کی آنکھیں شامزے لیزے پر جمی ہوئی تھیں۔ سڑک کا یہ حصہ مہنگے سٹوروں اور دُکانوں پر مُشتمل تھا اور عام طور پر اِسے پیرس کا ففتھ ایونیو کہا جاتا تھا۔ یہاں سے امریکی سفارتخانہ تقریباً ایک میل دور تھا۔ سوفی کی تیز سوچ نے کام دکھایا تھا۔

Madonna of the Rocks

سوفی کا یہ کہنا تھا کہ اُس کے نانا نے پینٹنگ کے پاس اُس کیلئے کوئی پیغام چھوڑا ہے۔ آخری پیغام؟ لینگڈن ایک دفعہ پھر سانیئر کو داد دینے پر مجبور ہو گیا۔ آج کی شام اُس نے ہر اُس چیز کا حوالہ دیا تھا جو کہ لیونارڈو ڈاونچی کے تاریک فن سے وابستہ تھی۔ لیونارڈو کو یہ پینٹنگ کرنے کا کام ایک تنظیم نے دیا تھا جس کا نام Confraternity of the Immaculate Conception تھا، جو کہ یہ پینٹنگ سان فرانسسکو چرچ، میلان میں کی مرکزی قُربان گاہ کے اوپر لگانا چاہتے تھے۔ مُختلف راہباؤں نے لیونارڈو کو تصویر کے مُختلف پہلوؤں سے آگاہ کیا تھا۔ اِس میں بی بی مریم، ننھا مُنّا یحیٰ، ننھا عیسیٰ اور اُریّل غار میں

پناہ لئے ہوئے ہیں۔ اگر چہ ڈاونچی نے یہ کام اُن کی خواہشات کے مُطابق ہی کیا تھا مگر جب اُس نے یہ پینٹنگ اُن کے حوالے کی تھی تو اُن لوگوں کا ردِعمل خوفناک تھا۔ لیونارڈو نے اِس پینٹنگ میں کافی قابلِ اعتراض مواد شامل کر لیا تھا۔

اِس پینٹنگ میں بی بی مریمؑ کو ایک نیلے رنگ کا لباس پہنے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اُنہوں نے ننھے عیسیٰ کے گرد اپنے بازو لپیٹے ہوئے تھے۔ بی بی مریمؑ کے سامنے اُریّل تھی جو کہ چھوٹے یحیٰ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ عام طور پر اِس طرح کے فن پاروں میں عیسیٰ ہی یحیٰ کو پیغام دے رہا ہوتا ہے مگر اِس فن پارے میں اُلٹ تھا۔ اِس سے بھی زیادہ عجیب بات تھی کہ بی بی مریمؑ کا ایک ہاتھ ننھے یحیٰ کے سر کے اوپر کسی ان دیکھی چیز کو پکڑے ہوئے تھا۔ اور مزید یہ کہ اُریّل اپنے ہاتھوں کی اُنگلیوں سے ایسا تاثُر دے رہی تھی جیسے وہ اِس ان دیکھی چیز کو کاٹ رہی ہے۔

لیونارڈو ڈاونچی نے اِسی نام سے ایک اور پینٹنگ بنا کر اِس تنظیم کو دی تھی جس میں کوئی عجیب وغریب بات نہیں تھی۔ یہ دوسرا فن پارہ، لندن کی نیشنل گیلری میں لگا ہوا تھا اور Virgin of the Rocks کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اگر چہ لوورے میں موجود پہلے فن پارے کو فن کے قدردان زیادہ فوقیت دیتے تھے۔ کار ابھی تک شامزالیزز پر دوڑ رہی تھی۔

''تصویر کے پیچھے کیا تھا؟'' لینگڈن نے سوفی سے پوچھا جس کی آنکھیں ابھی تک سڑک پر جمی ہوئی تھیں۔

''یہ میں تُمہیں تب دکھاؤں گی جب ہم بحفاظت سفارتخانے میں پہنچ جائیں گے۔''

لینگڈن حیرت سے بولا۔ ''دکھاؤ گی؟ اُس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟''

''ہاں'' سوفی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اُس پر کنول کا پھول گُدا ہوا ہے اور۔ پی۔ ایس کے الفاظ بھی لکھے ہوئے ہیں۔''

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی سوچ رہی تھی کہ وہ با آسانی سفارتخانے پہنچ جائیں گے۔ اِس وقت وہ کریلین ہوٹل کے سامنے سے مُڑ رہے تھے اور سفارتخانہ ایک میل سے بھی کم رہ گیا تھا۔ اب وہ بہت ہلکا پھُلکا محسوس کر رہی تھی۔

گاڑی چلاتے ہوئے بھی اُس کے ذہن میں وہ چابی گھوم رہی تھی جو کہ اُس کی جیب میں پڑی تھی۔ کئی سالوں پہلے دیکھی ہوئی اُس چابی کا خاکہ اُس کے ذہن میں محفوظ تھا۔ بچپن سے ہی وہ چابی اُس کے ذہن میں گھومتی رہی تھی مگر اِتنے سالوں میں اُس نے چابی کے بارے میں کم ہی سوچا تھا۔ اُسے یہ چابی دیکھتے ہی یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ اِس کی ساخت کیسی ہے۔ اِس میں لیزر بیم لگی ہوئی تھی اور اِس کی نقل بنانا مُمکن نہیں تھا۔۔ اِس چابی کے دندانوں کا کوئی کام نہیں تھا وہ بس دکھاوے کیلئے بنائے گئے تھے۔

وہ سوچ رہی تھی کہ یہ چابی کونسی جگہ استعمال ہوگی، شاید لینگڈن اِس بارے میں مددگار ثابت ہو سکے؟ وہ اِتنا تو جانتی تھی کہ ایسی چابیاں کُچھ عیسائی مذہبی تنظیمیں استعمال کرتی ہیں مگر اُس کے ذہن میں فی الحال کوئی ایسی جگہ نہیں تھی۔ اِس کے علاوہ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اُس کا نانا عیسائی نہیں تھا اور نہ ہی کسی عیسائی تنظیم سے اُس کا تعلق تھا۔ دس سال پہلے کہ عجیب وغریب منظر نے اُسے یہ یقین دلایا تھا۔

وہ چارلس ڈیگال ائرپورٹ پر اُتری تھی اور گھر پہنچی تو اُس کا نانا وہاں موجود نہیں تھا۔ وہ خاصی مایوس ہوئی مگر اُسے علم تھا کہ اُس کا

نانا اُس کو یوں اچانک آمد سے بے خبر تھا۔ یہ ہفتے کا دِن تھا اور اُس کا نانا اِس دن کم ہی مصروف ہوتا تھا۔ سانیرؔ کو گھومنے پھرنے کا شوق نہیں تھا وہ بس ایک ہی جگہ جایا کرتا تھا اور یہ جگہ پیرس کے شمال میں نارمنڈی میں واقعہ تھی۔ سوفی بھی لندن میں کافی عرصہ رہنے کے بعد فطرت سے قُربت کا مزا لینا چاہتی تھی۔ ابھی شام گہری نہیں ہوئی تھی اور وہ آدھی رات سے پہلے وہاں پُہنچ سکتی تھی۔ دس بجے کے لگ بھگ وہ وہاں پُہنچ گئی تھی اور بنگلے کے سامنے گاڑی روک کر اُتر گئی۔ یہ ایک پتھر سے بنا ہوا پُرانا بنگلہ تھا۔ سوفی کو اُمید تھی کہ سانیرؔ ابھی جاگ رہا ہوگا کیونکہ ابھی بنگلہ روشن تھا۔ مگر جب وہ پارکنگ میں پہنچی تو وہاں کافی گاڑیاں کھڑی تھیں جن میں زیادہ تر مہنگی بی۔ ایم۔ ڈبلیو، آڈی اور رولز رائس گاڑیاں تھیں۔ وہ اتنی مہنگی گاڑیوں کو دیکھ کر حیرت سے مُسکرا دی۔ اُس کے خیال میں سانیرؔ ایک تنہائی پسند انسان تھا مگر آج اُسے لگا کہ وہ خود کو تنہائی پسند ظاہر کرتا ہے۔ صاف پتہ چل رہا تھا کہ اِس وقت عمارت کے اندر کوئی محفل چل رہی ہے، اور شہر کے نہایت معزز، اور بااثر لوگ اندر موجود ہیں۔ دروازہ مُقفل تھا۔ جب اُس نے دستک دی تو کوئی جواب نہ آیا، وہ مخمصے میں پڑ گئی۔ وہ عقبی دروازے کی طرف گئی مگر یہ بھی مُقفل تھا۔ اُس نے محسوس کرنے کی کوشش کی کہ اندر کیا ہو رہا ہے مگر اندر بالکُل سکوت تھا۔۔ اُس نے جنگلے پر چڑھ کر دیکھا تو مہمان خانہ بھی خالی تھا۔

وہ پچھلے حصّے میں واقع کباڑ خانے میں داخل ہوگئی۔ وہ جانتی تھی کہ سانیرؔ فالتو چابیاں یہاں چھُپا کر رکھتا ہے۔ اُس نے چابیاں اٹھائیں اور سامنے والے دروازے کی طرف آ گئی۔ تالہ کھول کر وہ اندر داخل ہوگئی۔ یہاں ایک سیکورٹی سسٹم موجود تھا جس میں دس سیکنڈ کے اندر کوڈ داخل نہ کرنے کی صورت میں الارم بجنا شُروع ہو جاتا۔ کوڈ اُسے معلوم تھا مگر اُسے حیرت تھی کہ اُس کے نانا نے الارم آن کر رکھا ہے۔ اُس نے کوڈ داخل کیا اور اندر داخل ہوگئی۔ یوں لگ رہا تھا کہ سارا گھر ویران ہے۔ اوپر کی منزل پر بھی یہی حال تھا۔ وہ خاموشی سے مہمان خانے میں ہی کھڑی تھی کہ اُسے دبی دبی سی آوازیں سُنائی دیں۔ وہ کہیں نیچے سے آ رہی تھیں۔ زمین پر گھُٹنے ٹکاتے ہوئے اُس نے اپنے کان فرش سے لگائے اور محسوس کرنے کی کوشش کی تو اُسے ایسا لگا جیسے کہ کُچھ گُنگنایا جا رہا ہے۔ وہ خوفزدہ ہوگئی تھی، وجہ یہ تھی کہ اُس کے خیال میں اِس بنگلے میں کوئی تہہ خانہ نہیں تھا۔ اُس نے کمرے پر ایک تنقیدی نگاہ دوڑائی تو اُسے دیوار کے مشرقی سمت پر ٹنگی ہوئی غُلافی تصویر نظر آئی، اگرچہ یہ تصویر عام طور پر آتش دان کے ساتھ والی دیوار کے ساتھ ٹنگی ہوتی تھی مگر ابھی یہ اپنے جگہ پر نہیں تھی بلکہ ساتھ دھکیلی ہوئی لگ رہی تھی۔ پیچھے لکڑی کی دیوار نظر آ رہی تھی۔ سوفی دیوار کے پاس آ گئی۔ اُس کی نظر دیوار پر لگے لوہے کے لیور پر پڑی۔ دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے لیور کھینچا تو دیوار بغیر کسی شور کے ایک طرف سرک گئی۔ دوسری طرف تاریکی میں سے ہلکے ہلکے شور کی آوازیں آ رہی تھیں جیسے کوئی گُنگنا رہا ہو۔ وہ اندر داخل ہوئی تو اُسے نیچے کی طرف جاتا ایک گول زینہ نظر آیا۔ وہ کئی دفعہ یہاں آئی تھی مگر اِس راز سے بے خبر تھی۔ جیسے جیسے وہ نیچے اُترتی گئی اُسے ہلکی ہلکی ٹھنڈ محسوس ہونے لگی۔ گُنگناہٹ کا شور اب اونچا ہو رہا تھا اور اِس شور میں نُسوانی آوازیں بھی شامل تھیں لیکن مستوی زینے کی وجہ سے اُسے کُچھ نظر نہ آیا۔ جب وہ زینے کے اختتام پر پُہنچی تو اُسے تہہ خانے میں روشنی نظر آئی۔ وہ مزید نیچے اُتری اور زمین پر کُہنیاں ٹکا کر دوسری طرف دیکھا۔ چند لمحے میں سارا منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے واضح

ہونا شُروع ہو گیا۔ سوفی کو لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔ تہہ خانے کی تاریک دیواروں پر مشعلیں لگی ہوئی تھیں اور کوئی تیس کے لگ بھگ افراد جن کے چہروں پر نقاب تھے ایک دائرے کی صورت میں کھڑے تھے۔ اِن میں سفید پوشاک میں ملبوس عورتیں بھی تھیں جنھوں نے سُنہری جوتے پہنے تھے۔ اُن کے چہروں پر سفید نقاب اور ہاتھوں میں سُنہری کاسے تھے۔ مردوں کے نقاب اور پوشاکیں سیاہ تھیں۔ وہ عجیب سے انداز میں آگے پیچھے لہک لہک کر کِسی نامعلوم زبان میں گُنگنا رہے تھے۔ سوفی کو لگا جیسے دائرے کے درمیان کُچھ ایسا ہے جو سب اِس عجیب سے گانے کا مرکز ہے۔ اُسے اُن لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے وہاں کُچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ گُنگنانے کی آواز تیز تر ہوگئی جیسے بادل گرج رہے ہوں۔ پھر سب قدم بڑھا کر دائرے کے مرکز کی طرف جھُک گئے۔ اُس وقت سوفی نے دیکھا کہ درمیان میں کیا ہے۔ اُسے خوف کا شدید احساس ہوا اور وہ احساس آج بھی اُس کی ذہن میں تھا۔ وہ گھومی اور پتھریلی دیواروں کے سہارے واپس جانے لگی۔ اوپر آ کر اُس نے دروازہ بند کر دیا اور پیرس آ گئی روانہ ہوگئی۔ وہ سارا رستہ روتی رہی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہی تھا جیسے اُس کی آنکھوں کے سامنے سے کوئی پردہ ساہٹ گیا ہو۔ اُس رات اُس نے ایک فیصلہ کیا اور اپنا تمام سامان لے کر وہ گھر چھوڑ دیا۔ جانے سے پہلے اُس نے ڈائننگ روم کے میز پر ایک خط چھوڑ دیا جس پر لکھا تھا۔

''میں وہاں گئی تھی، مُجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا۔''

اُس نے اُس عمارت کی فالتو چابیاں بھی اِس خط کے ساتھ رکھ دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

''سوفی''۔ لینگڈن کی آواز اُسے خیالوں کی دُنیا سے باہر نکال لائی۔ ''رُکو! رُکو!''۔

اُس نے بریک پر دباؤ بڑھا دیا، گاڑی رُک گئی۔ ''کیوں؟ کیا ہوا؟''

لینگڈن نے سامنے سڑک کے اختتام کی طرف اشارہ کیا۔ سامنے دیکھ کر سوفی کا خُون گویا رگوں میں ہی جم گیا۔ تقریباً سو گز آگے، سڑک کے سرے پر پولیس کی گاڑیاں ایک ناکے کی صورت میں موجود تھیں۔ ایونیو گیبرئیل کا راستہ بھی بند کر دیا انہوں نے!

لینگڈن نے ایک طویل سانس بھری۔ ''مطلب کہ ہم سفارتخانے نہیں جا سکتے۔''

سڑک کے اختتام پر گاڑیوں کے ساتھ کھڑے پولیس افسران کی توجہ اُن کی گاڑی کے اچانک رُکنے کی وجہ سے اُن کی طرف مبذول ہو گئی تھی۔ سوفی نے آرام سے گاڑی کو واپس گھُمایا اور واپس چل دی۔ اُنہیں اپنے پیچھے سائرن اور گاڑیوں کے چرچراتے پہیوں کی آوازیں سُنائی دینے لگیں۔ سوفی نے بُرا بھلا کہتے ہوئے ایکسیلریٹر پر پاؤں کا دباؤ بڑھا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

کار اب ڈپلومیٹک کوارٹر سے گُزر رہی تھی۔ اردگرد سفارتخانوں اور قونصل خانوں کے سامنے سے گُزرتے ہوئے وہ دائیں طرف موڑ کاٹ کر شامزالیزے پر آ گئے۔ لینگڈن پیچھے مُڑ کر دیکھ رہا تھا کہ کہیں پولیس ابھی تک اُن کا تعاقب تو نہیں کر رہی۔ اُس پر ایک پچھتاہٹ غلبہ پا رہی تھی کہ وہ لوورے سے بھاگا ہی کیوں تھا۔ یہ خیال اُس پر حاوی تھا کہ سوفی نے اُسے اپنے ساتھ

بھاگنے پر مجبور کیا ہے۔ اُس نے جی پی ایس ٹریکنگ ڈاٹ بھی صابن میں چپکا کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فاشے کو جب صابن کی ٹکیا ملی ہوگی تو اُس کا کیا حال ہوا ہوگا۔ شانزالیزے پر موجود گاڑیوں کے ہجوم سے گزرتے ہوئے وہ سفارتخانے سے دور ہو چکے تھے۔ لینگڈن محسوس کر رہا تھا کہ وہ چاروں طرف سے گھِر چکا ہے۔ اگرچہ وہ ایک دفعہ پھر پولیس سے بچ نکلے تھے مگر یہ صورتحال زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتی تھی۔ سوفی نے اپنی سویٹر کی جیب سے دھاتی چابی نکال کر لینگڈن کو پکڑائی۔

''لینگڈن! بہتر ہے کہ تُم اِسے دیکھ لو۔ میرے نانا نے یہی چیز پینٹنگ کے پیچھے میرے لئے چھوڑی تھی''۔

لینگڈن چابی اُس کے ہاتھ سے لے کر بغور دیکھنے لگا۔ یہ ایک صلیبی شکل کی بھاری چابی تھی۔ اُسے یوں لگا جیسے وہ قبر کے اوپر لگانے والی ایک چھوٹی سی صلیب تھامے ہوئے ہے۔ بغور جائزہ لینے پر اُسے ایک شیشے کی مُثلث باہر کو نکلی ہوئی نظر آئی۔ مُثلث کے اوپر چھوٹے چھوٹے نشانات تھے جو کہ باریک بینی سے دیکھنے پر ہی نظر آ سکتے تھے۔

''یہ لیزر والی چابی ہے'' سوفی نے اُسے بتایا۔ ''کیونکہ ایسے نشانات لیزر مشین ہی شناخت کر سکتی ہے''

لینگڈن نے ایسی چابی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

''اِس کے دوسری طرف دیکھو'' سوفی نے سڑک پر دوسری لین میں مُڑتے ہوئے کہا تو لینگڈن نے چابی گھما کر دیکھا، اُس پر نہایت مہارت سے کنول کا پھول گوندھا گیا تھا جس کے اوپر پی۔ ایس کے الفاظ بھی کندہ تھے۔

''سوفی'' وہ بولا ''میں نے تُمہیں بتایا تھا نا کہ یہ نشان پریوری کا ہے، اور یہ چابی بھی اُن کیلئے نہایت اہمیت کی حامل ہوگی۔''

''میں نے تو یہ چابی بہت سال پہلے دیکھی تھی اور میرے نانا نے منع کیا تھا کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کروں۔''

لینگڈن کی آنکھیں بدستور چابی پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ چابی اُس کے خیال میں جدید ٹیکنالوجی اور پُرانے نشانات کا عجیب و غریب امتزاج تھی۔

''اُس نے مُجھے بتایا تھا کہ یہ اُس صندوق کی چابی ہے جس میں اُس کے بہت سے راز ہیں''

لینگڈن کے جسم میں یہ سوچ کر ہی سنسنی سی دوڑ گئی کہ اُس صندوق میں موجود راز کیا ہو سکتے ہیں؟۔ ایک قدیم تنظیم کا ایک جدید ٹیکنالوجی والی چابی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ فی الحال اِس سوال کا جواب لینگڈن کے پاس نہیں تھا۔ مُحققین کے مُطابق پریوری کے قیام کا واحد مقصد ایک نہایت اہم راز کی حفاظت تھا۔ ایک ایسا راز جو کہ تہلکہ خیز تھا۔ کیا اِس چابی کا تعلق اُس راز سے ہے؟ یہ ایک نہایت ہی اہم بات تھی۔

''کیا تُمہیں اندازہ ہے کہ یہ کس چیز کی چابی ہے؟''

سوفی بھی یہ نہیں جانتی تھی۔ ''مُجھے تو اُمید تھی کہ تُمہیں کُچھ اندازہ ہوگا''۔ وہ بولی۔

لینگڈن نے ایک بار پھر خاموشی سے چابی کا جائزہ لینا شُروع کیا۔

''یہ چابی تو عیسائی علامت ہے'' سوفی نے زور دیا۔

لینگڈن اِس بارے میں پُر یقین نہیں تھا۔ یہ چابی روایتی عیسائی صلیب کی طرح نہیں تھی۔ اِس کے چاروں بازو ایک جیسے تھے۔ ایسی صلیب عیسائیت سے ہزاروں سال پُرانی ہے۔ لینگڈن کئی دفعہ یہ سوچ کر بھی حیران ہوتا تھا کہ عیسائی جس صلیب کو نہایت احترام سے دیکھتے ہیں اگر اُس کی پُر تشدد تاریخ کے بارے میں اُنہیں پتہ چل جائے تو اُن پر کیا گُزرے گی۔ لاطینی زبان کے لفظ Cross اور Crucifix کا لفظی مطلب ہی تشدد کرنا تھا۔

''سوفی'' وہ بولا ''ایسی صلیب جس کے تمام بازو برابر ہوں ایک پُر امن صلیب سمجھی جاتی ہے۔ اِن کی یہ لمبائی کسی قسم کے تشدد کو ناممکن بناتی ہے کیونکہ ایسی صلیب پر کسی انسان کو نہیں ٹانگا جا سکتا۔ اور اِن تمام بازوؤں کی یکساں لمبائی بھی مرد و عورت میں توازن کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔ جو کہ پریوری کے خیالات سے کافی مُطابقت رکھتا ہے۔''

سوفی نے تھکی ہوئی نظروں سے لینگڈن کو دیکھا۔ ''کیا تُمہیں کُچھ بھی اندازہ نہیں ہوا؟''

لینگڈن نے تیوری چڑھائی۔ ''بالکل نہیں۔''

''ہمیں سڑک سے دور ہونا ہے'' سوفی نے عقبی آئینے میں دیکھا۔ ''ہمیں کوئی محفوظ ٹھکانہ چاہیئے۔''

لینگڈن کو ہوٹل رٹز کا خیال آیا۔ لیکن وہاں جانے کے بارے میں اب سوچنا بھی محال تھا۔

''امریکن یونیورسٹی آف پیرس میں میرے میزبانوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' وہ بولا۔

''بالکل نہیں۔ فاش اُن کو نظر میں رکھے ہوگا''

''تُم یہاں کی رہنے والی ہو تُمہاری تو یہاں کافی جان پہچان ہوگی''

''فاش میرے ٹیلیفون، ای میل اور میرے جاننے والوں پر نظر رکھے ہوگا۔ کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جو قابلِ اعتبار ہو۔ اور کسی ہوٹل جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ ہم پہچانے جا سکتے ہیں''

لینگڈن سوچ رہا تھا کہ کیا وہ یونہی مفرور رہے یا فاش کو گرفتاری دے دے۔ ''ہمیں سفارتخانے رابطہ کرنا چاہیئے۔ میں اُنہیں تمام صورتحال سے آگاہ کر دوں گا اور وہ کسی کو بھیج دیں گے کہ ہمیں سفارتخانے لے جائے۔''

''تُمہارے سفارتخانے کا دائرہ کار صرف سفارتخانے کی عمارت تک محدود ہے۔ کسی کو بھیج کر ہمیں وہاں لے جانا جُرم ہوگا۔ یہ مُمکن نہیں کیونکہ فرانسیسی زمین پر پولیس سے ٹکر لینا آسان نہیں، ایسا وہ کبھی نہیں کریں گے بلکہ وہ تُمہیں کہیں گے کہ تُم گرفتاری دے دو۔ وہ تُمہیں سفارتی امداد کا وعدہ بھی دیں گے۔'' یکدم اُس نے شانزالیزے پر موجود دُکانوں کی طرف دیکھا اور پھر بولی۔ ''تُمہارے پاس کتنی رقم ہے؟''

لینگڈن نے اپنا بٹوہ نکال کر دیکھا اور بولا۔ ''ایک سو ڈالر، چند یورو، کیوں؟''

''کریڈٹ کارڈ؟''

''ہاں بالکل''

لینگڈن کو محسوس ہوا کہ وہ دماغ میں کُچھ مزید کھچڑی بنا رہی ہے۔ اُس نے سامنے نگاہ دوڑائی۔ شانزالیزے کے بالکل آخر پر

نپولئین کی فتح کی یادگار میں بنایا جانے والا نو لائنوں پر مُشتمل ۱۶۴ فٹ گول چکر تھا۔ سوفی کی نگاہیں عقبی آئینے پر جمی ہوئی تھیں۔ اب وہ گول چکر کے پاس پہنچ چُکی تھی۔

''ہم وقتی طور پر اُن سے بچ تو چُکے ہیں مگر ہم اِس گاڑی میں رہے تو تھوڑی دیر میں پکڑے جائیں گے۔''

''اب تُم کیا سوچ رہی ہو؟''

سوفی نے اپنی گاڑی کو گول چکر کی طرف موڑا۔ ''بس دیکھتے جاؤ۔''

لینگڈن نے کوئی جواب نہ دیا۔ اُس نے اپنی کلائی کی گھڑی میں وقت دیکھا۔ رات کے ۲:۵۱۔

سوفی نے لینگڈن کی گھڑی کو دیکھا، ڈزنی سے لی گئی مکی ماؤس والی کلائی گھڑی تھی۔ اگرچہ اب یہ کافی پُرانی ہو چُکی تھی مگر لینگڈن کیلئے اِس کے ڈائل پر بنا مکی ماؤس اُس کے دل کی نوجوانی کا سبب تھا۔ اِس گھڑی سے اُس کے بچپن کی کئی یادیں وابستہ تھیں۔۔

''کافی دلچسپ گھڑی ہے۔''

''اِس گھڑی کی بھی ایک لمبی کہانی ہے۔'' لینگڈن نے جواب دیا۔

''مُجھے کافی اندازہ ہو چُکا ہے۔'' سوفی نے مُسکراتے ہو کہا اور گول چکر سے آگے نکل کر شمال کی طرف مُڑ گئی۔ اب وہ شہر کے مرکز سے تھوڑا دور نکل آئے تھے۔ تیسرے موڑ پر پہنچ کر وہ دائیں مُڑ کر میلاشربز کی طرف آ گئے۔ ڈپلومیٹک علاقہ پیچھے رہ گیا تھا اور قدرے تاریک مضافاتی علاقہ آ گیا تھا۔ اِس علاقے میں زیادہ تر کارخانے تھے۔ سوفی نے بائیں طرف گاڑی موڑی تو لینگڈن کو اندازہ ہو گیا کہ وہ کہاں ہیں۔

گیرے سینٹ لازارے۔

اُن کے سامنے ریلوے سٹیشن کا ٹرمینل کسی ہوائی جہاز کے ہینگر کی طرح نظر آ رہا تھا۔ یورپ کے ریلوے سٹیشن چوبیس گھنٹے پُر رونق رہتے ہیں۔ اِس سٹیشن پر بھی لوگوں کا ہجوم تھا۔ گلی کے نُکڑ پر دو پولیس والے کُچھ سیاحوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔

اگرچہ گلی کے دوسری طرف پارکنگ کیلئے خاصی جگہ موجود تھی مگر سوفی نے اپنی گاڑی ٹیکسی سٹینڈ کے پیچھے کھڑی کر دی۔ اِس سے پہلے کہ لینگڈن اُس سے کُچھ پوچھتا، وہ گاڑی سے اُتر کر پاس کھڑی ایک ٹیکسی کے شیشے سے جھانک کر ڈرائیور سے بات کرنے لگی۔ گاڑی سے اُترتے ہوئے لینگڈن نے دیکھا کہ وہ ٹیکسی والے کو کافی سارے پیسے پکڑا رہی تھی۔ اِس سے پہلے کے لینگڈن سوفی سے کوئی بھی بات کرتا ٹیکسی والا تیزی سے گاڑی نکال کر لے گیا۔

''کیا ہوا؟'' لینگڈن نے پُوچھا مگر سوفی سٹیشن کے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ''جلدی آؤ، ہمیں پیرس سے باہر جانے کیلئے دو ٹکٹ لینے ہیں۔'' لینگڈن نے اُس کے ساتھ ہمقدم ہونے کی کوشش کی۔ اُسے بلی چوہے کا یا کھیل نہایت خوفناک محسوس ہو رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لیونارڈو ڈا ونچی ائرپورٹ سے باہر ایک سیاہ رنگ کی فئیٹ سیڈان ارنگروسا کا انتظار کر رہی تھی۔ ارنگروسا یاد آیا کہ کُچھ عرصہ پہلے

وٹیکن کے ارکان نہایت آرام دہ گاڑیاں استعمال کرتے تھے مگر اب عام گاڑیاں استعمال کی جاتی تھیں جن پر ویٹیکن کی شناختی پلیٹ تک نہیں ہوتی تھی۔ اگرچہ وٹیکن کے مالی ماہرین اِسے خرچ بچانے کیلئے ایک اچھا اقدام قرار دیتے تھے مگر ارنگروسا جانتا تھا کہ یہ مالی سے زیادہ حفاظتی تدابیر ہیں۔ وہ اپنی سیاہ پوشاک سنبھالتا ہوا گاڑی میں سوار ہو گیا۔ آج بھی اُس کی منزل کاسل گنڈولفو تھا۔

جب وہ پانچ ماہ پہلے ویٹیکن کی دعوت پر آیا تھا تو کاسل گنڈولفو پہنچنے تک اُسے اِس دعوت کے مقصد کا قطعی علم نہیں تھا۔ اُس کے خیال میں اُسے اِس لئے بُلایا تھا کہ اوپس ڈائی کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے بارے میں بات کی جا سکے۔ ارنگروسا کے خیال میں نیا پوپ ایک آزاد خیال پوپ تھا۔ اُس کو مُنتخب کرنے والے زیادہ تر پادری بھی آزاد خیال تھے اور اپنے انتخاب کے بعد اُس نے اب تک اپنی زیادہ تر توانائی عیسائیت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے صرف کی تھی۔ ارنگروسا کے خیال میں پوپ ایک نہایت بے وقوف انسان تھا جو کہ یہ سمجھتا تھا کہ وہ خُدا کے بنائے ہوئے قوانین میں ترامیم کر کے لوگوں کا دل جیت سکتا ہے۔ ارنگروسا نے اوپس ڈائی کے سربراہ کی حیثیت سے اپنے سیاسی اور مالی وسائل کو اِس آزادی کے خلاف استعمال کرنا شُروع کر دیا تھا۔ اُس کا مقصد پوپ کو یہ باور کروانا تھا کہ چرچ کا رویہ نرم کرنا نہایت بُزدلانہ قدم تھا جس سے عیسائیت کو ناقابلِ تلافی نُقصان پہنچ سکتا تھا۔ پوپ کے انہی اقدامات کی وجہ سے گرجاؤں میں نہ صرف حاضری کم ہو رہی تھی بلکہ عطیات بھی گھٹ گئے تھے۔ پانچ ماہ پہلے وہ پہلی دفعہ کاسل گنڈولفو گیا تھا۔ وہ یہ محل دیکھ کر نہایت حیران ہوا تھا کیونکہ غیر مُتوقع طور پر اِس قدیم عمارت میں نہایت جدید سہولیات میسّر تھیں جن میں کانفرنس ہال، سائنسی تجربہ گاہیں، ستارہ بینی کا مرکز اور اِس طرح کی بے شُمار سہولتیں شامل تھیں۔ ارنگروسا یہ سوچ کر حیران ہوا تھا کہ چرچ اگرچہ روحانیت پر زور دیتا لیکن پھر بھی جدید سائنسی ترقی کیلئے وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اُس نے ستارہ بینی کا مشہور مرکز بھی دیکھا تھا جسے Biblioteca Astronomica کہا جاتا ہے۔ اُس نے سُن رکھا تھا کہ یہاں تاریخ کے نامور ستارہ بینوں اور سائنسدانوں کی کتب موجود ہیں جن میں کوپرنیکس، گلیلو، کیپلر، نیوٹن اور سیچی شامل ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ یہاں پر پوپ کے قریبی افسران صرف خُفیہ مُلاقاتوں کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ تب ارنگروسا کو یہ احساس نہیں تھا کہ جو بات اُسے بتائی جانے والی ہے وہ کتنی خطرناک تھی۔ وہ اُس ملاقات کے بعد نہایت پریشان ہوا تھا اور اب پانچ ماہ بعد پھر کاسل گنڈولفو جا رہا تھا۔ اُس نے آنے والے وقت کا سوچ کر اپنے آپ کو تسلی دی۔ اُسے معلّم کے فون کا انتظار تھا۔ کافی وقت گُزر چُکا تھا اور وہ جانتا تھا کہ سیلاس اپنا مقصد حاصل کر چُکا ہوگا۔ اُس نے اپنے اعصاب پُرسکون کرنے کی کوشش کی۔ وہ جانتا تھا کہ آنے والا وقت اُس کیلئے اپنے دامن میں صرف اور صرف کامیابیاں سمیٹے ہوئے ہے۔ بس تھوڑا سا صبر اور انتظار رہ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

گیرے سینٹ لازارے کے اندر معمول کے مُطابق گہما گہمی تھی۔ بہُت سارے لوگ گتے کے بورڈ اُٹھائے اپنے عزیزوں کا انتظار کر رہے تھے۔ کئی قُلی سامان اِدھر اُدھر لے کر جا رہے تھے۔ سوفی نے اپنی نگاہیں معلوماتی سکرین پر دوڑائیں۔ لینگڈن

نے بھی اُس کی نگاہوں کے تعاقب میں معلوماتی سکرین کو دیکھا۔

لیون۔راپائنڈ۔۳:۰۶

''میری توقع کے برعکس تو یہ دیر سے جا رہی ہے'' سوفی نے کہا۔''مگر لیون ٹھیک رہے گا'' لینگڈن نے اپنی گھڑی پر نظریں دوڑائیں جس پر وقت ۲:۵۹ تھا۔گاڑی جانے میں سات منٹ باقی تھے اور ابھی ٹکٹ لینا بھی باقی تھا۔سوفی نے ٹکٹ کی کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔''اپنے کریڈٹ کارڈ سے دو ٹکٹ خریدو''۔

''کریڈٹ کارڈ استعمال کرنا۔۔۔۔۔۔''۔

سوفی نے لینگڈن کی بات بیچ میں ہی کاٹ ڈالی ''میں جانتی ہوں بس تم ٹکٹ خریدو''

لینگڈن نے قسم کھائی کہ اب وہ سوفی کی بات میں دخل نہیں دے گا۔وہ کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔دو منٹ میں ہی اُس کے ہاتھوں میں لیون کے دو ٹکٹ تھے۔وہ پلیٹ فارم کی طرف بڑھے تو اُسی وقت لیون جانے والوں کیلئے اعلان شروع ہو گیا۔اُن کے سامنے سولہ پٹڑیاں تھیں، دائیں طرف تیسری پٹڑی پر لیون والی گاڑی کھڑی تھی۔سوفی تیز تیز چل رہی تھی، یکدم وہ سٹیشن کے خارجی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور لینگڈن کندھے اُچکا کر اُس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔باہر نکلتے ہی اُس نے دیکھا کہ وہی ٹیکسی جس کے ڈرائیور کو سوفی نے پیسے دیئے تھے بالکل سامنے کھڑی ہے۔ڈرائیور نے سوفی کو دیکھتے ہی گاڑی کی روشنیاں جلا کر اشارہ کیا۔سوفی گاڑی کی طرف بڑھی اور دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔لینگڈن نے بھی اُس کی تائید کی اور اُس کے ساتھ براجمان ہو گیا۔سوفی نے ڈرائیور کو صرف اتنا کہا کہ اُنہیں شہر سے باہر لے چلے۔گاڑی کے چلتے ہی سوفی نے لینگڈن کے ہاتھوں میں تھامے ٹکٹ پکڑے اور پھاڑ کر باہر پھینک دیئے۔لینگڈن ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔ٹیکسی روئے ڈی کلیچی پر آ گئی تھی۔اپنے بائیں طرف گاڑی کے شیشے سے باہر لینگڈن کو مونٹے مارٹے اور سیکرے کوئیر کا خوبصورت گنبد نظر آ رہا تھا۔سڑک کے دوسری طرف اُسے مخالف سمت میں جاتی ہوئی پولیس کی گاڑیوں کی روشنیاں دکھائی دیں۔سائرن کی آوازیں تمام علاقے میں گونج رہی تھیں۔لینگڈن اور سوفی دونوں نیچے کی طرف جھک گئے۔تھوڑا آگے آ کر وہ اوپر ہو گئے۔سوفی کے چہرے کو دیکھ کر لینگڈن یہ محسوس کر سکتا تھا کہ اب وہ اپنی اگلی چال کے بارے میں سوچ رہی ہے۔لینگڈن نے ایک بار پھر جیب سے چابی نکالی اور اُس کا جائزہ لینے لگا۔اپنی آنکھوں کے نزدیک لاتے ہوئے، اُس نے چابی کو بغور دیکھا کہ شاید کچھ ایسا نظر آ جائے جو کہ اس چابی کا اسرار کھول دے مگر اُسے ناکامی ہوئی۔

''کچھ سمجھ نہیں آ رہا'' آخر کار وہ بولا۔

''کیا'' سوفی نے پوچھا۔

''کہ تمہارا نانا بس تمہیں ایک چابی تک پہنچانا چاہتا تھا جس کے بارے میں ہمیں کچھ علم نہیں کہ اس کا مقصد کیا ہے؟''

''میں بھی اس بات سے متفق ہوں۔''

''کیا تمہیں یقین ہے کہ اُس نے پینٹنگ کی پچھلی طرف کچھ نہیں لکھا تھا؟''

''میں نے نہایت باریکی سے سب کچھ دیکھا تھا۔پینٹنگ کے پیچھے یہ چابی تھی۔''

لینگڈن نے تیوری چڑھا کر چابی پر بنی مثلث کو بغور دیکھا۔

''کچھ بھی نہیں ہے''۔وہ بولا۔''اِس چابی سے شاید الکحل کی بُو آ رہی ہے''۔

''کیا؟''۔

''ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ دِن پہلے اِسے رگڑ کر صاف کیا گیا ہے'' لینگڈن نے چابی اپنے نتھنوں کے سامنے رکھ کر سانس کھینچی۔''ایک طرف الکحل کی بُو زیادہ ہے۔'' لینگڈن نے چابی کو دوسری طرف گھمایا۔

''اوایک منٹ۔۔۔۔''۔اُس کے چہرے پر حیرت پھیل گئی تھی۔اُس نے چابی کو روشنی میں کر کے دوسری طرف گھمایا۔اُسے چابی کی دوسری طرف اِس کی نرم سطح پر گیلا ہٹ محسوس ہو رہی تھی۔''تم نے چابی کو جیب میں ڈالنے سے پہلے دیکھا تھا؟''

''نہیں، میں جلدی میں تھی''۔

لینگڈن نے اُس کی طرف مڑا۔''کیا تمہارے پاس ابھی لائٹ پین ہے؟''

سوفی نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر لائٹ پین نکال لیا کر لینگڈن کو پکڑا دیا۔لینگڈن نے پین آن کر کے روشنی چابی پر ڈالی۔اُسے یوں محسوس ہوا کہ چابی پر کچھ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ایسا لگ رہا تھا کہ وہ الفاظ جلدی میں لکھے گئے ہیں مگر کم از کم با آسانی پڑھے جا رہے تھے۔

''اچھا'' لینگڈن نے مُسکراتے ہوئے کہا۔''اب پتا چلا کہ اس سے الکحل کی بُو کیوں آ رہی تھی''۔لینگڈن نے چابی سوفی کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔

سوفی نے حیرت سے چابی پر لکھے قرمزی رنگ کے الفاظ کو دیکھا

24 Rue Haxo

''یہ تو کسی جگہ کا پتہ لگ رہا ہے''۔

''کس جگہ کا؟'' لینگڈن نے پوچھا۔

سوفی کو اس کا اندازہ نہیں تھا۔وہ ڈرائیور کی طرف جھک کر اُس سے فرانسیسی میں بات کرنے لگی۔جب وہ واپس مُڑی تو اُس نے بتایا کہ یہ پیرس کے مغربی مضافاتی علاقے کا ہے جہاں تاریخی ٹینس سٹیڈیم رولینڈ گیراس ہے۔وہ ڈرائیور کو کہہ چکی تھی کہ اُنہیں وہاں لے چلے۔سوفی نے دوبارہ چابی کی طرف دیکھا اور یہ سوچنے لگی کہ اس پتے پر کیا ہو سکتا ہے۔گر جا گھر یا پھر پر یوری کا ہیڈ کوارٹر۔

اُس کے دماغ میں پھر دس سال پہلے کے خاکے گھوم رہے تھے۔وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

''رابرٹ، میرے پاس تمہیں بتانے کو بہت کچھ ہے'' وہ رُکی اور اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔''لیکن پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم پر یوری آف سیون کے بارے میں کیا کچھ جانتے ہو؟''۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلے ڈی ایٹالس کے باہر، فاش غُصّے سے بپھرا ہوا اِدھر اُدھر چل رہا تھا۔ اُس کے قدم نہایت مضبوطی سے فرش پر پڑ رہے تھے جو اُس کے شدید غُصّے کا اظہار تھا۔ گرو آرڈ اُسے اپنی آپ بیتی سُنا چُکا تھا۔ فاش نے اُسے گولی نہ چلانے پر کھری کھری سُنائی تھیں۔

''کیپٹن''، لیفٹیننٹ کولیٹ کمانڈ پوسٹ سے فاش کی طرف آ کر بولا۔ ''ایجنٹ نیویو کی گاڑی کا سُراغ مل گیا ہے۔''

''کیا وہ سفارتخانے تک پُہنچ گئی ہے؟''

''نہیں، اُنہوں نے گیرے سینٹ لازارے سے ٹکٹ خریدے ہیں۔ آخری نکلنے والی ٹرین بس چار پانچ منٹ پہلے ہی نکلی ہے''۔

فاش نے گرو آرڈ کو جانے کا اشارہ کیا اور کولیٹ کو ساتھ لے کر ایک طرف کو چل دیا۔ اُس کے لہجے میں سنسنی سی تھی۔

''وہ کہاں جا رہے ہیں؟''

''لیون''۔

''یہ بھی کوئی چال ہی ہوگی۔''۔ فاش نے گہرا سانس لیا۔ ''اچھا خیر اگلے سٹیشن اطلاع کر دو اور ہدایات دے دو کہ ٹرین رُکوا کر تلاشی لیں، سوفی کی گاڑی کے پاس سادہ کپڑوں والے چند آدمی تعینات کر دو ہوسکتا ہے کہ وہ وہاں واپس آئے اور سٹیشن کے ارد گرد کے بھی تلاشی کیلئے اپنے آدمی پھیلا دو، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ گاڑی میں بیٹھنے کی بجائے پیدل ہی نکل پڑے ہوں۔ کیا سٹیشن سے کوئی بس کہیں جاتی ہے؟''

''اِتنی رات گئے تو ٹیکسی ہی مل سکتی ہے''۔

''اچھا تو وہاں کھڑے ٹیکسی ڈرائیوروں سے پوچھو شاید اُنہوں نے سوفی کو یا لینگڈن کو دیکھا ہو بلکہ ٹیکسی کمپنی سے رابطہ کر کے اُن سے معلومات لو۔ میں انٹر پول سے رابطہ کرتا ہوں''۔

کولیٹ نے حیرت سے دیکھا۔ ''کیا آپ انٹر پول کو اطلاع دے رہے ہیں؟''

فاش کو شرمندگی تھی مگر اُس کے پاس کوئی اور متبادل راستہ بھی نہیں تھا۔ فرار کے بعد مفرور کے اقدامات کا اندازہ کرنا مُشکل نہیں ہوتا۔ اُن کو ہمیشہ گنی چُنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ رقم، سفر اور کُچھ سامان وغیرہ۔ انٹر پول کے پاس اتنے ذرائع تھے کہ وہ یہ تین چیزیں سوفی اور لینگڈن پر تنگ کر سکتے تھے۔ چند منٹ میں اُن کی تصاویر پیرس کے ہر ہوٹل، گاڑیوں کے اڈّے اور بڑے سٹوروں پر پُہنچا کر پیرس سے اُن کے فرار کے تمام راستے مسدود کئے جا سکتے تھے۔ عام طور پر مفرور فرد سب کے سامنے ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے جو کہ نظر میں آ جاتی ہے۔ وہ کوئی گاڑی چوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، یا پھر سٹور سے کوئی چیز چُرانا چاہتا ہے۔ کوئی اور راستہ نہ ہونے پر بینک کا کارڈ یا کریڈٹ کارڈ استعمال کر بیٹھتا ہے۔ وہ جو بھی غلطی کرتا ہے مقامی حکّام تک فوراً اطلاع پُہنچ جاتی ہے۔

''صرف لینگڈن کے بارے میں؟'' کولیٹ نے پُوچھا۔ ''کیا آپ سوفی کو چھوڑ رہے ہیں؟''۔

''نہیں''۔ فاش غُرّایا۔ ''میرا ارادہ ہے کہ اُس کے تمام عزیز دوستوں کی معلومات لوں، کوئی بھی ایسا شخص جس کے پاس وہ مدد کیلئے جا سکتی ہے۔ اُسے اِس سب کی بھاری قیمت چُکانا پڑے گی''۔

''کیا میں فون پر رہوں یا خود بھی باہر نکلوں''۔ کولیٹ نے سوال کیا۔

''تُم خود باہر نکلو۔ ٹرین سٹیشن جاؤ اور اپنی ٹیم کے ساتھ رابطہ کرو۔ تُمہارے پاس سب اختیارات ہیں مگر مُجھ سے پوچھے بغیر کوئی قدم مت اُٹھانا''۔

''ٹھیک ہے سر''۔ کولیٹ نے کہا اور بھاگتا ہوا باہر نکل گیا۔

فاش کو اپنا جسم سخت ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ سوفی اور لینگڈن اُس کی چکنی مچھلی کی طرح پھسل گئے تھے۔ اُس نے اپنے آپ کو پُرسکون رکھنے کی کوشش کی۔ انٹر پول کا شدید دباؤ برداشت کرنا سوفی اور لینگڈن کیلئے مُمکن نہی ہوگا۔ وہ صُبح تک پکڑے جائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیکسی اِس وقت بائس ڈی بولو کے گھنے درختوں سے گُزر رہی تھی۔ اِس پارک کے کئی اور نام بھی مشہور تھا جن میں سے ایک ایک نام ''دُنیاوی خوشی کا باغ'' تھا۔ پارک کے باہر ٹنگی ہوئی پینٹنگ دیکھ کر لینگڈن کو کُچھ کُچھ اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ پارک کس قسم کا ہے۔ رات کے وقت، اپنی جسمانی خواہشوں کی آگ بُجھانے والے سینکڑوں مرد و عورت یہاں اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ لینگڈن نے دیکھا کہ پارک میں موجود لڑکے اور لڑکیاں اُن کی گاڑی کی روشنیاں دیکھ کر اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اُسے گاڑی کے سامنے دو برہنہ جوان لڑکیاں نظر آئیں۔ لینگڈن نے اپنی نظریں اُن سے ہٹالیں اور ٹھنڈی آہ بھری۔

''میں پریوری آف سیون کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں''۔ سوفی نے کہا۔

لینگڈن نے سر ہلایا اور سوچنے لگا کہ کہاں سے شُروع کرے۔ پریوری آف سیون، ایک ایسی برادری تھی جس کی تاریخ قریباً ایک ہزار سال پُرانی تھی۔ حیران کُن دستاویزات، غدّاری اور حتٰی کے تشدد سے لبریز داستانیں۔

''پریوری آف سیون''۔ لینگڈن شُروع ہوا۔ 'فرانس سے تعلق رکھنے والے صلیبی جنگجو گاڈفرے ڈی بوئین نے اِس کی بُنیاد ۱۰۹۹ میں یروشلم میں رکھی تھی''

سوفی مُنہمک سُن رہی تھی۔

''کہا جاتا ہے کہ گاڈفرے پاس ایک راز تھا، جو کہ عیسیٰؑ سے تعلق رکھتا تھا۔ اُسے ڈر تھا کہ وہ مر گیا تو یہ راز ہمیشہ کیلئے کھو جائے گا، اُس نے اِس راز کی حفاظت پریوری آف سیون کو سونپ دی تھی۔ اُس نے تنظیم کے ارکان سے عہد کیا تھا کہ وہ نسل در نسل اِس راز کی حفاظت کریں گے۔ اِس تنظیم کے ارکان کو یروشلم میں رہنے کیلئے جو جگہ دی گئی تھی وہ قدیم ہیکلِ سُلیمانی کے بالکُل نزدیک تھی۔ کہا جاتا ہے کہ پریوری نے جان بوجھ کر اِس جگہ کو چُنا تھا کیونکہ وہ اِس ہیکل کے نیچے کھُدائی کرنا چاہتے تھے۔ اُن کے خیال میں وہاں کُچھ قدیم دستاویزات موجود تھیں۔ اُن لوگوں کو کھُدائی کے دوران نہایت اہم دستاویزات ملی تھیں۔''

سوفی کے چہرے پر بے یقینی نظر آ رہی تھی۔
''پریوری نے اِن دستاویزات کو نکالنے کیلئے ایک گروہ بنایا تھا جس کا نام نائٹس ٹمپلرز رکھا گیا تھا۔ یہ نو نائٹس پر مُشتمل تھا اور اِنہوں نے بحفاظت وہ دستاویزات نکال لیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دستاویزات حاصل ہونے کے بعد پریوری اور نائٹس ٹمپلرز کی طاقت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا اِتنا کہ عیسائی چرچ بھی اِن کے سامنے بے بس ہو گیا تھا۔ اِس کے علاوہ گاڈ فرے کا دیا ہوا راز بھی اِن کے پاس موجود تھا''۔
سوفی کے چہرے پر حیرت تھی۔ لینگڈن نے بھی کئی دفعہ نائٹس ٹمپلرز کے بارے میں لیکچر دیا تھا اور اُسے اتنا اندازہ تھا کہ نائٹس ٹمپلرز تاریخ کا ایک جانا پہچانا کردار ہیں۔ مُحققین اور مؤرخین کیلئے، نائٹس ٹمپلر ایک مُشکل موضوع تھا کیونکہ اُن کے بارے میں اِتنی من گھڑت داستانیں بھی مشہور ہو گئی تھیں کہ سچ اور جھوٹ میں امتیاز کرنا مُشکل لگتا تھا۔
سوفی کے چہرے پر کشمکش نظر آ رہی تھی۔
''تُمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ نائٹس ٹمپلر دراصل پریوری آف سیون کی تخلیق تھی جبکہ میرے خیال میں تو نائٹس ٹمپلر کا گروہ، مُقدس سرزمین اور یروشلم کی حفاظت کیلئے بنایا گیا تھا''۔
''یہ تو اپنے مقصد کو چھپانے کیلئے مشہور کیا گیا تھا۔ مُقدس سرزمین اور اُس کی طرف آنے والے زائرین کی حفاظت صرف نو نائٹس نہیں کر سکتے تھے۔ وہ اپنے اصل مقصد کو چھپائے رکھنے میں کامیاب رہے تھے۔ اُن کا مقصد اُن دستاویزات کی برآمدگی تھی جو کہ ہیکلِ سُلیمانی کے نیچے دفن تھیں''۔
''کیا وہ دستاویزات برآمد ہو گئی تھیں؟''۔
لینگڈن مُسکرا کر رہ گیا۔ ''کوئی پُورے وثوق سے تو نہیں کہہ سکتا، مگر تمام تاریخ دان مُتفق ہیں کہ نائٹس ٹمپلرز کو اُن کھنڈرات میں سے کُچھ ایسا ملا تھا۔۔۔ جس نے اُنہیں اِتنا دولت مند اور طاقتور بنا دیا جس کا اندازہ کرنا بھی مُشکل ہے''۔
لینگڈن نے سوفی کو نائٹس ٹمپلر تاریخ بتائی جو کہ وہ اکثر اپنے طالبعلموں کو بھی بتاتا تھا۔ نائٹس ٹمپلر، دوسری صلیبی جنگ کے دوران یروشلم آئے تھے اور شاہ بالڈوین دوم نے اُن کی یہ ذمہ داری لگائی تھی کہ اُن کا کام یروشلم کی طرف آنے والے زائرین کے راستوں کی حفاظت ہے۔ اُن سے حلف لیا گیا تھا کہ وہ اپنی ذاتی ملکیت میں کوئی زمین یا رقم نہیں رکھیں گے، نہ شادی کریں گے اور نہ ہی تنخواہ لیں گے۔ نائٹس نے بادشاہ سے یہ درخواست کی تھی کہ اُنہیں بس ہیکلِ سُلیمانی کے اُس حصے میں رہنے کیلئے ٹھکانہ دے دیا جائے جسے عام طور پر سُلیمانؑ کا اصطبل کہا جاتا ہے۔ بادشاہ نے اُنہیں اجازت دے دی تھی اور اُنہوں نے وہاں اپنا ٹھکانہ بنا لیا تھا۔
نائٹس کا اِس جگہ پر رہائش اختیار کرنا محض اتفاق نہیں تھا بلکہ پریوری کو جن مزید دستاویزات کی تلاش تھی، اُن کے خیال میں وہ ہیکل کے اِسی حصے میں زیرِ زمین مدفون تھیں، ایک ایسا حصہ جسے مُقدس ترین مانا جاتا تھا۔ یہودیوں کے خیال میں یہ حصہ خُدا کی رہائش گاہ تھا۔ یہ نو نائٹس ٹمپلر تقریباً دس سال وہاں مُقیم رہے۔

''اور اُنہوں نے وہاں کُچھ دریافت بھی کر لیا تھا'' سوفی بولی۔
''ہاں بالکل'' لینگڈن نے کہا۔ لینگڈن نے بتانا شُروع کیا کہ اگرچہ اِس کام میں نو سال کا طویل عرصہ صرف ہوا تھا مگر نائٹس اپنے مقصد میں کامیاب رہے تھے۔ اُنہوں نے وہ 'خزانہ' ہیکل سے نکال لیا اور اُسے ساتھ لے کر یورپ روانہ ہو گئے تھے۔ اُس کے بعد اُن کی طاقت اور اثر و رسوخ میں بہت جلد اضافہ ہوا۔ کوئی مُکمل طور پر نہیں جانتا کہ آیا نائٹس نے پوپ کو بلیک میل کیا تھا یا پھر ویٹیکن نے نائٹس ٹمپلرز کی وفاداریاں خریدنے کی کوشش کی تھی، مگر اُس وقت کے پوپ اِنوسنٹ دوم (INNOCENT-II) نے ایک پاپائی حُکمنامہ جاری کیا تھا جس کے ذریعے نائٹس ٹمپلرز کو لامحدود اور بیش بہا اختیارات دے دئے گئے تھے۔ اُنہیں ایک مُکمل فوج بنانے کی اجازت بھی دے دی گئی تھی جو کہ صرف اور صرف اُن کی اپنی ماتحتی میں کام کرنے کی پابند تھی۔ مزید یہ کہ نائٹس ٹمپلرز پر کسی بھی عیسائی بادشاہ کے اختیار میں نہیں تھے۔ وہ آزاد قرار دیئے گئے تھے۔ اِس کے بعد نائٹس ٹمپلرز کی طاقت میں مزید اضافہ ہونا شُروع ہو گیا۔ اُنہوں نے اپنی سیاسی قوت کو بھی بڑھایا اور پورے یورپ میں وسیع جائیدادیں بنا لیں۔ وہ اِتنے امیر ہو گئے تھے کہ بادشاہوں کو بھی قرضے دینا شُروع ہو گئے تھے۔ اِس کے بدلے وہ بھاری سُود بھی لیا کرتے تھے۔ تاریخ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جدید بینکاری نظام کی بُنیادیں دراصل نائٹس نے ہی استوار کی تھیں ۱۳۰۰ء تک نائٹس ٹمپلر اتنی طاقت حاصل کر چکے تھے کہ اُس وقت کا پوپ کلیمنٹ پنجم کو یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اُن کے خلاف کوئی قدم اُٹھانا پڑے گا۔ اُس نے فرانس کے بادشاہ فلپ چہارم کے ساتھ مل کر نائٹس ٹمپلر کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا منصوبہ بنایا۔ منصوبہ یہ تھا کہ ٹمپلرز کو گرفتار کر کے اُنکے خُفیہ خزانے پر بھی قبضہ کر لیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ فلپ چہارم بھی ٹمپلرز کا مقروض تھا اور وہ اِس قرضے سے پیچھا چھڑانے کیلئے اُن کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ ٹمپلرز کو مِٹانے کیلئے ایک منصوبہ بنایا گیا جِسے نہایت خُفیہ رکھا گیا تھا۔ منصوبے کے تحت پوپ کلیمنٹ نے ایک سربمہر خط یورپ کے تمام حصوں میں پہُنچایا اور یہ ہدایات دی گئیں کہ یہ خط تمام جگہوں پر ۱۳ اکتوبر (۲۰۰۷) کی صُبح کو کھولا جائے گا اور اِس میں دی گئی ہدایات پر حرف بحرف عمل کیا جائے گا۔
تیرہ تاریخ کا سورج طلوع ہوا تو خط کھولے گئے ہدایات پڑھی گئیں جو کہ حیرتناک تھیں۔ خط میں پوپ کلیمنٹ نے لکھا تھا کہ خواب میں اُسے خُدا نے آکر نائٹس ٹمپلرز کے بارے میں خبردار کیا ہے کہ وہ لوگ شیطان پرست، ہم جنس پرست ہیں اور صلیب کی بے حُرمتی کرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ وہ بہت ساری ایسی حرکات کرتے ہیں جو کہ مذہب کی توہین کی زمرے میں آتی ہیں۔ پوپ کلیمنٹ کے مُطابق خواب میں خُدا نے اُسے حُکم دیا تھا کہ زمین کو نائٹس ٹمپلرز کے وجود سے پاک کر دیا جائے، اُن کو گرفتار کر کے تب تک تشدد کیا جائے جب تک وہ اپنے جُرائم اور گُناہوں کا اعتراف نہ کر لیں۔ پوپ کلیمنٹ کی ہدایات پر عمل کیا گیا اور نائٹس کے خلاف قریباً تمام یورپ میں کاروائی کی گئی۔ اُس دِن بے شُمار نائٹس کو گرفتار کر لیا گیا، اُن پر بے رحمانہ تشدد کیا گیا اور زیادہ تر کو زندہ جلا دیا گیا۔ اِس کربناک واقعے کی گونج آج بھی سُنائی دیتی ہے اور جُمعہ کی تیرہ تاریخ (Friday the 13th) بدقسمت شُمار ہوتی ہے۔
سوفی کے چہرے پر شش و پنج تھا۔ ''نائٹس ٹمپلرز کو مٹا دیا گیا؟ مگر تو میرے خیال میں نائٹس ٹمپلر کی برادری آج تک موجود ہے''

''وہ اب بھی مُختلف ناموں سے موجود ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پوپ کلیمنٹ کے لگائے گئے الزامات جھوٹے تھے اور اُنہیں ختم کرنے کی پوری کوشش کی گئی مگر نائٹس ٹمپلرز نے دوسو سال میں کافی بااثر لوگوں سے تعلقات بنا لئے تھے۔ اِس لئے اُن میں سے کافی سارے ویٹیکن کی گرفت سے بچ نکلے۔ پوپ اور فلپ چہارم کا اصل مقصد ٹمپلرز کی طاقت کا سرچشمہ خُفیہ خزانہ تھا مگر وہ خزانہ کسی کو نہ مل سکا۔ مئورخین کہتے ہیں کہ وہ دستاویزات اور خزانہ اُس وقت نائٹس ٹمپلرز کی بانی تنظیم پریوری آف سیون کی تحویل میں تھا۔ پریوری کے وجود کے بارے میں کسی کو علم نہیں تھا یہی وجہ تھی کہ وہ خزانہ محفوظ رہا اور۔ ٹمپلرز کے خلاف قدم اُٹھایا گیا تو وہ دستاویزات راتوں رات پیرس سے لا روشیلے کی بندرگاہ تک پُہنچا دی گئیں جہاں ٹمپلرز کے بحری جہاز موجود تھے''۔

''وہ دستاویزات پھر کہاں گئیں؟''

لینگڈن نے کندھے اُچکائے۔ ''یہ کوئی نہیں جانتا۔ آج تک یہ راز بحث مباحثوں اور تحقیقات کا مرکز رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن دستاویزات کو اُس وقت محفوظ کرلیا گیا تھا اور وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ اُن کو مُختلف محفوظ جگہوں پر مُنتقل کیا جاتا رہا۔ کُچھ عرصہ سے یہ افواہ بھی ہے کہ آج کل یہ دستاویزات برطانیہ میں ہیں''۔

سوفی کے چہرے پر بےچینی مزید بڑھ گئی تھی۔

''ایک ہزار سال تک'' لینگڈن نے اپنی بات کو جاری رکھا۔ ''اِس راز کی داستانیں نسل در نسل مُنتقل ہوتی رہیں۔ اِس راز کو، تمام دستاویزات کو ایک نام دیا گیا ہے، سانگریل (Sangreal) جس کے مُتعلق سینکڑوں کتابیں لکھی جا چُکی ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ تاریخ میں جتنا اِس راز کے بارے میں لکھا گیا ہے اُتنا کسی اور راز کے بارے میں نہیں لکھا گیا''۔

''کیا 'سانگریل' کے لفظ کا کوئی تعلق فرانسیسی زبان کے لفظ 'سانگ' یا ہسپانوی زبان کے لفظ 'سانگرے' سے ہے جس کا مطلب خُون ہے؟''

لینگڈن نے سوفی کے سوال کے جواب میں سر ہلا دیا۔ اِس راز میں خون یا لہو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ لینگڈن نے سوچا کہ سوفی کہ وہم وگمان بھی نہیں ہوگا کہ یہ لفظ کیوں استعمال ہو رہا ہے۔

''اِس راز کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پریوری آف سیون اِس کو افشاہ کرنے کیلئے صحیح وقت کا انتظار کر رہی ہے''

''کوئی راز کیا اِتنا بھی طاقتور ہوسکتا ہے؟''

لینگڈن نے گہری سانس لےکر شیشے سے باہر پیرس شہر کی روشنیوں کو دیکھا۔

''سوفی، لفظ سانگریل (Sangreal) ایک قدیم لفظ ہے۔ قدیم وقت سے یہ لفظ مُختلف تبدیلیوں سے گُزرا ہے''۔ وہ رُکا۔

''جب میں تُمھیں اِس کا نیا نام بتاؤں گا تو تُمھیں پتہ چلے گا کہ تُم اِس کے بارے میں پہلے سے کافی کُچھ جانتی ہو بلکہ زمین پر رہنے والا شاید ہی کوئی عیسائی یا مئورخ ہوگا جو اِس لفظ کی کہانی نہ جانتا ہو''۔

سوفی کُچھ مشکوک ہوگئی۔ ''مگر میں نے تو کبھی کسی ایسے راز کے بارے میں نہیں سُنا''

''یقیناً سُنا ہوگا''۔ لینگڈن مُسکرایا۔ ''تُم اِسے ہولی گریل (Holy Grail) (مُقدّس پیالہ یا صُراحی) کے نام سے ضرور جانتی ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی کو یوں لگا جیسے لینگڈن مذاق کر رہا ہے؟

''ہولی گریل؟''

لینگڈن نے سنجیدگی سے سر ہلا دیا۔ ''سانگریل کا لفظی مطلب بھی یہی بنتا ہے۔ یہ الفاظ فرانسیسی زبان کے لفظ سانگرال سے نکلے ہیں، جو کہ بگڑ کر سانگریل بنا اور دو الفاظ سانگ ریل میں تقسیم ہوگیا''۔

ہولی گریل۔ سوفی حیران تھی کہ اُس کا خیال اِس طرف پہلے کیوں نہیں گیا۔ مگر لینگڈن کی توضیح اُس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔

''میرے خیال میں تو ہولی گریل پیالے کو کہتے ہیں جبکہ تُم کہہ رہے ہو کہ سانگریل یا ہولی گریل دستاویزات کا ایک مجموعہ ہے جو کہ کسی راز پر مُشتمل ہے''۔

''ہاں، مگر وہ دستاویزات اِس راز یا خزانے کا صرف آدھا حصہ ہیں۔ اور وہ دستاویزات اِس گریل کے ساتھ ہی مخفی ہیں کیونکہ وہ گریل یا پیالے کے صحیح مقصد کو بیان کرتی ہیں۔ نائٹس ٹمپلر اِسی لئے نہایت طاقتور ہوئے تھے کیونکہ وہ گریل کی صحیح طاقت کو بیان کرتی ہیں''۔

گریل کی صحیح طاقت؟ سوفی مزید کھوگئی تھی۔ اُس کے خیال میں ہولی گریل وہ پیالہ تھا جس میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنے آخری کھانے کے دوران مشروب پیا تھا۔ عیسائی روایات کے مُطابق، آپؑ کے ماموں یُوسف آرماتی نے اُسی پیالے میں صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد آپؑ کا لہو ڈیالا تھا۔ ''ہولی گریل تو عیسیٰؑ کا پیالہ ہے'' اُس نے کہا۔

''سوفی!'' لینگڈن نے اُس کی طرف جُھکتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''پریوری آف سیون کے دعوے کے مُطابق، ہولی گریل کوئی پیالہ نہیں۔ اُن کا یہ دعوٰی ہے کہ پیالے کی داستان بس ایک دھوکہ ہے۔ گریل یا پیالے کا لفظ بس ایک استعارہ ہے اور اِس کا اشارہ کسی اور طرف ہے'' وہ رُکا اور پھر بولا۔ ''ایسی چیز جس کی طرف تُمھارے نانا نے کافی سارے اشارے کئے ہیں یعنی مُقدس تانیث''۔

سوفی کے چہرے پر بےیقینی تھی۔ اُس نے لینگڈن کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر ایسے تاثُرات تھے جیسے اُسے سوفی کی ذہنی حالت کا اندازہ ہے۔

''اچھا، اگر ہولی گریل کوئی پیالہ نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟''

لینگڈن کو اندازہ تھا کہ وہ یہی سوال پوچھے گی، مگر اُسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا جواب دے؟ مُکمل تاریخی پس منظر کے بغیر اِس سوال کا جواب سوفی کو سمجھانا مُشکل تھا۔ اُسے یاد آیا کہ جب اُس نے اپنا مُسوّدہ ایڈیٹر کو دیا تھا تو اُس کے چہرے پر بھی ایسے ہی تاثُرات تھے۔ اُس کا ایڈیٹر یہ مُسوّدہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ وہ لینگڈن کا پُرانا دوست تھا اِس لئے اُسے سمجھایا تھا کہ وہ نہیں چاہتا

ہے کہ مذہبی انتہا پسند اُس کی کمپنی اور اِس کتاب کے خلاف مُظاہرے کریں اِس لئے لینگڈن کو اِس کتاب کا خیال ذہن سے نکال دینا چاہیئے ۔ایڈیٹر کے خیال میں لینگڈن کو پیسوں قطعاً ضرورت نہیں تھی ۔ جب اُس نے یہ پوچھا کہ اِس کتاب کی تحقیق میں اُس نے کہاں کہاں سے حوالہ جات لئے ہیں تو لینگڈن نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک فہرست اُسے تھما دی تھی جس میں اُن تمام کتابوں کا ذکر تھا جن کے حوالے لینگڈن نے دیئے تھے۔اُس کا ایڈیٹر پچاس سے زیادہ کتابوں کی یہ فہرست دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ اِن میں نئی اور سینکڑوں سال پُرانی کُتب بھی شامل تھیں۔ اِن میں سے کئی کتابیں تو نہایت مشہور تھیں۔ آخر کار ایڈیٹر لینگڈن سے مُتفّق ہو گیا تھا۔لینگڈن نے اُسے بتایا تھا کہ ہولی گریل کے حوالے سے ہونے والی تحقیق نئی نہیں ہے مگر اپنی کتاب میں اِس نے تحقیق کو ایک نیا رُخ دیا تھا، علامات کے حوالے سے اُس نے اِس کتاب میں کُچھ نئی باتیں سامنے لائی تھیں۔ ایڈیٹر یہ دیکھ کر حیران ہوا تھا کہ اُن کتابوں میں سے ایک کتاب سر لی ٹیبنگ کی بھی ہے جو کہ کُچھ عرصہ پہلے برطانیہ کا شاہی مئورخ رہ چُکا تھا۔لینگڈن نے ایڈیٹر کو یہ بھی بتایا تھا کہ وہ لی ٹیبنگ سے مل چُکا ہے اور ٹیبنگ نے اُس کی کافی مدد اور حوصلہ افزائی کی تھی۔

لینگڈن نے ایڈیٹر کو یہ بتایا تھا کہ بہت سے محقّقین اور لی ٹیبنگ اِس تحقیق کے حوالے سے سامنے آنے والے نتائج پر یقین رکھتے ہیں۔ اُن کے خیال میں ہولی گریل انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ کھو جانے والا خزانہ یا راز ہے اور اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک پیالہ نہیں ہے۔ اگر یہ صرف ایک پیالہ ہی ہے جس میں عیسیٰ نے آخری کھانے کے دوران مشروب پیا تھا اور جس میں اُن کا خون ڈالا گیا تھا تو اِس کے مُقابلے میں کئی دوسری چیزیں بھی تھیں جو اِس پیالے سے زیادہ مُقدس تھیں۔ کانٹوں کا وہ تاج جو کہ عیسیٰ کو پہنایا گیا تھا اور وہ صلیب جس کے ساتھ اُن کو باندھا گیا تھا وغیرہ۔ مگر جو اہمیت ہولی گریل کو حاصل تھی وہ کسی اور چیز کو حاصل نہیں ہو سکی تھی۔

ایڈیٹر پھر بھی اِس بات پر اڑا ہوا تھا کہ اتنی مشہور کتابوں کے حوالے ہونے کے باوجود یہ تحقیق اِتنی زیادہ شُہرت کی حامل نہیں ہے۔لینگڈن نے اُسے بتایا تھا کہ عیسائی چرچ نے ہمیشہ تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے یہی وجہ ہے کہ جب نہایت مشہور اور مذہبی لحاظ سے اہم لوگ تاریخ کی کتابیں لکھیں تو اُن کی بات کو جلد تسلیم کر لیا جاتا ہے۔لینگڈن صاف الفاظ میں یہ کہا تھا کہ انجیل ایک ایسی کتاب ہے جس میں حقائق نہیں بیان کیئے گئے بلکہ ایسی کہانیاں لکھی گئی ہیں جن کی کوئی بُنیاد ہی نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

''رُکو!'' سوفی کی چیختی ہوئی آواز لینگڈن کو خیالوں کی دُنیا سے باہر لے آئی۔ '' گاڑی بند کر دو۔

لینگڈن اُچھل پڑا۔سوفی آگے جھُک کر ڈرائیور پر چیخ رہی تھی۔لینگڈن نے دیکھا کہ ڈرائیور اپنی گاڑی کے وائرلیس کو پکڑے کُچھ کہہ رہا تھا۔سوفی واپس مُڑی اور لینگڈن کے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال لیا۔ جب اُس کا ہاتھ باہر آیا تو اُس میں پستول تھا۔ اُس نے پستول ڈرائیور کی کھوپڑی پر جما دیا۔ڈرائیور نے فوراً ریڈیو چھوڑ کر ہاتھ اُوپر اُٹھا لئے۔

''سوفی''۔لینگڈن بولا۔''یہ تُم کیا۔۔''

'' گاڑی سڑک کے کنارے لگاؤ''۔سوفی نے لینگڈن کو بالکُل نظر انداز کر کے ڈرائیور کو حُکم دیا۔ڈرائیور نے لرزتے سوفی کے حُکم پر عمل کیا۔لینگڈن کو احساس ہوا کہ وائرلیس سے آوازیں آ رہی تھیں۔ٹیکسی کمپنی جب کسی ٹیکسی کو اپنے پاس رجسٹر کرتی ہے تو وہ اُس میں ایک وائرلیس لگا دیتی ہے جس کا رابطہ کمپنی کے کنٹرول روم سے ہوتا ہے تاکہ بوقتِ ضرورت رابطہ قائم کیا جا سکے۔

''۔۔۔ایک پولیس ایجنٹ سوفی نیویو۔۔۔ایک امریکن رابرٹ لینگڈن۔۔۔''لینگڈن کو وائرلیس سے آتی آواز سُنائی دی۔ اُس کے اعصاب اکڑ گئے تھے۔اُنہوں نے ہمیں ڈھونڈ لیا ہے۔

''نیچے اُترو''۔سوفی نے ڈرائیور کو حُکم دیا۔ڈرائیور بازو سر پر رکھے نیچے اُتر گیا۔سوفی نے شیشہ اُتار کر ڈرائیور کو نشانے پر لے لیا۔

''رابرٹ! ڈرائیونگ سیٹ جاؤ''۔لینگڈن پہلے ہی عہد کر چُکا تھا کہ اِس لڑکی کے ساتھ بحث نہیں کرے گا۔وہ خاموشی سے نیچے اُترا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر دروازہ بند کر لیا۔اُس نے دیکھا کہ سر پر ہاتھ رکھے ہوئے ڈرائیور کے مُنہ سے مُغلظات نکل رہے تھے۔

''میرا خیال ہے رابرٹ تُم اِس جنت نُما جنگل سے کافی واقف ہو چُکے ہو۔ہمیں یہاں سے باہر نکلنا ہے''۔

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔''سوفی، شاید تُم۔۔۔۔''

''چلو'' وہ چیخی۔ پاس سے گُزرنے والے کُچھ لوگ یہ تماشا دیکھنے کو اکٹھے ہو گئے تھے۔ایک عورت اپنے موبائل فون کے ذریعے کسی کو کال کر رہی تھی۔لینگڈن نے کلچ دبایا گیئر بدلا اور پھر ایکسلیریٹر پر پاؤں کا دباؤ بڑھا دیا۔گاڑی ہچکولے کھاتی ہوئی چل پڑی۔

''آرام سے'' سوفی نے کہا۔''یہ تُم کیا کر رہے ہو''۔

''میں آٹومیٹک چلا رہا ہوں''۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس غُصے سے بل کھا رہا تھا۔اُس کے خیال میں اُسے دھوکہ دیا گیا تھا اور اب وہ ایک بند گلی میں کھڑا تھا۔اُن چاروں نے نہایت اچھی چال چلی تھی اور جھوٹ بولا تھا۔اُنہوں نے اپنا راز افشاء کرنے کی بجائے موت کو ترجیح دی تھی۔سیلاس اب اپنے آپ میں مُعلّم سے رابطہ کرنے کا حوصلہ نہیں پا رہا تھا۔اُس نے اُن چاروں کے علاوہ بوڑھی راہبہ کو بھی قتل کر ڈالا تھا۔اُس کے خیال میں وہ خُدا کے راستے سے بھٹک گئی تھی۔اوپس ڈائی کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی۔

سینٹ سلپس میں جانے کا انتظام ارنگروسا نے کروایا تھا۔سیلاس کے خیال میں یہ بات نہایت خطرناک تھی۔راہبہ کی موت سے حالات خراب ہو گئے تھے۔ جب راہبہ کی لاش سامنے آئے گی تو صاف پتہ چل جائے گا۔راہبہ کے سر پر لگے ہوئے زخم کو دیکھ کر کوئی بھی یہ اندازہ کر سکتا تھا کہ یہ قتل کی واردات ہے۔مگر اب یہ سب کُچھ واقعہ ہو چُکا تھا اور وقت واپس نہیں جا سکتا

تھا۔سیلاس کا خیال تھا کہ جب اُس کا مقصد پُورا ہو جائے گا تو وہ اوپس ڈائی کے کسی ٹھکانے میں روپوش ہو جائے گا اور ارنگروسا اُس کی حفاظت کرے گا۔اُسے اِس سے زیادہ پُرسکون اور نعمت انگیز زندگی نہیں چاہیئے تھی۔وہ اوپس ڈائی کے کسی ٹھکانے میں رہ کر مراقبہ اور عبادت کرنا چاہتا تھا۔اب وہ سوچ رہا تھا کہ کبھی باہر کی دُنیا میں قدم نہیں رکھے گا۔لیکن وہ جانتا تھا کہ ارنگروسا جیسا مشہور آدمی روپوش نہیں ہو سکتا تھا۔اُس کے خیال میں اُس نے ارنگروسا کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔اُس نے خالی نظروں سے فرش کی طرف دیکھا اور سوچا کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لے۔ارنگروسا نے بھی تو اُس کی جان بچائی تھی اور گویا اُسے ایک نئی زندگی عطا کی تھی۔اُسے سپین میں گزارا ہوا وہ تمام وقت یاد آیا۔

اُسے ارنگروسا کے الفاظ یاد آئے ''میرے دوست! تُمہیں البینو (سفید جلد والا انسان) ہونا باعثِ شرمندگی نہیں۔لوگ یہ نہیں جانتے ہیں کہ نوحؑ بھی البینو تھے۔''

نوحؑ! جنہوں نے سیلاب کیلئے کشتی بنائی تھی؟ سیلاس نے اِس بارے میں کبھی نہیں سُنا تھا۔ارنگروسا مُسکرایا۔

''ہاں، بالکل۔وہ ایک البینو تھے۔تُمہاری طرح۔اُن کی جلد بھی بالکل سفید تھی۔اُنہوں نے سیلاب کے وقت اِس دُنیا کے بہت سے معصوم لوگوں کی جان بچائی تھی۔اور تُمہاری منزل بھی عظیم ہے سیلاس۔خُدا نے تُمہیں کسی مقصد کیلئے جیل سے بھگایا ہے اِس لئے اب تُمہیں اِس احسان کو چُکا دینا چاہیئے''۔

وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ اُسے اپنے اندر روشنی کی چمک محسوس ہوتی رہی اور وہ یہ سمجھنا شُروع ہو گیا تھا کہ وہ واقعی صاف سُتھرا ہے۔ایک فرشتے کی طرح!

لیکن اِس وقت، اُسے اپنے باپ کی آواز سُنائی دے رہی تھی۔

''تُو بس ایک حادثہ ہے۔ایک گندا حادثہ''۔

لکڑی کے فرش پر گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے، سیلاس نے معافی مانگی۔اپنی پوشاک اُتارتے ہوئے وہ ایک بار پھر چابک اُٹھانے کیلئے بڑھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن بمُشکل ہی گاڑی بائس ڈی بولونے کے آخری کونے تک لا پایا تھا۔وائرلیس پر بار بار ٹیکسی ڈرائیور کیلئے ہدایات آ رہی تھیں ۔

''گاڑی نمبر پانچ۔۔جواب دو۔جواب دو تُم جواب کیوں نہیں دے رہے ہو''۔

لینگڈن نے پارک کے خارجی دروازے پر پہنچتے ہی بریک دبائے اور بولا ''گاڑی تُمہیں چلانی چاہیئے''۔

سوفی نے مُطمئن انداز میں سر ہلایا اور گاڑی سے نیچے اُتر کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ گئی۔لینگڈن پسنجر سیٹ پر مُنتقل ہو گیا تھا۔سوفی نے گاڑی آگے بڑھا دی۔پارک سے باہر نکل کر وہ آلی ڈی لانگشمپ پر آ گئے۔

''روئے ڈی ہیکسو کہاں ہے؟'' لینگڈن نے پوچھا۔سوفی نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی، اُس کی نظریں بدستور سڑک پر جمی ہوئی

تھیں۔

''ٹیکسی ڈرائیور کے مُطابق یہ رولینڈ گیر اس کے ٹینس کورٹ کے ساتھ ہی ہے۔میں یہ علاقہ اچھی طرح جانتی ہوں''۔

لینگڈن نے ایک بار پھر چابی اپنی جیب سے نکالی اور اِسے اپنی ہتھیلی پر رکھ کر دیکھنے لگا۔اُسے احساس تھا کہ یہ چابی نہایت ہی اہم ہے۔شاید یہ اُس کی اپنی آزادی کی چابی ہے۔اپنے آپ کو بے گُناہ ثابت کرنے کیلئے ایک اہم چیز۔

کُچھ دیر پہلے سوفی کو نائٹس ٹمپلرز کے بارے میں بتاتے ہوئے اُسے یہ احساس ہوا تھا کہ چابی کے چاروں بازو برابر تھے جو کہ پریوری آف سیون کے حساب سے ایک توازن کی علامت تھے۔تبھی اُسے یہ خیال بھی آیا تھا کہ نائٹس ٹمپلرز کا نشان بھی یہی صلیب تھی۔فن پاروں اور مُصوّری کے شاہکاروں میں نائٹس ٹمپلرز کی تصویروں میں یہ چیز واضح ہوتی تھی۔اُن کا سفید لباس، جس پر برابر بازوؤں والی سُرخ رنگ کی صلیب بنی ہوئی ہوتی تھی۔اگرچہ اُن کے نشان کے طور پر بنائے جانے والی صلیب کے بازو آخری سِروں پر کُچھ مُڑے ہوئے ہوتے تھے مگر بازوؤں کی لمبائی یکساں ہوتی تھی۔

لینگڈن کو ایک جوش سا محسوس ہوا۔نہ جانے وہ اِس چابی کی مدد سے کیا ڈھونڈ سکتے ہیں؟ کیا ہولی گریل، مُقدّس پیالہ؟ اپنے اِس خیال پر اُسے ہنسی آ گئی۔گریل کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ آج کل وہ کہیں انگلستان میں پوشیدہ ہے۔ٹمپلرز کے بنائے ہوئے کسی گرجے کے نیچے خُفیہ تہہ خانے میں اِسے چھپایا گیا ہے جہاں وہ سولہویں صدی کی ابتداء سے پوشیدہ ہے۔یہی وہ دور تھا جب لیونارڈو پریوری آف سیون کا گرانڈ ماسٹر تھا۔پریوری، اپنے دستاویزات اور پُراسرار رازوں کی حفاظت کی غرض سے وقت کے اُنہیں مُختلف مقاموں پر مُنتقل کرتی رہتی تھی۔مئورخین اور محققین کے مُطابق، گریل کے یروشلم سے یورپ آنے کے بعد یہ چھ دفعہ ایک جگہ سے دُوسری جگہ پوشیدہ کی جا چکی تھی۔تاریخ دانوں کے مُطابق آخری دفعہ اِن دستاویزات کو ۱۴۴۷ میں دیکھا گیا تھا جب ایک گرجے میں آگ بھڑک اُٹھی تھی اور بھاری صندوقچے، جن میں گریل اور مُختلف دستاویزات تھیں کسی اور جگہ پُہنچائے جانے کیلئیے باہر لائے گئے تھے۔ایک ایک صندوقچہ اِتنا بھاری تھا کہ اُسے چھ بندے اُٹھایا کرتے تھے۔اِس کے بعد اِس خزانے کو کسی نے نہیں دیکھا تھا اور کہا جاتا تھا کہ یہ انگلستان میں ہے۔

آرتھر بادشاہ اور گول میز کے نائٹس کا مُلک۔

گریل جہاں بھی ہے، لینگڈن دو باتوں کے بارے میں پُریقین تھا۔ایک یہ کہ لیونارڈو جانتا تھا کہ گریل کہاں ہے اور دوسرا یہ کہ اُس کے دور میں گریل کو آخری دفعہ پوشیدہ کیا گیا تھا اُس کے بعد سے وہ وہیں تھی۔

اِسی وجہ سے، گریل میں دلچسپی رکھنے والے افراد، لیونارڈو ڈاونچی کے فن اور اُس کی تحریروں میں گریل سے مُتعلق چھپے اشارے ڈھونڈنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔کُچھ لوگ کہتے تھے کہ اُس کی پینٹنگ میڈونا آف دی راکس (Madonna of the Rocks) میں جو پہاڑ تصویر کے پس منظر میں موجود ہیں وہ سکاٹ لینڈ کے پہاڑوں سے کافی مُشابہت رکھتے ہیں۔

کُچھ کہتے تھے کہ لیونارڈ کی پینٹنگ آخری دعوت (The Last Supper) عیسیٰ کے حواریوں کے بیٹھنے کے انداز میں خُفیہ اشارے موجود ہیں۔کُچھ لوگ تو یہ دعویٰ بھی کرتے تھے کہ اُس کی مشہور پینٹنگ مونالیزا کے ایکسرے سے یہ پتہ چلتا ہے

کہ مونالیزا نے مصری دیوی اسس کے نشان والا لازورد (Lapis Lazuli) کا آویزہ پہنا ہوا ہے۔ اُن کے خیال میں ڈاونچی نے اِس پینٹنگ کو بعد میں تبدیل کر دیا تھا۔ اپنی تحقیق کے دوران لینگڈن کو ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا تھا اور نہ ہی اُسے کوئی اندازہ تھا کہ اِس سے ہولی گریل تک پہنچنا مُمکن ہے یا نہیں۔ اِس موضوع میں دلچسپی رکھنے والے لاکھوں لوگ تھے۔ اور لوگوں کی اکثریت سازشی عنصر کو پسند کرتی ہے۔ کُچھ عرصہ پہلے یہ دریافت ہوا تھا کہ لیونارڈو کی ایک اور پینٹنگ ایڈوریشن آف ماگی (Adoration of Magi) کے نیچے پینٹنگ کی مزید تہیں ہیں۔ اطالوی ماہر مائریزیو سیراچینی نے یہ انکشاف کیا تھا کہ اِن تہوں میں کئی خُفیہ اشارے موجود ہیں۔ سیراچینی کے اِس انکشاف کے بارے میں نیویارک ٹائم میگیز ین نے ایک مضمون بھی شائع کیا تھا۔ سیراچینی کو یقین تھا کہ مُصّوری کے اِس شاہکار نمونے کے نیچے ایک اور تہہ موجود تھی۔ کہا جاتا تھا کہ لیونارڈو کے بعد کسی اور مُصوّر نے اِس کے اوپر نئی پینٹنگ بنا ڈالی تھی۔ ایکسرے اور انفرا ریڈ کے ذریعے مُعائنے کے بعد یہ پتہ چلا تھا لیونارڈو کی پینٹنگ کے اصل مقصد کو چھُپانے کی بھرپُور کوشش کی گئی تھی۔ ابھی تک نچلی پینٹنگ کے حقائق نہیں پُہنچے تھے۔ اِس دریافت کے بعد اِس پینٹنگ کو اُفیزی گیلریکے گودام میں رکھ دیا گیا تھا۔ اور وہاں ایک اعلانیہ لٹکا ہوا نظر آتا تھا۔

یہ پینٹنگ کُچھ تجربوں سے گُزر رہی ہے۔

گریل کے کھوجیوں کیلئے لیونارڈو کا نام سب سے بڑا مُعمّہ تھا۔ اُسکے فن پاروں کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسا کہ وہ کوئی پوشیدہ راز بتانے کی کوشش کر رہا ہے۔ شاید کسی پینٹنگ کی تہہ میں، یا پھرَ کسی خُفیہ اشارے کی صورت میں نظروں کے سامنے۔ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ لیونارڈو کے فن میں موجود اشارے ایک مذاق کے علاوہ کُچھ بھی نہیں ہیں ایک ایسا مذاق جو کہ مونالزا کی مُسکراہٹ کا سبب ہے۔

''کیا یہ مُمکن نہیں ہے کہ ہے یہ چابی اُس جگہ کی ہے جہاں ہولی گریل پوشیدہ ہے؟'' سوفی نے لینگڈن کے طرف دیکھ کر پوچھا۔

لینگڈن کی ہنس پڑا۔ ''میرا یہ خیال نہیں کیونکہ گریل کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ برطانیہ میں کہیں پوشیدہ ہے''۔ اُس نے جلدی سے سوفی کی اِس کی مُختصر سی تاریخ سے آگاہ کیا۔

''لیکن گریل ہی معقول وجہ لگتی ہے'' اُس نے زور دیا۔ ''ہمارے پاس پریوری کی مُہر والی ایک نہایت خُفیہ چابی ہے، اور اِس چابی تک ہمیں پریوری کے ایک رُکن نے پہنچایا ہے۔ اور تُمہارے مُطابق پریوری ہی دراصل گریل کی مُحافظ ہے''۔

لینگڈن کو پتہ تھا کہ اُس کی یہ دلیل معقول ہے مگر وہ یہ قبول کرنے پر تیار نہیں تھا۔ کئی برسوں سے یہ افواہیں گردش کر رہی تھیں کہ پریوری کے ارکان نے گریل کو واپس اِس کے پُرانے وطن فرانس لانے کا عہد کیا ہے لیکن ایسا کوئی ثبوت نہیں تھا جو کہ اِس بات کی تصدیق کر سکتا۔ اگر پریوری اپنے اِس مقصد میں کامیاب ہو بھی چُکی ہوتو ۲۴ روئے ہیکسو، جو کہ دُنیا کہ مشہور ترین ٹینس کورٹ کے پاس تھا، گریل پوشیدہ رکھنے کیلئے کوئی قابلِ ذکر جگہ نہیں تھی۔

''سوفی، مُجھے ایسا نہیں لگتا کہ اِس چابی کا تعلق بلاواسطہ گریل کے ساتھ ہے''۔

''اِس لئے کہ تُمہارے خیال میں ہولی گریل انگلستان میں کہیں پوشیدہ ہے؟''۔

''صرف یہی وجہ نہیں بلکہ ہولی گریل کا پوشیدہ مقام ایک ایسا راز ہے جس کی حفاظت سینکڑوں برس سے نہایت تندہی کے ساتھ کی جا رہی ہے۔ ایک آدمی کو پریوری کے رُکن کی حیثیت سے بڑوں کا اعتماد حاصل ِ۔ اگرچہ پریوری کے ہزاروں رُکن ہیں مگر صرف چار کو ہی اِس راز کے بارے میں پتہ ہوتا ہے۔ گرانڈ ماسٹر اور اُس کے تین نائب۔ میرا خیال ہے کہ تُمہارا نانا اِن میں سے نہیں تھا''۔

لیکن سوفی کو یقین تھا کہ اُن کا نانا بھی اُنہی میں سے ایک تھا۔ اُس نے ایکسلیریٹر پر دباؤ بڑھا دیا۔ اُس کے ذہن میں بچپن کی کُچھ یادیں تھیں، جو کہ اُس کے یقین کو مزید تقویت دے رہی تھیں۔

''اگر تُمہارا نانا اُن چار خاص آدمیوں میں سے بھی ہوتا تو اُسے یہ راز تنظیم سے باہر نکالنے کی اجازت نہیں تھی، تُم تو پریوری کی رُکن نہیں ہو، پھر وہ تُمہیں یہ راز کیوں بتانا چاہ رہا تھا؟''۔

سوفی کو بنگلے والی رسم یاد آ گئی۔ اُس کے خیال میں یہ بہترین موقع تھا کہ وہ لینگڈن کو اِس بارے میں سچ سچ بتا دے۔ دس سال سے یہ راز اُس نے اپنی روح کے کسی دور افتادہ کونے میں چھُپا کر رکھا ہوا تھا اور وہ اِسے یاد کر کے ہی لرز جاتی تھی۔ اُسے کہیں دور پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سُنائی دیئے اور اچانک تھکاوٹ کا احساس ہوا۔

''وہاں''۔ لینگڈن نے کہا رولینڈ گیروس کے عظیم سٹیڈیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پُرجوش لہجے میں کہا۔ سوفی نے گاڑی اُس راستے پر ڈال دی۔ کُچھ دور، ایک سڑک روئے ہیکسو کی طرف مُڑ رہی تھی۔ سوفی نے گاڑی اُس پر موڑ لی، وہ عمارتوں کے نمبر دیکھ رہی تھی۔ ذیادہ تر عمارتیں کاروباری دفاتر پر مُشتمل تھیں۔

'ہمیں چوبیس نمبر تک پہنچنا ہے'۔ لینگڈن نے خود کلامی کی۔ اُسے توقع تھی کہ یہاں کوئی مشہور گرجا ہوگا، مگر اُس نے خود ہی اپنے ذہن سے اِس خیال کو جھٹک دیا، بھلا اِس علاقے میں گرجے کا کیا کام؟۔

''یہ ہے''۔ سوفی نے ایک عمارت کی طرف اشارہ کیا۔

لینگڈن نے اُس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تو اُس کے چہرے پر اُلجھن کے آثار نظر آنے لگے۔

یہ ایک جدید عمارت تھی۔ جِس کی چھت پر ایک بہت بڑی صلیب نصب تھی۔ صلیب کے نیچے بڑے الفاظ میں لکھا تھا۔

ڈیپازٹری بینک آف زیورخ (Depository Bank of Zurich)۔

لینگڈن نے دل ہی دل میں شُکر ادا کیا کہ اُس نے اپنے گرجے والے خیال کا اظہار سوفی سے نہیں کیا۔ ماہرِ علامات کے طور پر کئی دفعہ وہ ایسے معنی اخذ کر لیا کرتا تھا جو کہ غلط ثابت ہوتے تھے۔ اب اُس کے ذہن میں آیا تھا کہ برابر کے بازوؤں والی صلیب سوئٹزرلینڈ کا نشان بھی ہے اور اِس کے جھنڈے پر بھی بنی ہوئی ہے۔

کم از کم یہ مُعمّہ تو حل ہو گیا تھا۔

سوفی اور لینگڈن کے پاس سوئس بینک کے ڈیپازٹ باکس کی چابی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کاسل گنڈولفو کے باہر، کُچھ فاصلے پر، فئیٹ گاڑی میں بیٹھے ارنگروسا کو ٹھنڈی ہوا کے احساس کے ساتھ ہی جسم میں ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ اُس نے سوچا کہ اُسے اپنی پوشاک کے ساتھ کُچھ اور بھی پہن لینا چاہیے تھا۔ ٹھنڈک برداشت کرتے ہوئے اُس نے سوچا کہ آج رات کسی صورت اُسے کمزوری اور بُزدلی ظاہر نہیں کرنی تھی۔ قلعہ نُما عمارت میں تاریکی تھی۔ صرف اوپری منزل کی کھڑکیاں روشن تھیں۔ لائبریری۔ ارنگروسا نے سوچا۔ وہ جاگ رہے ہیں اور میرا انتظار کر رہے ہیں۔ اُس نے ٹھنڈی ہوا سے بچاؤ کیلئے اپنا سر نیچے کر لیا۔ دروازے پر ایک راہب اُسے خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھا جس کی آنکھوں میں نیند کے آثار تھے۔ پانچ ماہ پہلے بھی اِسی نے ارنگروسا کا استقبال کیا تھا مگر آج اُس کے رویّے میں سردمہری تھی۔

پادری بولا۔ ''وہ اوپر لائبریری میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں''۔

لائبریری ایک نہایت وسیع ہال پر مُشتمل تھی جس کی چھت سے فرش تک سیاہ لکڑی کا کام ہوا تھا۔ تمام اطراف میں کتابوں سے بھری ہوئی بڑی بڑی الماریاں تھیں۔ فرش سنگِ مرمر کا تھا، اور سیاہ رنگ واضح کر رہا تھا کہ ماضی میں یہ قلعہ نما عمارت کسی حُکمران کی محل تھی۔

''خوش آمدید بشپ ارنگروسا'' کمرے کے دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز آئی۔

ارنگروسا نے دیکھنے کی کوشش کی کہ وہاں کون ہے لیکن روشنیاں نہایت مدہم تھیں۔ ارنگروسا آہستگی سے آگے بڑھتا گیا یہاں تک کہ کمرے کے ایک طرف میز پر بیٹھے ہوئے تین آدمی اُس کی آنکھوں میں واضح ہو گئے۔ درمیان میں بیٹھے ہوئے آدمی کے نقوش اب واضح نظر آنے لگے تھے۔ سیکرٹریٹ ویٹیکانہ کا سربراہ۔ یہ ایک ادارہ تھا جو کہ ویٹیکن کے تمام قانونی معاملات سنبھالتا تھا۔ دوسرے دو پادری نہایت معروف اطالوی کارڈینل تھے۔ ارنگروسا اب اُن تک پہنچ گیا تھا۔

''میں معافی چاہتا ہوں تُمہیں زحمت ہوئی، تُم تھک گئے ہو گے''۔

''نہیں بالکُل نہیں''۔ سیکرٹری نے جواب دیا۔ اُس کے ہاتھ اُس کی موٹی توند پر دھرے تھے۔ ''ہم مشکور ہیں کہ تُم اتنی دور آئے ہو۔ ہم انتظار کے علاوہ کُچھ کر بھی نہیں سکتے تھے''۔

''میں وقت ضائع نہیں کروں گا۔ میں نے مزید ایک اور سفر بھی کرنا ہے۔ ہمیں اپنے مقصد پر بات کرنی چاہئیے''۔

''تُمہارے پاس ابھی ایک ماہ باقی ہے''۔

''میں مُہلت کے خاتمے کا انتظار کیوں کرتا؟''۔ ارنگروسا کی آنکھیں میز پر پڑے ایک سیاہ رنگ کے بریف کیس پر جم گئیں۔

''کیا یہ میری مطلوبہ چیز ہے؟''

''ہاں'' سیکرٹری بے چین نظر آ رہا تھا۔ ''ہم اِس بارے میں کافی مُتفکّر تھے اور ہمیں یہ لگا کہ یہ کافی۔۔۔۔''

''خطرناک ہے'' ایک کارڈینل نے جُملہ مُکمل کیا۔ ''ہم تُمہیں کہیں بھی یہ بھجوا سکتے تھے۔ یہ کافی زیادہ ہے''۔

آزادی کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ''مُجھے اپنی حفاظت کی کوئی پرواہ نہیں کیونکہ خُدا میرے ساتھ ہے''۔

اُن تمام آدمیوں کے چہرے پر شک کے سائے لہرانے لگے تھے۔

''کیا رقم پوری ہے؟''

سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ''یہ بڑے بانڈ ہیں جن کی ادائیگی ویٹیکن بینک کے ذمہ ہے۔ دُنیا میں کہیں بھی اِن کی وصولی کی جا سکتی ہے''۔

ارنگروسا اپنی کُرسی سے اُٹھ کر میز کے دوسرے کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں بریف کیس پڑا ہوا تھا۔ اُس نے بریف کیس کھول کر دیکھا۔ اُس میں بانڈز کی دو گڈیاں پڑی ہوئی تھیں جن پر ویٹیکن کی مُہر لگی ہوئی تھی۔ ہر بانڈ پر 'پورٹارے' کے الفاظ تھے جس کا مطلب تھا کہ کوئی بھی آدمی جس کے پاس یہ بانڈز موجود ہوں اِنہیں کیش کروا سکتا تھا۔ سیکرٹری کافی پریشان نظر آنے لگا تھا۔

''بانڈز کی بجائے یہ نقد رقم بہتر تھی''۔ وہ بولا۔

ارنگروسا جانتا تھا کہ اِتنی بڑی رقم وہ اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔

''تُمہارا کہنا تھا کہ بانڈز بالکُل نقد رقم کی طرح ہی ہیں'' وہ بولا۔

تمام کارڈینل ایک دوسرے کو پریشان نظروں سے دیکھنے لگے۔

''ہاں، مگر اِس سے یہ کُھل جائے گا کہ ادائیگی ویٹیکن کر رہا ہے''۔ سیکرٹری نے خدشہ ظاہر کیا۔

ارنگروسا مُسکرا دیا۔ یہی وجہ تھی کہ معلّم نے اُسے ادائیگی بانڈز کی صورت میں کرنے کو کہا تھا۔ یہ اُس کی اپنی حفاظت کی ایک ضمانت تھی۔

''یہ سودا غیر قانونی نہیں ہے''۔ ارنگروسا نے اپنی بات کا دفاع کیا۔ ''اوپس ڈائی، ویٹیکن سے تعلق رکھتی ہے۔ اور معزز پوپ کہیں بھی کسی کو بھی کسی مد میں ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اِس سودے میں کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوئی''۔

''بالکُل مگر۔۔۔'' سیکرٹری اپنی کُرسی پر بیٹھے بیٹھے آگے جھُکا اور کُرسی اُس کے وزن سے چرچرا اُٹھی۔ ''ہم یہ نہیں جانتے کہ اِس رقم کا استعمال کہاں ہو گا اور۔۔۔''

''اِس رقم اب تُم سے کوئی تعلق نہیں''۔ ارنگروسا نے قطع کلامی کی۔ ''میں اِس رقم جہاں بھی استعمال کروں تُمہیں غرض نہیں ہونی چاہئیے''۔

خاموشی کا ایک طویل وقفہ چھا گیا۔

اِن سب کو معلوم ہے کہ میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ ارنگروسا نے اطمینان سے سوچا۔

''وہ کاغذات کہاں ہیں جن پر میں نے دستخط کرنا ہیں'' ارنگروسا کے کہتے ہی سب اپنی کُرسیوں پر اُچھل پڑے۔ اُن سب کے خیال میں ارنگروسا صرف بریف کیس لے کر جا رہا تھا۔ آخر کار تھوڑے وقفے کے بعد سیکرٹری نے ایک کاغذ ارنگروسا کے سامنے رکھا۔ ارنگروسا نے کاغذ اُٹھا کر دیکھا۔ اُس پر پوپ کی مُہر لگی ہوئی تھی۔

''یہ اُس کی نقل ہے نا جو تُم نے میرے پاس بھیجا تھا''۔

''ہاں''۔

ارنگروسا کو حیرت ہوئی کہ کاغذ پر دستخط کرتے ہوئے اُس کے جذبات موجزن نہیں ہوئے تھے۔البتہ باقی تمام حاضرین کے چہرے پر اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔

''بہت بہت شکریہ''۔سیکرٹری نے کہا۔''عیسائیت تمہاری خدمات کو ہمیشہ یادرکھے گی''۔

ارنگروسا نے بریف کیس اُٹھایا تو اُسے ایک ذمہ داری کا احساس ہو رہا تھا۔باقی افراد ایکدوسرے کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے ابھی کُچھ کہنا باقی ہو۔ارنگروسا دروازے کی طرف مُڑ گیا۔جیسے ہی وہ چوکھٹ پار کرنے لگا،ایک کارڈینل نے اُسے پُکارا۔ارنگروسا مُڑا اور سوالیہ نظروں سے اُس کارڈینل کو دیکھنے لگا۔

''تُم یہاں سے کہاں جاؤ گے''۔کارڈینل نے پوچھا۔

''پیرس''اُس نے جواب دیا اور دروازے کی طرف مُڑ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈیپازٹری بنک آف زیورخ، چوبیس گھنٹے اپنی خدمات مُہیا کرتا ہے۔یہ بنک مُختلف طرح کی سہولیات دیتا تھا جن میں سیف ڈیپازٹ باکس کی سہولت سب سے زیادہ استعمال کی جاتی تھی۔اِس کے علاوہ بنک کے گاہک اپنی ڈیجیٹل معلومات بھی بنک کے پاس حفاظت کیلئے رکھواتے تھے۔بینک کا طریقہ کار کافی محفوظ تھا۔سیف ڈپازٹ باکس کسی نام سے رجسٹر نہیں ہوتا تھا بلکہ یہ ایک نمبر کے ذریعے کنٹرول ہوتا تھا جو کہ صرف گاہک کے علم میں ہوتا تھا۔حتیٰ کہ بینک کا عملہ بھی اِس نمبر سے لاعلم ہوتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ بنک کے گاہک اپنے آپ کو گُمنام رکھ کر کوئی بھی شے بینک کے ڈپازٹ باکس میں حفاظت کیلئے رکھوا سکتا تھے۔یہاں کے ڈیپازٹ باکس مقامی پولیس کی پہنچ سے بھی محفوظ تھے۔یہی وجہ تھی کہ فن کی دُنیا کے لوگ اِس بینک پر اکثر تنقید کرتے تھے کہ فن پارے چوری کرنے والے چور بغیر کسی رُکاوٹ کے یہاں چوری شُدہ فن پارے رکھوا سکتے ہیں۔سوئس بینک ساری دُنیا میں اِسی لئے مشہور اور بدنام بھی تھے۔تیسری دُنیا کے بیشتر مُمالک کے کرپٹ حُکمرانوں کے بینک اکاؤنٹ بھی سویٹزرلینڈ کے بینکوں میں تھے جن کے بارے میں کسی قسم کی معلومات حاصل کرنا نامُمکن ہے۔ڈیپازٹری بینک آف زیورخ کی شاخیں زیورخ،کوالالمپور، نیو یارک اور پیرس میں تھیں۔سوفی نے گاڑی بینک کے سامنے روکی کر کھُلے ہوئے دروازے کو دیکھا اور گاڑی اندر داخل کردی۔لینگڈن نے سٹیل سے بنی عمارت کا بغور معائنہ کیا۔تھوڑآگے سٹیل کا بند دروازہ تھا جس کے ایک طرف مشین لگی ہوئی تھی۔لینگڈن نے دیکھا کہ دروازے کے اوپر ویڈیو کیمرا بھی لگا ہوا تھا اور اُسے یقین تھا کہ لوورے میں لگے ہوئے کیمروں کی طرح یہ محض ڈراوے کیلئے نہیں ہے۔سوفی نے گاڑی مشین کے بالکُل ساتھ روک کر شیشہ نیچے کردیا۔مشین کے اوپر ایک سکرین لگی ہوئی تھی جس پر ہدایات لکھی ہوئی تھیں۔سوفی نے بٹن دبایا تو سکرین پر لکھا نظر آیا:۔

چابی ڈالیں۔(INSERT KEY)

سوفی نے اپنی جیب سے صلیبی چابی نکالی کر اُسے اُلٹ پلٹ کر دیکھا۔

''یہ اِسی کیلئے ہے''لینگڈن بولا۔

سوفی نے چابی کے مُثلّث نُما حصے کو مشین کے نیچے بنے سوراخ میں ڈال دیا۔بالکُل اُسی وقت سامنے موجود دروازہ سرکنا شُروع ہو گیا۔اُس نے مُسکرا کر چابی نکالی اور گاڑی اندر داخل کر دی۔گاڑی کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔سامنے ایک اور بند دروازہ تھا،اِس کے ساتھ بھی ایک مشین لگی ہوئی تھی۔لینگڈن کو ایک قیدی سا احساس ہوا۔اُس نے دل ہی دل میں دُعا کی کہ چابی یہاں بھی لگ جائے۔سوفی نے گاڑی مشین کے ساتھ روک کر اُس کی سکرین پر نظر دوڑائی جس پر صرف دو الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

چابی ڈالیں(INSERT KEY)

سوفی نے ایک دفعہ پھر وہی عمل دہرایا اور دروازہ سرکنا شُروع ہو گیا۔اُس نے چابی نکالی اور گاڑی اندر لے گئی۔پیچھے دروازہ بند ہو گیا۔اب وہ ایک پارکنگ میں تھے جس میں بارہ پندرہ گاڑیوں کی گُنجائش تھی۔پارکنگ کے بالکُل آخری کونے پر سُرخ رنگ کا قالین بچھا ہوا تھا جس کے آخری سرے پر دروازہ تھا۔سوفی نے گاڑی پارکنگ میں کھڑی کردی۔

''پستول کی ضرورت نہیں ہے''وہ بولی تو لینگڈن نے اپنے کوٹ کی جیب سے پستول نکال کر گاڑی کی سیٹ کے نیچے چھُپا دیا۔گاڑی سے اُتر کر وہ دونوں سُرخ قالین کے اوپر چلتے ہوئے دروازے کے سامنے آ گئے۔دروازے پر کوئی ہینڈل نہیں تھا لیکن اِس کے ساتھ ہی پچھلے دروازوں کی طرح چابی ڈالنے کیلئے ایک سوراخ بنا ہوا تھا مگر کوئی مشین نہیں تھی نہ ہی کوئی ہدایات لکھی ہوئی تھیں۔

''نئے لوگوں کیلئے یہ ایک مُشکل جگہ ہے''۔لینگڈن بولا۔

سوفی ہنس دی،مگر اُس کی ہنسی میں پریشانی تھی۔

''یہ لو''سوفی کے چابی ڈالتے ہی دروازہ درمیان سے سرکنا شُروع ہو گیا۔اُنہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اندر داخل ہو گئے۔اُن کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔داخلی کمرہ کسی بھی بینک کے اندرونی حصے سے مُختلف تھا۔عام طور پر بینک کے اندر سنگِ مرمر کا کام ہوتا ہے مگر یہاں صرف سٹیل کا کام ہوا تھا۔لگتا تھا کہ اِس بینک کی ڈیکوریشن الائیڈ سٹیل نے کی ہے۔سوفی کافی مُتاثر نظر آ رہی تھی۔ہر طرف بھورے رنگ کے سٹیل کا کام ہوا تھا۔فرش، دیواریں،استقبالیہ،دروازے،لابی حتیٰ کہ کُرسیاں بھی سٹیل کی تھیں۔سٹیل کا تمام کام آنے والے لوگوں کو گویا ایک ہی پیغام دے رہا تھا کہ یہ ایک سیف ڈپازٹ بینک ہے۔

استقبالیہ کے پیچھے ایک بھاری بھرکم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔سوفی اور لینگڈن کے استقبالیہ پر پُہنچتے ہی اُس نے اپنے سامنے رکھا چھوٹا سا ٹی۔وی آف کر دیا اور مُسکرا کر بولا۔''خوش آمدید! میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟''

فرانسیسی اور انگریزی زبان کا استعمال کر کے وہ اُنہیں ایک موقع دے رہا تھا کہ وہ اِن میں سے کوئی زبان بھی استعمال کر سکتے ہیں۔سوفی نے بغیر بولے چابی نکال کر اُس کے سامنے رکھ دی۔اُس نے چابی کو غور سے دیکھا اور بولا۔

''اوہ آپ ہال کے اختتام پر لفٹ کی طرف چلے جائیں میں آپ کے آنے کی اطلاع پہنچاتا ہوں''۔

''کونسی منزل پر؟'' سوفی نے چابی واپس اُٹھاتے ہوئے پوچھا۔آدمی نے اُسے عجیب سی نظروں سے دیکھا۔
''چابی استعمال کر کے آپ اپنی مطلوبہ منزل تک پہنچ جائیں گی''۔
''اچھا ٹھیک ہے''۔سوفی نے مُسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ہال کے اختتام کی طرف چل پڑے۔

☆☆☆☆☆☆☆

گارڈ نے اُن دونوں کو دیکھا۔اب وہ لفٹ کے سامنے تھے۔لڑکی نے چابی استعمال کر کے لفٹ کھولی اور دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔دروازہ بند ہوتے ہی گارڈ نے فوراً فون اُٹھایا اور نمبر ڈائل کر دیئے۔
دوسری طرف سے فون اُٹھانے پر وہ بولا۔''جناب ایک اہم اطلاع ہے''۔
''دو افراد ابھی یہاں آئے ہیں''۔دوسری طرف سے بات سُننے کے بعد وہ بولا۔
''سوفی نیویو اور رابرٹ لینگڈن''۔-------------------------

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کو حیرانی ہوئی کہ لفٹ اوپر کی بجائے نیچے جا رہی تھی۔۔وہ یہ اندازہ نہ کر سکا کہ وہ کتنی منزلیں نیچے جا چکے ہیں۔وہ جلد از جلد دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔آخر کار لفٹ رُک گئی اور دروازہ کھُل گیا۔دروازے کے سامنے ہی ایک اُدھیڑ عُمر آدمی مُستعدی سے کھڑا تھا۔اُس نے سلیقے سے استری کیا ہوا ایک سوٹ پہن رکھا تھا جو اُسے ایک پُرانے دور کا بینکر ظاہر کر رہا تھا۔
''خوش آمدید''۔وہ بولا۔''برائے مہربانی آپ میرے ساتھ چلیں''۔اُن کی طرف سے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ مُڑا اور تیزی سے فولادی راہداری میں چلنا شروع ہو گیا۔سوفی اور لینگڈن بھی اُس کے پیچھے چل پڑے۔چند راہداریوں اور کمپیوٹروں سے بھرے کمروں سے گُزرنے کے بعد وہ ایک دروازے کے سامنے رُک گیا۔
''جناب''وہ بولا۔''آپ کا سیف ڈپازٹ باکس یہاں ہے''۔
دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے لینگڈن اور سوفی کو محسوس ہوا کہ وہ کسی اور دُنیا میں داخل ہو رہے ہیں۔وہ ایک چھوٹے مگر پُر تکلف فرنیچر سے سجے کمرے میں داخل ہو گئے تھے۔شاید یہ کمرہ انتظار گاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا کیونکہ یہاں فولاد کا کام نہیں تھا۔بلکہ نہایت نفیس قالین اور سیاہ رنگ کی لکڑی کا فرنیچر مزین تھا۔کمرے کے درمیان میں ایک ڈیسک پر شیشے کے دو گلاس اور ایک کافی میکر پڑا ہوا تھا جس میں بنتی ہوئی کافی کے بُلبلے اُٹھ رہے تھے۔آدمی اُن کی طرف دیکھ کر مُسکرایا۔''لگتا ہے آپ یہاں پہلی بار آئے ہیں''۔
سوفی نے ہچکچاتے ہوئے سر ہلا دیا۔
''میں سمجھ گیا۔بعض اوقات چابیاں وراثت میں بھی مُنتقل ہوتی ہیں اور نئے وارث کو پہلی دفعہ کافی مُشکل ہوتی ہے''۔اُس نے ایک میز کی طرف اشارہ کیا جہاں مشروب پڑے ہوئے تھے۔''اِس کمرے کو آپ جتنی دیر مرضی چاہیں استعمال کر سکتے ہیں''۔
''تُم نے بتایا کہ چابیاں وراثت میں بھی مُنتقل ہوتی ہیں''۔

''ہاں۔آپ کی چابی ایک سوئس نمبر کے اکاؤنٹ کی طرح ہے جو کہ بعض اوقات نسل در نسل چلتے ہیں۔ہمارے گولڈ اکاؤنٹ کی کم سے کم مُدّت پچاس سال ہوتی ہے جس کی فیس ایڈوانس وصول کی جاتی ہے''۔
لینگڈن نے اُسے گھورا۔''پچاس سال؟''
''کم از کم پچاس سال''۔اُس نے جواب دیا۔''مگر آپ اِس سے زیادہ مدّت کا انتخاب بھی کر سکتے ہیں ہاں اگر پچاس سال تک اگر کوئی سرگرمی نہ ہو تو سیف ڈپازٹ باکس میں پڑی اشیاء کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔کیا میں باکس تک جانے میں آپ کی مدد کروں؟''
''ہاں پلیز''۔سوفی بولی۔
اُن کے میزبان نے کمرے کے دوسری طرف بنی پارٹیشن کی طرف اشارہ کیا۔''یہ آپ کی ذاتی کمرہ ہے جہاں آپ جتنی دیر چاہیں گُزار سکتے ہیں اور اپنی اشیاء دیکھ سکتے ہیں۔آپ کا سیف ڈیپازٹ باکس یہاں آ جائے گا''۔وہ کمرے کے دوسری طرف کنوئیر بیلٹ کی طرف چلا گیا۔''آپ اپنی چابی یہاں ڈالیں گے''۔اُس نے ایک مشین کی طرف اشارہ کیا۔''جب کمپیوٹر آپ کی چابی کو پہچان لے گا تو آپ اپنا اکاؤنٹ نمبر ڈالیں گے اور آپ کا سیف ڈیپازٹ باکس اس بیلٹ پر خود بخود پہنچ جائے گا۔جب آپ اپنی اشیاء کے معائنے سے فارغ ہو جائیں تو اپنا سیف ڈیپازٹ باکس واپس بیلٹ پر رکھیں اور دوبارہ چابی ڈالیں۔آپ کا باکس واپس محفوظ والٹ میں پہنچ جائے گا۔اِس دوران ہم آپ کو راز داری کی ضمانت دیتے ہیں۔اگر آپ کو مزید کسی چیز کی ضرورت ہو تو یہاں کال کا بٹن لگا ہے آپ بس وہ دبا دیجئے گا''۔
سوفی کُچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اُٹھی۔
''معاف کیجئے گا میں ابھی چلتا ہوں۔آپ اطمینان سے اپنا کام کر لیں''۔اُس نے ٹیلیفون رکھتے ہوئے کہا۔
''معاف کرنا''سوفی نے اُسے بُلایا۔''آپ نے بتایا ہے کہ ہمیں اکاؤنٹ نمبر دینا ہوگا''۔
آدمی جاتے جاتے دروازے کے پاس رُک گیا اور مُڑ کر دیکھا۔اُس کا چہرہ ذرد نظر آ رہا تھا۔
''بلاشُبہ،سوئس بینکوں کے اکاؤنٹ کی طرح آپ کا سیف ڈیپازٹ باکس آپ کے نام کی بجائے اکاؤنٹ نمبر سے پہچانا جاتا ہے۔آپ کے پاس چابی ہے اور ذاتی اکاؤنٹ نمبر ہے تو آپ اپنی اشیاء دیکھ سکتے ہیں۔اکاؤنٹ نمبر کے بغیر سیف ڈپازٹ باکس نہیں کھُل سکتا۔یہ ایک محفوظ طریقہ کار ہے کیونکہ چابی گُم ہونے کی صورت میں کوئی غلط آدمی اِسے استعمال نہیں کر سکتا''۔
سوفی ہچکچاتے ہوئے بولی۔''اگر مُجھے اکاؤنٹ نمبر نہ پتہ ہو تو؟''
''ظاہر ہے پھر آپ کے یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔بہر حال میں آپ کی مدد کیلئے کسی کو بھیجتا ہوں''۔وہ مُسکراتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گیا۔اُس کے باہر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹرین ٹرمینل پر موجود کولیٹ کے فون کی گھنٹی بجنا شروع ہو گئی۔دوسری طرف فاشے تھا۔

''ہمیں انٹر پول سے اطلاع ملی ہے کہ سوفی اور لینگڈن ڈیپازٹری بینک آف زیورخ کے اندر موجود ہیں۔فوراً اپنے آدمیوں کو وہاں بھیجو''۔

''کیا اُن کے وہاں جانے کا مقصد پتہ چل سکا یا نہیں؟''

جواب میں فاشے کا لہجہ ٹھنڈا تھا۔''لیفٹیننٹ! اگر تُم اُنہیں گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو یہ سوال میں خود اُن سے پوچھوں گا''۔

کولیٹ نے پتہ دہرایا۔''چوبیس۔روئے ہیکسو۔ٹھیک ہے کیپٹن''۔فون بند کر کے وہ اپنے آدمیوں سے وائرلیس پر رابطہ کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

آندرے ورنٹ ،ڈیپازٹری بینک آف زیورخ کی پیرس میں موجود شاخ کا صدر تھا۔اُس کی رہائش گاہ دریائے سین کے کنارے ایک پُر آسائش فلیٹ میں تھی۔اُس کی خواہش تھی کہ سینٹ لوئیس کے علاقے میں اُس کا اپنا گھر ہو۔وہ اکثر سوچتا تھا کہ جب وہ ریٹائرڈ ہو گا تو اپنے گھر میں بورڈیو کی نایاب شراب ذخیرہ کرے گا اور اپنی زندگی کے باقی دِن پُرانا فرنیچر اور نادر کتب جمع کرنے میں گُزارے گا۔اِس وقت وہ بینک کی ایک زیرِ زمین راہداری میں تیز تیز چل رہا تھا۔اُس نے ایک ریشمی سوٹ پہنا ہوا تھا۔اُس نے اپنے مُنہ میں سپرے کیا اور اپنی ٹائی کو تھوڑا سا کس لیا۔یہ عام سی بات تھی کیونکہ دُنیا کے مُختلف حصوں سے گاہک یہاں آتے تھے اور اکثر اُسے بے وقت یہاں آنا پڑتا تھا۔

ورنٹ نے سوچا کہ آج رات معاملہ کُچھ گھمبیر ہے کیونکہ سُنہری چابی والا گاہک نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔تھوڑی دیر پہلے سُنہری چابی کے ساتھ آنے والے دو گاہک نہ صرف اُس کے استعمال سے ناواقف تھے بلکہ فرانسیسی پولیس بھی اُنہیں تلاش کر رہی تھی۔یہ ایک بہت حساس معاملہ تھا کیونکہ بینک ہمیشہ سے ہی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تنازعوں میں رہتا تھا جو کہ اکثر بغیر کسی ثبوت کے بینک کے گاہکوں پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔اُس کے خیال میں پولیس کے آنے سے پہلے اُن لوگوں سے نمٹنا ضروری تھا۔بعد میں وہ پولیس کو یہ بیان دے سکتا تھا کہ وہ دونوں بینک سے جا چکے ہیں کیونکہ اُن کے پاس اکاؤنٹ نمبر نہیں تھا۔وہ دُعا کر رہا تھا کہ چوکیدار نے انٹرپول کو کال نہ کی ہو۔دروازے پر رُکتے ہوئے اُس نے اپنے اعصاب کو تھوڑا پُرسکون کیا اور کمرہ کھول کر آہستگی سے اندر داخل ہو گیا۔

''شام بخیر''اُس نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔''میں آندرے ورنیٹ ہوں۔۔۔میں آپ کی کیا۔۔۔۔۔''

اُس کا باقی جملہ حلق میں ہی اٹک گیا کیونکہ اُسے توقع نہیں تھی کہ سامنے موجود لڑکی بھی یہاں آسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

''معاف کیجئے گا،کیا ہم ایکدوسرے کو جانتے ہیں؟''سوفی آنے والے کو نہیں جانتی تھی اور اُس کے تاثُرات کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے اُس نے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔

''نہیں۔۔۔''ورنٹ ہکلایا۔''میرا خیال ہے کہ نہیں۔۔۔ہماری خدمات گُمنام ہوتی ہیں''اُس نے گہری سانس لی اور چہرے پر مُسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔''میرے نائب نے بتایا ہے کہ آپ کے پاس سُنہری چابی ہے مگر اکاؤنٹ نمبر نہیں ہے۔کیا میں یہ جان سکتا ہوں کے یہ چابی آپ کے پاس کہاں سے آئی؟''۔

''یہ میرے نانا نے مُجھے دی ہے''سوفی نے آنے والے کو بغور دیکھتے ہوئے جواب دیا۔سوفی کے جواب پر اُس آدمی کی بے چینی اب کافی نُمایاں ہو گئی تھی۔

''کیا واقعی؟ تُمہارے نانا نے یہ چابی تُمہیں دی ہے اور اکاؤنٹ نمبر نہیں دیا؟''

''میرا خیال ہے کہ اُس کے پاس وقت نہیں تھا''سوفی نے کہا۔''وہ آج رات قتل ہو گیا ہے''۔

اُس کی بات سُن کر ورنٹ کو جھٹکا سا لگا۔''کیا یاک سانئر قتل ہو چُکا ہے؟''اُس کی آنکھوں میں خوف اور دہشت جھانک رہی تھی۔''لیکن کیسے؟؟؟''

اب حیران ہونے کی بارے سوفی کی تھی۔''آپ میرے نانا کو جانتے ہیں؟''

ورنٹ ابھی تک حیران اور پریشان نظر آ رہا تھا۔''ہم بہت قریبی دوست تھے،یہ سب کب ہوا؟''

''آج رات لوورے میں''

ورنٹ کُرسی پر بیٹھ گیا تھا۔''میں تُم دونوں سے نہایت اہم سوال پُوچھنا چاہتا ہوں''اُس نے لینگڈن کو دیکھا اور پھر سوفی پر نگاہ جماتے ہوئے کہا۔''کیا اُس کی موت سے تُمہارا کوئی تعلق ہے؟''

''نہیں''سوفی نے کہا۔''بالکُل نہیں''۔

ورنٹ کے چہرے پر سختی طاری ہو گئی۔وہ رُکا۔اُس کے چہرے پر تفکّر تھا۔''انٹرپول تُمہاری تصاویر شائع کر چُکا ہے۔میں نے اِسی لئے تُمہیں پہچانا ہے اور تُم دونوں پر قتل کا الزام بھی ہے''۔

سوفی کُرسی پر گرسی گئی۔فاشے نے یہ سب انٹرپول کے حوالے بھی کر دیا؟ ایسا لگ رہا تھا کہ کیپٹن سوفی کی توقع سے زیادہ مُتحرک ہو چُکا تھا۔اُس نے جلدی جلدی ورنٹ کو تمام واقعہ بتایا۔

ورنٹ کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت چھا گئی۔''تُمہارے نانا نے مرتے مرتے تُمہیں رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈنے کا بولا''۔

''ہاں اور یہ چابی بھی میرے لئے چھوڑی ہے''سوفی نے چابی میز پر رکھ دی۔ورنٹ نے چابی کو دیکھا۔

''اُس نے تُمہارے لئے صرف چابی چھوڑی؟ کیا تُمہیں یقین ہے؟ کُچھ اور نہیں،کوئی کاغذ کا ٹکڑا وغیرہ؟''

سوفی جانتی تھی کہ لوورے کے اندر وہ کافی جلدی میں تھی مگر اُسے یقین تھا کہ اُس نے مزید کُچھ ایسا نہیں دیکھا تھا جو کہ اُس کے خیال میں اُس کے نانا نے اُس کیلئے چھوڑا ہو۔

''نہیں،بس یہ چابی ہی تھی''۔

ورنٹ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔''اکاؤنٹ نمبر کے بغیر کُچھ نہیں ہو سکتا۔یہ دس ہندسوں پر مُشتمل ہوتا ہے اور پاس ورڈ کے طور پر

کام کرتا ہے۔ اِس کے بغیر یہ چابی بے کار ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

دس ہندسے۔۔سوفی نے ایک کرپٹوگرافر کی حیثیت سے اندازہ لگایا کہ دس ہندسوں کے حساب سے کوئی دس بلین ممکنات ہو سکتی ہیں۔اگر وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کا سب سے طاقتور کمپیوٹر بھی استعمال کرتی تو اکاؤنٹ نمبر پتہ چلانے میں ایک ہفتہ لگ ہی جاتا۔

''بالکل جناب۔لیکن حالات کو دیکھتے ہوئے ہمیں آپ کی مدد چاہیئے ہوگی''۔

'معاف کرنا میں کُچھ نہیں کر سکتا۔یہاں کہ گاہک اپنا اکاؤنٹ نمبر ایک محفوظ مشین کے ذریعے مُنتخب کرتے ہیں۔جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اکاؤنٹ نمبر یا تو صرف گاہک کو پتہ ہوتا ہے یا پھر کمپیوٹر کو۔یہی اقدام، گاہک کو گُمنام رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔اور ہمارے مُلازمین کی حفاظت کا سبب بھی ہوتا ہے''۔

سوفی سمجھ چکی تھی۔عام سٹوروں میں بھی یہی اصول کارگر ہوتا تھا۔مُلازمین کے پاس لاکروں کی چابیاں نہیں ہوتی تھیں۔ظاہر ہے اِس طرح بینک کے مُلازمین کو بطور یرغمال استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔اُس نے چابی پر نگاہ دوڑائی اور ورنٹ کو دیکھا۔

''کیا آپ کو کوئی اندازہ ہے کہ میرے نانا نے کیا چیز یہاں رکھی ہوئی تھی؟''

'''مُجھے بالکل بھی اندازہ نہیں ہے۔اِنہی حفاظتی تدابیر میں تو ہمارے بینک کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے''۔

''جناب''۔سوفی نے دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔''ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔میں سیدھی اور صاف بات کروں گی۔''اُس نے چابی اُٹھائی اور پریوری کی مہر کو ورنٹ کی آنکھوں کے سامنے لایا۔''کیا آپ اِس نشان سے واقف ہیں؟''

ورنٹ نے نشان دیکھا مگر اُس کے چہرے پر کوئی ردِعمل نہیں تھا۔''نہیں۔مگر ہمارے بہت سارے گاہک اپنی چابیوں پر اپنی کمپنی یا اپنی پسند کا نشان بنوا لیتے ہیں''۔

سوفی ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی۔وہ ورنٹ کو غور سے دیکھ رہی تھی۔''یہ ایک خُفیہ تنظیم کا نشان ہے جس کا نام پریوری آف سیون ہے''۔

ورنٹ کا چہرہ کسی قسم کے ردِعمل سے پاک رہا۔''میں اِس بارے میں کُچھ نہیں جانتا۔تُمہارا نانا میرا دوست ضرور تھا مگر ہم عام طور پر کاروباری مُلاقاتیں ہی کرتے تھے''۔ورنٹ نے اپنی ٹائی کو ٹھیک کیا۔اب وہ کُچھ بے چین نظر آرہا تھا۔

''ورنٹ صاحب''سوفی کا لہجہ دباؤ سے بھرپور تھا۔''میرے نانا نے رات فون پر میرے لئے پیغام چھوڑا تھا۔اُس کا کہنا تھا کہ میری زندگی خطرے میں ہے۔اُس نے یہ بھی کہا تھا کہ وہُ مجھے کُچھ دینا چاہتا ہے۔اُس نے مُجھے آپ کے بینک کی چابی دی۔اب وہ مر چُکا ہے۔کیا آپ کُچھ ایسا بتا سکتے ہیں جو ہمارے لئے مددگار ہو سکے''۔

ورنیٹ کے چہرے پر پسینہ چمک رہا تھا۔''ہمیں جلد از جلد اِس عمارت سے باہر نکلنا ہوگا۔مُجھے ڈر ہے کہ پولیس کسی بھی وقت آ سکتی ہے کیونکہ انٹرپول کو اطلاع دی جا چُکی ہے''۔

سوفی کو بھی ڈر تھا کہ وہ یہی کہے گا۔اُس نے آخری کوشش کی۔''میرا نانا مُجھے میرے خاندان کے بارے میں سچ بتانا چاہتا تھا۔کیا

اِس بارے میں آپ کُچھ جانتے ہیں؟''۔

''مادام! آپ کی کا خاندان ایک حادثے میں ختم ہو چُکا ہے۔معاف کیجئے گا۔مُجھے پتہ ہے کہ آپ کے نانا آپ سے بُہت محبت کرتے تھے۔اُنہوں نے مُجھے کئی دفعہ یہ بتایا تھا کہ تُم دونوں کے درمیان تعلقات ختم ہو چُکے ہیں اور یہ بات اُس کیلئے نہایت تکلیف کا باعث بھی تھی''۔

سوفی کو معلوم نہیں تھا کو وہ جواباً کیا کہے۔

''کیا اِس اکاؤنٹ کا تعلق سانگریل (SANGREAL) سے تو نہیں؟''لینگڈن نے پوچھا۔

ورنٹ نے لینگڈن کو عجیب نظروں سے دیکھا۔''مُجھے کُچھ اندازہ نہیں ہے کہ ڈیپازٹ میں کیا ہے؟''اُسی وقت ورنٹ کا موبائل بج اُٹھا۔اُس نے اپنے بیلٹ سے موبائل فون اُتارا اور سننے لگا۔

''ہاں''دوسری طرف سے سُننے کے بعد اُس کے چہرے پر حیرت اور تفکّر کے آثار نظر آنے لگے۔

''پولیس؟ اتنی جلدی؟''اُس نے بُرا بھلا کہتے ہوئے فرانسیسی زبان میں کُچھ ہدایات دیں اور کہا کہ وہ ایک منٹ میں لابی میں آ رہا ہے۔

فون بند کر کے وہ سوفی کی طرف مُڑا۔''پولیس توقع سے جلدی پُہنچ گئی ہے''۔

سوفی کا بینک سے خالی ہاتھ جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔''اُنہیں بتا دیں کہ ہم آ کر چلے گئے ہیں۔اگر وہ بینک کی تلاشی لینا چاہیں تو آپ انکار کر سکتے ہیں کیونکہ اُن کے پاس وارنٹ نہیں ہیں۔وارنٹ حاصل کرنے میں اُنہیں کُچھ وقت تو لگے گا''۔

''سُنو''ورنٹ نے کہا۔''سانیئر میرا دوست تھا مگر بینک کوئی دباؤ برداشت نہیں کر سکتا۔میں یہ نہیں چاہتا کہ بینک کے اندر تُم لوگ گرفتار کئے جاؤ۔میں تُمہیں کسی کی نظر میں آئے بغیر بینک سے باہر نکلوا دوں گا۔میں اِس معاملے میں اپنے آپ کو مُلوّث نہیں کرنا چاہتا''۔

''لیکن سیف ڈیپازٹ باکس؟''سوفی نے کہا۔''ہم خالی ہاتھ کیسے چلے جائیں؟''

''میں کُچھ بھی نہیں کر سکتا''۔ورنٹ نے کہا۔وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔''معاف کرنا''۔

سوفی نے اُسے جاتے دیکھا، وہ یہ سوچ رہی تھی کہ شاید اِس باکس میں بھی چند خطوط اور لفافے ہوں جو کہ اُس کے نانا نے اُس کیلئے چھوڑے تھے۔اچانک لینگڈن کھڑا ہوگیا، اُس کے چہرے پر مُسکراہٹ تھی۔

''رابرٹ! تُم مُسکرا رہے ہو''۔سوفی اُس کے یوں مُطمئن ہونے پر حیران تھی۔

''تُمہارا نانا واقعی ایک نہایت ذہین انسان تھا''۔

''میں سمجھی نہیں''۔

''دس ہندسے''۔

سوفی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

''اکاؤنٹ نمبر''۔ وہ بولا۔ اُس کے لہجے میں ایک مانُوس ساجوش تھا۔ ''مُجھے یقین ہے کہ اُس نے اکاؤنٹ نمبر بھی چھوڑا ہے''۔

''کہاں؟''

لینگڈن نے جائے واردات کی تصویر اپنی جیب سے نکال کر میز پر رکھی۔ سوفی نے تصویر دیکھی اور اُسے معلوم ہو گیا کہ لینگڈن کیا کہہ رہا ہے۔

13-3-2-21-1-1-8-5

O,Draconian Devil!

Oh, lame saint!

P.S. Find Robert Langdon

☆☆☆☆☆☆☆

''دس ہندسے'' سوفی نے کہا۔ اُس کی کرپٹوگرافر والی حِسیں بیدار ہو گئیں تھیں۔

13-3-2-21-1-8-5

اُس کے نانا نے اکاؤنٹ نمبر لوورے کے فرش پر لکھا تھا۔

سوفی نے جب پہلی بار فبوناچی نمبر چوبی فرش پر لکھے ہوئے دیکھے تھے تو اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ ہندسے سانئرَ نے صرف اُس کی توجہ حاصل کرنے کیلئے لکھے ہیں مگر بعد میں اُسے احساس ہوا تھا کہ یہ ہندسے دوسری پہلیوں کا جواب ڈھونڈنے کیلئے ایک اشارہ بھی ہیں۔ یہ بے ربط سے ہندسے بھی دوسرے الفاظ اور جُملوں کی طرح ایناگرام تھے۔ وہ شدید حیران تھی کہ یہ تو اکاؤنٹ نمبر تھا۔

''وہ ذومعنی باتوں کا ماہر تھا''۔ سوفی نے لینگڈن کی طرف مُڑتے ہوئے کہا۔ ''کوڈ اور اُن سے بنے مزید کوڈ، وہ اِن کا شیدائی تھا''۔

لینگڈن کنوئیر بیلٹ کے ساتھ لگی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ سوفی نے کمپیوٹر کا پرنٹ اُٹھایا اور لینگڈن کے پیچھے چل پڑی۔ مشین کا کی پیڈ بالکُل اے ٹی ایم مشین کے کی پیڈ کی طرح تھا۔ سکرین پر بینک کا صلیبی مونوگرام بنا ہوا تھا۔ کی پیڈ کے ساتھ ہی ایک مُثلث نُما سوراخ بھی تھا۔ سوفی نے اُس میں چابی ڈالنے میں ذرا بھی دیر نہ لگائی۔ سکرین پر تبدیلی ہوئی اور لکھا نظر آنے لگا۔

اکاؤنٹ نمبر:(Account Number)

☆☆☆☆☆☆☆

سکرین پر بنی لائن انتظار میں ٹمٹا رہی تھی۔ دس ہندسے۔ سوفی نے کمپیوٹر پرنٹ سے دس الفاظ بولے اور لینگڈن وہ الفاظ کی پیڈ کی مدد سے داخل کرتا گیا۔

Account Number: 1332211185

جب اُس نے آخری ہندسہ داخل کیا تو سکرین پھر تبدیل ہوئی۔ مُختلف زبانوں میں لکھا ہوا پیغام لکھا نظر آنے لگا۔ سب سے اوپر انگریزی زبان میں لکھا ہوا تھا۔

خبردار

ENTER کا بٹن دبانے سے پہلے یقین کر لیں کے آپ نے صحیح اکاؤنٹ نمبر داخل کیا ہے۔

اگر یہ نمبر غلط ہوا تو سسٹم خودبخود بند ہو جائے گا۔

''خودبخود بند ہو جائے گا؟'' سوفی نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''ہمارے پاس صرف ایک ہی موقع ہے''۔ عام اے ٹی ایم مشینیں اپنے گاہکوں کو تین مواقع دیتی ہیں کہ وہ اپنا پاس ورڈ داخل کریں۔ تینوں موقعوں پر غلط پاس ورڈ داخل کرنے سے کارڈ بلاک ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے یہ مشین کوئی عام اے ٹی ایم مشین نہیں تھی اِس لئے صرف ایک ہی موقع دیا جا رہا تھا۔

''یہ نمبر ٹھیک لگ رہا ہے'' لینگڈن نے کہا۔ اُس نے دوبارہ احتیاط سے نمبر کو کاغذ پر لکھے ہندسوں کے ساتھ پڑھا۔ اُس نے ENTER کے بٹن کی طرف اشارہ کیا۔

سوفی نے اپنی اُنگلی آگے بڑھائی، کُچھ سوچتے ہوئے وہ تھوڑا ہچکچا رہی تھی۔

''چلو'' لینگڈن نے اُسے کہا۔ ''ورنٹ آنے والا ہو گا''۔

''نہیں''۔ اُس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔ ''یہ اکاؤنٹ نمبر صحیح نہیں ہے''

''یہ صحیح ہے! دس ہندسے۔ اور کیا ہو سکتا ہے؟''

''یہ بہت بے ربط سا ہے''۔

''بہت بے ربط؟'' لینگڈن اُس کی بات سے مُتفق نہیں تھا۔ ہر بینک اپنے گاہکوں کو یہی ہدایات دیتا ہے کہ وہ اپنا پِن یا پاس ورڈ ایسے ہندسوں پر مُشتمل مِلاپ مُنتخب کریں جس کا کوئی اور اندازہ نہ کر سکے۔ ظاہر ہے یہاں بھی گاہکوں کو اِس بات کی ہدایات کی جاتی ہوں گی۔ سوفی نے سکرین سے تمام ہندسے مٹا دیئے۔ اُص نے لینگڈن کی طرف دیکھا۔ اُس کی نگاہوں میں یقین تھا۔

''یہ الفاظ بے ربط ہیں، مگر ہم اِنہیں درست فبوناچی سلسلے میں بدل سکتے ہیں''

لینگڈن کو اب احساس ہوا کہ سوفی کا خیال درست تھا۔ پہلے بھی سوفی نے اِن ہندسوں کو فبوناچی نمبروں میں بدلا تھا۔ صحیح اکاؤنٹ نمبر کونسا ہو سکتا ہے؟ بے ربط ہندسے یا صحیح فبوناچی سلسلہ؟

سوفی نے دوبارہ مُختلف ہندسے داخل کرنا شُروع کیئے۔ ''میرا نانا علامات اور کوڈ کا شیدائی تھا۔ یہ نہیں لگتا کہ اُس نے اکاؤنٹ نمبر بھی بالکُل سیدھا سادا رکھا ہو گا۔ یہ نمبر تو کوئی بھی آسانی سے یاد رکھ سکتا ہے''۔ اُس نے مُسکراتے ہوئے تمام ہندسے داخل کر دیئے۔ ''بعض چیزیں بے ربط محسوس ہوتی ہیں۔۔۔ لیکن نہیں''۔ لینگڈن نے سکرین پر دیکھا۔

Account Number: 1123581321

لینگڈن نے دیکھ لیا تھا کہ بے ربط ہندسے دراصل اب فبوناچی سلسلے کی صورت میں لکھے ہوئے تھے۔

1-1-2-3-5-8-13-21

بے ربط ہندسوں کی صورت میں واقعی فبو ناچی نمبرز کا پتہ چلانا مُشکل تھا۔ اگر چہ یہ یاد رکھنے میں آسان تھے مگر پہلی نظر میں بے ربط نظر آتے تھے۔ یہ ایک زبردست کوڈ تھا جو کہ یاک سانئرَ کبھی بھول نہیں سکتا تھا۔ سوفی نے ENTER بٹن دبا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی اور لینگڈن نے کنوئیر بیلٹ کو حرکت کرتے دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا۔ وہ اِس کے ساتھ ہی کھڑے اُس باکس کا انتظار کر رہے تھے جس میں سانئرَ نے اُن کیلئے کُچھ پُراسرار راز چھوڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کنوئیر بیلٹ کے سرے پر سے ایک چھوٹا سا دروازہ کھُلا اور ایک باکس اندر داخل ہوا۔ یہ سیاہ رنگ کا صندوق تھا اور اُن کی توقع سے بڑا تھا۔ باکس اُن کے بالکُل سامنے آکر رُک گیا۔ لینگڈن اور سوفی چند لمحے خاموشی سے اُس پُراسرار صندوق کو دیکھتے رہے۔ اِس میں کوئی سوراخ نظر نہیں آرہا تھا اور اِس کا ہینڈل بھی نہایت مضبوط تھا۔ اِس پر بارکوڈ سٹکر بھی لگا ہوا تھا۔ سوفی کو یہ اوزاروں کے صندوق کی طرح لگا۔ اُس نے مزید وقت ضائع کئے بغیر صندوق کھولنا شُروع کر دیا۔ لینگڈن کی طرف دیکھتے ہوئے اُس نے صندوق کا ڈھکن کھول دیا۔ اُنہوں نے آگے بڑھ کر دیکھا۔ پہلی نظر میں سوفی کو لگا کہ صندوق خالی ہے مگر غور سے دیکھنے پر اُنہیں اِس کے ایک کونے پر لکڑی کا ایک چھوٹا سا ڈبہ نظر آیا جس کا سائز جوتوں کے ڈبے جتنا تھا۔ یہ پالش کیا ہوا تھا اور اِس کا رنگ چمکدار گہرا قرمزی تھا۔ یہ گُلاب کی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ سوفی کو یاد آیا کہ یہ اُس کے نانا کا پسندیدہ پودا تھا۔ اِس کے ڈھکن پر گُلاب کے پھول کا ایک خوبصورت ڈیزائن بنا ہوا تھا۔ اُس نے اور لینگڈن نے نگاہیں ملائیں۔ سوفی نے ڈبہ اُٹھالیا۔ یہ کافی بھاری تھا۔ وہ میز کے پاس آئی اور ڈبہ اِس پر رکھ دیا۔ لینگڈن نے بھی اُس کی تقلید کی اور وہ میز کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ لینگڈن نے ڈھکن پر نظریں دوڑائیں جس پر پانچ پتیوں والے گُلاب کا ڈیزائن تھا۔ اُس نے ایسا گُلاب پہلے کئی دفعہ دیکھا تھا۔

''پانچ پتیوں والا گُلاب'' اُس نے سرگوشی کی۔ ''یہ ہولی گریل کا نشان ہے''۔

سوفی نے لینگڈن کی طرف دیکھا۔ لینگڈن جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے، وہ بھی یہی سوچ رہا تھا کہ ڈبے کے سائز کے مُطابق ایسا لگ رہا تھا کہ اِس میں ہولی گریل ہے، مُقدّس پیالہ، عیسیٰ کا پیالہ۔ مگر وہ اِس بارے میں پُریقین نہیں تھا، اُسے ایسی کوئی توقع نہیں تھی۔

''یہ بالکُل اِسی سائز کا ہے'' سوفی نے بھی سرگوشی کی۔ ''اِس میں ہولی گریل ہو سکتی ہے''۔

سوفی نے ڈبہ اپنی طرف کھینچا۔ وہ اِسے کھولنا چاہتی تھی۔ جیسے ہی اُس نے ڈھکن کو حرکت دی ڈبے میں سے عجیب قسم کی آواز سُنائی دی۔ وہ دونوں اُچھل پڑے۔

''کیا تُم نے یہ آواز سُنی ؟'' وہ بولی۔

''ہاں'' لینگڈن نے کُچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا۔ سوفی نے اِس دفعہ آرام سے ڈبے کا ڈھکن کھول دیا۔ اندر پڑی ہوئی چیز جیسی کوئی چیز لینگڈن نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی مگر یہ واضح ہو گیا تھا کہ کم از کم اِس میں ہولی گریل نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

''پولیس تمام راستے بند کر چُکی ہے'' ورنٹ نے کہا۔ وہ کُچھ لمحے پہلے ہی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ ''تُمھیں باہر نکالنا بہت مُشکل ہوگا'' اُس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ جب اُس کی نظر کنوئیر بیلٹ پر پڑے صندوق پر گئی تو وہ ٹھٹک کر رہ گیا۔ میرے خُدا! اُنہوں نے سانئرَ کا اکاؤنٹ نمبر بھی پتہ چلا لیا ہے۔ وہ بالکُل گُنگ تھا اور اُس کا سارا تاثُر بدل چُکا تھا۔ اُس نے صندوق پر سے نظریں ہٹائیں اور کوئی راستہ سوچنے لگا۔ وہ اب ارادہ کر چُکا تھا کہ اُنہیں بینک سے نکال کر دم لے گا۔ لیکن پولیس فرار کے قریباً تمام راستے ہی مسدود کر چُکی تھی۔

''مادام نیویو! اگر میں آپ کو اِس بینک سے بحفاظت باہر نکال دوں تو کیا آپ سانئرَ کی چھوڑی ہوئی چیز اپنے ساتھ لے جائیں گی یا سیف میں محفوظ رکھیں گی؟''

سوفی نے لینگڈن پر نگاہ ڈالتے ہوئے ورنٹ کو جواب دیا۔ ''ہم اِسے ساتھ لے کر جائیں گے''۔

ورنٹ نے سر ہلا دیا۔ ''ٹھیک ہے، اب جیسا میں کہوں گا آپ کو ویسا ہی کرنا ہوگا، بس یہ جو کُچھ بھی ہے اِسے اپنی جیکٹ میں چھُپا لیں''۔

لینگڈن نے اپنی جیکٹ اُتار کر ڈبے کو اِس میں لپیٹ لیا۔ اِسی دوران ورنٹ کنوئیر بیلٹ کی طرف جا چُکا تھا۔ اُس نے خالی صندوق کو بند کیا اور مشین کے بٹن دبانے لگا۔ کنوئیر بیلٹ نے حرکت کی اور صندوق واپس جانے لگا۔ اُس نے چابی مشین سے نکال کر سوفی کو پکڑا دی۔

''جلدی، اِس طرف آؤ''۔ ورنٹ بولا۔

تھوڑی دیر بعد وہ بنک کے گودام میں تھے۔ زیرِ زمین گیراج میں پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سُنائی دے رہے تھے۔ ورنٹ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ شاید پولیس اندرونی راستہ بھی بند کر رہی تھی۔ ورنٹ کے چہرے پر پسینے کے قطرے پھوٹنے لگے۔ اُس گودام میں کھڑے ایک چھوٹے سے بکتر بند ٹرک کی طرف اشارہ کیا جس پر بینک کا نشان بنا ہوا تھا۔

''جلدی سے اِس ٹرک کے پچھلے حصّے میں سوار ہو جاؤ'' وہ ٹرک کی عقبی طرف گیا اور اُس کا دروازہ کھول دیا۔ ''میں آتا ہوں''۔

لینگڈن اور سوفی نے پریشان نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ اُن کے چہروں پر ہچکچاہٹ تھی مگر اُن کے پاس خطرہ مول لینے کے سوا کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ بینک سے نکلنے کی کوئی بھی کوشش ناکام ہو سکتی تھی اور وہ پولیس کے ہتھے چڑھ سکتے تھے۔ کم از کم ورنٹ نے اُنہیں فرار کی اُمید تو دلا دی تھی۔ لینگڈن نے دانتوں سے نچلے ہونٹ کاٹتے ہوئے سر کو ہلکا سا خم دیا اور ٹرک کی عقبی طرف چل پڑا۔ سوفی نے بھی اُس کی تقلید کی اور وہ دونوں ٹرک کے عقبی حصے میں سوار ہو گئے۔ ورنٹ گودام کے ایک طرف بنی شیشے کی پارٹیشن کی طرف چل پڑا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اُس نے ٹرک کی چابیاں لیں اور اپنا ٹائی کوٹ اُتار کر ٹرک ڈرائیور والے یونیفارم کی ایک جیکٹ اور ٹوپی پہن لی۔ ایک دفعہ پھر سوچتے ہوئے، اُس نے ڈرائیور کا پستول اُتار، اُس میں پڑی گولیاں چیک کیں اور ہولسٹر میں ڈال کر اپنے یونیفارم کی جیکٹ کے اوپر پہن لیا۔ پارٹیشن سے باہر نکل کر وہ ٹرک

کی طرف بڑھ گیا۔ عقبی حصے کی طرف آ کر سوفی اور لینگڈن کو دیکھا جو کہ سٹیل سے بنے اِس حصے میں کھڑے تھے۔

''تُمھیں روشنی جلانی پڑے گی۔'' وہ آگے بڑھا اور ٹرک کے ایک طرف کی دیوار کے ساتھ لگا بٹن دبا دیا۔ اوپری چھت پر لگا ایک بلب روشن ہو گیا۔ ''کوشش کرنا کہ خاموش ہی رہو''۔

سوفی اور لینگڈن سٹیل کے فرش پر بیٹھ گئے۔ لینگڈن نے وہ 'خزانہ' اپنی جیکٹ میں لپیٹ کر رکھا ہوا تھا۔ ورنٹ نے دروازہ بند کیا اور آگے آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد انجن سٹارٹ ہوا اور ٹرک خارجی راستے کی طرف بڑھ گیا۔ ورنٹ کو اپنے ماتھے پر پسینے کے موٹے موٹے قطرے محسوس ہو رہے تھے۔ تھوڑے فاصلے پر پولیس کی گاڑیوں کی روشنیاں نظر آ رہی تھیں۔ خارجی دروازے کے سامنے پہنچتے ہی دروازہ خود بخود کھُل گیا اور ورنٹ ٹرک باہر نکال لایا۔ سامنے پولیس کا ناکہ تھا، جس کے ساتھ چار گاڑیاں کھڑی تھیں۔ ورنٹ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرا اور ٹرک آہستگی سے آگے بڑھا دیا۔ ناکے پر کھڑے ایک پتلے لمبے آفیسر نے ہاتھ سے ٹرک کو رُکنے کا اشارہ کیا۔ ورنٹ نے ٹرک روک لیا۔ اُس نے ٹوپی مزید نیچے کر کے چہرے پر سختی طاری کر لیا ور دروازہ کھول دیا

''مُجھے یہاں سے جانا ہے'' ورنٹ نے کھردرے لہجے میں کہا۔

''میں لیفٹینٹ جیروم کولیٹ ہوں'' زرد چہرے والے پولیس والے نے ٹرک کے عقبی حِصّے کی طرف اشارہ کیا۔ ''پچھلے حصّے میں کیا ہے؟''۔

''مُجھے کُچھ نہیں پتہ ہے'' ورنٹ نے سخت لہجے میں کہا۔ ''میں تو صرف ڈرائیور ہوں''۔

کولیٹ کے چہرے پر بھی سختی چھا گئی ''ہمیں دو مجرموں کی تلاش ہے''۔

ورنٹ ہنسا۔ ''پھر تو آپ صحیح جگہ پر آئے ہیں، یہ بینک تو واقعی لُٹیروں کا بینک ہے''۔

کولیٹ نے لینگڈن کی پاسپورٹ سائز تصویر ورنٹ کے سامنے کی۔ ''کیا یہ آدمی آج رات بینک آیا تھا؟''

ورنٹ نے کندھے اُچکائے۔ ''مُجھے تو نہیں پتہ کیونکہ میں تو گاڑی کے ساتھ ہوتا ہوں۔ ہمیں گاہکوں سے بات کرنے کی اجازت نہیں، آپ استقبالیہ سے رابطہ کریں''۔

''ہمارے پاس وارنٹ نہیں ہیں''۔

ورنٹ نے حیرت سے اُسے دیکھا۔ ''میں تو کُچھ نہیں کر سکتا''۔

''اپنا ٹرک کھولو'' کولیٹ نے عقبی حِصّے کی طرف اشارہ کیا۔

ورنٹ نے پولیس آفیسر کو گھورا اور استہزائیہ ہنسی ہنس دیا۔ ''ٹرک کھولوں؟۔ آپ سمجھ رہے ہیں کہ چابیاں میرے پاس ہیں؟''۔

کولیٹ نے اپنا سر ایک طرف جھُکاتے ہوئے کہا۔ اُس کے لہجے میں شک تھا۔ ''تُمھارا مطلب ہے کہ اِس ٹرک کے ڈرائیور کی حیثیت سے بھی چابیاں تُمھارے پاس نہیں ہیں''۔

ورنٹ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میرے پاس عقبی حصے کی چابیاں نہیں ہیں۔ صرف ٹرک کی چابیاں ہیں۔ عقبی حصے کو نگران تالا لگاتے

ہیں اور پھر چابیاں ٹرک کی منزل پر پہنچا دی جاتی ہیں۔ اور پھر ٹرک یہاں سے چل پڑتا ہے۔ مُجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ میں کیا لے کر جا رہا ہوں''۔

''اِس ٹرک کو کب لاک کیا گیا تھا؟''

''شاید دو تین گھنٹے پہلے، میں سینٹ تھوریل جا رہا ہوں۔ چابیاں پہلے ہی وہاں پہنچ چُکی ہیں''۔

کولیٹ نے کسی ردِعمل کا اظہار نہ کیا، اُس کی آنکھیں ورنٹ پر جمی ہوئی تھیں۔

ورنٹ کو چہرے پر مزید پسینہ بہتا محسوس ہوا۔ ''آپ کو پتہ ہونا چاہئیے کہ میں تو صرف مُلازم ہوں''

''کیا تمام ڈرائیور مہنگی رولیکس گھڑیاں پہنتے ہیں؟'' کولیٹ نے ورنٹ کی کلائی کی طرف اشارہ کیا۔

ورنٹ نے اپنی کلائی پر بندھی قیمتی رولیکس گھڑی کو دیکھا اور اپنے آپ کو کوسا۔ ''یہ بکواس گھڑی تو میں نے سینٹ جرمین کے تائیوانی بازار سے بائیس یورو میں خریدی تھی۔ اگر آپ کو پسند ہے تو میں چالیس یورو سے کم نہیں لوں گا''۔

کولیٹ ایک طرف کو ہو گیا۔ ''نہیں شُکریہ، تُم جا سکتے ہو''۔

ورنٹ نے تب تک اطمینان کا سانس نہ لیا جب تک ٹرک ناکے سے آگے نہ نکل گیا۔ مگر ایک مسئلہ باقی تھا کہ وہ اُنہیں کہاں لے کر جائے گا؟

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس اپنے کمرے میں کینوس کی دری پر لیٹا ہوا تھا۔ اُس کی کمر پر چابک کے زخم ابھی بھی تازہ تھے۔ آج رات کی مشق سے وہ کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ خاردار بیلٹ ابھی تک اُس کی ران سے بندھا ہوا تھا اور اُسے ران سے خون ٹپکتا محسوس ہو رہا تھا۔ اُس کی سوچ میں شدید انتشار تھا۔

میں نے چرچ اور ارنگروسا کو ناکام کر دیا۔

آج کی رات ارنگروسا کیلئے کامیابی کا پیغام لانے والی۔ پانچ ماہ پہلے جب ارنگروسا ویٹیکن سے واپس آیا تھا تو اُس کی طبیعت میں عجیب سے تبدیلی آئی تھی۔ وہ کئی ہفتوں تک خاموش اور پریشان رہا تھا۔ آخر کار ارنگروسا نے اپنی پریشانی کا تذکرہ سیلاس سے کیا تھا۔

''یہ نامُمکن ہے'' سیلاس ارنگروسا کی بات سُن کر چیخ اُٹھا۔ ''میں یہ کیسے قبول کر سکتا ہوں''۔

سیلاس وہ سب سُن کو دہشت زدہ ہو گیا تھا۔ وہ خُدا سے دُعا مانگتا رہا تھا اور پچھلے ماہ، گویا معجزانہ طور پر حالات بہتر ہونے کی اُمید نظر آئی تھی۔

خُدائی امداد۔ ارنگروسا نے کہا تھا۔

ارنگروسا اِس بار کافی پُر اُمید نظر آ رہا تھا۔

''سیلاس'' اُس نے سرگوشی کی۔ ''خُدا نے ہمیں بچنے کا ایک موقع دیا ہے۔ ہمیں قُربانی کی ضرورت ہوگی۔ کیا تُم یہ قُربانی دے

سکتے ہو؟''

سیلاس ارنگروسا کے سامنے اپنے گھٹنوں کے بل جھک گیا۔ اِس آدمی نے اُسے ایک نئی زندگی دی تھی۔

''میں خُدا کی ایک بھیڑ ہوں۔ جیسے دل چاہے آپ مُجھے ہانک سکتے ہیں''۔

جب ارنگروسا نے سیلاس کو تفصیلاً اپنے منصوبے کا بتایا تو وہ بھی اِسے خُدائی مدد ماننے پر مجبور ہو گیا تھا۔ معجزانہ کام۔ ارنگروسا نے سیلاس کا رابطہ ایک آدمی سے کروایا جو اپنے آپ کو معلّم کہتا تھا۔ اگرچہ معلّم کو سیلاس نے دیکھا نہیں تھا، مگر جب وہ ٹیلی فون پر بات کرتے تھے تو اُسے خوشی ہوتی تھی کہ مُعلّم نہایت پُختہ ایمان رکھنے والا انسان ہے۔ اُس کی معلومات کے ذرائع ہر جگہ موجود تھے۔ سیلاس نہیں جانتا تھا کہ معلّم کی معلومات کے ذرائع کیا ہیں لیکن ارنگروسا کو معلّم پر بہت زیادہ اعتماد تھا اور اُس نے سیلاس کو بھی اُس پر اعتبار کی تاکید کی تھی۔

اب سیلاس فرش کو گھور رہا تھا۔ اُسے لگ رہا تھا کہ کامیابی اُن سے آنکھیں چُرا کر گُزر گئی ہے۔ لگتا ہے کہ معلّم بھی دھوکہ کھا گیا ہے۔ سنگِ کُلید کا سُراغ ایک دھوکہ تھا۔ اب تمام اُمیدیں ختم ہو چُکی تھیں۔ سیلاس نہ چاہتے ہوئے بھی ارنگروسا کو کال نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ اُسے خبردار کرنا چاہتا تھا۔ مگر معلّم کی ہدایات کے مُطابق وہ ارنگروسا سے رابطہ نہیں کر سکتا تھا۔ آخر کار اُس نے اپنے خوف پر قابو پایا اور رینگ کر اپنے قدموں پر کھڑا ہو کر پوشاک پہن لی۔ اُس نے پوشاک کی جیب سے موبائل فون نکالا اور نمبر ملانے لگا۔ اُس کا سر شرمندگی سے جھُکا ہوا تھا۔

''معلّم'' سیلاس نے سرگوشی کی۔ ''سب کُچھ ختم ہو گیا ہے'' سیلاس نے سارا واقعہ من وعن بیان کر دیا۔

''تُم بہت جلد اپنا یقین کھو بیٹھتے ہو'' معلّم بولا۔ ''مُجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ یہ راز ابھی زندہ ہے۔ یاک سانئرَ نے یہ راز مرنے سے پہلے کسی اور کو منتقل کر دیا تھا۔ اور میں جلد تُم سے رابطہ کروں گا۔ ابھی ہمارا کام ختم نہیں ہوا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹرک تیز رفتاری سے چل رہا تھا۔ لینگڈن کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ قیدیوں والی گاڑی میں بیٹھا ہوا ہے۔ اُسے تنگ جگہوں میں ایک عجیب سا احساس ہوتا تھا۔ ورنٹ نے اُنہیں یقین دلایا تھا کہ وہ اُنہیں بحفاظت بینک سے باہر نکال کر لے جائے گا مگر وہ اپنی متوقع منزل کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ مُسلسل بیٹھے بیٹھے لینگڈن کی ٹانگیں اکڑ چُکی تھیں۔ اُس نے ڈبے کو اپنی جیکٹ سے نکالا اور اپنی توجہ اُس پر مرکوز کر دی۔ سوفی بھی اُس کے بالکُل ساتھ آ گئی۔ لینگڈن کو یوں لگا کہ وہ دونوں چھوٹے بچے ہیں جنہیں کوئی تُحفہ ملا ہے اور وہ اب اُسے کھول کر دیکھنے والے ہیں۔

''چلو'' سوفی نے کہا۔ ''اِسے کھولو''۔

لینگڈن نے گہری سانس لی اور ڈھکن کھولنے لگا۔ اُس نے ایک بار پھر ڈبے کی نہایت ہی خوبصورت ڈیزائن پر تعریفی نگاہ ڈالی اور ڈھکن کی چٹخنی کھول کر ڈبہ سامنے رکھ دیا۔

اپنے خیالوں اور سوچ میں لینگڈن نے کئی دفعہ اندازہ کرنے کی کوشش کی تھی کہ اِس ڈبے میں کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن اُس کے تمام

اندازے غلط ثابت ہوئے تھے۔ ڈبے کے اندر ریشم کے کپڑے میں لپٹی ہوئی جو چیز لینگڈن نے دیکھی اُس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

یہ پالش کئے ہوئے سنگِ مرمر سے بنی سائلنڈر نُما چیز تھی۔ اِس کا سائز ٹینس کی گیند جتنا تھا۔ یہ ایک پیچیدہ طریقے سے بنا ہوا سائلنڈر تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ ایک ہی ٹُکڑے کی بجائے یہ مُختلف ٹُکڑوں کو ملا کر بنایا گیا ہے۔ لینگڈن نے غور سے دیکھا تو اِس بات کی تصدیق بھی ہو گئی۔ یہ ڈونٹ کے سائز کے چھ ٹُکڑوں سے بنایا گیا تھا جن کو آپس میں پیتل کے ٹُکڑوں سے جوڑا گیا تھا۔ یہ ٹیوب نُما چیز کسی سائنسی آلے کی طرح تھی۔ اِس کے اندر مائع چیز کی موجودگی اِس کے کھوکھلے پن کو ظاہر کر رہی تھی۔ سائلنڈر کا ڈھانچہ جتنا پُر اسرار تھا اُس سے بھی زیادہ عجیب وغریب اِس کے باہر کندہ کئے گئے حروف تھے۔ سنگِ مرمر کے ہر ٹُکڑے پر ایک ہی طرح کے الفاظ کندہ تھے۔ ہر ٹُکڑے پر انگریزی کے سارے الفاظ کندہ تھے Z سے A تک۔ سائلنڈر کے اندر پیتل کی ایک سلاخ بھی ہر ٹُکڑے کے درمیان تھی جس سے اِن ٹُکڑوں کو گھُمایا جا سکتا تھا۔ لینگڈن کو بچپن کا ایک کھلون یاد آ گیا۔ پلاسٹک کے مُختلف ٹُکڑوں کو جوڑ کر اُن کے درمیان بھی ایک پلاسٹ کی سلاخ لگائی جاتی تھی۔ ہر ٹُکڑے پر انگریزی کے حروف ہوتے تھے اور اِن تمام ٹُکڑوں کو گھُما پھرا کر مُختلف الفاظ بنائے جا سکتے تھے۔

''یہ تو نہایت ہی شاندار چیز ہے'' سوفی نے سرگوشی کی۔

لینگڈن نے سوفی کو دیکھا۔ ''مُجھے نہیں پتہ کہ یہ کیا ہے؟''۔

سوفی کی آنکھوں میں کوئی اشارہ تھا۔ ''میرا نانا ایسی شے مشغلے کے طور پر بناتا تھا۔ اُس کا کہنا تھا کہ یہ لیونارڈو ڈاونچی کی ایجاد ہے''۔

مدہم روشنی میں بھی سوفی کو لینگڈن کے چہرے پر شدید حیرت نظر آئی۔ ''ڈاونچی؟'' وہ بُڑبڑایا۔ اُس نے دوبارہ سائلنڈر کی طرف دیکھا۔ بلکہ اِسے سائلنڈر سے زیادہ بوتل کہا جاتا تو مُناسب تھا۔

''ہاں، یہ ایک خُفیہ آلہ ہے۔ میرے نانا کے مُطابق اُسے اِس کا خاکہ ڈاونچی کی خُفیہ ڈائری میں ملا تھا۔

''اِس کا کیا مقصد ہے؟؟''

آج کی رات کے واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے سوفی کو معلوم تھا کہ اُس کے جواب کے اثرات دلچسپ ہوں گے۔

''یہ ایک خُفیہ ڈبہ ہے'' وہ بولی۔ ''راز چھُپانے کیلئے''۔

لینگڈن کی آنکھیں پھیل گئیں۔

سوفی نے اُسے بتایا کہ ڈاونچی کے بنائے ہوئے خاکوں پر کام کرنا اُس کے نانا کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ وہ ایک نہایت ہی ہنر مند آدمی تھا جو کہ گھنٹوں لکڑی اور دھات کی دُکانوں پر صرف کرتا تھا۔ یاک سانئرَ کو نہایت دلچسپ محسوس ہوتا تھا کہ وہ ایک مشہور فنکار کے خاکوں پر کام کر کے اُس کی تخلیق کی ہوئی چیزیں بنائے۔ لیونارڈو کی ڈائریاں پڑھ کر معلوم ہوتا تھا کہ یہ فنکار کتنا ذہین اور ہنر مند تھا۔ ڈاونچی نے درجنوں ایسی چیزوں کے خاکے بنائے تھے جو کہ وہ اپنی زندگی میں تیار نہیں کر سکا تھا۔ یاک سانئرَ اُس

کے ایسے خاکوں پر کام کرتا تھا جن پر آج تک کسی نے کام نہیں کیا تھا۔ عجیب وغریب گھڑیاں، خُفیہ ڈبے وغیرہ۔

''اُس نے بچپن میں ایسا ہی ایک ڈبہ میرے لئے بنایا تھا'' سوفی نے کہا۔ ''لیکن اِتنا بڑا ڈبہ تو میں نے اُس کے پاس کبھی نہیں دیکھا تھا''۔

لینگڈن کی آنکھیں ابھی تک ڈبے پر جمی ہوئی تھیں۔ ''میں نے اِس پُراسرار چیز کے بارے میں کبھی نہیں سُنا''۔

سوفی حیران نہیں تھی۔ لیونارڈو کی کئی تخلیق کردہ چیزوں پر کبھی کوئی تحقیق نہیں ہوئی تھی نہ ہی اُنہیں کوئی نام دیا گیا تھا۔ کرپٹیکس (Cryptex) ایک ایسا نام تھا جو اِس کے نانا نے اِس چیز کو دیا تھا۔ ایک ایسی ایجاد جو کہ کرپٹالوجی کو استعمال کرتی ہے۔

سوفی جانتی تھی کہ لیونارڈو بھی کرپٹالوجی کے ابتدائی ماہرین میں سے ایک تھا۔ اگر چہ اِس معاملے میں اُس کا نام کم ہی لیا جاتا تھا۔ یونیورسٹی میں سوفی کے اُستاد اُسے پڑھانے اور کرپٹالوجی کے عملی تجربات سے گزارنے کے دوران جدید ماہرین 'زِمرمین' اور 'شنائر' کی تعریف کرتے تھے مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ Public Key Encryption کے حوالے سے سب سے پہلا ماہر ڈاونچی ہی تھا جس نے سینکڑوں سال پہلے اِس پر کام کیا تھا اور یہ بات بھی اُسے اُس کے نانا نے بتائی تھی۔ دُنیا کے کئی عظیم آدمیوں نے معلومات اور اطلاعات کی حفاظت کیلئے کئی کوڈ بنائے تھے، جیسا کہ جولیس سیزر کا سیزر باکس کوڈ اور سکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کا کوڈ نہایت مشہور تھے۔ نہایت ہی قابل عرب سائنسدان ابو یوسف اسمٰعیل الکندی بھی اپنے رازوں کی حفاظت کیلئے بیش جہتی متبادل کوڈ استعمال کرتا تھا۔ البتہ ڈاونچی نے ریاضی اور کرپٹالوجی کا استعمال نہایت ہی میکانکی طریقے سے کیا تھا۔ کرپٹیکس۔ ایک ایسی بوتل، یا سائلنڈر جس میں خطوط، نقشے، خاکے یا کوئی بھی دستاویز چھپائی جا سکے۔ جب ایک دفعہ اِس میں معلومات چھپا دی جائیں تو صحیح پاس ورڈ کے ساتھ ہی اِسے کھولا جا سکتا ہے۔

''ہمیں پاس ورڈ چاہیئے''۔ سوفی نے حُروف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ بریف کیس کے لاک کی طرح کام کرتا ہے۔ جب ہم تمام حروف کو ایسی صورت میں ملائیں گے کہ پاس ورڈ بن جائے تو یہ خودبخود کُھل جائے گا۔ اِس میں پانچ ڈائل ہیں یعنی کہ پاس ورڈ پانچ الفاظ پر مُشتمل ہوگا''۔

''اور اِس کے اندر؟'' لینگڈن کے چہرے پر گویا سوالیہ نشان تھا۔

''جب یہ سائلنڈر علحدہ ہو جائے گا تو ہم اِس کے اندر موجود چیز کو دیکھ سکتے ہیں''

لینگڈن کو یہ سب نہایت ہی نامُمکن لگ رہا تھا۔ ''تُمہارے نانا نے بچپن میں تُمہیں بھی ایسا ایک بنا کر دیا تھا؟''۔

''ہاں بالکل'' سوفی نے کہا۔ ''ایک نہیں بلکہ کئی، ایک تو میری سالگرہ پر۔ تب میرے نانا نے مُجھے ایک پہیلی بھی بتائی تھی۔ اُس پہیلی کا جواب ہی پاس ورڈ تھا اور جب میں نے پہیلی کا جواب ڈھونڈا اور کرپٹیکس کو کھولا تو اُس میں میری سالگرہ کا کارڈ تھا''۔

''ایک کارڈ کیلئے اتنی محنت''

''نہیں بلکہ کارڈ میں میرے لئے کوئی نہ کوئی اور پہیلی موجود ہوتی تھی۔ میرے نانا کو یہ کھیل بہت پسند تھا۔ وہ گویا مُختلف طریقوں سے مُجھے میری سالگرہ کے تحفے تک پہنچنے کے راستے بتاتا جو کہ کہیں چھپا کر رکھا ہوتا تھا۔ خزانے کی تلاش گویا میری قابلیت کا

امتحان بھی ہوتی تھی اور اِس کے علاوہ مُجھے فالتو انعام بھی ملتا تھا مگر یہ آزمائشیں آسان نہیں ہوتی تھیں''۔

لینگڈن ابھی تک کرپٹیکس کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ''لیکن ہم اسے پاس ورڈ کے بغیر ہی کھول کیوں نہیں سکتے۔ یہ پتیل نہایت حساس ہے اور سنگِ مرمر بھی اتنا مضبوط نہیں ہے''۔

سوفی مُسکرا دی۔ ''کیونکہ ڈاونچی بُہت چالاک تھا۔ اُس نے اِسے ایسے بنایا تھا کہ جب کوئی اِسے پاس ورڈ کے بغیر کھولنے کی کوشش کرے تو یہ اپنے آپ کو خود تباہ کر دے، اِس کے اندر موجود دستاویز تباہ ہو جائے۔ یہ دیکھو''۔ سوفی نے ڈبے میں سے سائلنڈر نکال لیا۔

''اِس میں دستاویزات تہہ کر کے ڈالی جاتی ہیں، اور یہ دستاویزات بانس کے پتوں کے بنے کاغذ پر لکھی جاتی ہیں جو کہ تہہ ہونے کے بعد بھی کافی عرصہ تک خراب نہیں ہوتا۔ دستاویز اِس میں ڈالنے سے پہلے اِسے نہایت ہی نازک شیشے میں لپیٹ دیا جاتا ہے، اِس شیشے کے اندر مائع ہوتا ہے'' سوفی نے سائلنڈر کو ہلایا۔

''لیکن یہ مائع چیز کیا ہوتی ہے؟''

''ہلکا تیزاب یا پھر سرکہ''

لینگڈن کُچھ دیر خاموش رہا اور پھر بولنے پر مجبور ہو گیا۔ ''زبردست''۔

سرکہ اور دستاویز، اگر کوئی اِس سائلنڈر کو کھولنے کی کوشش کرے تو نہایت ہی حساس شیشہ ٹوٹ جائے گا اور سرکہ دستاویز کو خراب کر ڈالے گا۔ جب تک کوئی اِس پر موجود پیغام پڑھنے کی کوشش کرے گا دستاویز پڑھنے کے قابل نہیں رہے گی۔

''اب تُمہیں سمجھ آیا نا کہ اِس چیز کو کھولنے کیلئے پاس ورڈ چاہیئے۔ یہی واحد طریقہ ہے۔ اور یہ پاس ورڈ پانچ الفاظ پر مُشتمل ہے'' سوفی نے کہا۔ ''چھبیس کو اگر چھبیس دفعہ ضرب دی جائے تو کُل مُمکنات نکل سکتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ بارہ ملین''۔

''اچھا ٹھیک ہے'' لینگڈن کے ذہن میں بھی شاید بارہ ملین سوالات تھے۔ ''لیکن اِس کے اندر کیا اہم چیز ہو سکتی ہے''۔

''جو کُچھ بھی ہو، لیکن اتنا مُجھے معلوم ہو گیا ہے کہ میرا نانا اِسے نہایت سنبھال کر اور محفوظ رکھے ہوئے تھا۔'' اُس نے ڈبے کو بند کر دیا اور گُلاب کے خوبصورت نقش کو دیکھنے لگی۔ اُسے کوئی چیز پریشان کر رہی تھی۔ ''تُم نے پہلے کہا تھا نا کہ گُلاب ہولی گریل کو ظاہر کرتا ہے''۔

''ہاں بالکل، پریوری کی علامات میں گُلاب اور گریل گویا ایک ہی چیز ہیں''

سوفی نے اپنی بھنویں سُکیڑیں۔ ''یہ ایک عجیب بات ہے، کیونکہ میرا نانا اکثر مُجھے بتاتا تھا کہ گُلاب کا مطلب راز ہوتا ہے۔ جب وہ گھر میں موجود بنے اپنے کمرے میں کسی اہم کام میں مصروف ہوتا تھا تو دروازے پر گُلاب لگا دیا کرتا تھا، جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ وہ نہیں چاہتا کہ میں اُسے تنگ کروں۔ وہ مُجھے بھی ایسا ہی کرنے کو کہتا تھا۔ اور یہ بھی کہا کرتا تھا کہ ایسا کرنا قدیم رومی رواج ہے''۔

''سب روزا'' لینگڈن نے کہا۔ ''رومی بھی اپنے اہم جلسوں کے دوران سُرخ گُلاب باہر لگایا کرتے تھے۔ آنے والا یہ سمجھ جاتا

کرتا تھا کہ یہ کوئی اہم اجلاس ہے اِس لئے وہ تنگ نہین کرتا تھا''۔

لینگڈن نے سوفی کو بتایا کہ گُلاب کا مطلب صرف راز ہی نہیں تھا بلکہ پریوری اِسے گریل کی علامت کے طور پر بھی استعمال کرتی تھی۔ رگوسا کا گُلاب جو کہ ایک قدیم قسم کا پودا تھا، جس کی پانچ پتیاں ہوتی تھیں۔ جیسا کے زہرہ کے پانچ کونے۔ مُقدّس تانیث۔

''رابرٹ، تُم ٹھیک تو ہو؟''

رابرٹ کی آنکھیں ڈبے پر جمی ہوئی تھیں۔ ''سب روزا'' وہ منمنایا۔ اُس کے چہرے پر خوف اور حیرت کے سائے تھے۔ ''ایسا نہیں ہوسکتا''

''کیا؟'' سوفی کے لہجے میں تجسّس تھا۔

لینگڈن نے آہستگی سے اپنی نظریں اوپر اُٹھائیں۔ ''اِس علامت کے حساب سے'' اُس نے سرگوشی میں اپنی بات جاری رکھی۔ ''اِس سائنکنڈر میں جو کُچھ ہے، وہ مُجھے معلوم ہے کہ کیا ہے؟''

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کو اپنے خیالات پر بھی بمشکل ہی بھروسہ تھا۔ یہ بھی بس ایک عام سا خیال ہی تھا مگر یہ سوچتے ہوئے کہ یہ سائنکنڈر اُن تک کس نے پہنچایا ہے، اور کن حالات میں پہنچایا ہے، لینگڈن نے جو نتیجہ نکالا تھا وہ ایک ہی تھا۔ اُس کے خیال میں یہ پریوری کا خُفیہ پتھر تھا۔ اِس کے بارے میں ایک داستان مشہور تھی جس میں لکھا ہوا تھا۔ قیمتی پتھر گُلاب کے نشان کے نیچے ہے۔

''رابرٹ'' سوفی ایک بار پھر اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔ ''کیا ہوا؟''

لینگڈن کو اپنی مُنتشر سوچوں کو سنبھالنے میں چند لمحے لگے۔ ''کیا تُمھارے نانا نے کبھی تُم سے لاکلیف ڈی وائٹے کا زکر کیا؟''

''والٹ کی چابی'' سوفی نے فرانسیسی الفاظ کا ترجمہ کیا۔

''نہیں اِس کا ترجمہ یہ نہیں ہے، وائٹے کا مطلب والٹ نہیں ہے بلکہ ایسا چھت ہے جس میں کوئی خانہ ہو''

''لیکن ایسے خانے جو چھتوں کے اندر بنائے جاتے ہیں اُن کی کوئی چابیاں تو ہوتی نہین'' سوفی نے کہا۔

''ہوتی ہیں۔ دراصل ایسے خانے محراب نُما دروازوں میں بنائے جاتے ہیں اور ایک تکونا پتھر سب سے اوپر ہوتا ہے جو کہ تمام وزن برداشت کرتا ہے۔ اِسے تعمیراتی زبان میں قیمتی پتھر یا سنگِ کُلید کہتے ہیں۔ انگریزی میں اِسے Keystone کہا جاتا ہے''

سوفی نے کندھے اُچکائے۔ وہ سائنکنڈر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ''لیکن یقیناً یہ کوئی پتھر نہیں ہے''

لینگڈن مناسب الفاظ تلاش کر رہا تھا۔ قیمتی پتھر معماروں کا ایک خاص طریقہ کار تھا جو کہ وہ خوبصورت محرابی عمارتوں میں استعمال کرتے تھے۔ فری میسن اِس کام میں اتنے ماہر تھے کہ اُنہوں نے اِسے راز کے طور پر سنبھالا ہوا تھا اور وہ اِس راز کی نہایت جانفشانی سے حفاظت کرتے تھے۔ یہ سب کُچھ آپس میں تعلق رکھتا تھا۔ لیکن سائنکنڈر کافی مُختلف چیز تھی۔ یہ پریوری کا

قیمتی پتھر ہے کیا؟ اگر یہ وہی تھا تو لینگڈن کی یہ سوچ غلط تھی۔

''پریوری کے قیمتی پتھر کے بارے میں مُجھے کُچھ زیادہ علم نہیں'' لینگڈن نے اعتراف کیا۔ ''ہولی گریل میں میری دلچسپی بھی صرف علامات کی حد تک ہے۔ اِسی لئے میں نے کبھی اُن کہانیوں کی طرف دھیان نہیں دیا جو کہ اُسے تلاش کرنے سے مُتعلق ہیں''

سوفی کی بھنویں تن گئیں۔ ''ہولی گریل ڈھونڈنے سے مُتعلق؟''

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔ اُس نے اپنے اگلے الفاظ نہایت احتیاط سے چُنے تھے۔ ''پریوری کے مُطابق۔ قیمتی پتھر دراصل کوئی پتھر نہیں بلکہ یہ ایک نقشہ ہے۔۔ ایک ایسا نقشہ جو کہ ہولی گریل کہ پوشیدہ مقام تک رہنمائی کرتا ہے''۔

سوفی ہونق چہرے سے لینگڈن کو دیکھتی رہ گئی۔ ''تُم سوچ رہے ہو کہ اِس میں نقشہ ہے''

لینگڈن کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔ اُسے خود یہ ناممکن لگ رہا تھا اور پھر بھی منطقی طور پر وہ جس نتیجے تک پہنچا تھا وہ یہی تھا۔ ایک قیمتی پتھر، جو کہ پھول کے نیچے محفوظ ہے۔

یہ خیال کہ یہ کرپٹیکس دراصل پریوری کے ایک گرانڈ ماسٹر لیونارڈو ڈاونچی کی تخلیق ہے، دراصل ایک اور اشارہ دے رہا تھا کہ کہ یہ پتھر دراصل پریوری سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ ایک گرانڈ ماسٹر کی تخلیق، جسے ایک اور گرانڈ ماسٹر نے صدیوں بعد جسم دیا۔

پچھلے دس پندرہ سالوں سے، مئورخین اور محققین اِس پتھر کو فرانس کے گرجا گھروں میں تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ گریل کھوجنے والے، پریوری کی تاریخ جاننے والے سب یہی کہتے تھے کہ کلیف ڈی وائٹے واقعی ایک تکونا پتھر ہے، جو کہ کسی گرجا کی محراب میں رکھا ہوا ہے اور اُس کے اوپر گُلاب کا نشان بنا ہوا ہے۔ تعمیرات کی دُنیا میں گُلاب کی کوئی کمی نہیں تھی۔ گُلاب کی کھڑکیاں، گُلاب کی کُندگی، اور اُس کے علاوہ پانچ پتیوں والے گُلاب کا ڈیزائن جو کہ محرابوں پر بھی بنایا جاتا ہے بالکُل اُس پتھر کے اوپر جسے تعمیراتی زبان میں قیمتی پتھر کہا جاتا ہے۔ گویا قیمتی پتھر کو جہاں چھُپایا گیا تھا وہ جگہ بالکُل سادہ تھی۔ یعنی کہ ہولی گریل کے پوشیدہ مقام کا نقشہ کسی گرجا کے قیمتی پتھر میں محفوظ تھا۔

''یہ کرپٹیکس، قیمتی پتھر نہیں ہے'' سوفی نے زور ڈالا۔ ''یہ اتنا پُرانا نہیں ہے۔ میں پُر یقین ہوں کہ میرے نانا نے اِسے بنایا ہے۔ یہ گریل کی کہانیوں کا حصّہ نہیں ہوسکتا''۔

''دراصل''۔ لینگڈن نے جواب دیا، اُسے اپنی رگوں میں ایک جوش سا محسوس ہو رہا تھا۔ ''مُحققین کو یہ یقین ہے کہ وہ قیمتی پتھر پریوری کے کسی رُکن نے ہی پچھلے بیس پچیس سالوں میں کبھی بنایا ہے''۔

سوفی کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔ ''لیکن اگر یہ کرپٹیکس ہولی گریل تک پہنچنے کا رستہ بتاتا ہے تو میرا نانا اِسے مُجھ تک کیوں پہنچانا چاہتا تھا؟ مُجھے تو اِس کے پاس ورڈ کا بھی پتہ نہیں اور ہولی گریل کے بارے میں تو میں کُچھ بھی نہیں جانتی''۔

لینگڈن اُس کی حیرت کی وجہ جانتا تھا۔ اُس نے ابھی تک سوفی کو یہ نہیں بتایا تھا کہ ہولی گریل کیا چیز ہوسکتی ہے۔ اُس کے خیال میں ابھی اُسے بتانے وقت نہیں تھا ابھی اُنہیں اپنی توجہ سائنکنڈر پر مرکوز کرنی چاہیئے۔ اگر یہ قیمتی پتھر ہے تو۔۔۔

گاڑی کے بُلٹ پروف پہیے چلنے کی آواز آ رہی تھی۔ لینگڈن نے سوفی کو وہ سب کُچھ بتا دیا جو کہ وہ قیمتی پتھر کے بارے میں جانتا

تھا۔صدیوں سے اِس بات کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ دراصل پریوری کا سب سے طاقتور راز یہی ہولی گریل کا راز ہے۔اور حفاظت کی غرض سے اِس کے بارے میں کبھی کُچھ لکھا نہیں گیا تھا۔بس یہ زبانی کلامی ہی پریوری کے گرانڈ ماسٹر کے ذریعے دوسرے گرانڈ ماسٹر تک پہنچتا تھا۔البتہ پچھلے سو سال سے یہ بات بھی سامنے آ رہی تھی کہ جدید ترقی کی وجہ سے پریوری نے بھی اپنا طریقہ کار تبدیل کر لیا ہے۔اِس لئے پریوری کے ارکان نے یہ حلف لیا تھا کہ آئندہ اِس راز کے بارے میں کبھی زبان سے کُچھ بولا نہیں جائے گا۔

''لیکن پھر وہ اپنا راز ایک نسل سے دوسری نسل تک کیسے پہنچاتے رہے؟'' سوفی نے پوچھا۔

''یہاں پر ہمیں قیمتی پتھر کی سمجھ آتی ہے'' لینگڈن نے سلسلہ جوڑا۔''جب سے سنئر ارکان میں سے ایک مر جاتا ہے، تو بقایا تین ارکان نچلے درجوں سے ایک رُکن چُنتے ہیں جو اُس کی جگہ لے سکے۔وہ اُس کو یہ بتانے کی بجائے کہ ہولی گریل کہاں چھُپائی گئی ہے اُسے ایک آزمائش سے گُزارتے ہیں جو کہ اِس بات کا ثبوت ہوتی ہے کہ وہ راز سنبھالنے کا اہل ہے''۔

''اِس کا مطلب ہے کہ قیمتی پتھر ہی ایک آزمائش ہے'' سوفی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''اگر کوئی رُکن اُسے کھول لیتا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ وہ اِس میں دی گئی معلومات کو سنبھالنے کا اہل ہے''۔

لینگڈن نے بھی سر ہلا دیا۔''میں یہ بھول گیا کہ تُم بھی ایسی ہی ایک آزمائش سے گُزر چُکی ہو''۔

''صرف اپنے نانا کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی نوکری میں بھی میں ایسی کئی آزمائشوں سے گُزر چُکی ہوں''۔

لینگڈن چند لمحے ہچکچایا۔''سوفی اگر تُمہیں یہ احساس ہے کہ یہ دراصل وہ قیمتی پتھر ہے تو پھر تُمہارے نانا کے پاس اِس کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ وہ پریوری کا کافی طاقتور ممبر تھا۔وہ اُن کے سب سے اونچے چار ارکان میں سے تھا''۔

سوفی نے سانس بھری۔''وہ ایک خُفیہ تنظیم کا طاقتور رُکن تھا۔مُجھے یقین ہے اور میرا خیال بھی پریوری کی طرف ہی جا رہا ہے''۔

لینگڈن بولا۔''کیا تُم جانتی ہو کہ وہ کسی خُفیہ تنظیم کا رُکن تھا؟''

''دس سال پہلے میں نے ایسا کُچھ دیکھا تھا جس کے بعد سے میں اپنے نانا سے کبھی نہیں ملی'' وہ رُکی۔''میرا نانا میرے خیال سے صرف چار ارکان میں سے ہی نہیں تھا بلکہ وہ اُن سے بھی اوپر تھا''۔

لینگڈن کو اپنے کانوں پر یقین نہیں تھا، جو کُچھ سوفی نے کہا تھا۔''گراند ماسٹر؟ لیکن۔۔۔۔تُم یہ کیسے کہہ سکتی ہو؟''۔

''میں اِس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی'' سوفی پرے دیکھنا شُروع ہو گئی۔اُس کے چہرے پر جذبات کا سمندر تھا۔

لینگڈن ہکا بکا اور خاموش بیٹھا ہوا تھا۔یاک سانئرَ گرانڈ ماسٹر تھا؟ لینگڈن جانتا تھا کہ اگر یہ بات سچ ہے تو اِس کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں۔پھر بھی اُس کی چھٹی حس بھی اِس بات کی تائید کر رہی تھی۔پریوری کے پچھلے کئی گرانڈ ماسٹر مشہور شخصیات تھے جو کہ لوگوں میں کافی مقبول تھے۔اِس بات کا ثبوت کئی سال پہلے پیرس نیشنل لائبریری سے برآمد ہونے والی خُفیہ دستاویزات سے ملا تھا۔تقریباً ہر ایک مؤرخ اور محقق جو کہ گریل کی تاریخ میں دلچسپی رکھتا تھا اُس نے یہ خُفیہ دستاویزات پڑھی تھیں اور اُن پر تصدیق کی مہر بھی ثبت کی تھی کی یہ دستاویزات کوئی جھوٹ کا پلندہ نہیں ہیں۔اِن دستاویزات سے مُحققین کی کئی معلومات کی تصدیق ہوئی

تھی، جن میں پریوری کے گرانڈ ماسٹروں کے نام بھی تھے۔اِن میں لیونارڈو ڈاونچی، سانڈرو بوتچیلی، سر آئزک نیوٹن اور وکٹر ہیوگو شامل تھے۔اور اِس کے علاوہ بالکُل جدید لوگوں میں، یاں کوکٹیو جو کہ پیرس کا ایک فنکار تھا۔

یاک سانئرَ کا گرانڈ ماسٹر ہونا بھی مُمکنات میں سے تھا۔

لینگڈن نے حیرت سے دوبارہ سوچا۔یاک سانئرَ آج رات اُس سے ملنا چاہتا تھا۔پریوری کا ایک گرانڈ ماسٹر رابرٹ لینگڈن سے ملنا چاہتا تھا۔کیوں؟ کیا مُقدّس علامات کے بارے میں کوئی تبادلہِ خیال کرنے؟ یہ بات مُمکن نظر نہیں آ رہی تھی۔لینگڈن کا اندازہ درست تھا۔پریوری کے گرانڈ ماسٹر نے تنظیم کا تاریخی پتھر اپنی نواسی کے حوالے کرنے کیلئے کوشش کی تھی اور لینگڈن کو مدد کیلئے پُکارا تھا۔یہ نہ سمجھ آنے والی بات تھی۔لینگڈن کے خیال میں کوئی ایسی توضیح نہیں تھی جو کہ سانئرَ کے رویّے اور اُس کی حرکات کے سمجھنے میں مددگار ہوتی۔اگر سانئرَ کو اپنی موت کا یقین تھا تو اُس کے بعد اُس کے تین نائب بھی موجود تھے، جو یقیناً یہ راز جانتے تھے اور اِس کے مُحافظ تھے۔سانئرَ نے اِس پتھر کے سلسلے میں اپنی نواسی کا خطرہ کیوں مول لیا؟، کیوں یہ قیمتی راز اُسے بتانے کی کوشش کی، خاص کر اُس وقت جب وہ دونوں ایک دوسرے سے رابطے میں بھی نہیں تھے۔اور پھر اُس نے لینگڈن کو مُلوّث کرنے کی کوشش کیوں کی۔ایک بالکُل ہی انجانے آدمی کو؟

ابھی اِس پُراسرار مُعمّے کے حل میں کسی اشارے کی کمی ضرور ہے، لینگڈن نے سوچا۔

گاڑی کے انجن کی آہستہ ہوتی آواز نے اُن دونوں کو خیالات سے نکال دیا۔گاڑی کسی کچے راستے پر چلتی محسوس ہو رہی تھی۔ ورنٹ نے تو کہا تھا کہ وہ اُنہیں شہر سے باہر لے جائے گا۔سوفی نے لینگڈن کو بے چین نظروں سے دیکھا اور جلدی سے سائلنڈر کو ڈبے میں ڈال کے اُسے اپنے سینے سے لگا لیا۔لینگڈن نے اپنی جیکٹ پہن لی۔ٹرک رُک گیا مگر اُس کے چلتے ہوئے انجن کی آواز آ رہی تھی۔اچانک ٹرک کا عقبی دروازہ کھُلا۔شاید وہ درختوں کے کسی جھُنڈ میں تھے اور یہ جگہ سڑک سے بھی کافی دور تھی۔ اِسی لمحے ورنٹ نمودار ہوا۔اُس کی آنکھوں اور چہرے سے اُس کی سوچ میں موجود کھچاؤ کا اظہار ہو رہا تھا۔اُس کے ہاتھ میں پستول تھا۔

''تُم دونوں قاتل ہو''۔اُس کا لہجہ سرد تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ورنٹ پستول کے ساتھ عجیب دکھائی دے رہا تھا۔اُس کی آنکھوں میں عجیب وغریب چمک تھی جو لینگڈن کو اچھی محسوس نہ ہوئی۔

''یہ ڈبہ نیچے رکھ دو''۔ورنٹ نے پستول لہرایا۔''جلدی کرو''۔

سوفی نے ابھی تک ڈبہ اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا۔''تُم تو بتا رہے تھے کہ میرا نانا تُمہارا دوست تھا''۔

''سانئرَ کی چھوڑی ہوئی اشیاء کی حفاظت میرا فرض ہے'' ورنٹ بولا۔''اِسی لئے میں تُمہیں یہ حُکم دے رہا ہوں کہ ڈبہ نیچے رکھ دو''۔

''میرا نانا یہ ڈبہ مُجھ تک پہنچانا چاہتا تھا''۔سوفی نے کہا۔

''جلدی کرو'' ورنٹ نے پستول لہرایا۔لیگنڈن نے دیکھا کہ اب پستول کا رُخ اُس کی طرف ہے۔
''لینگڈن'' ورنٹ بولا۔''تُم یہ ڈبہ میری طرف لاؤ۔اور خبردار رہنا میں تُم پر گولی چلاتے ہوئے نہیں ہچکچاؤں گا''۔
لینگڈن نے بے یقینی سے ادھیڑ عُمر بنکر کو دیکھا۔''تُم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟''
''تُمہارا کیا خیال ہے؟۔'' ورنٹ نے ترش انگریزی لہجے میں کہا۔''اپنے گاہکوں کی اشیاء کی حفاظت کیلئے''
''ہم تُمہارے گاہک ہیں''۔سوفی نے کہا۔
ورنٹ کے تاثُرات بالکُل سرد تھے۔''مادام نیو یو! مُجھے یہ نہیں معلوم کہ آپ کو یہ چابی اور اکاؤنٹ نمبر کہاں سے ملا، لیکن مُجھے اِس بات کا یقین ہے کہ اِس واقعے میں کُچھ لوگوں کی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں، اگر مُجھے معلوم ہوتا تو میں تُمہیں بینک سے باہر نکالتا''۔
''میں تُمہیں سب بتا چُکی ہوں''۔سوفی نے کہا۔''میرے نانا کے قتل سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے''۔
ورنٹ نے لینگڈن کو دیکھا۔''ریڈیو پر یہ بتایا جا رہا ہے کہ تُم پر صرف یاک سانئر ہی نہیں، بلکہ تین اور آدمیوں کے قتل کا الزام بھی ہے''
''کیا؟؟؟؟'' لینگڈن یکدم ساکت ہو گیا۔تین اور قتل؟؟ اُسے اِس بات کی کم حیرت تھی کہ الزام اُس پر ہے، حیران تو وہ اِس بات پر زیادہ تھا کہ مقتول بھی تین تھے۔لینگڈن کی آنکھیں ڈبے پر مرکوز ہو گئیں۔اگر تمام نائب بھی قتل ہو گئے تھے تو سانئر کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔اُسے یہ پتھر کسی نہ کسی کو تو دینا ہی تھا۔
''تُم لوگوں نے قتل کیئے یا نہیں یہ پتہ چلانا پولیس کا کام ہے'' ورنٹ نے کہا۔''میں اپنے بینک کی بدنامی کا خطرہ مول لے نہیں سکتا''۔
سوفی نے ورنٹ کو گھورا۔''تُم ہمیں پولیس کے حوالے نہیں کرنا چاہتے اگر ایسا ہوتا تو تُم ہمیں یہاں تک لے کر نہ آتے''۔
''اِسی لئے تُمہارے نانا نے میری خدمات حاصل کی تھیں۔۔۔اپنی اشیاء کی حفاظت کیلئے۔۔اِس ڈبے میں جو کُچھ بھی ہے، میں اِس چیز کو پولیس کی تفتیش کا حصہ نہیں بننے دوں گا۔لینگڈن! ڈبہ میرے حوالے کر دو''۔
''ایسا مت کرو'' سوفی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔پستول گرجا اور ایک گولی اُن کے سروں پر سے ہوتی ہوئی ٹرک کی فولادی چادر کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ٹرک کا پچھلا حصہ دھماکے سے کانپ گیا تھا۔گولی کا خالی کھوکھا فرش پر آ کر گرا تھا۔
لینگڈن اپنی جگہ جم سا گیا۔
ورنٹ اب مزید اعتماد سے بول رہا تھا۔''لینگڈن، ڈبہ اُٹھاؤ''۔
لینگڈن نے ڈبہ اُٹھالیا۔
''اب اِسے میرے پاس لے کر آؤ'' ورنٹ اُس پر پستول تانے ہوئے تھا۔وہ ٹرک کے بمپر کے ساتھ ہی کھڑا تھا اور اُس کا پستول والا ہاتھ ٹرک کے عقبی حصے کے اندر تھا۔لینگڈن ڈبہ ہاتھ میں لئے دروازے کی طرف بڑھا۔

مُجھے کُچھ کرنا چاہئیے۔اُس نے سوچا۔میں پریوری کا قیمتی پتھر اِس کے حوالے کرنے جا رہا ہوں۔لینگڈن دروازے سے مزید قریب ہو گیا تھا۔اونچی جگہ پر ہونے کی وجہ سے اُسے فائدہ حاصل تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ اِس فائدے کو کس طرح استعمال کرے۔ورنٹ نے اُس پر پستول تانا ہوا تھا مگر پستول کی نال لینگڈن کے گھُٹنوں کی سیدھ میں تھی۔شاید اِس کو نپی تُلی لات مارنی پڑے۔لیکن جب لینگڈن نزدیک پہنچا تو ورنٹ چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔شاید اُسے بھی اِس خطرے کا احساس تھا۔
''ڈبہ دروازے کے سامنے رکھو'' ورنٹ نے حُکم جاری کیا۔
لینگڈن جانتا تھا کہ اب اُس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے، وہ گھُٹنوں کے بل جھُکا اور ڈبہ دروازے کے بالکُل سامنے رکھ دیا۔
''اب کھڑے ہو جاؤ''
لینگڈن سیدھا ہونا شُروع ہوا مگر وہ یکدم رُک گیا، اُس کی نظروں کے سامنے پستول کی گولی کا چھوٹا سا کھوکھا پڑا ہوا تھا۔وہ چند لمحے رُکا اور اُٹھتے ہوئے اُس نے گویا نادانستگی سے اپنا ہاتھ بڑھا کر گولی کے کھوکھے کو چوکھٹ کی طرف دھکیل دیا۔اور آہستگی سے کھڑا ہو کر پیچھے ہٹا۔
''اب پیچھے جاؤ اور دونوں اپنے مُنہ دیوار سے لگا لو''۔
لینگڈن نے حُکم کی تعمیل کی۔
☆☆☆☆☆☆☆
ورنٹ کو اپنے دل کی دھڑکن میں تیزی محسوس ہوئی۔اُس نے دائیں ہاتھ سے اُن دونوں کو نشانے پر لیا ہوا تھا۔وہ ڈبے کے پاس پہنچا اور بائیں ہاتھ سے اُسے اٹھانے کی کوشش کی۔تب اُسے احساس ہوا کہ ڈبہ کافی بھاری ہے۔اُس نے دونوں پر نگاہ ڈالی اور خطرہ مول لینے کے بارے میں سوچنے لگا۔اُن کے درمیان قریباً پندرہ فُٹ کا فاصلہ تھا اور وہ بالکُل آخری سرے پر تھے۔ورنٹ نے جلدی سے پستول بمپر پر رکھا اور دونوں ہاتھوں سے ڈبہ اُٹھا کر باہر رکھا اور پھر تیزی پستول اُٹھا کر ایک بار پھر اُن دونوں کو نشانے پر لے لیا۔وہ دونوں ساکت تھے۔
زبردست۔اب صرف دروازہ بند کرنا باقی تھا۔ڈبہ زمین پر ہی پڑا ہوا تھا۔ورنٹ نے دروازے دھکیلا۔اور اُس کی چٹخنی پکڑ لی تا کہ اُسے بند کر سکے۔دروازہ ایک ہلکے دھماکے کے ساتھ بند ہو گیا۔اُس نے چٹخنی کو پکڑا اور اُسے بند کرنے کی کوشش کی۔لیکن کُنڈا تھوڑا آگے جا کر رُک گیا۔ورنٹ نے دوبارہ کوشش کی مگر کنڈا ذرا آگے جا کر رُک جاتا تھا۔کیا بکواس ہے؟ لگتا ہے دروازہ مُکمل طور پر بند نہیں ہوا۔اب وہ پریشان ہو گیا تھا۔اُس نے اپنے جسم سے دروازے کو دبایا مگر اِس دفعہ دروازہ ایک دم باہر کی طرف کھُلا اور ورنٹ کو محسوس ہوا کہ اُس کے چہرے پر کسی نے ہتھوڑا مار ڈالا ہے۔وہ کمر کے بل زمین پر گر پڑا۔پستول اُس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔اُسے اپنی ناک سے خُون نکلتا محسوس ہو رہا تھا جس کی گرمی اُسے اپنے ہونٹوں پر محسوس ہوئی۔اُسی وقت لینگڈن نے باہر چھلانگ لگائی۔ورنٹ نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر اُس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا اور وہ دوبارہ گر

پڑا۔ سوفی چِلاّ رہی تھی۔ کُچھ دیر بعد ورنٹ کو اپنے آس پاس گرد کے بگولے اُٹھتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اُس نے ٹرک کے ٹائروں کے گھومنے کی آواز سُنی اور ساتھ ہی ہلکے سے دھماکے کی آواز بھی سُنائی دی۔ اُس نے دیکھا کہ ٹرک آگے جا کر ایک درخت سے جا ٹکرایا ہے۔ ٹرک کا انجن چنگھاڑ رہا تھا۔ آخر کار ٹرک کا بمپر درخت کی گرفت سے آزاد ہوا اور ٹرک مُڑ کر سڑک کی طرف جانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک پر رواں دواں تھا۔

ورنٹ بے بس ولا چار زمین پر پڑا تھا، اُس نے اپنے اردگرد نگاہ دوڑائی مگر اُسے کُچھ بھی پڑا نظر نہ آیا۔

لینگڈن اور سوفی وہ ڈبہ ساتھ لے گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

بغیر نمبر کے فیئٹ سیڈان گاڑی، کاسل گانڈولفو سے نکل کر البن کی پہاڑیوں سے نیچے وادی کی طرف رواں دواں تھی۔ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے ارنگروسا کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ تھی۔ اُسے گود میں رکھے بریف کیس کا وزنی محسوس ہو رہا تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ مُعلّم سے مل کر بریف کیس اُس کے حوالے کر دے۔

بیس ملین یورو۔ اگرچہ یہ ایک بہت بڑی رقم تھی مگر ارنگروسا اِس رقم سے جو فائدہ حاصل کرنے والا تھا وہ اِس سے کہیں زیادہ تھا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ مُعلّم کو اب تک رابطہ کر لینا چاہیئے تھا۔ اُس نے اپنی پوشاک سے موبائل فون نکالا اور سگنل چیک کرنے لگا جو کہ کافی کم تھے۔

''یہاں موبائل کی سروس بہت خراب ہوتی ہے'' ڈرائیور نے عقبی شیشے میں ارنگروسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تقریباً پانچ منٹ میں ہم پہاڑی علاقے سے باہر ہوں گے تو سروس ٹھیک ہو جائے گی''۔

''شُکریہ'' ارنگروسا مُتفکّر ہو رہا تھا۔ یہاں سگنل بہت کم آتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ مُعلّم اُس سے رابطے کی کوشش کرتا رہا ہو، یا پھر یہ بھی مُمکن تھا کہ اُن کا منصوبہ ناکام ہو گیا ہو۔ ارنگروسا نے موبائل کا وائس میل باکس دیکھا۔ لیکن اُس میں بھی کوئی پیغام نہیں تھا۔ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ مُعلّم وائس میل پر کوئی پیغام نہیں چھوڑے گا کیونکہ وہ کافی احتیاط پسند لگتا تھا۔ آج کل کے جدید دور میں موبائل فون اور ٹیلی فون کا استعمال خطرے سے خالی نہیں تھا۔ خود مُعلّم کا ذریعہ معلومات بھی یہی سلسلہ تھا۔ اِسی وجہ سے وہ بہت مُحتاط تھا۔ معلّم نے اِسی احتیاط پسندی کی بدولت ارنگروسا کو رابطے کیلئے کوئی نمبر بھی نہیں دیا تھا۔ اُس نے ارنگروسا سے کہا تھا کہ وہ خود ہی رابطہ کرے گا۔ ارنگروسا کو احساس ہوا کہ شاید کمزور سگنل کی وجہ سے معلم اُس سے رابطہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔ ارنگروسا کو خدشہ تھا کہ معلّم اُسے غلط نہ سمجھ رہا ہو۔ اُس کے ماتھے پر پسینے بہنے لگے۔۔۔۔ کہیں وہ یہ نہ سمجھ بیٹھا ہو کہ میں رقم لے کر بھاگ گیا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆

خالی سڑک پر ٹرک قریباً ساٹھ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہا تھا۔ ٹرک کا ٹوٹا ہوا بمپر مُسلسل کھڑ کھڑا رہا تھا۔ لینگڈن سوچ رہا تھا کہ اُنہیں مزید دُور چلے جانا چاہیے۔ اُسے یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس سمت کو سفر کر رہے ہیں۔ ٹرک کی ایک ہیڈ لائٹ

ٹوٹ چُکی تھی اور دوسری لائٹ بمپر کے ٹوٹنے کی وجہ سے ٹرک کے درمیان میں آ گئی تھی۔ اِس کی روشنی سڑک کے اطراف میں درختوں پر پڑ رہی تھی۔ سوفی پسنجر سیٹ پر بیٹھی ہوئی اپنی گود میں رکھے ہوئے ڈبے کو خالی خالی آنکھوں سے گھُور رہی تھی۔

''تُم ٹھیک تو ہو نا؟'' لینگڈن نے کہا۔

سوفی لرز رہی تھی۔ ''کیا تُم اُس پر یقین رکھتے ہو؟''

''تین مزید افراد کا قتل اِس بات کو کافی واضح کر رہا ہے کہ تُمہارا نانا یہ چابی تُم تک پہنچانے کیلئے اِتنا بے چین کیوں تھا؟ اور اِس کے علاوہ یہ بھی کہ فاشے مُجھے گرفتار کرنے کیلئے اتنا زور کیوں لگا رہا ہے؟''

''نہیں میرا اشارہ ورنٹ کی طرف ہے کہ وہ اپنے بینک کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا''۔

''کیوں؟''

''قیمتی پتھر حاصل کر کے''۔

لینگڈن نے فی الحال اِس طرف توجہ نہیں دی تھی۔ ''اُسے تو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ اِس ڈبے میں کیا ہے؟''

''یہ ڈبہ اُس کے بینک میں تھا۔ اور وہ میرے نانا کا اچھا دوست بھی تھا۔ ہوسکتا ہے وہ خود ہولی گریل حاصل کرنے کا خواہشمند ہو''۔

لینگڈن ورنٹ کے بارے میں اِن خیالات سے مُتفق نہیں تھا۔ ''میرا تجربہ یہ کہتا ہے کہ، لوگ دو ہی وجوہات کی بناء پر ہولی گریل ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا تو وہ اِتنے سیدھے سادے ہوتے ہیں کہ وہ صرف عیسیٰ کا پیالہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں یا پھر''۔

''یا پھر؟'' سوفی نے پوچھا۔

''یا یہ کو وہ سچ جانتے ہیں اور اِس سے خوفزدہ ہیں۔ تاریخ میں کئی ایسے لوگ بھی گُزرے ہیں جنھوں نے گریل تباہ کرنے کی کوشش بھی کی''۔

سوفی کُچھ نہ بولی۔ خاموشی میں ٹرک کے بمپر کی آواز آ رہی تھی۔ اُنہیں چلے ہوئے قریباً دس منٹ ہوئے تھے اور وہ چند کلو میٹر کا فاصلہ طے کر چُکے تھے۔ لینگڈن کو ٹرک کے آگے والی چمکتی روشنی نظر آ رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ خطرناک بات ہے۔ اگر سڑک پر کوئی اور گاڑی آئے گی تو ٹرک کی حالت اُن کی طرف توجہ مبذول کروائے گی۔ اُس نے ٹرک کو سڑک سے اُتار کر ایک طرف روک دیا۔

''میں دیکھتا ہوں کہ یہ بمپر سیدھا ہو سکتا ہے یا نہیں؟''۔

وہ ٹرک سے اُترا اور بمپر کی طرف بڑھا۔ آج کی رات اُس پر دو تین دفعہ پستول تانا گیا تھا۔ اُس نے ٹھنڈی ہوا میں سانس لیا اور اپنے آپ کو پُرسکون کرنے کی کوشش کی۔ اُسے احساس تھا کہ اب وہ ایک مفرور ہے، اور اُس کے پاس تاریخ کی سب سے زیادہ کھوجی جانے والی چیز کے مُتعلق کوئی نقشہ یا اشارہ ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ ڈبہ پریوری تک واپس پہنچانے کے راستے

بھی معدوم ہو چکے ہیں۔ اُسے تین مزید افراد کے قتل کی خبر مل چکی تھی۔ یقیناً وہ پریوری کے تین نائب ارکان تھے۔ اور اُن کا قتل نہایت خطرناک ثابت ہوسکتا تھا۔ کوئی انجانی طاقت تنظیم کے حفاظتی حصار کو توڑ چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ پریوری کی صفوں میں کوئی کالی بھیڑ موجود ہے۔ سنگِ کُلید پریوری تک واپس پہنچانا اب مُشکل ہی نہیں نامُمکن لگ رہا تھا۔ اگر وہ پریوری سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتے تو اِس بات کی کوئی ضمانت نہیں تھی کہ وہ کسی وفادار رُکن تک پہنچ سکتے ہیں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی پریوری کا قیمتی راز سوفی اور لینگڈن کے پاس تھا۔ ٹرک کے اگلے حصے کی حالت لینگڈن کی توقع سے زیادہ خراب تھی۔ بائیں ہیڈ لائٹ تو ٹوٹ کر گر چکی تھی اور دائیں بھی لٹکی ہوئی تھی۔ لینگڈن نے اِسے صحیح کرنے کی ناکام کوشش کی۔ ایک اچھی بات یہ تھی کہ اگلا بمپر بالکُل ٹوٹ چُکا تھا۔ لینگڈن نے اِسے زور سے لات مار کر بالکُل علحدہ کر دیا۔ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ سانئرَ نے اُس کیلئے ٹیلیفون پر پیغام چھوڑا تھا کہ وہ اُسے خاندان کے بارے میں کوئی اہم بات بتانا چاہتا ہے۔ اُس وقت لینگڈن کو یہ بات اتنی اہم نہیں لگی تھی مگر اب اِس کا تعلق پریوری آف سیون سے واضح ہو گیا تھا۔ اب لینگڈن کے دماغ میں قابلِ تحیّر مُمکنات کے بارے میں خیالات جنم لے رہے تھے۔ بمپر اب نیچے گر چُکا تھا۔ لینگڈن نے رُک کر اپنی سانس درست کی اور پھر بمپر گھسیٹ کر درختوں کے جھُنڈ کی طرف لے جانے لگا۔ اُس کے ذہن میں یہ سوال جنم لے رہا تھا کہ اب اُن کی منزل کہاں ہے؟۔ اُسے سائلنڈر کے بارے میں کُچھ معلوم نہیں تھا اور نہ ہی وہ یہ سمجھ پایا تھا کہ سانئرَ نے سائلنڈر تک اُن کی رہنمائی کیوں کی تھی؟۔ بدقسمتی سے وہ دونوں اب پولیس سے مفرور تھے اور اُن کے بچے رہنے کی صورت میں ہی تمام سوالوں کا جواب مل سکتا تھا۔ لینگڈن سوچ رہا تھا کہ اُنہیں پیشہ ورانہ مدد کی ضرورت ہے۔ ہولی گریل اور پریوری آف سیون کے معاملے میں اُسے صرف ایک ہی شخصیت نظر آ رہی تھی جو اُن کی مدد کر سکتی تھی مگر اُسے شک تھا کہ سوفی اِس بارے میں قائل نہیں ہو گی اور اب تک سوفی کو قائل کرنا اُسے نہایت مُشکل لگا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بکتر بند ٹرک کے اندر، سوفی لینگڈن کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی۔ اُسے اپنی گود میں رکھا ڈبہ کافی وزنی محسوس ہو رہا تھا۔ اُس کی سوچ میں بار بار یہ سوال اُٹھ رہے تھے کہ اُس کے نانا نے یہ ڈبہ اُس تک پہنچانے کی کوشش کیوں کی؟ اُس نے غور کرنے کی کوشش کی کہ اِس بات کے کیا مُحرّکات ہو سکتے ہیں مگر وہ کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر پا رہی تھی۔ اُس نے ڈبہ کھولا اور سائلنڈر نُما کرپٹیکس کو بغور دیکھنا شُروع کیا۔ اُسے اِس پر اپنے نانا کے ہاتھوں کی احساس ہوا۔ یہ ایک نقشہ ہے جو کہ صرف وہی سمجھ سکتا ہے جو کہ سمجھنے کے قابل ہے۔ اُس نے سائلنڈر کو اُٹھا لیا اور ڈائل پر ہاتھ پھیرے۔ پانچ الفاظ۔ اُس نے پانچوں ڈائل ایک ایک کر کے گھُمائے۔ سائلنڈر کے اندر حرکت شُروع ہوئی۔ اُس نے حروف کی اِس طرح سے ترتیب دیا کہ وہ GRAIL کے لفظ کی صورت اختیار کر گئے۔ نرمی سے اُس نے سائلنڈر کے دونوں سروں پر دباؤ ڈالنا شُروع کر دیا۔ اُسے اندر سرکہ بہنے کی آواز سُنائی دی۔ اُس نے ہاتھ روک لئے۔

VINCI

پھر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

VOUTE

کُچھ بھی نہ ہوا۔ سائلنڈر اُسی طرح بند رہا۔

اُس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ اُس نے سائلنڈر ڈبے میں ڈال کر اُسے بند کر دیا اور لینگڈن کو دیکھنے لگی۔ وہ اُس کی شُکر گُزار تھی کہ اُس نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر اُس کا اِتنا ساتھ دیا تھا۔

پی۔ ایس۔ رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔

اب اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ اُس کا نانا لینگڈن کو اِس معاملے میں کیوں مُلوّث کرنا چاہتا تھا۔ سوفی کو اپنے نانا کی اِن تمام باتوں، رازوں کی کوئی سمجھ نہیں تھی، اُس کے نانا کو بھی اِس بات کا احساس تھا اِس لئے اُس نے لینگڈن کا انتخاب کیا تھا۔ وہ ایک نہایت مُنجھا ہوا ماہرِ علامات تھا اور اُس کی رہنمائی صحیح سمت میں کر رہا تھا۔ بدقسمتی سے وہ فرانسیسی پولیس کی نظروں میں ایک قاتل اور مفرور بھی تھا۔ اِس کے علاوہ کوئی انجانی طاقت ہولی گریل حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ پتہ نہیں ہولی گریل کیا چیز ہو گی؟ سوفی کو کوئی اندازہ نہیں تھا۔

سوفی یہ سوچ کر رہ گئی کہ کیا یہ راز اُس کی زندگی سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے؟۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹرک اب دوبارہ سڑک پر رواں تھا۔ لینگڈن مُطمئن تھا کہ اب وہ بغیر کسی رُکاوٹ کے سڑک پر چل رہا تھا۔

''کیا تُمہیں ورسیلز کا راستہ پتہ ہے؟''

سوفی نے لینگڈن کو دیکھا۔ ''گھومنے پھرنے کیلئے؟''

''نہیں، میں کُچھ اور سوچ رہا ہوں۔ ورسیلز کے نزدیک ہی ایک مذہبی مؤرخ رہتا ہے جس کا نام لی ٹیبنگ ہے۔ مُجھے اُس کا مُکمل پتہ تو معلوم نہیں مگر ہم ڈھونڈ لیں گے۔ میں اُس کی جاگیر پر پہلے بھی جا چُکا ہوں۔ وہ برطانیہ کے شاہی خاندان کا مؤرخ بھی رہ چُکا ہے''۔

''برطانوی مؤرخ کا فرانس میں کیا کام؟''

''گریل کی تلاش ٹیبنگ کی زندگی کا سب سے بڑا مشغلہ ہے۔ پندرہ سال قبل جب سنگِ کُلید کے بارے میں باتیں مشہور ہونا شُروع ہوئیں تو وہ برطانیہ سے فرانس مُنتقل ہو گیا تھا تاکہ اِسے ڈھونڈ سکے۔ وہ اِس موضوع پر کئی کتابیں تصنیف کر چُکا ہے۔ وہ اِس معاملے میں ہمارے لئے مددگار ثابت ہو سکتا ہے''۔

''سوفی کی آنکھوں میں شُبہ تھا۔ ''کیا وہ قابلِ بھروسہ بھی ہے؟''۔

''بھروسہ؟ کہ وہ ہمیں دھوکہ نہیں دے گا؟''

''اور ہمیں گرفتار بھی نہیں کروائے گا'' سوفی نے اضافہ کیا۔

''اُسے پولیس والے معاملے میں کُچھ بتانے کی کوئی ضرورت نہیں''۔

''رابرٹ، کیا تُمھیں اندازہ نہیں کہ فرانس کے تمام ٹیلیویژن پر یہ مُعاملہ چل رہا ہے؟ بیزو فاشے میڈیا کو استعمال کرنا جانتا ہے۔ وہ ہمارے لئے یوں کھُلے عام گھومنا نا مُمکن بنا رہا ہے''۔

زبردست۔ رابرٹ نے سوچا۔ فرانس میں میرے ٹیلیویژن کیریر کا آغاز ''پیرس کا سب سے بڑا مفرور۔ رابرٹ لینگڈن'' کے نام سے ہوگا۔ کم از کم میرا ایڈیٹر جوناس کاؤفمین تو بہت خوش ہوگا۔ جب بھی میں خبروں میں ہوتا ہوں اُس کی کتابیں بہت بکتی ہیں۔

''کیا یہ آدمی تُمھارا اچھا دوست ہے؟'' سوفی نے پوچھا۔

لینگڈن کو شک تھا کہ ٹیبنگ ٹیلیویژن بھی دیکھتا ہوگا۔ خاص کر اِس وقت، لیکن پھر بھی سوفی کا خیال دُرست تھا۔ لینگڈن سوچ رہا تھا کہ ٹیبنگ پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ حالات کو دیکھتے ہوئے ٹیبنگ اُن کی بھرپور مدد کرسکتا تھا۔ کُچھ عرصہ پہلے لینگڈن نے اُس کی مدد کی تھی اور گویا پُرانا اُدھار چُکانے کا وقت آ گیا تھا۔ اِس کے علاوہ ٹیبنگ گریل کا مُحقق بھی تھا اور سوفی کے دعوے کے مُطابق یاک سانئر پریوری کا گرانڈ ماسٹر تھا۔ ٹیبنگ اُن کی داستان سُن کر ضرور اِس معاملے میں دلچسپی لے گا۔

''ٹیبنگ ایک اچھا مددگار ثابت ہوگا''۔ لینگڈن نے کہا۔ مگر وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اِس کا انحصار اِس بات پر ہے کہ وہ ٹیبنگ کو کِتنا بتاتے ہیں۔

''فاشے نے ہماری گرفتاری پر انعام بھی رکھا ہوگا''۔

لینگڈن ہنس پڑا۔ ''ٹیبنگ پیدائشی جاگیردار ہے، اُس کا تعلق ڈیوک آف لنکاسٹر کے خاندان سے ہے''۔ ٹیبنگ کے پاس اِتنی دولت اور جائداد تھی جتنی کہ ایک چھوٹے سے مُلک کی ہوسکتی ہے۔ پیرس کے باہر اُس کی جائداد ایک محل اور دو ذاتی جھیلوں پر مُشتمل تھی۔

لینگڈن سے ٹیبنگ کی پہلی مُلاقات چند سال پہلے کا واقعہ تھی۔ وہ برطانوی براڈکاسٹنگ کمپنی کے حوالے سے ملے تھے۔ ٹیبنگ نے بی۔ بی۔ سی کو ایک دستاویزی فلم کے حوالے سے ایک منصوبے کا خاکہ دیا تھا جس میں وہ ہولی گریل کے تمام راز اور پُراسرار حقیقتیں دُنیا کے سامنے لانا چاہتا تھا۔ بی۔ بی۔ سی کو یہ منصوبہ پسند آیا تھا لیکن اُنہیں اِس بات کا ڈر تھا کہ یہ دستاویزی فلم مذہبی انتہا پسندوں کی طرف سے کافی ردِّعمل کا سبب بنے گی۔ ٹیبنگ کے مشورے پر بی۔ بی۔ سی نے اِس دستاویزی فلم کو دُنیا بھر کے جانے مانے تین مؤرخوں سے منظور کروایا تھا جنھوں نے اِس دستاویزی فلم میں ٹیبنگ کی تحقیق کے علاوہ اپنی تحقیق بھی شامل کردی تھی۔

اُنہی میں سے ایک لینگڈن بھی تھا۔

لینگڈن بی۔ بی۔ سی کے جہاز پر ٹیبنگ کے محل میں آیا تھا۔ ریکارڈنگ کے دوران اُس نے بتایا تھا کہ پہلے پہل وہ بھی گریل کی اِس داستان پر یقین نہیں رکھتا تھا مگر برسوں کی تحقیق نے اُسے اِس میں موجود سچ کو ماننے پر مجبور کردیا تھا۔ آخر میں لینگڈن نے

علامات اور اُن سے گریل کے تعلقات کے حوالے سے اپنی تحقیق بھی پیش کی تھی۔

جب یہ پروگرام ٹی وی پر پیش کیا گیا تھا تو نہایت قابلِ یقین اور قابلِ تصدیق حوالوں کے باوجود عیسائیوں کی طرف سے اِسے شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اِسی وجہ سے یہ پروگرام امریکہ میں نہیں چلایا گیا تھا۔ لینگڈن کو اِس پروگرام کے کُچھ دن بعد اپنے ایک دوست جو کہ فلاڈیفیا کا کیتھولک بشپ تھا کی طرف سے کارڈ ملا تھا۔ جس پر لکھا تھا۔ 'رابرٹ۔۔ تُم بھی'۔

''رابرٹ'' سوفی بولی۔ ''کیا تُمھیں یقین ہے کہ وہ آدمی قابلِ اعتبار ہے؟''۔

''بالکُل۔ ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور اُسے دولت اور پیسے کی کوئی پرواہ نہیں ہے، اور مُجھے یہ بھی پتہ ہے کہ وہ فرانسیسی اداروں کو پسند نہیں کرتا کیونکہ فرانسیسی حکومت اُس سے اُس کی جاگیر کا بہت زیادہ ٹیکس لیتی ہے۔ وہ فاشے سے تعاون بالکُل نہیں کرے گا''۔

سوفی نے باہر تاریک سڑک پر دیکھا۔ ''ہم اُسے کیا بتائیں گے؟''۔

لینگڈن کو فی الحال اِس کی پرواہ نہیں تھی۔ ''مُجھ پر یقین کرو۔ لی ٹیبنگ کا پریوری اور گریل کے حوالے سے دُنیا کا سب سے بڑا محقق ہے''۔

سوفی نے اُسے دیکھا۔ ''کیا میرے نانا سے بھی زیادہ؟''

''میرا مطلب ایسے لوگوں سے ہے جو کہ پریوری سے کوئی تعلق نہیں رکھتے''

''یہ بھی تو ہوسکتا ہے کی وہ پریوری کا رُکن ہو؟''

''ٹیبنگ کی ساری زندگی لوگوں کو گریل کے بارے میں حقیقت بتاتے گُزری ہے۔ جبکہ پریوری اِس حقیقت کو راز رکھے ہوئے ہے''۔

''اچھا۔ یہ تو گویا دو مُتضاد چیزوں کا ٹکراؤ ہے''۔

لینگڈن کو اِس کی پریشانی کا اندازہ تھا۔ سانئر نے وہ ڈبہ سوفی کیلئے چھوڑا تھا۔ اگرچہ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اِس میں کیا ہے مگر وہ ایک مُکمل اجنبی شخص کو اِس معاملے میں مُلوّث کرنے کے حوالے سے مُتفکّر تھی۔

''ہم ٹیبنگ کو فوراً اِس سائلنڈر کے بارے میں نہیں بتائیں گے۔ بلکہ ہوسکا تو بالکُل بھی نہیں بتائیں گے۔ اُس کے پاس جانے سے ہمیں ایک پوشیدہ جگہ مِل جائے گی جہاں پر ہم آرام سے اِس معاملے پر سوچ سکیں۔ ضرورت پڑنے پر تُم یہ سامنے لے آنا''۔

''تُم نہیں ہم'' سوفی نے لینگڈن کو یاد دلایا۔

لینگڈن کو سوفی کی بات سے کُچھ فخر کا احساس ہوا، اُس کے ذہن میں پھر سوچوں کے دھارے بہہ نکلے، سانئر کا لینگڈن کو اِس معاملے میں گھسیٹنا کم از کم لینگڈن کی سمجھ سے باہر تھا۔

''کیا تُم ٹیبنگ کی رہائش کا تھوڑا بہت اندازہ ہے؟''

''اُس کی رہائش شاتیو وِلاتے کے نام سے مشہور ہے''۔
سوفی نے حیرت زدہ نظروں سے لینگڈن کو دیکھا۔''شاتیو ولاتے؟''
''ہاں''۔
''گویا تُمہارا دوست تو بہت بڑا جاگیردار ہے''۔
''تُم اِس جاگیر کے بارے میں جانتی ہو؟''
''میں یہاں سے ایک بار گُزری تھی۔ یہ کاسل ڈسٹرکٹ میں ہے۔ یہاں سے بیس منٹ کے فاصلے پر''۔
لینگڈن نے تیوری چڑھائی۔''ابھی مزید وقت بھی لگے گا کیا؟''
''ہاں اور وہاں پہنچنے تک تُم مُجھے ہولی گریل کے بارے میں تفصیلاً بتاؤ''
''بہتر ہوگا کہ یہ تفصیل ٹیبنگ کے ساتھ ہی بتائی جائے کیونکہ وہ اِس کا بہت بڑا محقق ہے''۔لینگڈن مُسکرایا۔''اِس کے علاوہ گریل کی داستان ٹیبنگ کیلئے زندگی کی حیثیت رکھتی ہے۔اور جب تُم اُس کے منہ سے یہ داستان سُنو گی تو تُمہیں ایسا لگے گا کہ تُم آئن سٹائن سے اُس کے نظریہ اضافت کے بارے میں سُن رہی ہو''۔
''اُمید کرتی ہوں کہ وہ اتنی رات کو ہماری دخل اندازی کا بُرا نہیں منائے گا''۔
''کاغذوں میں اُس کا نام سر لی ٹیبنگ ہے''لینگڈن نے بھی ایک بار اُسے صرف لی کے نام سے پُکارنے کی غلطی کی تھی۔''وہ ایک دلچسپ کردار ہے۔اُسے ملکہ کی طرف سے کئی اعزازات سے نوازا جاچُکا ہے اور وہ ہاؤس آف یارک کا بہترین مئورخ جانا جاتا ہے''۔
''کیا تُم مذاق کر رہے ہو؟ گویا ہم ایک نائٹ کو دیکھنے جارہے ہیں''۔
لینگڈن عجیب انداز سے مُسکرایا۔''ہم گریل کی جستجو میں ہیں اور ایک نائٹ سے زیادہ ہماری مدد اور کون کرسکتا ہے؟''

☆☆☆☆☆☆☆

شاتیو ولاتے کی ایک سو پچاسی ایکڑ جاگیر، پیرس کے شمال مغرب میں، ورسیلز کے نواح میں واقع تھی۔ اِس کا محل فرانسوس منسارٹ نے ۱۶۶۸ میں کاونٹ آف افلے کیلئے تیار کیا تھا اور یہ محل پیرس کے تاریخی مقامات میں سے ایک تھا۔ اِس میں دو جھیلیں اور باغات بھی تھے جن کا خاکہ لی نوٹرے کا تیار کردہ تھا۔ دراصل شاتیو ولاتے ایک قلعہ نما محل تھا۔اُن کا ٹرک جاگیر کے داخلی راستے پر آ چُکا تھا جس کے داخلی دروازے پر، بہت بڑا اطلاعیہ بورڈ لگا ہوا تھا۔

ذاتی جاگیر۔بغیر اجازت داخلہ ممنوع ہے

اِس جاگیر کو برطانوی جاگیر کے طور پر نُمایاں کرنے کیلئے ٹیبنگ نے تمام اطلاعی بورڈ انگریزی میں لکھوائے تھے اور انگلستان کے مُروّجہ طریقہ کار کے مُطابق انٹرکام سسٹم بھی دائیں طرف تھا۔ سوفی نے اِنٹرکام پر عجیب سی نگاہ ڈالی۔''اگر دائیں طرف کوئی آدمی نہ بیٹھا ہو تو؟''

لینگڈن کو سوفی کے سامنے سے انٹرکام پر جُھکتے ہوئے عجیب سی قُربت کا احساس ہوا۔ اُسے سوفی کے پرفیوم کی مہک محسوس ہو رہی تھی۔ اُس نے انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔ سپیکر میں سے دوسری طرف گھنٹی بجنے لگی۔ چند لمحوں پر فرانسیسی لب و لہجے میں ایک تُند سی آواز سُنائی دی۔''شاتیو ولاتے۔کون ہے؟''
''میں رابرٹ لینگڈن بول رہا ہوں'' لینگڈن نے کہا۔''میں سر لی ٹیبنگ کا دوست ہوں اور مُجھے اِس کی مدد چاہئیے''۔
''سر لی ٹیبنگ سو رہے ہیں۔اور میں بھی سو رہا تھا۔ اِس وقت آپ کو کیا کام پڑ گیا ہے؟''
''یہ ایک ذاتی مسئلہ ہے مگر اُن سے گہرا تعلق رکھتا ہے''۔
''صُبح سے پہلے اُن سے ملنا مُمکن نہیں، اِس وقت وہ آرام کر رہے ہیں''۔
لینگڈن نے پہلو بدلا۔''یہ مسئلہ بہت اہم ہے''۔
''اگر آپ اُن کے دوست ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اُن کی صحت بھی اکثر خراب رہتی ہے''۔
لینگڈن جانتا تھا کہ ٹیبنگ بچپن میں پولیو کا شکار ہوگیا تھا۔ وہ مصنوعی ٹانگوں کے ساتھ، بیساکھیوں کی مدد سے چلتا تھا مگر وہ ایک زندہ دل انسان تھا اور اُس کے ساتھ مُلاقات میں لینگڈن کو کبھی یہ محسوس نہیں ہوا تھا کہ لی ٹیبنگ معذوری کو اپنی کمزوری سمجھتا ہے۔
''میں تُمہارا بہت شُکر گُزار ہوں گا اگر تُم سر لی ٹیبنگ کو ہماری آمد کے بارے میں بتادو کیونکہ یہ معاملہ صُبح پر نہیں چھوڑا جاسکتا، یہ گریل کا معاملہ ہے''۔
دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔تقریباً ایک منٹ بعد دوسری طرف سے آواز سُنائی دی۔
''دوست۔کیا تُم ہارورڈ کے وقت پر یہاں آئے ہو؟'' آواز سادہ اور تیز تھی۔
لینگڈن مُسکرادیا، اُس نے ٹیبنگ کا برطانوی لہجہ پہچان لیا تھا۔''لی۔میں اِس وقت تُمہیں جگانے کی معافی چاہتا ہوں''۔
''میرے مُلازم نے یہ بتایا ہے کہ تُم گریل کے معاملے میں ملنا چاہتے ہو''۔
''میں نے سوچا کہ یہ چیز تُمہیں ملنے پر مجبور کردے گی''۔
''اور ایسا ہوگیا''۔
''کیا پُرانے دوست کیلئے تُمہارا دروازہ کُھل سکتا ہے؟''
''جو سچ کی تلاش میں ہوتے ہیں وہ دوستوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔وہ بھائی ہوتے ہیں''۔
لینگڈن نے چہرا موڑ کر سوفی کی طرف دیکھا۔
''ہاں بالکُل دروازہ کُھل جائے گا''۔ٹیبنگ بولا۔''لیکن پہلے یہ تو پتہ چلے کہ تُمہاری نیّت صاف ہے۔تُمہاری عزت، قابلیت اور مہارت کا امتحان لینا پڑے گا۔میں تُم سے تین سوال پوچھوں گا''۔
لینگڈن کراہ دیا۔اُس نے سوفی سے سرگوشی کی۔''میں نے تُمہیں بتایا تھا کہ وہ ایک دلچسپ کردار ہے''۔

''پہلا سوال یہ ہے کہ۔۔'' ٹیبنگ کا لہجہ سخت تھا۔ ''میں تُم چائے لوگے یا کافی؟''

لینگڈن کو معلوم تھا کہ برطانوی لوگ چائے کو ترجیح دیتے ہیں۔

''چائے''۔ اُس نے جواب دیا۔ ''ارل گرے کی چائے''۔

''زبردست۔ دوسرا سوال ہے۔ دودھ یا چینی؟''

لینگڈن ہچکچا گیا۔

''دودھ'' سوفی نے دبے لہجے میں کہا۔ ''میرا خیال ہے برطانوی دودھ استعمال کرتے ہیں''۔

''دودھ'' لینگڈن نے جواب دیا۔

دوسری طرف خاموشی تھی۔ ٹیبنگ نے کوئی بات نہ کی۔ انتظار۔ لینگڈن کو یاد آیا کہ جب پہلی دفعہ وہ یہاں آیا تھا تو اُسے تُرش قہوہ پیش کیا گیا تھا، یہ سوال اُسے توجہ ہٹانے والا سوال لگا تھا۔

''لیموں''۔ وہ بولا۔ ''ارل گرے۔ لیموں کے ساتھ''۔

''بالکل'' ٹیبنگ کی آواز میں حیرت تھی۔ ''اور آخری سوال۔ سب سے اہم اور مُشکل''۔ ٹیبنگ رُکا اور سنجیدہ لہجے میں بولا۔ ''آخری دفعہ ہارورڈ کے کونسے کشتی ران نے آکسفورڈ کے آدمی کو ہینلے میں ہرایا تھا؟''

لینگڈن کو اِس بارے میں کوئی اندازہ نہیں تھا مگر اُسے اِس سوال کے پوچھے جانے کی وجہ معلوم تھی۔ ''ایسا تمسخرانہ واقعہ کبھی واقع نہیں ہوا''۔

یکدم دروازہ کُھل گیا۔ ''تُمہارا دل صاف ہے میرے دوست۔ تُم اندر آسکتے ہو''۔

☆☆☆☆☆☆☆

''ورنٹ صاحب''۔ رات کی شفٹ کا منیجر اپنے بینک کے صدر کی آواز سُن کر مُطمئن ہو گیا تھا۔ ''آپ کہاں گئے تھے جناب؟ پولیس یہاں آچکی ہے، اور ہر کوئی آپ کا انتظار کر رہا ہے''۔

''میں ایک مسئلے میں پھنس گیا ہوں''۔ ورنٹ کے لہجے سے شدید پریشانی چھلک رہی تھی۔ ''مُجھے ابھی اسی وقت تُمہاری مدد چاہیئے''۔

منیجر نے سوچا کہ ورنٹ آج واقعی شدید مسئلوں میں گھرا ہوا ہے۔ پولیس نے بینک کو گھیر رکھا تھا اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کا کیپٹن وارنٹ بھی لے آیا تھا۔ ''میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں جناب؟''

''بکتر بند ٹرک نمبر تین۔ اِسے ڈھونڈنا ہے''۔

حیران ہوتے ہوئے، منیجر نے ٹرکوں کا شیڈول دیکھا۔ ''جناب وہ تو یہاں بینک میں ہے اور نیچے کھڑا ہے''۔

''دراصل وہ نیچے نہیں کھڑا۔ یہ ٹرک اُن دو مجرموں نے چُرا لیا ہے جنہیں پولیس ڈھونڈ رہی ہے''۔

''کیا؟ وہ ٹرک لے کر باہر چلے گئے ہیں؟''

''میں ٹیلیفون پر تفصیلات نہیں بتا سکتا، مگر یہ حالت بینک کیلئے کوئی بڑا مسئلہ کھڑا کر سکتے ہیں''۔

''مُجھے اب کیا کرنا ہے؟''

''تُم نے بینک کا ہنگامی ٹرانسپونڈر آن کرنا ہے''۔

منیجر کی نظریں کمرے کی دوسری طرف نصب کنٹرول باکس پر چلی گئیں۔ بینک کی بکتر بند گاڑیوں میں جی۔ پی۔ ایس آلہ لگا ہوا ہوتا تھا جس کے ذریعے بکتر بند گاڑی کے مقام کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ منیجر نے اِس سے پہلے یہ نظام صرف ایک دفعہ تب استعمال کیا تھا جب ایک بکتر بند گاڑی کو یرغمال بنا لیا گیا تھا۔ اُس وقت بکتر بند گاڑی کے مقام کا پتہ چلا کر کاروائی کی گئی تھی۔

لیکن آج کی رات مُعاملہ کُچھ اور تھا۔

''کیا آپ اِس بارے میں پُریقین ہیں جناب؟ کیونکہ اگر یہ سسٹم آن کر دیا گیا تو اِس کی اطلاع پولیس کو بھی ہو جائے گی''۔

ورنٹ چند لمحے خاموش رہا۔ ''مُجھے معلوم ہے۔ بس یہ کام کر دو۔ بکتر بند گاڑی نمبر تین۔ میں ٹیلیفون ہولڈ کئے ہوئے ہوں۔ مُجھے بتاؤ کہ ٹرک کہاں ہے؟''

''ابھی بتاتا ہوں جناب''۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹرک شاتیو ولاتے کی جاگیر میں داخل ہو چُکا تھا اور اب اُس کا رُخ محل کی طرف تھا۔ سوفی کو اپنے اعصاب پُرسکون ہونے کا احساس ہوا۔ سڑک سے دور آکر وہ مُطمئن ہو گئی تھی۔ ایک اچھی فطرت کے حامل برطانوی کی جاگیر میں آکر وہ اپنے آپ کو کافی محفوظ سمجھنے لگی تھی۔

شاتیو ولاتے کا محل اب اُن کے دائیں طرف تھا۔ یہ تین منزلہ اونچی عمارت تھی جو تقریباً ساٹھ میٹر اونچی تھی۔ بھورے پتھر کی یہ عمارت بیرونی روشنیوں کی وجہ سے چمک رہی تھی اور اب اندر بھی روشنیاں ہو رہی تھیں۔

لینگڈن نے گاڑی دروازے کے سامنے روکنے کی بجائے درختوں کے درمیان کھڑی کر دی۔

''میں نہیں چاہتا کہ ٹرک کا پتہ چلے'' وہ بولا۔ ''اور لی کو فی الحال پتہ نہیں چلنا چاہیئے کہ ہم اِس میں یہاں آئے ہیں''۔

سوفی نے سر ہلایا۔ ''سائلنڈر کا کیا کریں؟ اِسے یہاں تو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اگر لی نے اِسے دیکھ لیا تو وہ سب جان جائے گا''۔

''فکر مت کرو''۔ لینگڈن نے گاڑی سے اُترتے ہوئے کہا۔ اُس نے اپنی جیکٹ اُتاری اور ڈبہ جیکٹ کے اندر ڈال کر جیکٹ کو لپیٹ لیا اب وہ ایک بچے کی طرح جیکٹ کو اپنے بازوؤں میں تھامے ہوئے تھا۔

سوفی نے مشکوک نظروں سے اُسے دیکھا۔ ''یہ سمجھ سے بالاتر ہے''۔

''ٹیبنگ دروازے پر خود نہیں آئے گا۔ اندر جاتے جاتے میں کوئی ایسی جگہ دیکھتا ہوں جہاں اِسے چھپایا جا سکے''۔ لینگڈن کہتے کہتے رُکا۔ ''دراصل، میں تُمہیں خبردار کر دوں کہ اُس کی حسِ مزاح کے بارے میں لوگوں کی رائے بڑی عجیب ہے''۔

سوفی کو آج کی رات سب کُچھ ہی عجیب سا لگ رہا تھا۔

داخلے کا مرکزی راستہ بھی پتھر سے بنا ہوا تھا جو کہ شاہ بلوط کے بنے ہوئے داخلی دروازے کی طرف مُڑ رہا تھا۔ اِس کے اوپر دستک دینے کیلئے ایک کنڈا لگا ہوا تھا، ابھی سوفی نے کُنڈے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف نہایت نفیس سفید لباس میں ایک بٹلر کھڑا تھا۔ وہ پچاس کے لگ بھگ نظر آ رہا تھا۔

''سر لی کُچھ دیر میں نیچے آتے ہیں'' اُس نے گہرے فرانسیسی لہجے میں کہا۔ ''وہ لباس تبدیل کر رہے ہیں، کیا میں آپ کا کوٹ لے لوں؟'' اُس نے لینگڈن کے کوٹ کی طرف اشارہ کیا۔

''نہیں میں یوں ٹھیک ہوں''۔

''اچھا ٹھیک ہے آپ میرے ساتھ آئیں''۔ وہ سنگِ مرمر کے فرش سے بنی راہداری سے ہوتے ہوئے مہمان خانے میں آ گئے جو کہ نہایت پُرتکلف طور پر مزین تھا۔ بٹلر دوسری دیوار میں بنے ایک بڑے سے آتشدان کی طرف بڑھا اور اُسے روشن کر دیا۔

''آپ پُرسکوں ہو جائیں'' اُس نے اپنا کوٹ ٹھیک کرتے ہوئے کہا اور پھر مہمان خانے سے نکل گیا۔

مہمان خانے کا فرنیچر بھی قدیم انداز کا تھا، سوفی کے خیال میں یہ چار پانچ سو سال پُرانا تھا اور ایسے لگ رہا تھا کہ کسی قدیم معبد سے لایا گیا ہو۔ لینگڈن نے کوٹ سے ڈبہ نکال لیا۔ اور صوفے پر بیٹھ کر ڈبہ صوفے کے نیچے رکھ دیا۔ اپنی جیکٹ پہن کر وہ سوفی کی طرف دیکھ کر مُسکرا دیا۔ آتش دان میں آگ پُوری طرح بھڑک اُٹھی تھی۔ سوفی نے سوچا کہ اگر اُس کا نانا اِس مہمان خانے میں آتا تو اِس کی آرائش سے کافی محظوظ ہوتا۔ دیواروں پر سیاہ لکڑی کا کام ہوا تھا اور کئی مشہور پینٹنگز دیوار و پر آویزاں تھیں۔ اُن میں سے ایک پینٹنگ کو سوفی نے پہچان لیا۔ یہ پوسین کی پینٹنگ تھی۔ اُسے یاد آیا کہ لیونارڈو کے بعد پوسین اُس کے نانا کا دوسرا پسندیدہ فنکار تھا۔ آتش دان کے اوپر بنے چوکھٹے پر اِسس کا سے بنا مُجسمہ پڑا ہوا تھا۔ آتش دان کے دونوں طرف دو پتھر کے مجسمے بنے ہوئے تھے جو کہ اپنا مُنہ کھولے ہوئے تھے اور یہ لگ رہا تھا کہ جیسے یہ آگ کے مُحافظ ہیں۔ ایسے مُجسمے بچپن میں سوفی کو خوفزدہ کر دیتے تھے اور اُس کے نانا نے اُس کا ڈر ختم کرنے کیلئے اُسے نوٹرے ڈیم کے گرجا گھر کی سیر کرائی تھی۔ وہ اُسے طوفانی بارش میں گرجے کی اوپر والی منزل پر لے گیا تھا۔ اور ویسے ہی بنے ہوئے مُجسمے نزدیک سے دِکھائے تھے، جس سے سوفی کا خوف کافی حد تک ختم ہو گیا تھا۔

پُرانی یادوں نے پھر اُسے نانا کی یاد دلا دی جو کہ اب اِس دُنیا میں نہیں رہا تھا۔ اُس نے صوفے کے نیچے پڑے ڈبے کے بارے میں سوچا کہ کیا لی ٹیبنگ اِسے کھولنے میں اُن کی مدد کر سکتا ہے؟ کیا ہمیں اُسے سب کُچھ بتا دینا چاہیئے؟ اُسے لینگڈن پر اعتماد تھا کہ وہ صورتحال کو سنبھال لے گا۔

''رابرٹ'' اُن کے پیچھے سے کہیں آواز گُونجی۔ ''کیا تُم ایک نوجوان خاتون کو ساتھ لئے پھر رہے ہو؟''۔

لینگڈن کھڑا ہو گیا۔ سوفی بھی اُچھل کر اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی تھی۔ آواز اُن کے عقبی طرف بنے زینے سے آئی تھی۔ اُنہوں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا دوسری منزل سے نیچے اُتر رہا ہے مگر زینوں پر صرف اُس کا سایہ ہی نظر آ رہا تھا۔

''شب بخیر'' لینگڈن بولا۔ ''سر لی، یہ سوفی نیویو ہے''۔

''یہ میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے'' ٹیبنگ اب روشنی میں آ گیا تھا۔

''مُلاقات کا موقع دینے کا شُکریہ'' سوفی نے کہا، اب وہ دیکھ رہی تھی کہ سر لی ٹیبنگ نے ٹانگوں کے گرد دھاتی سانچے پہن رکھے تھے اور دونوں ہاتھوں میں بیساکھیاں تھامی ہوئی تھیں جن کی مدد سے وہ چل رہا تھا۔ ''مُجھے احساس ہے کہ رات بُہت بیت چُکی ہے''۔

''اِتنی بیت چُکی ہے کہ صُبح ہونے والی ہے'' وہ ہنسا۔ ''تُمہیں یہ امریکن کہاں ملا؟'' اُس نے شہادت کی اُنگلی سے لینگڈن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرانسیسی میں سوال کیا۔

''پیرس'' سوفی کا جواب بھی فرانسیسی میں ہی تھا۔

''فرانسیسی ہوتے ہوئے بھی تُم شاندار انگریزی بولتی ہو''

''تعریف کا شُکریہ۔ میں رائل ہالووے میں پڑھتی رہی ہوں''۔

''تب تو سمجھ آتی ہے'' ٹیبنگ اب مُکمل طور پر روشنی میں آ چُکا تھا۔ ''شاید رابرٹ نے تُمہیں بتایا ہو کہ میں آکسفورڈ کا پڑھا ہوا ہوں''۔ ٹیبنگ نے اپنی شرارتی مُسکراہٹ کے ساتھ رابرٹ کو دیکھا۔ ''البتہ میں نے ہارورڈ کے بارے میں بھی سوچا تھا''۔

اب وہ زینوں سے نیچے اُتر چُکا تھا، سوفی کو وہ کہیں سے بھی ایلٹن جان جیسا نائٹ نہیں لگ رہا تھا۔ اُس کے سر کے بال جھاڑ جھنکار نُما اور سُرخ تھے اور آنکھوں میں شرارتی چمک تھی۔ بولتے ہوئے اُس کی آنکھیں چمکتی تھیں۔ اُس نے پلیٹوں والی پینٹ اور ریشمی شرٹ پہن رکھی تھی جس کے اوپر کوٹ بھی تھا۔ معذوری کے باوجود وہ ایک تمکنت سے چل رہا تھا جو کہ ایک معزز خاندان کا فرد ہونے کی نشانی تھی۔

پاس پہنچ کر ٹیبنگ نے رابرٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ''رابرٹ تُم کافی کمزور ہو گئے ہو''۔

لینگڈن مُسکرایا۔ ''اور تُم صحت مند''۔

ٹیبنگ دل کھول کر ہنسنا شُروع ہو گیا۔ اُس نے اپنی توند پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ ''مُجھے کھانا پکانے سے بُہت لگاؤ ہے''۔ وہ سوفی کی طرف مُڑا اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اپنے سر کو ہلکا سا خم دیا۔ اُسی وقت بٹلر اپنے ہاتھ میں ایک ٹرے لئے اندر داخل ہوا جس میں چائے کی پیالیاں تھیں۔ اُس نے ٹرے آتش دان کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''یہ ریمی لیگالوڈیک ہے'' ٹیبنگ نے کہا۔ ''میرا مُلازم''۔

منحنی سے بٹلر نے سر کو ہلکا سا خم دیا اور واپس مُڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

''ریمی لیون کا رہنے والا ہے'' ٹیبنگ نے ایسے کہا جیسے لیون سے تعلق رکھنا کوئی جُرم ہے۔ ''مگر وہ چٹنی نہایت اچھی بناتا ہے''۔

لینگڈن حیران نظر آ رہا تھا۔ ''میں سوچ رہا تھا کہ تُمہارے مُلازم انگریز ہوں گے''۔

''نہیں نہیں مُجھے انگریزی مُلازم رکھنے کا بالکُل شوق نہیں ہے۔'' اُس نے سوفی کو دیکھا۔ ''مادام نیویو معاف کرنا۔ مُجھے فرانس کی سیاست اور فُٹ بال کے علاوہ کُچھ ناپسند نہیں ہے۔ تُمہاری حکومت ہمارے پیسے لوٹتی ہے اور ابھی کُچھ دِن پہلے ہی تُمہاری فُٹ

بال کی ٹیم نے ہمیں بُری طرح شکست دی ہے''۔

سوفی مُسکرادی۔ٹیبنگ نے چند لمحے اُس دیکھا اور پھر اپنی نظریں لینگڈن کی طرف موڑ لیں۔''لگتا ہے کوئی نہایت ہی اہم مسئلہ ہے کیونکہ تُم دونوں کافی پریشان نظر آ رہے ہو''۔

لینگڈن نے سر ہلایا۔''ہماری رات بُہت دلچسپ گُزری ہے لی''۔

'''بلاشُبہ۔تُم بغیر اطلاع کے اِس وقت گریل کا معاملہ لے کر میرے پاس آئے ہو۔اب بتاؤ کہ کیا واقعی گریل کا معاملہ ہے یا تُم نے ملنے کے لئے بہانہ گھڑا ہے کیونکہ صرف یہی ایک موضوع ہے جس کیلئے میں آدھی رات کو نیند سے جاگ سکتا ہوں''۔

''لی''۔لینگڈن بولا۔''ہم پریوری آف سیون کے موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں''۔

ٹیبنگ نے اپنی بھنویں سکیڑیں۔''گریل کے مُحافظ! تو واقعی گریل کا معاملہ ہے اور تُمہارے پاس کُچھ نئی معلومات بھی ہیں؟''

''ہمیں مُکمل یقین نہیں ہے اور تُمہاری رہنمائی کے بغیر مُکمل طور پر یقین ہو بھی نہیں سکتا''

''اچھا اب میری تعریف مت کرو، میں تُمہاری رہنمائی کرنے کو تیار ہوں۔بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟''

لینگڈن نے گہری سانس لی۔''مُجھے اُمید ہے کہ تُم مس نیویو کو گریل کی اصل حقیقت کے بارے میں آگاہ کر سکتے ہو''۔

ٹیبنگ حیران رہ گیا۔''کیا وہ نہیں جانتی؟''

لینگڈن نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

ٹیبنگ کے چہرے پر آنے والی مُسکراہٹ عجیب تاثر لئے ہوئے تھی۔''رابرٹ تُم میرے پاس ایک کنواری کو لے کر آئے ہو''۔

لینگڈن آنکھیں جھپک کر رہ گیا۔''کنواری۔گریل کے حوالے سے یہ لفظ بالکُل انجان شخصیت کیلئے استعمال ہوتا ہے نا''۔

ٹیبنگ پُر جوش انداز میں سوفی کی طرف مُڑا۔''تُم کتنا جانتی ہو؟''

سوفی نے جلدی جلدی لینگڈن کی بتائی ہوئی باتیں دہرا دیں۔پریوری آف سیون اور نائٹس ٹمپلرز کے مُتعلق کہانیاں، سانگریل کی دستاویزات اور ہولی گریل۔اور یہ دعوے کے گریل دراصل کوئی پیالہ نہیں بلکہ کوئی اور طاقتور چیز ہے۔

''بس یہی کُچھ؟''ٹیبنگ نے لینگڈن کو دیکھا۔''رابرٹ میں سوچ رہا تھا کہ تُم ایک شریف انسان ہو۔تُم نے سوفی کو اِس لُطف سے محروم کر دیا ہے''۔

''میں جانتا ہوں اور شاید میں اور تُم۔۔۔''۔لینگڈن نے سوچا کہ ذومعنی الفاظ کا استعمال شاید بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

ٹیبنگ اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے سوفی کو دیکھ رہا تھا۔''تُم گریل کے معاملے میں کنواری ہو میری دوست اور میرا یقین کرو تُمہیں بہت لُطف آئے گا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ صوفے پر بیٹھی چائے پی رہے تھے۔چائے کے ساتھ سادہ کیک تھا اور سوفی کو ایک اچھا احساس ہو رہا تھا۔گھنٹوں کی بھاگ دوڑ کے بعد یہ ایک اچھی تبدیلی تھی۔

''ہولی گریل''ٹیبنگ نے مُدبرانہ انداز میں کہا۔''بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہ کہاں ہے۔مُجھے ڈر ہے کہ میں اِس سوال کا جواب شاید زندگی بھر نہ دے سکوں۔بہرحال سوال یہ ہے کہ ہولی گریل آخر ہے کیا؟''

سوفی کو کمرے کی فضا میں ایک عالمانہ ماحول کا سا احساس ہوا۔

''گریل کو پوری طرح سمجھنے کیلئے۔۔۔''ٹیبنگ نے بات جاری رکھی۔''ہمیں سب سے پہلے انجیل کو سمجھنا ہو گا۔تُمہیں عہد نامہ جدید کے بارے میں کتنا پتہ ہے؟''۔

سوفی نے کندھے اُچکے۔''بالکُل نہیں، میری پرورش دراصل ایسے اِنسان نے کی جو کہ لیونارڈو ڈاونچی کا ماننے والا تھا''۔

ٹیبنگ کے چہرے خوشگوار سی حیرت چھا گئی۔''ایک روشن روح۔زبردست۔تب تو تُمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ لیونارڈو ڈاونچی ہولی گریل کے راز کی رکھوالی کرنے والوں میں سے ایک تھا۔اور اُس کے تمام اشارے اُس کے فن میں پوشیدہ ہیں''۔

''رابرٹ نے مُجھے اِس بارے میں کافی کُچھ بتایا ہے''۔

''اور ڈاونچی کے عہد نامہ جدید کے خیالات کے بارے میں؟''

''اِس کے بارے میں مُجھے کُچھ پتہ نہیں''۔

ٹیبنگ کی آنکھوں میں تضحیک کا تاثُر تھا۔اُس نے کمرے کی ایک دیوار پر لگی شیلف میں کتابوں کی طرف اشارہ کیا۔''رابرٹ اگر تُم بُرا نہ مانو تو وہاں نچلی قطار سے La Storia di Leonardo (لیونارڈو کی کہانی) تو لا دو''۔

لینگڈن اُٹھا اور شیلف میں سے ایک بڑی سی کتاب اُٹھا کر لے آیا۔اُس نے کتاب درمیان میں پڑے میز پر رکھ دی۔ٹیبنگ نے وہیں بیٹھے بیٹھے کتاب کھولی اور اُس کا پچھلا حصہ کھول کر اشارہ کیا۔

''یہ اقوال لیونارڈو کی ڈائریوں سے لئے گئے ہیں جو کہ مباحثوں اور پیشن گوئیوں پر مُشتمل ہیں''۔ٹیبنگ نے ایک قول کی طرف واضح اشارہ کیا۔''میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے موضوعِ بحث سے کافی تعلق رکھتا ہے''۔

سوفی نے قول پڑھا۔

'بہت سوں نے فریبیوں اور جھوٹے معجزوں کی تجارت کی، بیوقوفوں کے جمگھٹے کو دھوکہ دینے کیلئے'

لیونارڈو ڈاونچی۔

☆☆☆☆☆☆☆

''یہ ایک اور بھی دیکھو''ٹیبنگ نے ایک اور قول کی طرف اشارہ کیا۔

اندھوں کی سی جہالت ہمیں گُمراہ کرتی ہے

اوہ! خراب ولافانی انسانو، اپنی آنکھیں کھولو!

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی کو اپنی رگوں میں خون رُکتا محسوس ہوا۔''ڈاونچی نے انجیل کے بارے میں ایسا لکھا؟''

ٹیبنگ نے سر ہلا دیا۔ ’’لیونارڈو کے انجیل کے بارے میں احساسات کا تعلق براہ راست گریل سے ہے۔ دراصل اُس نے گریل کی تصویر بھی بنائی تھی جو کہ میں تُمہیں دکھاؤں گا۔ مگر پہلے میں انجیل کی بات کروں گا۔‘‘ ٹیبنگ مُسکرایا۔ ’’انجیل کے بارے ایک بہت بڑے ماہر مارٹن پرسی کا کہنا ہے کہ۔۔۔‘‘ ٹیبنگ نے اپنا گلا صاف کیا۔ ’’انجیل، آسمان سے نہیں اُتری تھی‘‘۔

’’میں معافی چاہتی ہوں‘‘۔

’’جو انجیل ہم پڑھتے ہیں یہ خُدا کی نازل کردہ نہیں بلکہ انسانوں کی لکھی ہوئی ہے۔ انجیل آسمان سے معجزاتی طور پر نہیں اتری تھی۔ یہ ایک نہایت ہی پُر آشوب دور کی تاریخ ہے جو کہ کئی ترجموں، تحریفوں سے گُزری ہے۔ تاریخ ہمیں یہ نہیں بتا سکتی کہ سچی انجیل کونسی ہے؟‘‘

’’اچھا‘‘۔

’’یسوع مسیح تاریخ کی ایک نہایت بااثر شخصیت ہے، شاید تاریخ میں ایسی بااثر اور پُر اسرار شخصیت کوئی اور نہ ہو۔ جیسا کہ پیشن گوئیاں کہ گئی تھیں، عیسیٰؑ نے بادشاہوں کو گرا دیا، لاکھوں لوگوں کو اپنا پیروکار بنایا اور کئی نئے عقائد کی بُنیاد رکھی۔ وہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سُلیمانؑ کی نسل سے تعلق رکھتے تھے اِس لئے اُن کا اسرائیل کے تخت پر جائز حق تھا۔ اُن کی زندگی کے بارے میں اُس سرزمین سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں لوگوں نے لکھا ہے‘‘ ٹیبنگ چائے کی چسکی لینے کو رُکا اور پیالی میز پر رکھ کر سلسلہ جوڑا۔ ’’عہد نامہ جدید کیلئے اسّی مُختلف انجیلوں میں سے صرف چار کا انتخاب کیا گیا تھا۔ متی (Matthew)، مرقس (Mark)، لوکا (Luke) اور یوحنّا (John)‘‘۔

’’اِن کا انتخاب کس نے کیا تھا؟‘‘ سوفی نے پوچھا۔

’’آہا!‘‘ ٹیبنگ جوش سے پھٹ سا پڑا۔ ’’یہ ایک مضحکہ خیز حقیقت ہے کہ وہ انجیل جو آج ہمارے درمیان موجود ہے، بے دین اور فطرت پرست بادشاہ قُسطنطین (Constantine) نے ترتیب دی تھی‘‘۔

’’مگر قسطنطین تو عیسائی تھا‘‘۔ سوفی بولی۔

’’عیسائی؟‘‘ ٹیبنگ کا انداز مضحکہ خیز تھا۔ ’’وہ ساری زندگی فطرست پرست رہا تھا اور بسترِ مرگ پر اُس کا بپتسمہ کیا گیا تھا، اُس وقت تو وہ احتجاج بھی نہیں کر سکتا تھا۔ قسطنطین کے زمانے میں رومی سلطنت کا سرکاری مذہب سورج پرستی تھا۔ سول انوکٹس (Sol Invictus) کا فرقہ۔ قُسطنطین اِس کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا تھا۔ بدقسمتی سے اُس وقت بڑھتی ہوئے مذہبی مسائل رومی سلطنت کو گھیرے ہوئے تھے۔ عیسیٰؑ کے تین صدیاں بعد عیسائیت کافی پھیل چُکی تھی اور عیسائیوں اور فطرت پرستوں کے مابین لڑائی جھگڑے ہوا کرتے تھے جو کہ ایسی خطرناک صورتحال اختیار کر چُکے تھے کہ رومی سُلطنت کے دو ٹکڑوں میں بٹ جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ قُسطنطین جانتا تھا کہ صورتحال کافی خراب ہو چُکی ہے اِس لئے۔ ۳۲۵ عیسوی میں اُس نے اپنی رعایا کو ایک مذہب پر متحد کرنے کا فیصلہ کیا یعنی عیسائیت‘‘۔

سوفی کے چہرے پر حیرت تھی۔ ’’مگر ایک فطرت پرست بادشاہ نے عیسائیت کا انتخاب کیوں کیا؟‘‘۔

ٹیبنگ مُسکرایا۔ ’’دراصل قسطنطین ایک نہایت ذہین انسان تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عسائیت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ مئورخ اب بھی اُس کے اِس فیصلے کو سراہتے ہیں۔ اُس نے عیسائیت کو ایک ایسا مذہب بنا ڈالا جو کہ عیسائیوں اور سورج پرستوں دونوں کیلئے قابلِ قبول تھا‘‘۔

’’مذہبی ہئیت کی تبدیلی‘‘۔ لینگڈن نے کہا۔ ’’عیسائی علامات و نشانات میں اب بھی فطرت پرستوں کے آثار نظر آتے ہیں۔ سورج کے وہ نشانات جو مصری بناتے تھے وہ ولیوں کی روشنیاں بن گئیں۔ اِسیس کی وہ تصاویر جس میں وہ اپنے نوزائدہ بچے ہورس کی دیکھ بھال کر رہی ہوتی ہے کو مریمؑ اور عیسیٰؑ کی تصاویر میں بدل دیا گیا۔ فطرت پرستوں کے تمام عقائد، علامات و تصاویر، اہم تواریخ، پوپ کا تاج، قُربان گاہ، گرجے میں کی جانے والی دُعائیں، گرجے میں دی جانے والی نیاز اور مشروب یہ تمام خیالات فطرت پرستوں سے ہی لی گئی تھیں‘‘۔

ٹیبنگ کراہا۔ ’’ایک علامات کے ماہر کو عیسائیت کے نشانات پر بحث نہیں کرنی چاہئیے۔ عیسائیت میں کُچھ بھی نیا نہیں ہے۔ عیسائیت سے پہلے متھرا، جسے خُدا کا بیٹا اور دُنیا کی روشنی کہا جاتا تھا، اُس کی تاریخِ پیدائش ۲۵ دسمبر تھی، مرنے کے بعد وہ ایک چٹان میں دفنایا گیا تھا اور فطرت پرستوں کی روایات کے مُطابق وہ تین دن بعد زندہ ہو گیا تھا۔ ۲۵ دسمبر کو مصری اوسیریس کا تاریخِ پیدائش مناتے تھے۔ اِس کے علاوہ یہی تاریخ آدونس اور ڈیونیسیس کی تاریخِ پیدائش بھی تھی۔ ہندوؤں کی روایات کے مُطابق جب کرشنا پیدا ہوا تو اُس کی پیدائش پر سونے، پھولوں کے ہار اور نذر نیاز پیش کی گئی تھی۔ عیسیٰؑ کے یومِ پیدائش پر یہی کُچھ کیا جاتا ہے‘‘۔

’’تُمہارا مطلب کیا ہے؟‘‘

’’دراصل۔۔‘‘ لینگڈن نے کہا۔ ’’یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت کا دِن ایک ہی تھا، یومِ السبّت، ہفتے کا دِن مگر قُسطنطین نے اتوار کو عبادت کا دِن مقرّر کیا جو کہ فطرت پرستوں کی عبادت کا دِن تھا۔ وہ اتوار کو سورج دیوتا کی پُوجا کرتے تھے اِسی وجہ سے اِسے SUNDAY کہا جاتا ہے‘‘ لینگڈن رُکا اور پھر بولنا شُروع کر دیا۔ ’’آج بھی بہت سارے لوگ یہ نہیں جانتے کہ اتوار کے دِن وہ گرجا گھر کر دراصل وہ فطرت پرستوں کے سورج دیوتا کو خراجِ تحسین پیش کر رہے ہوتے ہیں‘‘۔

سوفی کا سر گھوم رہا تھا۔ ’’اِن تمام باتوں کا تعلق گریل سے ہے؟‘‘۔

’’بالکُل‘‘۔ ٹیبنگ بولا۔ ’’مذاہب کے اِس مَلاپ سے قسطنطین نے عیسائیت کی نئی روایات کو فروغ دیا اور اِسی مقصد کیلئے اُس نے نائسیا کا اجلاس (Council of Nicaea) مُنعقد کیا‘‘۔

سوفی اِس بارے میں اتنا ہی جانتی تھی کہ یہ نائسیا کے عقیدے کا آغاز تھا۔

’’اِس اجلاس میں‘‘۔ ٹیبنگ بولا۔ ’’عیسائیت کے کئی پہلوؤں پر مباحثے ہوئے اور ووٹنگ بھی ہوئی۔ ایسٹر کی تاریخ، پادریوں کا کردار، گرجاؤں کی تنظیم، اور سب سے اہم فیصلہ عیسیٰؑ کی تقدّیس کے بارے میں تھا‘‘۔

’’میں سمجھ نہیں سکی، تقدیس سے کیا مطلب؟‘‘

''میری عزیزہ!'' ٹیبنگ نے بات جاری کی۔ ''اُس وقت، عیسیٰؑ کے ماننے والے اُنہیں ایک فانی پیغمبر مانتے تھے، ایک عظیم اور طاقتور مگر ایک فانی آدمی''۔

''یعنی کہ تب عیسیٰؑ کو لوگ خُدا کا بیٹا نہیں مانتے تھے؟''۔

''بالکُل'' ٹیبنگ بولا۔ ''اِس معاملے پر بحث بھی ہوئی تھی اور ووٹنگ بھی''

''آپ کا مطلب ہے کہ عیسیٰ کی تقدیس کا فیصلہ ووٹ کے ذریعے ہوا تھا؟''

''ہاں اور تقدیس کی حمایت اور مُخالفت میں ڈالے جانے والی ووٹوں کی تعداد میں زیادہ فرق نہیں تھا''۔ ٹیبنگ نے بات مزید آگے بڑھائی۔ ''جو بھی ہو، عیسیٰ کی تقدیس کے بارے میں ایک رائے پر اتفاق ہو گیا تھا اور یہ بات رومی سلطنت کے اتحاد اور مضبوطی کیلئے کافی اہم تھی۔ اُس وقت ویٹیکن بھی اتنا مضبوط نہیں تھا۔ قسطنطین نے یہ اعلان کروا دیا کہ عیسیٰ خُدا کے بیٹے ہیں، دراصل عیسیٰ کو ایک ایسا دیوتا مان لیا گیا تھا جو کہ انسانی سوچ سے بہت پرے تھا، اور اُس کی طاقت واقدسیت کے خلاف کوئی بھی انسان دعوٰی نہیں کرسکتا تھا۔ اِس سے یہ فائدہ ہوا کہ فطرت پرست بھی عیسائیت کے خلاف کوئی دعوٰی کرنے سے باز رہے اور اِس کے علاوہ عیسائیت کے ماننے والوں کیلئے اب نجات کا ایک ہی راستہ بچہ تھا یعنی رومن کیتھولک چرچ''۔

سوفی نے لینگڈن کی طرف دیکھا جس نے اِس بات کی تائید میں سر ہلا دیا۔

''یہ سب طاقت کی بات ہے''۔ ٹیبنگ نے بات جاری رکھی۔ ''چرچ اور سلطنت کو کامیابی سے چلانے کیلئے عیسیٰ کو اِس روپ میں پیش کرنا نہایت ضروری تھا۔ کئی مئورخین اور مذہبی عالم یہ دعوٰی بھی کرتے ہیں کہ دراصل صحیح عیسائیت کے ماننے والوں سے اُن کی اصل تعلیمات چھین لی گئیں تھیں۔ اُن کی تعلیمات پر اپنی مرضی کا لبادہ چڑھا لیا گیا تھا اور اِن تعلیمات کو سلطنت اور چرچ کو طاقتور بنانے کیلئے استعمال کیا گیا۔ اِس موضوع پر میں نے بھی چند کُتب لکھی ہیں''۔

''میرا خیال ہے کہ آپ کو ہر روز عیسائیوں کی ہزاروں ای۔ میلز آتی ہوں گی جن میں آپ کو بُرا بھلا کہا جاتا ہوگا''۔

''کیوں؟'' ٹیبنگ نے کہا۔ ''پڑھے لکھے عیسائیوں کی اکثریت اِس تاریخی حقیقت کے بارے میں جانتی ہے۔ عیسیٰؑ بلاشُبہ ایک عظیم آدمی تھے۔ قسطنطین کے یہ سیاسی اقدامات اُن کی اہمیت کو کم نہیں کر سکتے۔ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُن کی تعلیمات دھوکہ تھیں، یا اُنہوں نے ہزاروں، لاکھوں لوگوں کی بہتری کیلئے کوشش نہیں کی۔ سب لوگ اِس بات پر متفق ہیں کہ قسطنطین نے عیسیٰ کی شُہرت اور اہمیت کا ناجائز فائدہ اُٹھایا۔ اور اُس کے اِن اقدامات نے عیسائیت کی تعلیمات کو مسخ کر دیا''۔

سوفی نے میز پر پڑی ہوئی کتاب پر نظر ڈالی۔ وہ لیونارڈو ڈاونچی کی ہولی گریل والی پینٹنگ دیکھنا چاہتی تھی۔

''مسئلہ یہ ہے کہ۔۔'' ٹیبنگ اب تیز تیز بول رہا تھا۔ ''قسطنطین نے عیسیٰ کی تعلیمات کو تقریباً چار صدیاں گُزرنے کے بعد تبدیل کیا تھا۔ اُس وقت ایسی کئی کتابیں اُس وقت موجود تھیں جن کے مُطابق عیسیٰ ایک عام انسان تھے۔ تاریخ کی اِس جہت کو تبدیل کرنے کیلئے قسطنطین جانتا تھا کہ اُسے ایک مضبوط قدم اُٹھانا پڑے گا۔ تبھی عیسائیت کی تاریخ کا سب سے اہم لمحہ آیا۔'' ٹیبنگ رُکا اور سوفی پر اپنی نگاہیں جمالیں۔ ''قسطنطین نے انجیل کو ترتیب دینے کا آغاز کیا۔ اُس نے اُن تمام کتابوں کو خارج کر دیا جو کہ عیسیٰ کو ایک عام انسان کے طور پر ظاہر کرتی ہیں۔ انجیل میں وہ تمام کتابیں شامل کر لی گئیں جن میں عیسیٰ کو ایک غیر معمولی اور لافانی ہستی کے طور پر ظاہر کیا گیا اُنہیں خُدا کا بیٹا کہا گیا۔ ایسی تمام کتابیں جو کہ اِس نظریے کی مُخالفت کرتی تھیں اُن کو مُختلف طریقوں سے اکٹھا کیا گیا اور جلا دیا گیا''۔

''ایک اور اہم بات''۔ لینگڈن بھی گفتگو میں شامل ہوا۔ ''اُس دور میں جس نے بھی اُن کتابوں کو بچانا چاہا جو کہ قسطنطین نے ممنوع قرار دی تھیں اُسے کافر (Heretic) قرار دیا گیا۔ Heretic کا لفظ اُسی دور کی ایجاد ہے۔ یہ لاطینی زبان کے لفظ Haereticus سے نکلا ہے جس کا مطلب 'پسند' یا 'چُننا' ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے عیسیٰ کی اصل تعلیمات کو چُنا چرچ کے مُطابق وہ عیسائیت کی تاریخ کے سب سے پہلے کافر تھے''

''یہ مئورخوں کی خوش قسمتی ہے کہ۔۔'' ٹیبنگ بولا۔ ''کُچھ ایسی انجیلیں قسطنطین کے اِن اقدامات کے باوجود بچ گئیں۔ بحیرۂ مردار کی دستاویزات (Dead Sea Scrolls) جو کہ ۱۹۴۰ کے عشرے میں اسرائیل کے صحرائے یہودیہ کے علاقے سے دریافت ہوئی تھیں۔ اور اِس کے علاوہ قبطی دستاویزات یا ناگ حمادی کی دستاویزات (Nag Hammadi Scrolls) جو کہ ۱۹۴۵ میں ناگ حمادی میں دریافت ہوئی تھیں۔ ویٹیکن نے بڑی کوشش کی کہ یہ دستاویزات کو منظرِ عام پر نہ آئیں۔ اِن دستاویزات سے یہ سامنے آیا کہ انجیل میں کافی تبدیلیاں کی گئی ہیں اور مزید یہ کہ جِن لوگوں نے عہد نامہ جدید کو ترتیب دیا تھا اُن کے مقاصد سیاسی تھے''۔

''اور پھر۔'' لینگڈن نے ٹیبنگ کی بات کو آگے بڑھایا۔ ''یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ آج کا چرچ اُن تعلیمات پر نہایت خلوص سے ڈٹا ہوا ہے اور اِسی وجہ سے اِن دستاویزات کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ دراصل ویٹیکن دراصل اِس بات پر یقین رکھتا ہے کہ یہ دستاویزات جھوٹی ہیں اور عیسائیت کو بدنام کرنے کیلئے گھڑی گئی ہیں''۔

ٹیبنگ خاموش سی ہنسی ہنسا۔ اب وہ سوفی کے بالکُل سامنے ایک کُرسی پر براجمان ہو چُکا تھا۔ ''تُم دیکھ رہی ہو کہ پروفیسر لینگڈن ویٹیکن کے بارے میں مُجھ سے نرم رویّہ رکھتا ہے۔ جو بھی ہو، یہ بات صحیح ہے کہ ویٹیکن اِن دستاویزات کو جعلی سمجھتا ہے۔ کیونکہ یہ انجیل قدیم زمانے سے ہی پڑھی جا رہی ہے۔

''اس کا مطلب کیا ہے؟'' لینگڈن بولا۔ ''یعنی کہ اپنے باپ دادا کے مذہب پر چلنا''۔

''تو کیا ہمارے آباؤ اجداد کی تعلیمات غلط ہیں؟ گریل کے بارے میں کہانیاں بھی تو ہیں''۔

سوفی نے اپنے سامنے پڑی کتاب میں لکھے ڈاونچی کے قول کو دیکھا۔ اندھوں کی سی جہالت ہمیں گُمراہ کرتی ہے۔ اوہ! لافانی انسان اپنی آنکھیں کھولو''۔

ٹیبنگ نے کتاب کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اُسے اُٹھا کر صفحے پلٹنے لگا۔ ''اور اب میں تُمہیں لیونارڈو کی گریل والی پینٹنگ دکھاتا ہو ں ذرا اِس پر جلدی جلدی ایک نظر ڈالو''۔ اُس نے ایک رنگین تصویر کھول لی جو کہ دو صفحات گھیرے ہوئے تھی۔

''میرا خیال ہے کہ تُم اِس فن پارے سے واقف ہوگی''۔

کیا وہ مذاق کر رہا ہے؟ سوفی تاریخ کے نہایت مشہور فن پاروں میں سے ایک دیکھ رہی تھی۔ آخری کھانا(The Last Supper) ڈاونچی کا وہ تاریخی فن پارہ جو کہ آج کل میلان کے نزدیک سانتا ماریا ڈیلے گرازی کے گرجا گھر کی دیوار پر ٹنگا ہوا ہے۔ اِس فن پارے میں عیسٰی اور اُن کے حواری میز کے گرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب عیسٰی اُن کو یہ بتا رہے ہوتے ہیں کہ اُن میں سے کوئی ایک اُن کے ساتھ غداری کرے گا۔''ہاں، اِس فن پارے کو کون نہیں جانتا''۔

''تب میں تُمہارے ساتھ ایک کھیل کھیلنا چاہوں گا۔ زرا اپنی آنکھیں بند کرنا''۔

سوفی کو پتہ نہیں تھا کہ ٹیبنگ کا مقصد کیا ہے مگر اُس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

''عیسٰی کہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟'' ٹیبنگ نے پُوچھا۔

''درمیان میں''۔

''اچھا۔ وہ اور اُن کے ساتھی کیا کھا رہے ہیں؟''

''روٹی''

''اور وہ کیا پی رہے ہیں؟''

''شراب۔ وہ شراب پی رہے ہیں''۔

''بہت اچھے۔ اور ایک آخری سوال۔ میز پر کتنے پیالے پڑے ہوئے ہیں؟''

سوفی سوچنا شروع ہو گئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ ایک پیچیدہ سوال ہے۔ عیسٰی نے کھانے کے بعد ایک پیالہ استعمال کیا تھا۔ اُنہوں نے اُسی پیالے میں مشروب اپنے حواریوں میں بانٹا تھا۔

''ایک پیالہ'' سوفی نے کہا۔''صُراحی عیسٰی کا پیالہ، ہولی گریل۔ جیسا کہ آج کل ہم ایک پیالے میں نیاز پیتے ہیں ویسے ہی عیسٰی نے ایک پیالے میں مشروب بانٹا تھا''۔

ٹیبنگ نے ٹھنڈی سانس بھری۔''اب آنکھیں کھول دو''۔

سوفی نے ایسا ہی کیا۔ ٹیبنگ شرارتی انداز میں مُسکرا رہا تھا۔ سوفی نے پینٹنگ کی طرف دیکھا، وہ یہ دیکھ کر حیران ہوئی میز پر بیٹھے ہوئے ہر فرد کے آگے ایک ایک پیالہ پڑا ہوا تھا، عیسٰی کے سامنے بھی۔ شیشے کے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے تیرہ پیالے، جن کے ساتھ ڈنڈیاں نہیں تھیں۔ اِس فن پارے میں کوئی ہولی گریل نہیں تھی۔

ٹیبنگ کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔''یہ تھوڑا عجیب ہے نا، انجیل میں تو ایسا نہیں بتایا گیا اور نہ ہی ہولی گریل کے بارے میں عام داستانوں میں کوئی ایسی بات کی گئی ہے۔ لگتا ہے کہ ڈاونچی یہ تصویر بناتے ہوئے ہولی گریل کو نظر انداز کر دیا تھا''۔

''ظاہر ہے مؤرخین اور عالموں نے اِس چیز پر غور تو کیا ہو گا''۔

''تُم یہ دیکھ اور حیران ہو گی کہ اِس فن پارے میں ڈاونچی نے ایسی چیزیں دِکھائی ہیں جن کے بارے میں مؤرخین اور عُلماء

سوچتے ہی نہیں۔ یہ فن پارہ گریل کے راز کے بارے میں اشارے دیتا ہے۔ ڈاونچی نے کُھلے عام اِس فن پارے میں ہولی گریل کے بارے میں رہنُمائی کی ہے''۔

سوفی نے غور سے دیکھا۔''کیا یہ فن پارہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہولی گریل دراصل ہے کیا؟''

''نہیں'' ٹیبنگ نے دبے لہجے میں کہا۔''بلکہ یہ بتاتا ہے کہ ہولی گریل کون ہے؟۔۔ دراصل۔۔ ایک انسان''۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی بے یقینی سے ٹیبنگ کو گھور رہی تھی۔ پھر وہ لینگڈن کی طرف مُڑی۔''کیا ہولی گریل دراصل کوئی شخصیت ہے؟''

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔''ایک خاتون''۔ سوفی کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے، اور لینگڈن یہ کہہ سکتا تھا کہ اُس کا دماغ کُچھ سمجھ نہیں پا رہا۔ اُسے یاد آیا کہ جب اُس نے پہلی دفعہ یہ بات سُنی تھی تو وہ بھی یقین نہیں کر سکا تھا۔ اور تب تک وہ اِس بارے میں اپنا دماغ صاف نہیں کر سکا تھا جب تک اُس نے علامات اور مُقدّس تانیث کے بارے میں تحقیق نہیں کی تھی۔

ٹیبنگ بھی شاید یہی سوچ رہا تھا۔''رابرٹ میرا خیال ہے کہ ایک ماہرِ علامات کی حیثیت سے تُمھی یہ بات واضح کر سکتے ہو''۔ وہ قریب پڑے میز کی طرف بڑھا ہوا اور ایک کاغذ اُٹھا کر لینگڈن کو پکڑا دیا۔ لینگڈن نے اپنی جیب سے قلم نکال لیا۔

''سوفی کیا تُم اُن جدید علامات سے آگاہ ہو جو کہ مرد اور عورت کو ظاہر کرتی ہیں؟'' اُس نے ایک علامت کاغذ پر بنا ڈالی۔

اِس کے بعد اُس نے

ایک اور علامت بنائی۔

’’بالکُل ۔میں اِن علامات سے واقف ہوں
’’یہ علامات‘‘لینگڈن نے آہستگی سے کہا۔’’ ...ے والی حقیقی علامات نہیں۔ بُہت سے
لوگ سمجھتے ہیں کہ مرد کا نشان ایک ڈھال اور نیزے کے نشان سے مل کر بنا
ہے جبکہ عورت کا نشان آئینے سے اخذ کیا گیا ہے۔ درحقیقت، یہ نشانات قدیم دور میں مریخ اور زہرہ کو ظاہر کرنے کیلئے استعمال
ہوتے تھے۔ مرد اور اور عورت کیلئے استعمال ہونے والی اصل علامات تو نہایت سادہ ہیں‘‘۔ لینگڈن نے کاغذ پر ایک اور نشان
بنایا۔

’’یہ نشان مُذکّر کا اصلی نشان ہے ...و ظاہر کرتا ہے‘‘۔
’’بالکُل‘‘ سوفی نے کہا۔
لینگڈن نے اپنی بات جاری رکھی۔’’یہ علامت عام طور پر اُسترے (Blade) کے طور پر جانی جاتی ہے جو کہ جارحیت اور
مردانگی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ علامت ہے کئی مُمالک کی افواج میں عُہدوں کو ظاہر کرنے کیلئے بھی استعمال ہوتی ہے‘‘۔
’’بالکُل‘‘ ٹیبنگ شوخی سے مُسکرایا۔
لینگڈن نے بات جاری رکھی۔’’اب مونث کا نشان مردانگی کے نشان سے بالکُل اُلٹ ہے‘‘۔ اُس نے کاغذ پر ایک اور علامت
بنائی۔’’اِسے پیالہ بھی کہتے ہیں‘‘۔

سوفی نے حیرت سے نظریں اُٹھائیں۔ لینگڈن کو اُس کی آنکھوں میں مانوسیت نظر آ رہی تھی۔
’’پیالہ، جام، کاسہ‘‘ وہ بولا۔’’جو بھی کہو، یہ علامت اِن چیزوں سے مُشابہت رکھتی ہے۔ یہ علامت عورت کی کوکھ سے مشابہہ
ہے۔ یہ نشان، نُسوانیت، اور نُسوانیت کی زرخیزی کو ظاہر کرتا ہے‘‘۔ لینگڈن نے سوفی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بات جاری
رکھی۔’’سوفی! داستانیں ہمیں یہ بات بتاتی ہیں کہ ہولی گریل دراصل ایک پیالہ ہے۔ مگر ہولی گریل کو پیالہ کہنا ایک دھوکہ ہے جو
کہ اِس کی اصلیت کو چھُپانے کیلئے گھڑا گیا ہے۔ دراصل پیالے کا لفظ ہولی گریل کیلئے بطور استعارہ استعمال ہوتا ہے‘‘۔
’’ایک عورت؟‘‘ سوفی نے کہا۔
’’بالکُل‘‘ لینگڈن مُسکرایا۔’’ہولی گریل مُقدّس نُسوانیت کا اظہار ہے۔ جو کہ گُم ہو چُکی ہے۔ چرچ نے اِسے مٹانے کی شدید
کوشش کی۔ ایک عورت کی بچہ پیدا کرنے کی طاقت کو کسی دور میں بہت مُقدس خیال کیا جاتا تھا۔ مگر یہ چرچ کیلئے ایک خطرناک
بات تھی جس پر زیادہ تر مردانہ طاقت کا قبضہ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مُقدّس نُسوانیت کو غلط اور ناپاک ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی۔
یہ انسان ہی تھا جس نے ’’پہلے گُناہ‘‘ کے خیال کو تقویت دی، جو کہ حوّا نے جنت کا پھل کھا کر کیا تھا۔ اِس گُناہ کی وجہ سے آدم و حوّا
کو جنت سے نکال دیا گیا تھا۔ عورت جو کہ ایک مقدّس ہستی ہے چرچ نے اِسے بہت بدنام کیا‘‘۔
’’میں ایک بات کا اضافہ کرنا چاہوں گا‘‘ ٹیبنگ کھلکھلایا۔’’پُرانے وقتوں اور مذاہب میں عورت زندگی کو جنم دینے والی شخصیت
کے طور پر جانی جاتی تھی۔ پیدائش کا عمل ایک پُراسرار عمل سمجھا جاتا تھا۔ بدقسمتی سے، عیسائی تعلیمات نے اِس حقیقت کو چھُپانے
کی کوشش کی اور مرد کو یہ کریڈٹ دیا کہ وہ اولاد کی پیدائش کا ذمہ دار ہے۔ کتابِ پیدائش میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حوّا کو آدم کی
پسلی سے پیدا کیا گیا تھا، یعنی کہ عورت مرد سے بنی ہے اور یہی بات اُس کا سب سے بڑا گُناہ ٹھہرائی گئی۔ دراصل کتابِ پیدائش
کے ساتھ ہی عورت کے تقدّس کا خاتمہ ہو گیا تھا‘‘۔
’’ہولی گریل‘‘ لینگڈن نے کہا۔’’گُمشدہ نُسوانیت کا نشان ہے۔ عیسائیت منظرِ عام پر آئی تو پُرانے مذہب یکدم ختم نہیں ہوئے
تھے۔ پُرانے زمانے کی داستانوں میں ہولی گریل کی جستجو کی بہت سی داستانیں مشہور ہیں، بہت سے لوگوں نے اِس گُمشدہ
نُسوانیت کو کھوجنے کی کوشش کی ہے۔ نائٹس ٹمپلرز، جو کہا کرتے تھے کہ وہ ہولی گریل کے متلاشی ہیں دراصل گُمشدہ نُسوانیت کی
تلاش میں تھے، جِسے چرچ نے دبا دیا تھا، اِس پر یقین کرنے والوں کو قتل کیا گیا، جلایا گیا اور مجبور کیا گیا کہ وہ اِس کا خیال چھوڑ
دیں‘‘۔
سوفی نے اپنا سر ہلایا۔’’جب تُم نے کہا تھا کہ ہولی گریل کوئی شخصیت ہے، تو میں یہ سمجھ رہی تھی کہ یہ سچ مُچ کوئی شخصیت ہے‘‘۔
’’ہاں بالکُل یہ سچ مُچ ایک شخصیت ہی ہے‘‘۔ لینگڈن نے جواب دیا۔
’’اور یہ شخصیت کوئی عام شخصیت نہیں‘‘ ٹیبنگ بولا۔ وہ جوش سے گویا اُچھل رہا تھا۔’’ایک خاتون جس کے ساتھ ایک ایسا طاقتور
راز ہے جو کہ چرچ کی بُنیادیں ہلا سکتا ہے‘‘۔
سوفی کا دماغ گھوم رہا تھا۔’’کیا اِس خاتون کا تاریخ میں کوئی ذکر ہے؟‘‘

''بالکل''۔ٹیبنگ نے بیساکھیاں اُٹھائیں اور کمرے کی دوسری طرف چل دیا۔''ابھی فی الحال ہم اِس بحث کوتھوڑی دیر کیلئے مئوخر کرتے ہیں اور میں تمہیں لیونارڈو ڈاونچی کی پینٹنگ میں دکھاتا ہوں کہ یہ خاتون کون ہے؟''۔

☆☆☆☆☆☆☆

مہمان خانے سے دو کمرے پرے۔۔ باورچی خانے میں کھڑا ریمی خاموشی سے ٹیلی ویژن دیکھ رہا تھا۔ٹی وی چینل ایک مرد اور عورت کی تصاویر دکھا رہا تھا۔۔وہ مرد اور عورت جن کو کچھ دیر پہلے اُس نے چائے پیش کی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

لیفٹیننٹ کولیٹ ڈیپازٹری بینک کے باہر ناکے پر کھڑا تھا۔وہ یہ سوچ رہا تھا کہ فاشے کو وارنٹ لانے میں اِتنی دیر کیوں لگ گئی ہے؟۔اُسے یقین تھا کہ بینک انتظامیہ ضرور کچھ چھپا رہی ہے۔اُن کا کہنا تھا کہ لینگڈن اور نیوبو بینک آئے تھے مگر اُن کے پاس اکاؤنٹ نمبر نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں واپسی پر مجبور کر دیا گیا تھا۔وہ سوچ رہا تھا کہ انتظامیہ اُنہیں بینک کے اندر کیوں نہیں جانے دے رہی؟

بالآخر کولیٹ کا موبائل بج پڑا۔یہ لوورے کی کمانڈ پوسٹ سے کال تھی۔''کیا وارنٹ مل گئے ہیں؟''

''لیفٹیننٹ! بینک کو چھوڑ دو'' دوسری طرف کوئی ایجنٹ تھا۔''ہمیں لینگڈن اور سوفی کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ کہاں ہیں؟''

کولیٹ اپنی گاڑی کے بونٹ پر بیٹھ گیا۔''کیا تم مذاق کر رہے ہو؟''

''میرے پاس اُن کا پتہ بھی ہے۔وہ ورسیلز کے مضافات میں موجود ہیں''۔

''کیا فاشے کو اِس بارے میں معلوم ہے؟''

''نہیں ابھی تک تو نہیں۔وہ تو ایک ٹیلیفون کال سُن رہا ہے''۔

''پھر مجھے سوفی اور لینگڈن کی طرف جانا چاہیئے۔جب فاشے فارغ ہو تو اُسے کہنا کہ مجھ سے رابطہ کرے'' کولیٹ نے پتہ لکھا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔گاڑی بینک سے باہر نکالتے ہوئے اُسے خیال آیا کہ وہ اِن معلومات کے ذرائع کے بارے میں پوچھنا ہی بھول گیا ہے؟ مگر اب اِسکی کوئی اہمیت نہیں تھی۔کولیٹ کو اپنی پچھلی غلطی کی تلافی کرنے کا موقع ملا تھا۔اب وہ اپنے کیریر کی سب سے اہم گرفتاری کرنے والا تھا۔

اُس نے وائرلیس پر اپنے ساتھ آنے والی پانچ گاڑیوں کو حُکم دیا۔''کوئی سائرن نہیں۔لینگڈن کو پتہ نہیں چلنا چاہیئے کہ پولیس پہنچ گئی ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

قریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر، ایک سیاہ رنگ کی آڈی کار سڑک سے ہٹ کر درختوں کے درمیان کھڑی تھی۔سیلاس گاڑی سے اُترا اور اپنے سامنے لوہے کے جنگلوں سے پرے پھیلے ہوئے وسیع احاطے کو دیکھا۔اُس نے چاند کی روشنی میں شاتیو کی طرف

جانے والی اُترائی کا جائزہ لیا۔محل کی روشنیاں جل رہی تھیں۔مُعلّم کی دی گئی معلومات بالکل درست تھیں۔وہ سوچ رہا تھا کہ قیمتی پتھر کے بغیر واپس نہیں جائے گا۔اِس بار ارنگروسا اور مُعلّم کو مایوس نہیں ہوں گے۔اُس نے اپنے ہیکلر کوچ پستول میں پڑے میگزین کو دیکھا جس میں تیرہ گولیاں تھیں اور اِسے جنگلے کے اوپر سے احاطے میں پھینک دیا۔پستول کائی سے اٹے احاطے میں جا گرا پھر اُس نے جنگلے کو مضبوطی سے پکڑا اور اُس پر چڑھنا شُروع ہو گیا۔جنگلے پر چڑھ کر اُس نے دُوسری طرف چھلانگ لگائی۔اُسے خار دار بیلٹ کی وجہ سے درد محسوس ہو رہا تھا مگر اُس نے یہ احساس جھٹک دیا۔اُس نے نیچے گرا پستول اُٹھایا اور اُترائی اُترنا شُروع ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیبنگ کا مُطالعے کا کمرہ شاندار تھا۔یہ کسی عام دفتر سے کوئی چھ سات گُنا بڑا کمرا تھا، جو کہ ایک سائنسی لیبارٹری، کُتب خانے اور کھٹملوں کے ٹھکانے کا ملغوبہ نظر آ رہا تھا۔اس کے اوپر تین بڑے فانوس لگے ہوئے تھے۔سنگِ مرمر کے فرش پر کئی میز پڑے ہوئے تھے جن پر کتابوں، فن پاروں اور الیکٹرانک ڈیوائسز کے ڈھیر پڑے تھے۔

سوفی کو ایسا لگ رہا تھا کہ آج کی رات وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے جس میں آنے والا ہر لمحہ غیر مُتوقع ہے۔

''کیا یہ تمام سامان آپ اپنی تحقیق کیلئے استعمال کرتے ہو؟''

''سچ کو کھوجنا میری زندگی کا مقصد ہے'' ٹیبنگ بولا۔''اور سانگریل کو تُم میری بیوی کہہ سکتی ہو''۔

سوفی ایک بار پھر سوچا کہ ہولی گریل کونسی خاتون ہو سکتی ہے۔اُس کے دماغ میں مُختلف خیالات آ رہے تھے۔''آپ کوئی تصویر دکھانے والے تھے جس میں وہ خاتون موجود ہے جو کہ ہولی گریل ہے''۔

''ہاں، لیکن یہ دعویٰ کرنے والا میں نہیں ہوں عیسیٰؑ نے خود یہ دعویٰ کیا تھا''۔

''پینٹنگ کونسی ہے؟'' سوفی نے دیواروں پر ٹنگے فن پاروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آہا ہولی گریل، سانگریل، پیالہ'' وہ اچانک گھوما اور پرے دیوار پر لٹکی ایک آٹھ فُٹ چوڑی پینٹنگ کی طرف اشارہ کیا۔

سوفی پُر یقین تھی کہ ٹیبنگ کُچھ بھول رہا ہے۔''یہ تو آخری کھانے کی تصویر جس کا جائزہ ہم لے چکے ہیں''۔

ٹیبنگ نے آنکھ ماری۔''مُجھے پتا ہے مگر بڑی تصویر میں کُچھ چیزیں واضح طور پر نظر آتی ہیں''۔

''رُکیں'' سوفی نے کہا۔''آپ تو کہہ رہے تھے کہ ہولی گریل کوئی خاتون ہے۔اِس پینٹنگ میں تو صرف تیرہ مرد ہیں''۔

''کیا اس میں تیرہ آدمی ہیں؟'' ٹیبنگ نے اپنی بھنویں سُکیڑیں۔''غور سے دیکھو''۔

بے یقینی سے سوفی نے تصویر پر غور کرنا شروع کیا۔عیسیٰ کے دائیں طرف۔جیسے ہی اُس نے اُس شخصیت کے چہرے اور جسم پر غور کیا اُس کے جسم میں جیسے پھریریاں سی اُٹھنا شُروع ہو گئیں۔وہ سُرخ بالوں والی ایک شخصیت تھی، نرم ہاتھ اور سینے پر اُبھار۔سوفی کو اب کوئی شک نہیں تھا کہ یہ مرد نہیں عورت ہے۔

''یہ تو کوئی عورت ہے''۔وہ حیرت سے بولی۔

ٹیبنگ ہنس رہا تھا۔ ''حیرت انگیز۔ حیرت انگیز۔ یقین کرو، یہ کوئی غلطی نہیں ہے۔ لیونارڈو کوئی بچہ تو تھا نہیں کہ ایسی غلطی کرتا''۔

سوفی کی آنکھیں اُس عورت پر جمی ہوئی تھیں۔ اس فن پارے میں تو تیرہ آدمی ہونے چاہئیں تھے۔ یہ عورت کون ہے؟ اگرچہ سوفی نے یہ فن پارہ کئی دفعہ دیکھا تھا مگر پہلے کبھی اس نکتے پر غور نہیں کیا تھا۔

''کوئی بھی غور نہیں کرتا''۔ ٹیبنگ بولا۔ ''ہمارے عقائد حضرت عیسیٰ کے آخری کھانے کے بارے میں اتنے پکّے ہیں کہ ہم یہ سوچتے بھی نہیں کہ لیونارڈو نے اِس فن پارے میں ایسا کیوں دکھایا؟''

''اِسے سکٹیو ما کہتے ہیں''۔ لینگڈن بولا۔ ''انسانی دماغ بہت سی چیزوں کے بارے میں اِسی طرح دھوکہ کھا جاتا ہے''۔

''اس خاتون پر غور نہ کرنے کی ایک وجہ اور بھی ہے''۔ ٹیبنگ بولا۔ ''آرٹ کی کتابوں میں بہت سے فن پاروں کی تصاویر ۱۹۵۴ سے پہلے کی لی ہوئی ہیں، جب فن پارے کی تفاصیل نچلی لہروں میں چھپی ہوتی تھیں۔ ایسے فن پاروں پر اٹھارہویں صدی میں دوبارہ کام بھی ہوا تھا جب کسی فن پارے میں مدہم ہو جانے والی چیزوں کو دوبارہ پینٹ کیا گیا تھا۔ اِس تصویر کو کچھ عرصہ پہلے صاف کیا گیا تو اِس کے نیچے سے لیونارڈو کی اصل پینٹنگ کے حصے واضح ہو گئے'' اُس نے تصویر کی طرف اشارہ کیا۔ ''اور یہ سامنے آ گیا''۔

سوفی تصویر کے قریب ہو گئی۔ عیسیٰ کے دائیں طرف بیٹھی ہوئی خاتون ایک نوجوان اور برگزیدہ شخصیت کی مالک لگ رہی تھی، اُس کے سُرخ نرم بال نہایت پُرکشش تھے، اور اُس کا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ میں تھا۔ کیا یہی خاتون تھی جو کہ چرچ کی بنیادوں کو تنِ تنہا ہی ہلا سکتی تھی؟

''یہ کون ہے؟'' سوفی نے پوچھا۔

''میری عزیزہ'' ٹیبنگ نے جواب دیا۔ ''مگدالہ کی مریم (Mary Magdalene)''

سوفی نے مُڑ کر اُسے دیکھا۔ ''طوائف''۔

ٹیبنگ نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے اِس لفظ نے اُسے زخمی کر ڈالا ہو۔ ''وہ ایسی عورت نہیں تھی۔ یہ غلط فہمی تو اُس کے بارے میں عیسائی چرچ نے پھیلائی تھی۔ یہ چرچ کی مجبوری تھی کہ وہ مریم کی تضحیک کرتا تا کہ اس خطرناک راز کو چھپایا جا سکے''۔

''وہ کیسے؟''

ٹیبنگ نے بات کو واضح کرنے کی کوشش کی۔ ''چرچ عیسیٰ کو ایک الوہی شخصیت ثابت کرنا چاہتا تھا جس نے شادی نہیں کی تھی۔ اِسی لئے، جو انجیلیں عیسیٰ کی زندگی کے اُن حوالوں کو ظاہر کرتی ہیں اُن کو عہد نامہ جدید میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ مگدالہ کی مریم۔۔۔'' ٹیبنگ سانس لینے کو رُکا۔ ''بلکہ اگر کہا جائے تو عیسیٰ کے ساتھ اُس کی شادی کو''۔

''کیا'' سوفی کے چہرے پر حیرت کا سمندر تھا۔

''یہ تاریخی حوالہ جات کی بات ہے'' ٹیبنگ بولا۔ ''جن سے ڈاونچی واقف تھا۔ اُس کا یہ فن پارہ چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ عیسیٰ اور

مریم دراصل ایک جوڑا تھے''۔

سوفی نے فن پارے کی طرف نگاہ دوڑائی۔

''غور کرو کہ دونوں نے ایک دوسرے کے اُلٹ رنگ کے کپڑے پہنے ہیں'' ٹیبنگ نے تصویر کی طرف اشارہ کیا۔

سوفی پر ایک بار پھر حیرت طاری ہو گئی۔ واقعی، اُن کے کپڑے اُلٹ رنگ کے تھے، عیسیٰ نے سُرخ رنگ کی پوشاک پر نیلے رنگ کا لبادہ پہنا تھا جبکہ مریم نے نیلے رنگ کی پوشاک پر اُس نے سُرخ رنگ کا لبادہ پہنا تھا۔ کیا یہ ینگ یانگ کی علامت تھی؟

''اِس سے بھی عجیب بات'' ٹیبنگ نے کہا۔ ''عیسیٰ اور مریم اِس انداز میں بیٹھے ہیں کہ اُن کے درمیان کافی خالی جگہ بچ گئی ہے''

سوفی نے یکدم اِس بات کو جانچ لیا تھا۔ عیسیٰ اور مریم کے بیٹھنے کا انداز ایسا تھا کہ انگریزی کا حرف V بن رہا تھا۔ یہ پینٹنگ کے بالکل درمیان میں تھا اور یہ حرف بالکل اُسی علامات سے مُشابہ ہے جو کہ لینگڈن نے بنائی تھی اور اُسے بتایا تھا کہ یہ گریل کا نشان ہے۔

ٹیبنگ پھر بولا۔ ''اگر تم عیسیٰ اور مریم کو اِس انداز میں دیکھو کہ یہ انسان نہیں بلکہ سادہ چیزیں ہیں تو تمہیں انگریزی کا ایک حرف نظر آئے گا''۔

سوفی کی نظر نے ایک دم اِس بات کو بھی تاڑ لیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ یہ حرف خود لکھا گیا ہے۔ پینٹنگ کے بالکل درمیان میں عیسیٰ اور مریم کے ملاپ سے ایک انگریزی حرف وجود پا رہا تھا۔ M

''یہ اتنی صفائی سے لکھا گیا ہے کہ اِسے کوئی اتفاق نہیں کہا جا سکتا۔ ہیں نا؟''

سوفی حیران تھی۔ ''اِس لفظ کا یہاں کیا کام؟''

ٹیبنگ نے کندھے اُچکائے۔ ''پُراسرار تاریخ کے ماہرین کہتے ہیں کہ یہ Matrimonio کا مخفف ہے۔ یا پھر اِس سے Mary Magdalene بنتا ہے۔ اِس بارے میں کوئی پُریقین نہیں ہے مگر یہ بات صاف ظاہر ہے کہ یہی حرف لکھا گیا ہے۔ گریل سے تعلق رکھنے والے کئی فن پاروں میں یہ حرف پوشیدہ ہے۔ کئی میں واٹر مارک کے طور پر، کُچھ میں پینٹنگ کے نیچے پینٹنگ ہے، اور کُچھ فن پاروں کی نچلی تہوں میں۔ اِس حرف کا سب سے کھلا استعمال لندن کے گرجا گھر Our Old Lady of Paris کی قُربان گاہ پر کیا گیا ہے، جو کہ پریوری کے سابقہ گرانڈ ماسٹر یاں کوکٹیو (Jean Cocteau) کا تیار کردہ ہے''۔

''میں مانتی ہوں کہ M کا استعمال حیرت انگیز ہے مگر اِس سے یہ ظاہر تو نہیں ہوتا کہ عیسیٰ اور مریم کسی رشتے میں منسلک تھے''۔

''نہیں'' ٹیبنگ قریب پڑی ایک میز کی طرف بڑھا جس پر کتابوں کا ڈھیر تھا۔ ''عیسیٰ اور مریم کی شادی تاریخی واقعات کا حصّہ ہے، اور ایک شادی شُدہ کی حیثیت سے عیسیٰ کا کردار زیادہ قابلِ سمجھ ہے جبکہ انجیل میں بالکل مُتضاد دعوے کئے گئے ہیں''۔

''کیوں؟''

''اِس لئے کہ عیسیٰ ایک یہودی تھے''۔ لینگڈن بول پڑا، ٹیبنگ میز پر سے ایک کتاب اُٹھا کر اُس کے صفحات پلٹ رہا تھا۔''

یہودی رسم و رواج کے مُطابق کنوارہ رہنا ممنوع ہے بلکہ یہ ایک باپ کا فرض ہوا کرتا تھا کہ وہ اپنے بچے کیلئے ایک اچھی بیوی ڈھونڈے۔ اگر عیسیٰ شادی شُدہ نہیں تھے، تو عہد نامہ جدید کی کسی نہ کسی انجیل میں اِس بات کا ذکر ضرور ہوتا اور اُن کے شادی شُدہ نہ ہونے کی وجوہات بھی ہوتیں''۔

ٹیبنگ نے ہاتھ میں ایک کافی بڑی کتاب پکڑی ہوئی تھی۔ اِس کی جلد چمڑے کی تھی اور یہ ایک بڑی اٹلس کی طرح تھی۔ اِس کے سرورق پر لکھا ہوا تھا۔

گیانیوں کی انجیلیں (Gnostic Gospels)۔

ٹیبنگ نے کتاب کھول لی، لینگڈن اور سوفی بھی اُس کے ساتھ آ کھڑے ہوئے۔ کتاب میں تصاویر تھیں جو کہ پُرانی کتابوں کے صفحات کی تھیں، پُرانی ہاتھ سے لکھی دستاویزات کی تصاویر۔ اُسے زبان تو سمجھ نہیں آئی مگر سامنے انگریزی ترجمہ بھی تھا۔

''یہ ناگ حمادی اور بحیرۂ مردار کی دستاویزات کی ہیں''۔ ٹیبنگ بول رہا تھا۔ ''یہ عیسائیت سب سے پہلے کی ہیں۔ اِن میں جو کُچھ لکھا ہوا ہے وہ عہد نامہ جدید کی انجیلوں سے کافی مُختلف ہے''۔ ٹیبنگ صفحات پلٹتا ہوا کتاب کے وسط میں آ گیا، اُس نے ایک عبارت کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہ فلپ کی انجیل ہے، ہم اِس سے بات شُروع کریں تو بہتر ہوگا''۔

سوفی نے عبارت پڑھنا شُروع کی:

''اور شفاعت کرنے والی کی ہم نشیں مگدالہ کی مریم تھی۔ عیسیٰؑ تمام ساتھیوں سے زیادہ اُس سے محبت کرتے تھے اور اکثر اُس کے مُنہ پر بوسہ دیتے تھے۔ باقی ساتھی اِس وجہ سے کافی ناراضگی کا اظہار کرتے تھے اور اِس عمل کو رد کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے، ''تُم ہم سب سے زیادہ اِس سے مُحبت کیوں کرتے ہو؟''

سوفی کو یہ الفاظ پڑھ کر کافی حیرت ہوئی، لیکن پھر بھی وہ کوئی نتیجہ اخذ کرنے سے قاصر رہی۔ ''اِس میں شادی کا تو کوئی ذکر نہیں''۔

''آپ کی اطلاع کیلئے مُحترمہ'' ٹیبنگ پہلی سطر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مُسکرایا۔ ''آرمائی زبان کا کوئی بھی عالم تُمہیں یہی بتائے گا کہ، لفظ ساتھی یا ہمنشیں اُس زمانے میں زندگی کے ہمسفر کو کہتے تھے یعنی بیوی''۔

سوفی نے پہلی سطر کو دوبارہ پڑھا۔

ٹیبنگ نے سوفی کو مزید کئی عبارات پڑھائیں، جن سے یہ صاف واضح ہو رہا تھا کہ عیسیٰؑ اور مریم میں کوئی خاص رشتہ تھا۔

ٹیبنگ بول رہا تھا۔ ''میں تُمہیں ذیادہ حوالہ جات نہیں پڑھاؤں گا کہ کہیں تُم اُکتا نہ جاؤ۔ اِس حوالے سے جدید مئورخین نے بھی تحقیق کی ہے۔ لیکن میں یہ عبارت تُمہیں ضرور پڑھانا چاہوں گا''۔ اُس نے ایک اور عبارت کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہ مگدالہ کی مریم کی انجیل سے لیا گیا ہے''۔

سوفی کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ مگدالہ کی مریم نے کوئی انجیل بھی لکھی ہے۔ اُس نے عبارت پڑھنا شُروع کی:

''اور پیٹر نے کہا، ''کیا مسیح ہمارے علم میں لائے بغیر کسی خاتون سے بھی مُلاقات کرتے ہیں؟ کیا ہم سب

اُس عورت کی بات مانا کریں؟ کیا وہ اُسے ہم پر فوقیت دیتے ہیں؟ اور لیوی نے جواب دیا۔ ''پیٹر، تُمہاری ناک پر ہر وقت غُصّہ دھرا رہتا ہے۔ اب میں دیکھ رہا ہوں کہ تُم عورتوں سے بھی دُشمنوں کی طرح مُقابلہ کرتے ہو۔ اگر مسیح اُسے اِس قابل سمجھتے ہیں تو تُم اِس بات کو رد کرنے والے کون ہوتے ہو؟ یقیناً مسیح اُس سے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہم سے زیادہ اُس سے مُحبت کرتے ہیں''۔

''جس خاتون کی بات اِس عبارت میں ہو رہی ہے''۔ ٹیبنگ نے سمجھایا۔ ''وہ مگدالہ کی مریم ہے۔ پیٹر اُس سے حسد کرتا تھا''۔

''اِس لئے کہ عیسیٰ مریم کو فوقیت دیتے تھے؟''

''صرف یہی نہیں بلکہ جب عیسیٰ کو محسوس ہوا کہ اُن کی گرفتاری کی کوشش کی جا رہی ہے تو اُنہوں نے مریم کو ہدایات دی تھیں کہ اُن کے بعد اُن کی تعلیمات کو مریم ہی لے کر چلے گی تب پیٹر نے ناپسندیدگی ظاہر کی کہ کیا وہ ایک عورت کی ماتحتی میں کام کرے گا؟''

سوفی اِن تمام باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ''یہ سینٹ پیٹر ہے نا؟ عیسائی چرچ کے بانی؟''

''ہاں۔ مگر عیسیٰ کا خیال تھا کہ اُن کی تعلیمات مریم بہتر طریقے سے جاری رکھ سکتی ہیں''

''مگر پیٹر کو یہ قبول نہیں تھا'' لینگڈن نے سوفی کی توجہ ایک بار پھر پینٹنگ کی طرف مبذول کروائی۔ ''پینٹنگ میں پیٹر کو دیکھو، تم سمجھ جاؤ گی کہ ڈاونچی کے مُطابق پیٹر کے خیالات مریم کے بارے میں کیسے تھے؟''

سوفی ہکا بکا تھی۔ پینٹنگ میں پیٹر مریم کی طرف جھُکا ہوا تھا اور اُس کا ہاتھ مریم کے گلے کی طرف یوں بڑھا ہوا تھا جیسے وہ ایک خنجر اُٹھائے ہے جسے وہ مریم کے گردن پر پھیر دے گا۔ بالکُل ویسا ہی انداز تھا جیسا کہ میڈونا آف دی راکس میں تھا!

''اور یہاں بھی'' لینگڈن نے پیٹر کے قریب بیٹھے حواریوں کی طرف اشارہ کیا۔ ''کیا یہ بھی خطرناک نہیں ہے؟''

سوفی نے پینٹنگ کی طرف نظر دوڑائی۔ ''کیا وہ ہاتھ جس میں خنجر ہے؟''

''ہاں، اور یہ بھی عجیب ہے، اگر تُم بازوؤں کی گنتی کرو تو پتہ چلے گا کہ یہ ایک بازو۔۔۔ کسی کا بھی نہیں ہے۔ یہ بالکُل علحدہ ہے''۔

سوفی کا دماغ ایک دفع پھر کُچھ سمجھنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ ''معاف کرنا، مُجھے اب تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ اِن سب باتوں سے یہ کیسے ظاہر ہوتا ہے کہ مگدالہ کی مریم ہولی گریل ہے؟''

''آہا''۔ ٹیبنگ نے کھلکھلاتے لہجے میں کہا۔ ''یہاں کُچھ اور بھی ہے'' وہ ایک دفعہ پھر میز کی طرف بڑھا اور ایک بڑے سائز کا کاغذ اُٹھا لیا۔ یہ کوئی چارٹ تھا۔ اُس نے یہ چارٹ میز پر پھیلا دیا۔ یہ ایک نہایت تفصیلی شجرہ نسب تھا۔ ''بہت کم لوگوں کو یہ انداز ہے کہ مگدالہ کی مریم، عیسیٰ کے بہت قریب اور اُن کی نائب ہونے کے علاوہ بھی ایک طاقتور خاتون تھی''۔

سوفی اب شجرہ نسب دیکھ رہی تھی۔

بن یامین کا قبیلہ

''یہ مگدالہ کی مریم ہے'' ٹیبنگ نے شجرہ نسب پر ایک نام کی طرف اشارہ کیا۔

سوفی نے دیکھا اور حیرت سے بول پڑی۔ ''کیا وہ بن یامین کے قبیلے سے تعلق رکھتی تھی؟''
''بالکل'' ٹیبنگ بولا۔ ''مریم، بنی اسرائیل کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھی''۔
''لیکن جہاں تک میری معلومات ہیں وہ تو ایک غریب عورت تھی''۔
ٹیبنگ نے سرنفی میں ہلایا۔ '' مگدالہ کی مریم کو بعد کے مئورخوں نے ایک طوائف ظاہر کرنے کی کوشش کی تاکہ تمام حقائق پر پردہ ڈالا جاسکے''۔
سوفی نے ایک دفعہ پھر لینگڈن کی طرف دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ ٹیبنگ کی طرف مُڑی۔ ''لیکن چرچ کو اِس بات سے کیا فرق پڑتا تھا کہ مریم کی رگوں میں شاہی خون ہے''۔
ٹیبنگ مُسکرا دیا۔ ''میری عزیزہ! مریم کا شاہی خاندان سے تعلق چرچ کیلئے پریشانی کا باعث نہیں بلکہ اُس کی عیسیٰ سے قُربت چرچ کیلئے پریشانی کا سبب ہے۔ تُمھیں اتنا تو معلوم ہوگا کہ کتابِ متی میں یہ بتایا گیا ہے کہ عیسیٰ، داوٗد کے خاندان سے تھے، یعنی سُلیمانؑ کی نسل سے، یہودیوں کے بادشاہ۔ بن یامین کے قبیلے میں شادی کرنے سے، دوشاہی نسلوں کے خون کا ملاپ ہو جاتا، جس سے آگے بڑھنے والی نسل بادشاہت کا دعوٰی کرسکتی تھی، اور بنی اسرائیل کی سلطنت قائم کرسکتی تھی جیسا کہ سُلیمانؑ کی سلطنت تھی''۔
سوفی کو لگا کہ ٹیبنگ ابھی اصل بات کی طرف آرہا ہے کیونکہ وہ اب پُرجوش نظر آرہا تھا۔
''ہولی گریل کی تمام داستانیں دراصل شاہی خون کی داستانیں ہیں۔ جب ہولی گریل کی داستانوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ ایک پیالے میں عیسیٰ کا لہو یا خون ڈالا گیا تھا تو۔۔۔ دراصل اِس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مگدالہ کی مریم کی کھوکھ سے شاہی خاندان جاری رہا تھا''۔
سوفی کو ایسے لگا کہ یہ تمام الفاظ کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر گُونج رہے ہیں۔ مگدالہ کی مریم سے عیسیٰ کا شاہی خون جاری رہا؟
''لیکن عیسیٰ کی نسل کیسے جاری ہوسکتی تھی جب تک۔۔۔۔'' اُس نے رُک کر لینگڈن کی طرف دیکھا۔
لینگڈن نرمی سے مُسکرا دیا۔ ''جب تک اُن کی اولاد نہ ہوتی''
سوفی کی نظریں ابھی تک لینگڈن پر ہی جمی ہوئی تھیں۔
''رُکو'' ٹیبنگ نے ہاتھ کھڑا کیا۔ ''عیسیٰ نہ صرف شادی شُدہ تھے، بلکہ اُن کی اولاد بھی تھی۔ میری عزیزہ، دراصل مگدالہ کی مریم ہی وہ ہولی گریل ہے جس سے عیسیٰ کی نسل آگے بڑھی''۔
سوفی کو اپنے رونگھٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔ ''لیکن یہ راز اب تک راز کیسے ہے؟''
''او خُدایا!'' ٹیبنگ بولا۔ ''یہ کبھی بھی راز نہیں رہا۔ عیسیٰ کی شاہی نسل کی کہانی تو تاریخ کی تمام داستانوں کا حصہ رہی ہے۔ مگدالہ کی مریم کی کہانی دُنیا کی کئی زبانوں میں، کئی استعاروں میں موجود ہے۔ اُس کی کہانی ہر اُس جگہ موجود ہے جہاں تُم جا سکتی ہو''۔
''اور سانگریل کی دستاویزات؟'' سوفی نے کہا۔ ''کیا اُن میں شاہی نسل کا کوئی ثبوت ہے؟''

''ہاں بالکل''
''تو ہولی گریل دراصل شاہی نسل کا قِصّہ ہے''
''ہاں''۔ ٹیبنگ بولا۔ ''لفظ سانگریل (Sangreal) دراصل سانگ ریل (San Greal) سے نکلا ہے، یعنی ہولی گریل۔۔۔ لیکن قدیم زمانے میں یہ ایک مُختلف لفظ تھا''۔ ٹیبنگ نے ایک صفحہ اُٹھایا اور اُس پر کُچھ لکھ کر سوفی کو پکڑا دیا۔
سانگ ریل (Sang Real)
یکدم سوفی سمجھ گئی تھی کہ اس کا کیا مطلب ہے۔۔۔ شاہی خُون۔
☆☆☆☆☆☆☆
اوپس دائی کے ہیڈکوارٹر کی لابی کے استقبالیہ پر موجود نوجوان کو ٹیلیفون پر ارنگروسا کی آواز سُن کر کافی حیرانی ہوئی۔
''شب بخیر جناب''۔
''میرے لئے کوئی پیغام تو نہیں ہے؟'' ارنگروسا کی آواز میں پریشانی نُمایاں تھی۔
''جی ہاں جناب، اچھا ہوا کہ آپ نے رابطہ کرلیا، آپ کیلئے قریباً آدھا گھنٹہ پہلے ایک ٹیلیفون تھا''۔
''ہاں'' ارنگروسا کا اطمینان واپس آرہا تھا، ''کیا فون کرنے والے نے اپنا نام بتایا؟''
''نہیں جناب، بس ایک ٹیلیفون نمبر تھا''۔ نوجوان نے نمبر دُہرا دیا۔
''اِس کے شُروع میں تینتیس آتا ہے۔ یہ فرانس کا نمبر ہے نا۔ کیا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟''
''جی ہاں جناب، پیرس کا نمبر ہے۔ کال کرنے والا کہہ رہا تھا کہ آپ فوری رابطہ کریں''۔
''شُکریہ۔ میں اِس کال کا انتظار کررہا تھا''۔ ارنگروسا نے رابطہ مُنقطع کردیا تھا۔ فون رکھتے ہوئے نوجوان آپریٹر یہ سوچ رہا تھا کہ ارنگروسا کے فون کے دوران درمیان میں شور کیوں سُنائی دے رہا تھا۔ ارنگروسا کے روزنامچے کے مُطابق اُسے آج دِن نیو یارک میں ہونا چاہئیے تھا مگر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ امریکہ میں نہیں ہے۔ نوجوان نے کندھے اُچکائے۔ پچھلے چند ماہ سے اُن کے رہنُما کا رویہ کافی عجیب تھا۔
☆☆☆☆☆☆☆
لگتا ہے کہ میرا موبائل کام نہیں کررہا تھا، ارنگروسا نے سوچا۔ اُس کی فئیٹ گاڑی اِس وقت روم کے کیامپنو چارٹرائر پورٹ پر کھڑی تھی۔ مُعلّم نے مُجھ سے رابطے کی کوشش کی ہوگی مگر رابطہ نہیں ہوسکا تھا۔ خیر اب وہ مُطمئن تھا کہ مُعلّم نے اوپس ڈائی کے ہیڈکوارٹر ٹیلی فون کیا تھا۔
لگتا ہے کہ پیرس میں سب کُچھ ٹھیک ٹھاک ہوگیا ہے۔
اپنے موبائل پر نمبر مِلاتے ہوئے ارنگروسا کو نہایت جوش محسوس ہورہا تھا، وہ جلد ہی پیرس پہنچ جائے گا اُس کا چارٹرڈ طیارہ فرانس جانے کیلئے تیار کھڑا تھا کیونکہ اِس وقت عام ہوائی کمپنیوں کا کوئی جہاز فرانس نہیں جارہا تھا، اور اِس کے علاوہ اُس کے

پاس جو بریف کیس تھا وہ بھی چارٹرڈ طیارہ مُنتخب کرنے کی بُنیادی وجہ تھا۔
دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سُنائی دینے لگی۔ آخر کار رابطہ قائم ہو گیا، دوسری طرف سے آنے والی آواز نُسوانی تھی۔
''ڈی۔سی۔ پولیس۔ پیرس''۔ ارنگروسا کیلئے یہ غیر متوقع بات تھی۔
''مُجھے اس نمبر پر رابطہ کرنے کیلئے کہا گیا تھا''۔
''آپ کا نام'' دوسری طرف موجود خاتون نے پُوچھا۔
''بشپ مینویل ارنگروسا''۔
''انتظار کیجئے گا''۔ دوسری طرف سے انتظار کی گھنٹی سُنائی دینے لگی۔ کافی دیر بعد دُوسری طرف سے آواز سُنائی دی۔
''بشپ، مُجھے خوشی ہے کہ آپ سے رابطہ قائم ہوا۔ مُجھے آپ سے بہت تفصیلی بات کرنی ہے''۔ دوسری طرف کوئی مرد، اکھڑ لہجے میں بول رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سانگریل۔ سانگ ریل۔ سان گریل۔ شاہی خُون۔ ہولی گریل۔
یہ سب کُچھ آپس میں خلط ملط تھا۔
مگدالہ کی مریم ہولی گریل ہے۔ جس کی کوکھ سے عیسٰی کی نسل چلی۔ سوفی ذہنی کشمکش میں مُبتلا ہو گئی تھی۔ اُسے ٹیبنگ اور لینگڈن، ایک معمّے کے ٹکڑے جوڑنے والے ماہر محسوس ہو رہے تھے اور جیسے جیسے وہ یہ ٹکڑے جوڑ رہے تھے، یہ مُعمہ اُس کیلئے مزید پیچیدہ ہوتا جا رہا تھا۔
''اب تُم سمجھ سکتی ہونا''۔ ٹیبنگ نے کتابوں کی الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''صرف لیونارڈو ڈاونچی ہی نہیں ہے جس نے دُنیا کو ہولی گریل کے بارے میں بتانے کی کوشش کی۔ عیسٰی کے شاہی خون کے بارے میں بہت سارے مورخین نے نہایت تفصیل سے لکھا ہے''۔ اُس نے الماری میں لگی کتابوں کی قطار کی طرف اشارہ کیا۔
سوفی نے اپنا سر تھوڑا سا خم دیا اور کتابوں کے سرورق پڑھنے لگی۔

(The Templar Reelation: Secret Guardians of the True Identity of Christ)

(The Woman with the alabaster Jar:Mary Magdalene and the Holy Grail)

(THE GODDESS IN THE GOSPELS: Reclaiming the Sacred Feminine)

''اور یہ ضخیم کتاب تو سب سے مشہور ہے'' ٹیبنگ نے ایک سخت جلد والی کتاب نکالی جس کے سرورق پر لکھا تھا۔

(HOLY BLOOD, HOLY GRAIL The Acclaimed International Bestseller)

سوفی نے سر اُٹھایا۔ ''یہ تو ایک مشہور کتاب ہے مگر میں نے اِس کے بارے میں کبھی نہیں سُنا''۔

''اُس وقت تُم چھوٹی تھیں۔ اِس کتاب نے ۱۹۸۰ کی دہائی میں کافی ہنگامہ بپا کیے رکھا۔ میرے خیال میں کتاب کے مُصنفین اگرچہ اپنے تجزیے میں زیادہ آگے نکل گئے ہیں مگر پھر بھی اُن کا بُنیادی نظریہ کافی مضبوط ہے، اور یہ اُنہی کی کوشش تھی کہ وہ عیسٰی کی نسل کے بارے میں دُنیا کے سامنے کوئی چیز لائے''۔
''اِس کتاب کے بارے میں چرچ کا ردِعمل کیا تھا؟''
''بلا شُبہ غضبناک۔ لیکن یہ متوقع تھا۔ یہی راز تو ہے جو کہ ویٹیکن نے چوتھی صدی عیسوی میں دفن کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور صلیبی جنگیں بھی ایک عام خیال کے مُطابق اِسی لئے لڑی گئیں تھیں۔ مگدالہ کی مریم کے حوالے سے جو سچ تھا، چرچ کے ابتدائی رہنُماؤں کیلئے وہ کافی خطرناک تھا۔ مگدالہ کی مریم کو نہ صرف عیسٰی کی تعلیمات آگے بڑھانے کا منصب ملا تھا بلکہ اُس کے پاس ہی یہ ثبوت تھا کہ چرچ کے رہنماؤں نے جس شخصیت کو خُدا مان لیا ہے دراصل اُس کی تو نسل بھی آگے چلی ہے۔ چرچ نے مگدالہ کی مریم کو ایک بازاری طوائفہ کے روپ میں پیش کیا اور اپنے لکھاریوں کے ذریعے اُسے ایسی عورت کے طور پر دکھانے کی کوشش کی جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔
سوفی نے لینگڈن کی طرف دیکھا جس نے ٹیبنگ کی بات کی تصدیق کی۔ ''اِس حوالے سے جو تاریخی حوالہ جات ہیں وہ کافی مضبوط ہیں''۔
''میں مانتا ہوں''۔ ٹیبنگ نے کہا۔ ''میں مانتا ہوں کہ یہ تمام باتیں نہایت سخت ہیں، مگر چرچ کے مقاصد کو سمجھتے ہوئے کہ وہ اس راز کو چھُپانا چاہتا ہے، ظاہر ہے اگر عیسٰی کی نسل سامنے آتی ہے تو اِس بات کی تردید ہو جائے گی کہ عیسٰی خُدا نہیں بلکہ ایک عام انسان تھے اور اُن کی سچی تعلیمات ہی نجات کا ذریعہ ہیں نہ کہ چرچ کی تحریف شُدہ کتابیں''۔
''پانچ پتیوں والا پھول'' سوفی نے ایک کتاب کی طرف اشارہ کیا جس پر بالکل ویسا پھول بنا ہوا تھا جیسا کہ لکڑی کے ڈبے پر تھا۔
ٹیبنگ نے لینگڈن کو دیکھا اور مُسکرا دیا۔ ''سوفی کی نظر کافی تیز ہے'' وہ سوفی کی طرف مُڑا اور بولا۔ ''یہ پریوری کا نشان ہے جو کہ وہ گریل کیلئے استعمال کرتی ہے۔ مگدالہ کی مریم کا نام چونکہ چرچ نے ممنوع کر ڈالا تھا اِس لئے اُس کا ذکر کرنے کیلئے کئی خُفیہ اور پوشیدہ نام بنالئے گئے تھے۔ جیسا کہ، مُقدس پیالہ، ہولی گریل یا پھر گُلاب'' وہ رُکا اور پھر شُروع ہوا۔ ''گُلاب کی پانچ پتیوں کا تعلق زہرہ کے پانچ کونوں سے ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ گُلاب کیلئے انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور کئی دوسری زبانوں میں لفظ Rose استعمال ہوتا ہے''۔
Rose کا ایک اینا گرام Eros ہے، جو کہ جنسی محبت کی یونانی دیوی تھی''۔
''دراصل گُلاب، جنسی مُحبت کیلئے استعمال ہونے والا نہایت قدیم نشان ہے۔ قدیم دیویوں کے فرقوں میں گُلاب کی پانچ پتیاں، نُسوانی زندگی کے پانچ ادوار کو ظاہر کرتی ہیں۔ پیدائش، ایام، ماں بننا، اور موت۔ جدید دور میں گُلاب کی پتیوں کا عورت سے واسطہ دیدنی ہے''۔

''ایک بات غور طلب ہے''لینگڈن نے کتابوں کی کی طرف اشارہ کیا۔''کہ یہاں پڑی تمام کتابیں اِس دعوے کی حمایت کرتی ہیں؟''

''کہ عیسیٰؑ کی اولاد بھی تھی''۔

''ہاں''۔ٹبنگ نے کہا۔''اور یہ نسل مگدالہ کی مریم سے تھی۔ پریوری آف سیون، آج بھی مریم کو اِس وجہ سے عزت سے دیکھتی ہے''۔

سوفی کے خیالوں میں پھر وہی دس سال پہلے والا واقعہ آ گیا۔

''پریوری کے مُطابق''۔ٹیبنگ نے سلسلہ جوڑا۔''عیسیٰ کو مصلوب کئے جانے کے وقت مریم اُمید سے تھی اور ماں کی کوکھ میں موجود بچے کی حفاظت کے پیشِ نظر، اُس کے پاس مُقدّس سرزمین سے فرار کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا۔عیسیٰ کے رشتہ دار، یُوسف آریماتی کی مدد سے وہ فرانس آ گئی۔اُس وقت فرانس کا نام گال تھا۔یہاں یہودیوں کی ایک آبادی میں اُس نے رہائش اختیار کی۔اور یہیں فرانس میں ہی اُس نے ایک بچی کو جنم دیا جس کا نام سارہ تھا''۔

سوفی نے ہونقوں کی طرح آنکھیں گُھمائیں۔''وہ بچی کا نام تک جانتے ہیں''۔

''اِس سے بھی زیادہ۔مریم اور اُس کی بچی کی زندگی کے بارے اُن یہودیوں نے کافی کُچھ لکھا ہے۔یہ بات تُمہارے ذہن میں ہونی چاہئیے کہ مریم کے بچے کی رگوں میں داؤدؑ اور سُلیمانؑ کا خون تھا۔اِسی وجہ سے، فرانس کے یہودیوں کے نزدیک مریم اور اُس کی اولاد قابل احترام تھی۔اُس دور کے کئی عالموں اور مئورخوں نے مریم کی فرانس میں موجودگی کے بارے میں لکھا ہے جن میں سارہ کی پیدائش اور اُس کے بعد چلنے والا خاندانی سلسلہ بھی شامل ہے''۔

سوفی ایک دفعہ پھر ہکا بکا رہ گئی۔''کیا اُن کہ پاس اِس نسل کا پورا شجرہ نسب بھی ہے؟''

''ہاں بالکُل !اور مئورخوں کے مُطابق یہ شجرہ نسب سانگریل کی دستاویزات میں شامل ہے''۔

''مگر اِس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ شجرہ نسب مُصدّقہ ہے؟''سوفی نے پوچھا۔

ٹیبنگ کھلکھلایا۔''بالکُل اِسی طرح جس طرح انجیل کی صداقت قابلِ اعتراض ہے''۔

''مطلب''۔

''مطلب یہ کہ تاریخ ہمیشہ فاتحین ہی لکھا کرتے ہیں۔جیتنے والے۔جب دو تہذیبوں کا تصادم ہوتا تھا تو ہارنے والا ہمیشہ دہرا نُقصان اُٹھاتا تھا۔اور جیتنے والا تاریخ کو اپنی مرضی کی مُطابق توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے۔اِس بارے میں نپولئین کا بُہت مشہور قول بھی ہے:

What is history, but a fable agreed upon?

تاریخ کیا ہے؟ایک کہانی جس پر سب مُتفق ہوتے ہیں۔

ٹبنگ مُسکرایا۔''یہ فطری سی بات ہے کہ تاریخ دراصل یکطرفہ دستاویز ہوتی ہے''۔

سوفی نے اِس انداز سے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔

''سانگریل کی دستاویزات میں دراصل تاریخ کا حقیقی ارُخ دکھایا گیا ہے۔اب تُم تاریخ کے جس رُخ پر ایمان لانا چاہو یہ تُمہارے اعتقاد اور ذاتی یقین کی بات ہے مگر یہ معلومات آج تک موجود ہیں۔سانگریل کی دستاویزت قریباً دس ہزار صفحات پر مُشتمل ہیں۔تاریخی حوالہ جات میں اکثر اِن کا ذکر ملتا ہے کہ یہ دستاویزات بُہت بڑے چار صندوقوں میں لے جائی گئی تھیں۔اِن دستاویزات میں قُسطنطین کے زمانے سے پہلے کی دستاویزات بھی ہیں جو کہ عیسیٰؑ کے ماننے والوں نے لکھی ہیں۔اُنہیں اُس وقت صرف ایک پیغمبر کے طور پر مانا جاتا تھا جو کہ ایک عظیم مُبلغ تھا مگر انسان تھا۔کہا جاتا ہے کہ اِن دستاویزات میں ایک دستاویز جس کا نام Q ہے اور جس کے وجود کے بارے میں ویٹیکن بھی اعتراف کرتا ہے۔اِس دستاویز میں بعض لوگوں کے مُطابق عیسیٰ کی تعلیمات اُن کی اپنی لکھائی میں محفوظ ہیں''۔

''عیسیٰ کی اپنی لکھی ہوئی دستاویزات؟''

''بلاشُبہ''ٹیبنگ بولا۔''کیا عیسیٰ اپنے بارے میں لکھ نہیں سکتے تھے؟اُس دور کے بہت سارے لوگ اپنے روزنامچے اور تعلیمات خود لکھا کرتے تھے۔اِس طرح ایک اور اہم دستاویز کے بارے میں بھی ذکر کیا جاتا ہے جس کا نام The Magdalene Diaries ہے۔یعنی مگدالہ کی مریم کے اپنے لکھے ہوئے کاغذات جس میں اُس نے اپنی زندگی کے تمام واقعات کا ذکر کیا ہے''۔

سوفی کی خاموشی کا وقفہ کافی طویل ہو گیا تھا۔''اور یہ چار صندوق وہی خزانہ ہیں جو کہ نائٹس ٹمپلر نے ہیکلِ سُلیمانی کے نیچے ڈھونڈا تھا''۔

''بالکُل۔اور یہی نائٹس ٹمپلرز کی طاقت کا راز تھا اور اِن کو کھوجنے کی سینکڑوں داستانیں تاریخ کی کتابوں میں رقم ہیں''۔

'' آپ کہتے ہو کہ ہولی گریل مگدالہ کی مریم تھی ،لوگ تو اُن دستاویزات کو کھوجتے تھے تو پھر اُن قِصّوں کو گریل کی مُہمات کیوں کہتے ہیں؟''۔

ٹیبنگ نے اُسے دیکھا۔اُس کے تاثرات نرم تھے۔''اِس لئے کہ اِن دستاویزات کے ساتھ ایک تابوت بھی ہے''۔ٹیبنگ نے اپنی بات دبے لہجے میں جاری کی۔''ہولی گریل کی مُہم دراصل مگدالہ کی مریم کے تابوت کے سامنے عزّت وتکریم سے سر جھُکانا ہے''۔

سوفی کو ایک غیر متوقع حیرت کا احساس ہوا۔''اچھا مطلب ہولی گریل جہاں پوشیدہ ہے وہ جگہ کوئی مقبرہ ہے''۔

''ہاں۔جس میں مگدالہ کی مریم کا جسم موجود ہے اور وہ تمام دستاویزات جو اُس کی زندگی کے حقیقی واقعات بیان کرتی ہیں''۔

سوفی نے دیکھا۔ٹیبنگ کی آنکھیں دُھندلی تھیں۔ابھی اُسے اپنے نانا کے بارے میں بھی بہت کُچھ پوچھنا تھا۔اُس نے چند لمحے انتظار کیا اور بولی۔''پریوری کے ارکان، اتنا عرصہ یہ مقبرہ اور سانگریل کی دستاویزات پوشیدہ رکھے ہوئے تھے''۔

''ہاں۔مگر اِس تنظیم کی ایک اور اہم ذمہ داری عیسیٰؑ کی نسل کی حفاظت بھی ہے۔ابتدائی چرچ کو یہ ڈر تھا کہ عیسیٰ اور مریم کی نسل کو

پھلنے پھولنے دیا گیا تو کبھی کسی بھی وقت یہ اُن کیلئے خطرہ بن سکتی ہے''۔ٹیبنگ بولتے بولتے رُکا۔''عیسیٰ کی نسل فرانس میں پلتی بڑھتی رہے اور پانچ صدیاں گُزر گئیں، آخر کار اِس نسل کی اور اُس وقت کے فرانسیسی بادشاہوں کے خاندانوں کی آپس میں شادیاں بھی ہوئیں۔اور اِس سے جو نسل بڑھی اُسے میروونگین نسل (Merovingian Bloodline) کہا جاتا ہے''

سوفی کیلئے یہ انکشاف حیران کُن تھا۔فرانس میں میرونگین کا لفظ ہر طالبعلم جانتا تھا۔''وہ خاندان جنہوں نے پیرس شہر آباد کیا تھا''۔

''ہاں۔یہی وجہ ہے کہ شُمالی فرانس میں گریل کی داستانیں بہت مشہور ہیں۔ویٹیکن کی بہت ساری ایسی مُہمات جو کہ گریل ڈھونڈنے کیلئے تھیں دراصل میروونگین نسل کے خاتمے کیلئے بھیجی گئی تھیں۔کیا تُم نے ڈاگوبرٹ بادشاہ کا نام سُنا ہے؟''

سوفی کے دماغ کے نہاں خانوں میں کہیں یہ نام موجود تھا۔اُسے سکول کے تاریخ کے لیکچر یاد آئے۔''ڈاگوبرٹ، میروونگین بادشاہ جِسے نیند کے دوران آنکھوں میں خنجر مار کر قتل کر دیا گیا تھا''۔

''بالکُل! اُسے پیپن ڈی ہرسٹال نے قتل کروایا تھا۔ڈاگوبرٹ کے قتل کے ساتھ ہی یہ نسل قریباً ختم ہو گئی تھی مگر خوش قسمتی سے، ڈاگوبرٹ کا بیٹا سِگسبرٹ کسی طرح بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا اور اُسی سے یہ نسل آگے بڑھی جس میں گاڈفرائے ڈی بوئلین تھا۔۔پریوری کا بانی''۔

''اور یہی آدمی تھا''لینگڈن نے اضافہ کیا۔''جس نے نائٹس ٹمپلر کو سانگریل کی دستاویزات برآمد کرنے کا کام سونپا تھا۔وہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ وہ عیسیٰ کی نسل سے تعلق رکھتا ہے''۔

ٹیبنگ نے سوچتے ہوئے ایک لمبی سانس بھری اور تصدیق میں سر ہلا دیا۔''جدید پریوری کے کاندھوں پر ایک بھاری ذمہ داری ہے۔اُن پر سہ طرفہ بوجھ ہے۔تنظیم کو سانگریل کی دستاویزات اور مگدالہ کی مریم کے تابوت علاوہ اُن کے ذمہ نسلِ عیسیٰؑ کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ہے۔شاہی میروونگین خاندان کے وہ چند افراد جو زندہ ہیں''۔

سوفی کیلئے یہ ایک حیرت انگیز انکشاف تھا۔اُسے لینگڈن کے الفاظ سُن کر ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔اُسے یوں لگ رہا تھا کہ یہ الفاظ کمرے کی خالی فضا میں گونج کر گویا اُس کی ہڈیوں سے ٹکرا رہے ہیں۔عیسیٰ کی نسل کہ کُچھ لوگ ابھی بھی موجود ہیں۔اُسے اپنے نانا کے الفاظ سُنائی دینے لگے۔سوفی میں تُمہیں تُمہارے خاندان کے بارے میں کوئی سچ بتانا چاہتا ہوں۔

شاہی خون۔

وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

پرنسس سوفی۔

''سر لی!'' دیوار پر لگے انٹرکام سے مُلازم کی آواز سُن کر سوفی اُچھل پڑی۔''کیا آپ میرے پاس باورچی خانے میں آ سکتے ہیں''۔

ٹیبنگ کے ماتھے پر گہری شکنیں نمودار ہو گئیں۔وہ انٹرکام کی طرف بڑھا اور بٹن دبا کر بولا۔''ریمی، تُم جانتے ہو کہ میں اپنے

مہمانوں کے ساتھ مصروف ہوں۔اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو ہم خود لے لیں گے۔بہت شُکریہ اور شب بخیر''۔

''میں بستر پر جانے سے پہلے آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں''۔

ٹیبنگ کراہ دیا۔''جلدی کرو ریمی''۔

''سر بہت ضروری بات ہے''۔

ٹیبنگ کا چہرے پر سختی چھا گئی۔''کیا تُم صبح تک انتظار نہیں کر سکتے؟''

''جناب، میں زیادہ وقت نہیں لوں گا''۔

ٹیبنگ نے مُڑ کر سوفی اور لینگڈن کی طرف دیکھا۔''کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ مُالک کون ہے اور مُلازم کون؟'' اُس نے پھر بٹن دبا دیا۔''میں آتا ہوں، یہاں سے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟''

''نہیں جناب صرف بات کرنے کی آزادی چاہتا ہوں''۔

''ریمی تُم جانتے ہو کہ میں نے تُمہیں مُلازم کیوں رکھا تھا؟''

''بالکُل جناب، بالکُل''۔

☆☆☆☆☆☆☆

پرنسس سوفی۔

سوفی کے کانوں میں کمرے سے باہر جاتے ہوئے ٹیبنگ کی فولادی ٹانگوں کی آواز آ رہی تھی۔وہ اپنے آپ کو اندر سے کھوکھلا محسوس کر رہی تھی۔وہ لینگڈن کی طرف مُڑی جو کہ کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔لینگڈن نے اُس کی طرف دیکھ کر اپنے سر کو دائیں بائیں حرکت دی، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سوفی کے خیالات جان گیا ہے۔

''نہیں سوفی''۔اُس نے دبے لہجے میں کہا، اُس کی آنکھوں میں یقین کی چمک تھی۔''مُجھے بھی یہ خیال آیا تھا کہ تُمہارے نانا نے تُمہیں تُمہارے خاندان کے بارے میں کوئی راز بتانے کو کہا تھا۔لیکن یہ مُمکن نہیں ہو سکتا''۔لینگڈن رُکا۔''سانئر، میروونگین نام نہیں ہے''۔

سوفی فیصلہ نہ کر سکی کہ مایوس ہو یا مُطمئن۔ اِس سے پہلے لینگڈن نے اُس کی ماں کا خاندانی نام پوچھا تھا۔کاویل (Chauve)۔اب اُسے سمجھ آ رہی تھی کہ لینگڈن نے یہ سوال کیوں پوچھا تھا۔''اور کاویل؟'' اُس نے بے چینی سے لینگڈن سے پوچھا۔

لینگڈن نے پھر اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔''مُجھے پتہ ہے کہ اِس سے تُمہارے کافی سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔میرونگین خاندان کی صرف دو شاخیں باقی بچی تھیں۔ایک کا خاندانی نام پلانٹارڈ (Plantard) اور دوسری کا نام سینٹ کلیر (Saint-Clair) ہے۔دونوں خاندان اب شاید پریوری کی حفاظت میں پوشیدہ ہیں''۔

سوفی نے لینگڈن کے لئے ہوئے دونوں نام ذہن میں دہرائے۔اُن کے خاندان میں ایسا کوئی نام نہیں تھا۔سوفی کو اپنے اندر

ایک عجیب سی تھکاوٹ محسوس ہوئی۔ اُسے احساس ہوا کہ وہ لوورے میں جتنا کُچھ جان چُکی تھی اِس سے ذرا بھی آگے نہیں بڑھ سکی تھی۔ اُس کا نانا اُسے خاندان کے بارے میں کیا سچ بتانا چاہتا تھا؟ آج کے واقعات نے اُس کے پُرانے زخم کُرید ڈالے تھے، اور اُسے اپنی رُوح کے اندر تک درد کا احساس ہو رہا تھا۔ اُس کے ماں، باپ اور بھائی مر چکے ہیں۔ اب وہ کبھی واپس نہیں آئیں گے، اُسے اپنے نانا کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی سُنائی دی۔ اُسے اپنی ماں کی لوریاں، باپ کے کندھوں پر سواری کرنا اور اپنی دادی اور بھائی کا سبز چمکیلی آنکھوں کے ساتھ اُسے دیکھ کر مُسکرانا یاد آیا۔ یہ سب کُچھ اُس سے چھِن چُکا تھا۔ اور اِس کا نانا بھی اُس سے چھِن چُکا تھا۔ وہ تنہا ہو چُکی تھی۔ اُس نے واپس مُڑ کر پینٹنگ کی طرف دیکھا۔ مگدالہ کی مریم اپنے لمبے سُرخ بالوں، اور خاموش آنکھوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔ اُس خاتون کی آنکھوں اور چہرے پر ایسا تاثُر تھا جیسے اُس نے اپنے کسی پیارے کو کھو دیا ہے۔ کم از کم سوفی یہی محسوس کر رہی تھی۔

''رابرٹ'' اُس نے نرم لہجے میں کہا۔ وہ اُس کے قریب آ گیا۔

''لی کہہ رہا تھا کہ گریل کی داستان ہمارے اردگرد ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ مگر میں نے تو یہ داستان پہلی دفعہ سُنی ہے''۔

لینگڈن سوفی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے رکھتے رُک گیا تھا۔ ''تُم نے یہ داستان پہلے سُنی ہے سوفی۔ بلکہ ہم میں سے ہر ایک سُنتا رہا ہے مگر ہمیں اندازہ نہیں ہوتا کہ ہم یہی داستان سُن رہے ہیں''۔

''میں سمجھی نہیں''۔

''تُم یہ کہہ سکتی ہو کہ یہ داستان پوشیدہ ہے، جب چرچ نے مگدالہ کی مریم کا نام لینا تک ممنوع قرار دیا تو اِس داستان کے حوالہ جات دوسروں تک علامات، اشاروں اور استعاروں کے ذریعے پہنچائے جاتے تھے''۔

''اچھا، یعنی فنونِ لطیفہ کے ذریعے''۔

لینگڈن نے پینٹنگ ''آخری کھانا'' کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہ اِس کی ایک مُکمل مثال ہے۔ جدید دور کے فنونِ لطیفہ اور موسیقی میں عیسیٰؑ اور مریم کے حوالے سے کئی پوشیدہ باتیں موجود ہیں''۔

لینگڈن نے اُسے لیونارڈو ڈاونچی، بوتیچیلی، پوسین، برنینی، موزارٹ اور وکٹر ہیوگو کی تخالیق کے بارے میں بتایا، جن میں مُقدس نُسوانیت کے حوالے سے کئی باتیں پوشیدہ تھیں۔ مُختلف داستانوں کے کردار، سر گاوئین اور گرین نائٹ (Sir Gaiwain and the Green Knight)، کنگ آرتھر اور خوابیدہ حُسن (King Arthur and the Sleeping Beauty) دراصل گریل کی داستان کی تبدیل شُدہ اشکال ہیں۔ وکٹر ہیوگو کی کتاب Hunchback of Notre Dame اور موزارٹ کی موسیقی میں فری میسن علامات اور گریل کے راز ہیں۔

''جب تُم ہولی گریل کے بارے میں تھوڑی گہرائی سے سمجھو گی تو تُمہیں ہر جگہ گویا یہی نظر آئے گی۔ مُصوّری کے فن پارے۔ موسیقی، کتابیں۔ حتٰی کہ مشہور فلموں اور کارٹونوں میں بھی''۔

لینگڈن نے اپنی کلائی اونچی کر کے مکی ماؤس والی گھڑی سوفی کے چہرے کے سامنے کی۔ وہ بتا رہا تھا کہ مکی ماؤس کے خالق

والٹ ڈزنی نے اپنی ساری زندگی گریل کی داستان لوگوں تک پہنچانے میں صرف کی۔ اپنی تمام زندگی میں اُسے ''جدید لیونارڈو ڈاونچی'' کہا جاتا تھا۔ لیونارڈو کی طرح والٹ ڈزنی بھی اپنے وقت سے آگے کی سوچتا تھا۔ وہ خُفیہ تنظیموں کا رُکن بھی تھا، اور لیونارڈو کی طرح اپنے فن میں علامات و پیغامات استعمال کیا کرتا تھا۔ ایک ماہر انسان کیلئے والٹ ڈزنی کی ابتدائی فلمیں استعاروں اور تشبیہات کا ملغوبہ تھیں۔ ڈزنی کے پوشیدہ پیغامات زیادہ تر مذہب، فطرت پرستوں کی دیومالاؤں اور دیویوں کی داستانوں سے مزیّن ہوتے تھے۔ اُس کی مشہور کہانیاں جن میں سنڈریلا، خوابیدہ حُسن اور سنووہائٹ مُقدس نُسوانیت کے دوبارہ زندہ ہونے یا قید سے رہائی کو ظاہر کرتی تھیں۔ سنووہائٹ ایک شہزادی تھی جس نے زہریلا سیب کھا لیا تھا۔۔۔ یہ کہانی حوّا کے جنت میں ممنوعہ شجر کھانے کی طرح تھی۔ خوابیدہ حُسن کا کردار شہزادی آرورا کا نام ''گلاب'' تھا وہ ایک جنگل میں چھُپی تھی اور اُسے بُرائی کی طاقتوں سے محفوظ رکھا جا رہا تھا۔ یہ گویا بچوں کیلئے گریل کی ہی داستان تھی۔ ڈزنی کو اگرچہ کاروباری ادارہ کہا جاتا ہے مگر اِس میں کام کرنے والے اب بھی اپنی تخلیقات میں خُفیہ علامات کو نہایت مہارت سے استعمال کرتے ہیں۔ لینگڈن کے ایک شاگرد نے اُسے لائن کنگ (The Lion King) فلم میں ایک منظر ساکت کر کے دکھایا تھا جس میں فلم کے ایک کردار سمبا کے سر پر اُڑتی دھول سے بنا لفظ (SEX) صاف نظر آ رہا تھا۔ اگرچہ لینگڈن کا خیال تھا کہ یہ اِس فلم پر کام کرنے والے فن کار کی طرف سے ایک مذاق تھا مگر وہ جانتا تھا کہ ڈزنی کی تخلیقات میں علامات کا استعمال محض اتفاق نہیں ہے۔ جب اُس نے پہلی دفعہ فلم ''ایک چھوٹی جل پری'' (The Little Mermaid) دیکھی تھی تو وہ حیران ہوا تھا کہ فلم کے کردار ایریل کے پانی میں بنے ہوئے گھر میں ایک پینٹنگ لگی ہے جو کہ دراصل سترہویں صدی کے ایک فنکار جارج ڈی لاٹور کی پینٹنگ ''پشیمان مگدالہ والی'' (The Penitent Magdalene) تھی۔ یہ پینٹنگ مگدالہ کی مریم کو ایک خراجِ تحسین تھا۔ جب لینگڈن نے ساری فلم دیکھی تو اُس میں کئی خُفیہ علامات موجود تھیں جیسے ایسیس، حوّا، حوت (Pisces) جو کہ مچھلیوں کی دیوی مانی جاتی تھی اور اِس کے علاوہ مگدالہ کی مریم کی کئی علامات۔ جل پری کا نام ایریل دراصل عہدنامہ قدیم (Old Testament) کی کتابِ ایسایا (Book of Isaiah) میں مذکور ایک شہر کا نام تھا، جسے ایک مُقدّس محصور شہر کہا گیا تھا۔ اور اِس کے علاوہ اِس جل پری کے خوبصورت سُرخ بال بھی کوئی اتفاق نہیں تھے۔

ٹیبنگ کی ٹانگوں کی آواز راہداری میں آ رہی تھی، جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو اُسے کے چہرے کے تاثُرات نہایت سخت تھے۔

''رابرٹ تُم میرے ساتھ مُخلص نہیں ہو'' اُس نے سرد لہجے میں کہا۔ ''تُمہیں اپنی وضاحت پیش کرنا ہو گی''۔

☆☆☆☆☆☆☆

''مُجھے شکار بنایا جا رہا ہے، لی'' لینگڈن کا لہجہ پُرسکون تھا۔ ''تُم مُجھے جانتے ہو۔ کیا میں کسی کو قتل کر سکتا ہوں؟''

ٹیبنگ کے لہجے کی سختی برقرار تھی۔ ''تمہارے بارے میں تو ٹی وی پر بھی دکھایا جا رہا ہے کہ تُم مفرور ہو''۔

''ہاں''

''تُم نے مُجھے دھوکہ دیا ہے۔اور یہاں آ کر مُجھے بھی خطرے میں ڈال دیا ہے گریل کے بہانے تُم میرے گھر میں چھُپنے آئے ہوٗ''۔

''میں نے کسی کوقتل نہیں کیا''۔

''یاک سانئرقتل ہو چُکا ہےاور پولیس کے مُطابق تُمہی قاتل ہوٗ''ٹیبنگ کے چہرے پر اُداسی تھی۔''وہ نہایت اچھا آدمی تھا''

''جناب'' ریمی کی آواز ٹیبنگ کے عقب سے سُنائی دی۔وہ راہداری میں کھڑا تھا،اُس نے اپنے ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے تھے۔''کیا میں اِنہیں باہر کارستہ دکھادوں؟''

''یہ کام میں خُود کروں گا''ٹیبنگ کمرے کوعبور کر کے اُس دیوار کی طرف آیا جس میں شیشے کا دروازہ تھا،اُس نے دروازہ کھول ڈالا۔''تُم یہاں سے جاسکتے ہوٗ''۔

سوفی اپنی جگہ ہی کھڑے کھڑے بولی۔''ہمارے پاس پر یوری کے سنگِ کُلید کے بارے میں معلومات ہیں''۔

''یہ تُمہاری ایک اور چال ہے''ٹیبنگ نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔''رابرٹ جانتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی اِس کے کھوج میں گُزاری ہے''

''سوفی سچ بول رہی ہے''لینگڈن بولا۔''اورتُمہارے پاس آنے کی وجہ بھی سنگِ کُلید ہے''۔

''لگتا ہے کہ ہمیں پولیس کواطلاع دینا پڑے گی'' ریمی نے مداخلت کی۔

''لی''لینگڈن نے دبے لہجے میں ٹیبنگ کومُخاطب کیا۔''ہم جانتے ہیں کہ سنگِ کُلید کہاں ہے''۔

یہ سُن کرٹیبنگ کا توازن تھوڑا اگڑ بڑا گیا۔ریمی اب کمرے کے وسط میں آ گیا تھا۔

''چلے جاؤ ورنہ میں زبردستی۔۔۔۔۔''

''ریمی''ٹیبنگ نے ریمی کا جُملہ مکمل نہ ہونے دیا۔''تُم مُجھے موقع دو گے؟''

ریمی وہیں رُک گیا۔''جناب! میں احتجاج کرتا ہوں۔۔یہ دونوں۔۔۔۔''

''میں یہ معاملہ سنبھال سکتا ہوں''ٹیبنگ نے راہداری کی طرف اشارہ کیا۔ریمی چند لمحے ہکا بکا کھڑا رہااور پھر باہر چلا گیا۔ دروازے سے ٹھنڈی ہوااندر آ رہی تھی۔ٹیبنگ ،سوفی اورلینگڈن کی طرف مُڑا مگر اُس کے چہرے پر ابھی بھی شک کے سائے تھے۔

''اب تُم بتادو کہ تُم سنگِ کُلید کے بارے میں کیا جانتے ہو؟''

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیبنگ کے مُطالعے کے کمرے سے باہر،سیلاس اپنے ہاتھ میں پستول تھامے کھڑا،شیشے کے دروازے سے اندر دیکھ رہا تھا۔وہ کُچھ لمحہ پہلے ہی عمارت کا جائزہ لے کر اِس طرف آیا تھا۔اُسے شیشے سے لینگڈن اورسوفی باتیں کرتے نظر آئے تھے۔اِس سے پہلے کے وہ اندر داخل ہونے کی کوشش کرتا،اُس نے دیکھا کہ ایک لنگڑا آدمی بیساکھیوں کے سہارے چلتا ہوا کمرے میں داخل

ہوا ہے۔اُس نے لینگڈن اورسوفی سے بحث شُروع کردی تھی اوراُنہی گھر سے چلے جانے کو کہا تھا۔تب اُس عورت نے سنگِ کُلید کا ذکر کیا اور وہ لنگڑا آدمی تھوڑا دب سا گیا تھا۔اب کمرے کا ماحول ٹھیک ہو گیا تھا وہ سب باتیں کررہے تھے یہاں تک کہ شیشے کا دروازہ بند ہو گیا۔سیلاس اندھیرے سے نکلا،اُس نے شیشے سے اندر جھانکا۔۔سنگِ کُلید یہیں کہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

کمرے کے اندر،لینگڈن ٹیبنگ کی بے چینی محسوس کررہا تھا۔

''گرانڈ ماسٹر''ٹیبنگ سوفی کی طرف دیکھ کر مضحکہ خیز انداز میں بولا۔''یاک سانئر''۔

سوفی نے اُس کی آنکھوں میں موجود حیرت محسوس کرتے ہوئے سرہلا دیا۔

''لیکن تُم لوگوں کو کیسے اِس بات کا علم ہوا؟''

''یاک سانئر میرا نانا تھا''۔

ٹیبنگ یہ الفاظ سُنتے ہی لڑکھڑا سا گیا،وہ لینگڈن کی طرف دیکھ رہا تھا،جس نے اثبات میں سرہلا دیا۔ٹینگ سوفی کی طرف مُڑا۔

''مس نیویو! میں کُچھ کہنے کے قابل نہیں رہا۔اگر یہ بات سچ ہے تو مُجھے تُمہارے اِس ناقابلِ تلافی نُقصان پر شدید افسوس ہے۔ میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ اپنی تحقیق کے حوالے سے میں نے ایک فہرست مُرتب کی تھی جس میں پیرس کے ایسے اشخاص کے نام تھے جو میرے خیال سے پر یوری کی رُکنیت کے قابل تھے۔کئی دوسرے آدمیوں کے ساتھ ساتھ یاک سانئر کا نام بھی اِس فہرست میں ہے۔مگر یہ بات میرے لئے ناقابلِ یقین ہے کہ وہ گرانڈ ماسٹر تھا''۔ٹیبنگ کُچھ دیر کیلئے خاموش ہوا، پھر اُس نے اپنا سرہلایا۔''لیکن یہ پھر بھی ناقابلِ سمجھ نہیں ہے۔اگر تُمہارا نانا گرانڈ ماسٹر تھا،اور اُس نے سنگِ کُلید خود بنایا تھا تو اُس نے اِس بارے میں تُمہیں کیوں بتانے کی کوشش کی۔قیمتی پتھر دراصل اِس تنظیم کے قیمتی خزانے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔بے شک تُم اُس کی نواسی ہی ہو مگر تُمہارا سنگِ کُلید پر کوئی حق نہیں''۔

''سانئر نے مرتے مرتے ہمیں چند اشارے دیئے تھے''۔لینگڈن نے کہا۔''اُس کے پاس وقت نہیں تھا اور نہ کوئی اور راستہ''۔

''اُسے کسی راستے کی ضرورت نہیں تھی''ٹیبنگ نے دلیل دی۔''گرانڈ ماسٹر کے علاوہ تین نائب بھی ہوتے ہیں،جو یہ راز جانتے ہوں گے۔یہی تو اُن کے نظام کی خصوصیت ہے۔سانئر کے مرنے کے بعد اُن میں سے ایک گرانڈ ماسٹر بن جاتا اور یہ راز اُسی طرح محفوظ رہتا''

''میرا خیال ہے کہ آپ نے ٹی وی پر چلنے والی خبریں پوری طرح نہیں دیکھیں'' سوفی بولی۔''میرے نانا کے علاوہ ، پیرس کی مزید تین معروف شخصیات بھی قتل ہو چُکی ہیں۔بالکُل اُسی انداز میں جس طرح میرے نانا کا قتل ہوا۔پولیس کے مُطابق اُن پر تشدد بھی کیا گیا تھا''۔

ٹیبنگ کا مُنہ لٹک گیا تھا۔''اور تُم یہ سوچ رہی ہو کہ۔۔۔۔''

''وہ نائب تھے''لینگڈن نے جُملہ مُکمل کیا۔

''لیکن کیسے؟ قاتل کواُن تمام لوگوں کے بارے میں علم کیسے ہوا؟ میں کئی عشروں سے تحقیق کر رہا ہوں مگر میں پریوری کے کسی رُکن کا نام تک نہیں جانتا۔ یہ بات نا قابلِ فہم ہے کہ گرانڈ ماسٹر اوراُس کے تینوں نائب ایک ہی دِن پُر اسرار طور پر قتل ہو گئے''۔

''مُجھے شک ہے کہ اُن کا سراغ ایک دن کے اندر نہیں لگایا گیا، یہ ایک نہایت ہی عقلمندانہ منصوبے کے تحت ہوا ہے۔ اِس طرح کے منصوبے بڑے بڑے جُرائم پیشہ گروہوں پر قابو پانے کیلئے بنائے جاتے ہیں۔ اگر پولیس کو کسی گروہ کے بارے میں ہلکی سی اطلاع بھی ملتی ہے تو اُس گروہ پر مہینوں نظر رکھی جاتی ہے۔ تمام لوگوں کی شناخت کی جاتی ہے اور پھر پولیس حرکت میں آتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پریوری پر بھی کافی عرصہ نظر رکھی گئی تھی اور پھر یکدم وار کیا گیا''۔

ٹیبنگ سوفی کی اِس بات سے مُطمئن نہیں ہوا تھا۔ ''لیکن تنظیم کے ارکان راز داری کا حلف اُٹھاتے ہیں، اُنہیں تو اِس معاملے میں موت کا خوف بھی نہیں ہوتا''۔

''بالکُل''۔ لینگڈن نے کہا۔ ''مطلب یہ ہے نا کہ اگر اُنہوں نے راز افشاء نہیں کیا اور پھر اُنہیں قتل کر دیا گیا ہو تو؟''

ٹیبنگ نے سانس لی۔ ''تب تو سنگِ کُلید کا راز ہمیشہ کیلئے دفن ہو جائے گا''۔

''اور اِس کے ساتھ ہی ہولی گریل کے پوشیدہ مقام کے بارے میں اشارے بھی''

ٹیبنگ کے جسم میں لرزش سی پیدا ہوئی، یوں لگ رہا تھا کہ لینگڈن کی بات نے اُس پر خاصا اثر ڈالا ہے۔ وہ تھکا تھکا سا نظر آ رہا تھا، یکدم وہ گرنے کے انداز میں کُرسی پر بیٹھ گیا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

سوفی نے اُس کی طرف قدم بڑھائے اور نرم لہجے میں بولی۔ ''اِن حالات میں میرے نانا کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھ۔ تب بالکُل مایوسی کی حالت میں اُنہوں نے کوشش کی کہ یہ راز تنظیم سے باہر کسی قابلِ اعتماد فرد کو مُنتقل کر دیا جائے، اپنے خاندان میں ہی''۔

ٹیبنگ کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ ''لیکن اِس طرح پریوری پر حملہ کرنے والے۔۔۔۔ اور اِس کے بارے میں اِس قدر معلومات رکھنے والے۔۔۔''۔ اُس کے لہجے میں خوف تھا۔ ''یہ صرف ایک ہی طاقت ہو سکتی ہے۔ اِس طرح کا کام صرف پریوری کا سب سے پُرانا دُشمن ہی کر سکتا ہے''۔ ٹیبنگ نے نئے خدشے کا اظہار کیا۔

لینگڈن نے اُسے دیکھا۔ ''چرچ''

''تو اور کون ہو سکتا ہے؟ ویٹیکن تو صدیوں سے ہولی گریل کی تلاش میں ہے''۔

سوفی کے چہرے پر شک کے سائے لہرا رہے تھے۔ ''تُمہارے خیال میں میرے نانا کو ویٹیکن نے قتل کروایا ہے؟''

ٹیبنگ نے جواب دیا۔ ''ایسا پہلی بار نہیں ہوا ہے کہ چرچ نے اپنے بچاؤ کیلئے کسی کو قتل کیا ہو۔ ہولی گریل اور اِس کے ساتھ موجود

دستاویزات میں دھماکہ خیز راز موجود ہے جسے چرچ صدیوں سے تباہ کرنے کے درپے ہے''

لینگڈن کو اِس بارے میں پوری طرح یقین نہیں تھا کہ ویٹیکن ایسا قدم اُٹھا سکتا ہے۔ وہ نئے پوپ اور اُس کے کارڈینلز سے ملا تھا

اور اُسے وہ نہایت پارسا اور روحانی انسان لگے تھے۔ وہ ایسا قدم نہیں اُٹھا سکتے۔ کسی بھی قیمت پر۔

سوفی کے ذہن میں بھی ایسے ہی خیالات تھے۔ ''کیا یہ مُمکن نہیں ہے کہ پریوری کے ارکان کو چرچ کے علاوہ کسی نے قتل کروایا ہو؟ کوئی ایسی طاقت جسے یہ اندازہ نہ ہو کہ ہولی گریل دراصل کیا ہے؟ عیسیٰ کا پیالہ ایک انمول خزانہ ہے۔ ہو سکتا ہے یہ کسی مُہم جو انسان یا گروہ کا کام ہو؟''

''میرا تجربہ کہتا ہے'' ٹیبنگ نے کہا۔ ''کہ انسان کو جس چیز سے خطرہ ہو وہ اُس سے بچنے کی انتہائی کوشش کرتا ہے اِتنی کوشش کہ اپنی خواہشات کو بھول جاتا ہے۔ مُجھے پریوری پر کئے گئے اِس حملے میں بے خوفی نظر آتی ہے''۔

''لی'' لینگڈن بولا'' تُمہارے خیالات میں وزن نہیں۔ عیسائی چرچ بھلا اُن دستاویزات کو تباہ کرنے کیلئے پریوری کے ارکان کو کیوں قتل کرے گا جن دستاویزات کے بارے میں اُس کا یہ خیال ہے کہ یہ من گھڑت اور جھوٹی ہیں''۔

ٹیبنگ ہنس دیا۔ ''ہارورڈ کی تعلیم نے تُمہیں نرم دل بنا دیا ہے رابرٹ۔ یہ بات درست ہے کہ ویٹیکن کے لوگوں کا اعتقاد مضبوط ہے اور اِس کی وجہ سے وہ کوئی بھی طوفان کھڑا کر سکتے ہیں، وہ اِن دستاویزات کو جُھوٹا سمجھتے ہیں مگر باقی دُنیا کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ لوگ جن کو یقین نہیں، وہ لوگ جو دُنیا میں ظلم و ستم ہوتا دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خُدا کہاں ہے؟ وہ جو کہ چرچ کے تنازعات کو اُچھالنے کی کوشش کرتے ہیں، اور چرچ پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ اُن پادریوں کو تحفظ فراہم کیا جاتا ہے جو بچوں کو جنسی طور پر ہراساں کرتے ہیں''۔ ٹیبنگ رُکا۔ ''اگر کوئی مضبوط اور قابلِ اعتبار سائنسی ثبوت چرچ کے سارے عقائد کو غلط ثابت کر دیتا ہے تو کیا ہو گا؟''

لینگڈن نے ٹیبنگ کی بات پر کسی ردِ عمل کا اظہار نہیں کیا۔

''میں تُمہیں بتاتا ہوں کہ اگر یہ دستاویزات سامنے آ گئیں تو کیا ہو گا؟'' ٹیبنگ بولا۔ ''ویٹیکن کے تمام عقائد غلط ثابت ہو جائیں گے اور عیسائی دُنیا کے لوگوں کے دلوں سے چرچ پر ایمان اُٹھ جائے گا''۔

خاموشی کا ایک طویل وقفہ چھا گیا۔ آخر کار سوفی نے اِس وقفے کو توڑا۔ ''لیکن اگر اِس واقعے کا ذمہ دار چرچ ہے تو اُنہوں نے ایسا اب ہی کیوں کیا؟ اتنے سالوں بلکہ صدیوں بعد۔ پریوری نے تو یہ دستاویزات چُھپا کر رکھی ہیں اور فی الحال چرچ کو اِن دستاویزات سے کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ پریوری ابھی اِن دستاویزات کو سامنے نہیں لانا چاہتی''۔

ٹیبنگ لمبی سانس لے کر لینگڈن سے مُخاطب ہوا۔ ''رابرٹ تُم پریوری کے خلاف اُٹھائے گئے آخری قدم کے بارے میں تو واقف ہو نا''

لینگڈن نے چند لمحے سوچ کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میس نیو یو'' ٹیبنگ بولا۔ ''چرچ اور پریوری کے درمیان بہت عرصے سے ایک خاموش ہم آہنگی ہے کہ چرچ پریوری کو نشانہ نہیں بنائے گا اور پریوری بھی دستاویزات پوشیدہ ہی رکھے گی'' وہ رُک کر دوبارہ شُروع ہوا۔ ''لیکن پریوری کے منشور میں ہمیشہ سے یہ بات رہی ہے کہ وقت آنے پر اِن دستاویزات کو سامنے لایا جائے گا۔ ایک خاص وقت پر تنظیم اِن دستاویزات کو

سامنے لانے کی منصوبہ بندی شُروع کر دے گی اور آخر کار یہ دستاویزات سامنے لا کر چرچ کو تباہ و برباد کر دے گی''۔

سوفی نے خاموشی سے ٹیبنگ کو دیکھا۔ اب وہ بھی بیٹھ گئی تھی۔ ''اور تُمہارے خیال میں وہ وقت آ گیا ہے اور چرچ کو بھی یہ بات معلوم ہے؟''

''ایک افواہ''۔ ٹیبنگ بولا۔ ''مگر چرچ کو تشویش لاحق ہے اِس لئے وہ اِن دستاویزات کو برآمد کرنا چاہتا ہے اِس پہلے کہ وقت گُزر جائے''۔

لینگڈن کے خیال میں ٹیبنگ کی بات میں وزن نہیں تھا۔ ''کیا تُم سمجھتے ہو کہ وقت آنے سے پہلے چرچ یہ دستاویزات برآمد کر لے گا؟''

''کیوں نہیں۔۔۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ چرچ پریوری کے ارکان کی شناخت کر چُکا ہے تو اِس بات کا امکان بھی ہے کہ اُسے پریوری کے منصوبے کے مُتعلق علم ہو گیا ہوگا۔ اور اگر اُنہیں علم نہیں بھی ہوا تو ظاہر ہے اُن کے توہمات و خدشات بھی اِس حرکت کا باعث ہو سکتے ہیں''۔

''توہمات؟'' سوفی کا لہجہ سوالیہ تھا۔

''پیشن گوئیوں کے حوالے سے''۔ ٹیبنگ بولا۔ ''ہم اِس وقت ایک بہُت بڑی تبدیل کے زمانے میں زندہ ہیں۔ ہزاریہ (Millennium) پہلے ہی گُزر چُکا ہے، اور اِس کے ساتھ علم النجوم کے حوالے سے مچھلی (Pisces) کا دو ہزار سالہ دور ختم ہو چُکا ہے۔ مچھلی عیسیٰؑ کا نشان ہے۔ علم فلکیات کی علامات کے حوالے سے مچھلی کا نظریہ یہ کہتا ہے کہ اِنسان بڑی طاقتوں کے احکامات پر چلتا ہے کیونکہ وہ کمزور ہے۔ یہ مذہبی سرگرمی کا دور ہے۔ لیکن اب ہم پانی (Aquarius) کے دور میں داخل ہو چُکے ہیں جس میں انسان سچ جان جائے گا اور خود سوچنے سمجھنے کے قابل ہو جائے گا۔ یہ نظریاتی تبدیل بہت بڑی اور اہمیت کی حامل ہے، اور ابھی وقوع پذیر ہے''۔

لینگڈن پر ایک لرزہ سا طاری ہو گیا تھا۔ علم النجوم کے حوالے سے کی گئی پیشن گوئیوں پر اُس کا اعتقاد نہیں تھا مگر وہ جانتا تھا کہ چرچ میں بہت سے ایسے عناصر موجود ہیں جو کہ اِن پیشن گوئیوں پر یقین رکھتے ہیں۔ ''چرچ اِسے تبدیلی کا زمانہ کہتا ہے، آخری دن (End of Days)۔

سوفی کے تاثُرات عجیب تھے۔ ''کیا یہ قیامت کے بارے میں ہے؟ آخری وقت؟ (The Apocalypse)''۔

''نہیں''۔ لینگڈن نے جواب دیا۔ ''یہ ایک غلط فہمی عام ہے۔ آخری زمانے کا ذکر دُنیا کے کئی مذاہب میں موجود ہے۔ لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دُنیا ختم ہو جائے گی، اِس کا مطلب موجودہ زمانے یعنی مچھلی کے دور کا اختتام ہے جو کہ عیسیٰؑ کی پیدائش کے ساتھ شُروع ہوا تھا اور دو ہزار سال پر محیط تھا۔ یہ ہزاریہ ختم ہونے پر وہ دور ختم ہو چُکا ہے اور اب ہم پانی کے دور میں ہیں اور آخری زمانہ آ گیا ہے''۔

''گریل کے بہُت سارے مئورخین کو یہ یقین ہے کہ اگر پریوری نے اپنی خُفیہ دستاویزات کو سامنے لانے کیلئے کسی وقت کا

انتخاب کیا ہوگا تو وہ یہی وقت ہوگا۔ بہت سارے محققین جن میں میں خود بھی شامل ہوں اِس توقع میں تھے اِس ہزاریے کے اختتام پر پریوری اپنی دستاویزات شائع کر دے گی مگر ایسا نہیں ہوا۔ دراصل عیسوی کیلنڈر علم النجوم کی نشانیوں سے مُکمل ہم آہنگی نہیں رکھتا، شاید یہی وجہ ہے کہ اِس پیشن گوئی میں کوئی خامی رہ گئی ہو۔ ہوسکتا ہے کہ چرچ کو پریوری کے اندر سے کوئی معلومات ملی ہوں کہ وقت نزدیک آ رہا ہے، یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چرچ صرف علم النجوم کے حوالے سے کی گئی پیشن گوئیوں کی وجہ سے پریشانی کا شکار ہو۔ خیر جو بھی ہے، یہ بات فضول ہے۔ اِن دونوں میں سے کوئی بھی نظریہ چرچ کی تشویش کا باعث ہوسکتا ہے جس وجہ سے چرچ نے پریوری کے خلاف قدم اُٹھایا ہے''۔ ٹیبنگ کہتے کہتے رُکا اور سانس لے کر بولا۔ ''یقین کرو، اگر چرچ نے ہولی گریل کا سُراغ لگا لیا تو وہ اِسے تباہ کر دے گا۔ دستاویزات اور مگدالہ کی مریم کا تابوت بھی، تمام شواہد ضائع ہو جائیں گے اور آخر کار چرچ صدیوں پرانی جنگ جیت جائے گا۔ تاریخ ہمیشہ کیلئے مٹ جائے گی''۔

آہستگی سے سوفی نے اپنی جیب سے صلیبی چابی نکال کر ٹیبنگ کے سامنے لہرائی۔

''میرے خُدایا۔۔ یہ تو پریوری کی مہر ہے، یہ تُمہیں کہاں سے ملی؟'' ٹیبنگ نے حیرانی سے چابی تھامتے ہوئے کہا۔

''مرنے سے پہلے میرے نانا نے میرے لئے یہ چابی چھوڑی تھی''۔

ٹیبنگ کی اُنگلیاں چابی پر حرکت کر رہی تھیں۔ ''کیا یہ کسی گرجے کی چابی ہے؟''

سوفی نے ایک لمبی سانس لی۔ ''اِسی چابی کی مدد سے ہم سنگِ کُلید تک پہنچے ہیں''۔

ٹیبنگ کی آنکھیں سوفی کے چہرے پر جم گئیں، اُس کا مُنہ حیرت سے کھُلا رہ گیا تھا۔ ''نامُمکن! میں نے فرانس کے تمام چرچ چھان مارے ہیں۔ ایسا کونسا گرجا ہے جسے میں نے نہ چھانا ہو؟''

''یہ کسی گرجے کی چابی نہیں' سوفی نے کہا۔ ''سوئس ڈیپازٹری بنک کی چابی ہے''۔

ٹیبنگ کے چہرے پر جوش کے آثار غائب ہو گئے تھے۔ ''کیا سنگِ کُلید کسی بینک میں محفوظ ہے؟''

''بینک کے نہایت محفوظ لاکر میں' لینگڈن نے بتایا۔

''بینک کے لاکر میں؟'' ٹیبنگ نے اپنا سر تیزی سے دائیں بائیں ہلایا، جیسے وہ اُسے یقین نہ ہو۔ ''یہ نامُمکن ہے، سنگِ کُلید تو کِسی گُلاب کے پھول کے نیچے محفوظ ہے''۔

''ایسا ہی ہے' لینگڈن بولا۔ ''یہ گُلاب کی لکڑی سے بنے ڈبے میں محفوظ ہے جس پر پانچ پتیوں والا گُلاب بھی بنا ہوا ہے''۔

ٹیبنگ ہکا بکا تھا۔ ''تُم نے سنگِ کُلید دیکھا ہے؟''

سوفی نے سر ہلایا۔ ''ہاں ہم بینک گئے تھے''۔

ٹیبنگ کھڑا ہوا گیا، وہ آہستگی سے چلتا ہوا سوفی اور لینگڈن کے پاس آیا، اُس کی آنکھوں میں خوف تھا۔ ''میرے دوستو، ہمیں کُچھ کرنا چاہیئے۔ سنگِ کُلید خطرے میں ہے! اِس کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ کیا پتہ کوئی دوسری چابی بھی ہے جو کہ کسی مقتول نائب کے پاس موجود ہو؟ اگر چرچ کے کارندے بینک تک پہنچ گئے تو۔۔۔۔''

''وہ اب دیر کر چُکے ہیں'' سوفی نے کہا۔ ''سنگِ کُلید اب وہاں نہیں ہے''۔

''کیا؟ تُم نے سنگِ کُلید وہاں سے نکال لیا ہے؟''

''پریشان مت ہو'' لینگڈن بولا۔ ''وہ محفوظ ہے''۔

''اور مجھے اُمید ہے کہ تُم نے اِس کی حفاظت کا بندوبست اچھی طرح سے کیا ہوگا''

''دراصل'' لینگڈن اپنی مُسکراہٹ چھُپاتے ہوئے بولا۔ ''اِس کا دارومدار اِس بات پر ہے کہ تُم صوفے سے نیچے کب صفائی کرو گے؟''

☆☆☆☆☆☆☆

شاتیو ولاتے کے باہر ہوا تیز ہوا میں سیلاس کی پوشاک لہرا رہی تھی۔ وہ کھڑکی کے قریب ہو گیا۔ اگرچہ وہ تمام گُفتگو نہیں سُن سکا تھا مگر اِس گفتگو میں سنگِ کُلید کا لفظ کئی دفعہ استعمال ہوا تھا۔

لگتا ہے کہ سنگِ کُلید ان کے پاس ہی ہے۔

معلم کے الفاظ اُس کے دماغ میں ابھی تک گونج رہے تھے۔ شاتیو ولاتے میں داخل ہو جاؤ، سنگِ کُلید حاصل کرو، مگر کسی کو نُقصان مت پہنچانا۔ اب لینگڈن اور اُس کے ساتھی دوسرے کمرے کی طرف جا رہے تھے، کمرے کی روشنیاں بند ہو گئیں۔ سیلاس ایک چیتے کی طرح محسوس کر رہا تھا جو کہ اپنے شکار پر جھپٹنے سے پہلے تیاری کرتا ہے۔ وہ شیشے کے دروازے کی طرف رینگا، جو کہ اندر سے بند نہیں تھا، اُس نے نہایت آہستگی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر بند کر دیا۔ اُسے دوسرے کمرے سے دبی دبی آوازیں سُنائی دے رہی تھیں۔ سیلاس نے اپنی پوشاک کی جیب سے پستول نکال کر اُس کا سیفٹی کیچ ہٹا لیا، اب وہ راہداری کی طرف بڑھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لیفٹیننٹ کولیٹ ٹیبنگ کے محل کے باہر راستے میں اکیلا کھڑا محل کی شاندار عمارت دیکھ رہا تھا۔ واقعی سوفی اور لینگڈن نے چھُپنے کیلئے اچھی جگہ کا انتخاب کیا تھا۔ اُس نے اپنے ایجنٹوں کو جنگلوں سے پھلانگتے دیکھا۔ بس اب چند منٹ میں سوفی اور لینگڈن ہتھکڑیوں میں ہوں گے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ لینگڈن کو اندازہ بھی نہیں ہوگا کہ پولیس یہاں پہنچ چُکی ہے۔ وہ فاش کو کال کرنے ہی لگا تھا کہ اُس کا موبائل بول پڑا۔ فاش اپنی غیر موجودگی میں پیش آنے والے حالات پر خاصا چڑچڑا ہو رہا تھا۔

''کسی نے مُجھے بتایا کیوں نہیں کہ ہمیں لینگڈن کا سُراغ مل گیا ہے؟''

''آپ فون کال پر تھے اور۔۔۔''

''تُم اِس وقت کہاں موجود ہو؟'' فاش نے کولیٹ کی بات بیچ میں ہی کاٹ ڈالی۔

کولیٹ نے پتہ دُہرا دیا۔ ''محل کا مالک ٹیبنگ نام کا ایک برطانوی ہے۔ لینگڈن نے یہاں آنے سے پہلے کافی سفر کیا ہے اور بکتر بند ٹرک بھی یہیں کھڑا ہے۔ مگر ایسا معلوم نہیں لگ رہا کہ وہ زبردستی محل میں داخل ہوئے ہیں، لگتا ہے کہ ٹیبنگ سے اُس کے

تعلقات ہیں''۔

''میں آ رہا ہوں'' فاشے بولا۔ ''ابھی کوئی قدم مت اُٹھانا۔ میں خود اِس معاملے کی نگرانی کروں گا''۔

کولیٹ کا مُنہ لٹک گیا تھا۔ ''مگر آپ کو آنے میں وقت لگ جائے گا!۔ ہم محل کو گھیرے چُکے ہیں۔ ہمارے پاس کافی اسلحہ بھی موجود ہے''۔

''میرا انتظار کرو''۔

''کیپٹن، اگر لینگڈن نے یہاں کسی کو یرغمال بنا رکھا ہو تو؟ اگر اُسے معلوم ہو گیا کہ ہم یہاں ہیں تو وہ فرار ہو سکتا ہے۔ ہمیں ابھی قدم اُٹھا لینا چاہئیے۔ میرے آدمی اپنی اپنی جگہیں سنبھال چُکے ہیں''۔

''لیفٹیننٹ کولیٹ، تُم میرا انتظار کرو۔ یہ میرا حُکم ہے'' فاشے نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

کولیٹ ہکا بکا کھڑا رہ گیا۔ فاشے مُجھے انتظار کرنے کو کیوں کہہ رہا ہے؟ کولیٹ اِس کا جواب بھی جانتا تھا۔ فاشے اگرچہ اپنی فطرت کی کی وجہ سے جانا جاتا تھا، مگر وہ اپنے غرور کی وجہ سے بدنام بھی بہت تھا۔ وہ اِس گرفتاری کا اعزاز خود حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لینگڈن کو گرفتار کر کے اُسے ٹی وی کی سکرین پر پیش کر کے فاشے فرانس بھر میں مقبول ہونا چاہتا تھا۔ کولیٹ کا کام صرف اتنا تھا کہ وہ انتظار کرے، فاشے آئے گا اور میدان مار لے گا۔

وہیں کھڑے کھڑے، اُس نے اِس بات کی دوسری ممکنہ توضیح بھی سوچی۔ کم نُقصان۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے کسی مفرور کو گرفتار کرنے میں تبھی ہچکچاتے ہیں جب اُنہیں مفرور کے بارے میں پورا یقین نہیں ہوتا کہ وہ جُرم میں مُلوث ہے۔ کیا فاشے لینگڈن کے بارے میں مشکوک ہے؟ یہ سوچ ہی خوفناک تھی۔ فاشے نے آج رات لینگڈن کو گرفتار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ اُس نے ہر ذریعہ استعمال کیا تھا، ٹی وی، انٹرپول، اگر لینگڈن مُجرم نہیں ہے تو پھر فاشے کے بُرے دِن آنے والے تھے۔ ایک امریکی پروفیسر کو گرفتار کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا کجا یہ کہ وہ بے گُناہ ثابت ہو جائے۔ یہ ممُکن تھا کہ فاش نے اپنی غلطی کا احساس کر کے کولیٹ کو انتظار کا کہا ہو۔

اِس کے علاوہ اگر لینگڈن قاتل تھا تو مقتول کی نواسی نے اُسے فرار کیوں ہونے دیا۔ یہ تبھی ممُکن تھا کہ سوفی کی پاس لینگڈن کی بے گُناہی کا ثبوت ہو۔ فاشے نے سوفی کی عجیب وغریب روّیے کی بھی عجیب وغریب وضاحتیں پیش کی تھیں۔ اُس کے خیال میں سوفی اور لینگڈن کے درمیان معاشقہ چل رہا تھا، سوفی سانئرَ کی وراثت کی تنہا وارث تھی اِس لئے اُس نے یہ ساری وراثت حاصل کرنے کیلئے سانئرَ کو لینگڈن کے ذریعے قتل کروایا تھا۔ کولیٹ کی غیر یقینی عروج پر تھی، اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر ہو کیا رہا ہے؟ اُس کے خیال میں سوفی ایسے کردار کی حامل عورت نہیں تھی اور نہ ہی کبھی اُس نے سوفی میں کوئی ایسی بات محسوس کی تھی کہ وہ دولت کیلئے کسی کو قتل کر سکتی ہے کجا کہ وہ اُس کا نانا ہو۔

''لیفٹیننٹ'' ایک ایجنٹ دور سے دوڑتا ہوا کولیٹ کے پاس آ کر رُکا۔ ''ہمیں یہاں ایک کار بھی نظر آئی ہے''۔

کولیٹ ایجنٹ کے پیچھے چل پڑا۔ راستے سے قریباً پچاس گز کے فاصلے پر جھاڑیوں میں چھپی ہوئی سیاہ رنگ کی آڈی گاڑی پر

رینٹل کمپنی کی تختی لگی ہوئی تھی۔کولیٹ نے بونٹ کے پر ہاتھ رکھا، یہ ابھی تک گرم تھا۔
''یہ گاڑی کِس کی ہوسکتی ہے؟'' کولیٹ بولا۔''رینٹل کمپنی کوفون کر کے پتہ کرو، کہیں یہ گاڑی چوری تونہیں ہوئی''۔
''ٹھیک ہے جناب''
ایک اور ایجنٹ نے کولیٹ کو اشارہ کر کے دور ایک جنگلے کی طرف دیکھنے کوکہا۔''لیفٹیننٹ، زرا ادھر بھی دیکھیں،۔اُس نے کولیٹ کو دوربین پکڑائی، یہ نائٹ ویژن دوربین تھی۔کولیٹ نے دوربین آنکھوں کے ساتھ لگا کر اُس کا عدسہ ٹھیک کرنا شُروع کیا۔ یہاں تک کہ اُسے دور سبز سائے صاف نظر آنا شُروع ہو گئے۔اُسے راستہ مُڑتا ہوا نظر آ رہا تھا اور درختوں کی کنج میں، ایک بکتر بند ٹرک کھڑا تھا۔کولیٹ کو یاد آیا کہ ایسا ہی ایک ٹرک بینک سے نکلا تھا جسے اُس نے ڈرائیور سے پوچھ گچھ کے بعد جانے دیا تھا۔ اُس نے دُعا کی کہ یہ صرف اتفّاق ہی ہو، مگر وہ جانتا تھا کہ یہ کوئی اتفُاق نہیں ہے۔
''ایجنٹ بولا۔''لینگڈن اور نیویو اِسی ٹرک میں فرار ہوئے تھے''
کولیٹ گُنگ تھا۔اُسے یاد تھا کہ اُس نے بینک سے باہر نا کے پر ٹرک روکا تھا، رولیکس گھڑی، نا کے سے نکلنے کی بے صبری، کولیٹ نے تو ٹرک کے پچھلے حصے کی تلاشی ہی نہیں لی تھی۔کولیٹ جان گیا تھا کہ بینک والوں جھوٹ بولا تھا اور سوفی اور لینگڈن کو فرار میں مدد دی تھی۔لیکن ایسا کس نے کیا اور کیوں؟ کولیٹ سوچ رہا تھا کہ کیا یہی وجہ تو نہیں جس کی وجہ سے فاش نے اُسے کوئی قدم اُٹھانے سے روکا ہے۔ ہوسکتا ہے فاش کو اطلاع ملی ہو کہ معاملے میں مزید لوگ بھی مُلوّث ہیں۔اور اگر لینگڈن اور سوفی اِس ٹرک میں آئے تو پھر آڈی کس کی ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆

چارٹرڈ طیارہ بحیرہ طائرینیا کے اوپر اُڑ رہا تھا، طیارے کا رُخ شمال کی طرف تھا۔آسمان پُرسکون تھا مگر ارنگروسا نے گرم بیگ تھاما ہوا تھا۔اُسے پتہ تھا کہ کسی بھی وقت اُس کی طبیعت خراب ہوسکتی ہے۔ پیرس میں اُس کا رابطہ تو ہوا تھا مگر وہاں پیش آنے والے واقعات غیر مُتوقع تھے۔وہ طیارے کے کیبن میں اکیلا تھا۔اُس نے اپنی اُنگلیوں میں پہنی ہوئی سونے کی انگوٹھی پر اُنگلی رگڑ کر اپنی بے چینی دُور کرنے کی کوشش کی۔اُس کے دماغ میں خدشات کا سمندر موجزن تھا۔پیرس کے واقعات نے اُسے شدید پریشان کر ڈالا تھا۔اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے ارنگروسا نے دُعا کی کہ بیزو فاش تمام معاملات سنبھال لے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیبنگ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا، اُس کی گود میں لکڑی کا ڈبہ تھا جس کے شاندار ڈیزائن کو دیکھ کر وہ بہت مُتاثر ہوا تھا۔آج کی رات اُس کی زندگی کی سب سے عجیب ترین اور افسانوی رات تھی۔
''اِس کا ڈھکن کھولیں'' سوفی نے دبے لہجے میں ٹیبنگ سے کہا، لینگڈن بھی اُس کے ساتھ کھڑا تھا۔
ٹیبنگ مُسکرایا۔وہ جلدی میں نہیں تھا۔اُس نے پچھلا سارا عشرہ اِس کی تلاش میں گُزارا تھا اور اب وہ اِس وقت پوری طرح لُطف اندوز ہونا چاہتا تھا۔اُسے محسوس ہوا کہ وہ احمق ہے، ایک عرصے تک اُس نے فرانس کے تمام گرجے کھنگالے تھے، خصوصی طور پر

کئی گرجے دیکھنے کیلئے اُس نے نذرانے دیئے تھے، سینکڑوں محرابوں کا جائزہ لیا تھا، مگر وہ ناکام رہا تھا۔
اُس نے آہستگی سے ڈبہ کھولنا شُروع کیا۔جب اُس کی نظر اندر پڑے سائلنڈر پر پڑی تو اُسے پتہ تھا کہ یہی سنگِ کُلید ہے، اُس نے سائلنڈر کو نہایت غور سے دیکھا۔
''اِس کا خاکہ ڈاونچی کی ڈائریوں سے لیا گیا ہے'' سوفی بولی۔''یہ بنانا میرے نانا کا مشغلہ تھا''۔
بلاشُبہ، ٹیبنگ کو بھی اِس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کیونکہ اُس نے بھی یہ خاکے دیکھ رکھے تھے۔ہولی گریل کے پوشیدہ مقام کا پتہ سنگِ کُلید کے اندر ہے۔ٹیبنگ نے بھاری سائلنڈر اُٹھا کر ڈبے سے نکال لیا۔اگرچہ اُسے معلوم نہیں تھا کہ سائلنڈر کیسے کُھلے گا مگر وہ محسوس کر رہا تھا کہ اُس کی منزل اِسی میں ہے۔پچھلے چند سال کے دوران اپنی ہر ناکامی پر وہ سوچتا رہا تھا کہ اُس کی منزل نہ جانے کتنی دور ہے۔اب اُس کے شُبہات ہمیشہ کیلئے دور ہو گئے تھے۔اُسے اپنے دماغ میں قدیم الفاظ سُنائی دے رہے تھے۔۔۔
''تُم گریل کو نہیں ڈھونڈ سکتے۔گریل تُمہیں ڈھونڈے گی''
اور آج کی رات حیران کُن طور پر، ہولی گریل خود اُس کے گھر آ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی اور ٹیبنگ سائلنڈر پر غور کر رہے تھے، سوفی ٹیبنگ کو بتا رہی تھی کہ اِس کے اندر سرکہ موجود ہے اور کوڈ کے بغیر کھولنے کی کوشش کی جائے تو کیا نُقصان ہوسکتا ہے۔لینگڈن سائلنڈر والا ڈبہ اُٹھا کر کمرے کے دوسرے حصے میں پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھ گیا۔کمرے کا وہ حصہ کافی روشن تھا اور لینگڈن لکڑی کے ڈبے کا تفصیلی جائزہ لینا چاہتا تھا۔ٹیبنگ نے ابھی کُچھ ایسا کہا تھا جو کہ لینگڈن کے دماغ میں پھنس کر رہ گیا تھا۔
گریل کی کُنجی گُلاب کے پھول کے نشان کے نیچے ہے۔
لینگڈن نے ڈبہ اُٹھا کر روشنی میں لایا اور بغور اِس کا جائزہ لینے لگا۔اگرچہ اُس کی دلچسپی کا لکڑی اور فرنیچر سے نہیں تھی اور وہ بہت کم اِس بارے میں جانتا تھا لیکن اُسے میڈرڈ میں ایک مشہور خانقاہ یاد آ گئی جس کی چھت پر ٹائلیں لگی ہوئی تھیں۔اُس خانقاہ کی تعمیر کے تین سو سال بعد چھت کی ٹائلیں گرنا شُروع ہو گئیں تھیں اور اُن میں سے پُرانی دستاویزات نکلی تھیں۔اُس نے ایک ڈبے پر بنے ہوئے گُلاب کو دیکھا۔
گُلاب کے نیچے۔
راز۔
راہداری میں ہونے والے ہلکے سے جھُماکے نے لینگڈن کو پیچھے مُڑ کر دیکھنے پر مجبور کر دیا۔وہاں اُسے اندھیرے کے علاوہ کُچھ نظر نہیں آیا۔لگتا تھا کہ ٹیبنگ کا مُلازم راہداری سے گُزرا ہے۔وہ دوبارہ ڈبے میں مشغول ہو گیا۔اُس نے اپنی اُنگلیاں گُلاب کی نرم سی تصویر پر جمائیں، وہ سوچ رہا تھا کہ اِس کندھے ہوئے گُلاب کو کسی طرح نکال ڈالے، مگر یہ نہایت مہارت سے بنایا گیا

تھا۔اُس نے ڈبہ کھول کر ڈھکن کے اندر والی مُلائم جگہ پر غور کرنا شُروع کیا۔اُسے ایسے لگا کہ ڈھکن کے اندر گُلاب کی کُندہ کاری کے عقب میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہے۔اُس نے ڈھکن بند کر کے ایک بار پھر پھول کو دیکھا۔وہاں کوئی سوراخ نہیں تھا۔اُس نے ڈبہ میز پر رکھ دیا اور گھوم کر کمرے پر نگاہ دوڑائی،ایک جگہ کتابوں کی الماری کے اوپر اُسے کاغذوں کا دستہ پڑا دکھائی دیا۔وہ الماری کی طرف بڑھ گیا،اُس نے دستہ اُٹھا کر دیکھا اور مُسکرا دیا۔اُس کی توقع کے مُطابق دستے پر کلپ موجود تھا۔اُس نے کلپ اُتارا اور میز پر پڑے ڈبے کی طرف بڑھ گیا۔ڈبہ کھول کر اُس نے ڈھکن کی نچلی جگہ کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لیا اور پھر نہایت احتیاط سے اُس نے کلپ کو سیدھا کرنا شُروع کر دیا۔کلپ کو کم از کم چھ انچ سیدھا کر کے اُس نے نہایت آرام سے سوراخ میں ڈال کر آہستگی سے کلپ کو دبانا شُروع کر دیا۔اُسے میز پر کوئی چیز گرنے کی آواز سُنائی دی۔لینگڈن نے ڈبہ بند کر کے دیکھا۔یہ لکڑی کا ایک چھوٹا سا ٹُکڑا تھا ویسا ہی جیسا کہ معمّوں (Puzzle) میں ہوتا ہے۔اُس نے ٹُکڑا اُٹھا کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔لکڑی کے ڈبے پر بنا پھول ہی باہر آ گرا تھا۔لینگڈن نے ڈھکن کو دیکھا جہاں سے پھول گرا تھا۔وہاں نہایت خوبصورت لکھائی میں چار سطریں لکھی ہوئی تھیں مگر زبان نامانوس تھی۔زبان کے حروف کافی حد تک سیمیٹک تھے۔وہ حیران تھا کہ اِس کے باوجود وہ زبان کی شناخت کیوں نہیں کر پا رہا؟۔اچانک اُسے اپنے عقب میں حرکت محسوس ہوئی۔اور پھر اُسے ایسے لگا جیسے اُس کی کھوپڑی کے پچھلے حصے پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔اُسے اپنی آنکھوں کے سامنے تارے ناچتے محسوس ہوئے۔وہ گھٹنوں کے بل جھُکا اور یکدم گر گیا اب وہ پُشت کے بل فرش پر پڑا ہوا تھا۔اُس نے دیکھا کہ زرد رنگ کا ایک بھوت نما انسان پستول ہاتھ میں لئے اُس پر جھُکا ہوا تھا۔تب اچانک اُس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانا شُروع ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

(66)

سوفی اگرچہ قانون نافذ کرنے والے ادارے کی مُلازم تھی مگر آج تک اُس پر کسی نے پستول نہیں تانا تھا اور نا قابلِ تصور بات یہ تھی کہ اُس پر پستول تانے ہوئے آدمی کا جسم سفید اور بھاری تھا جس کے بال لمبے اور سفید تھے۔وہ اپنی جُنونی سُرخ آنکھوں سے سوفی کو گھور رہا تھا وہ اُونی پوشک میں ملبوس تھا اور اُس کی کمر رسی سے بندھی ہوئی تھی۔سوفی کو کُچھ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کون ہے مگر اب اُسے یقین ہو چلا تھا کہ اِس سارے قصے کے میں چرچ مُلوّث ہے۔

''تُم جانتی ہو کہ میرا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟'' سوفی کو اُس کی آواز کھوکھلی سی محسوس ہوئی۔وہ اور ٹیبنگ صوفے پر بازو اوپر کئے بیٹھے تھے اور لینگڈن فرش پر پڑا کراہ رہا تھا۔سیلاس کی نظریں ٹیبنگ کی گود میں پڑے سائنڈر پر جم گئیں۔

''تُم اِسے کبھی کھول نہیں سکو گے'' ٹیبنگ کا لہجہ فیصلہ کُن تھا۔

''میرا مُعلّم بہت دانا ہے'' سیلاس نے آہستگی سے قدم اُٹھائے۔وہ پستول کی نال کبھی ٹیبنگ اور کبھی صوفی کی طرف کر رہا تھا۔

سوفی سوچ رہی تھی کہ ٹیبنگ کا ملازم جانے کہاں رہ گیا ہے؟ کیا اُس نے لینگڈن کے گرنے کی آواز بھی نہیں سُنی ؟

''تُمہارا معلّم کون ہے؟'' ٹینگ کا لہجہ استہفامیہ تھا۔''ہوسکتا ہے ہم کوئی سودا کر لیں''۔

''گریل ایک انمول چیز ہے'' سیلاس مزید قریب ہو گیا تھا۔

''تُمہارا خون بہہ رہا ہے'' ٹیبنگ نے پُرسکون لہجے میں سیلاس کے ٹخنوں کی طرف اشارہ کیا۔''تُم لنگڑا کیوں رہے ہو؟''

''لنگڑے تو تُم بھی ہو'' سیلاس نے ٹیبنگ کی بیساکھیوں کی طرف اشارہ کیا۔''اب سنگِ کُلید مُجھے دے دو''۔

''تُم سنگِ کُلید کے بارے میں جانتے ہو؟'' ٹیبنگ کے لہجے میں حیرت تھی۔

''تُمہیں اِس سے غرض نہیں ہونی چاہئیے،آہستگی سے کھڑے ہو جاؤ اور یہ میرے حوالے کر دو''۔

''میرے لئے کھڑا ہونا مُشکل ہے''

''اِسی لئے تُمہیں کہا ہے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تُم تیزی دکھاؤ''۔

ٹیبنگ نے بائیں ہاتھ میں سائنڈر اُٹھا کر دایاں ہاتھ بیساکھی کی طرف بڑھایا۔وہ ذرا سی کوشش کر کے اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا مگر اُسے سائنڈر بھاری لگ رہا تھا۔سیلاس تھوڑا اور نزدیک آ چُکا تھا،اُس کے پستول کا رُخ ٹیبنگ کی کھوپڑی کی طرف تھا۔ایک طرف سوفی بے یار و مددگار بیٹھی سائنڈر اجنبی ہاتھوں میں جاتا دیکھ رہی تھی۔

قابل لوگوں کو بس خُدا ہی جانتا ہے۔سیلاس نے سوچا۔

''یہ بُہت بھاری ہے'' ٹیبنگ نے کہا۔''اُس کا بازو سائنڈر کے وزن کی وجہ سے لرز رہا تھا،جلد پکڑو ورنہ یہ گر جائے گا''۔وہ اب ڈگمگا رہا تھا۔اِسی دوران وہ اپنا توازن کھو بیٹھا اور بیساکھی اُس کے ہاتھ سے گر گئی۔اب وہ پنڈولم کی طرح دائیں بائیں جھول رہا تھا۔

''نہیں'' سیلاس سائنڈر کو بچانے کیلئے آگے بڑھا،اِسی لمحے پستول کا رُخ دوسری طرف ہو گیا۔ٹیبنگ اپنے دائیں طرف صوفے پر گر گیا اور سائنڈر صوفے پر جا گرا۔اِسی وقت اُس کی بیساکھی جو اُس کے ہاتھ سے نکل چُکی تھی سیلاس کی ٹانگوں پر آ کر بجی۔سیلاس کے جسم میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی۔بیساکھی سیدھی اُس کی ران پر اُس جگہ آ کر لگی تھی جہاں اُس نے خارزار بیلٹ باندھ رکھی تھی۔اُس کا جسم گھٹ سا گیا اور وہ نیچے جا گرا۔خارزار بیلٹ اُس کے گوشت میں مزید پیوست ہو گیا تھا۔اُس کے مُنہ سے دبی دبی چیخ نکل گئی اور اِس کے ساتھ ہی اُس کے پستول سے شُعلہ نکلا،ایک جھما کا ہوا اور پستول سے نکلنے والی گولی فرش میں پیوست ہو گئی۔مگر اِس سے پہلے کہ وہ پستول سیدھا کر کے دوبارہ گولی چلانے کی کوشش کرتا سوفی کی ٹانگ سیلاس کے جبڑوں پر پڑی۔

محل سے باہر،کولیٹ کو گولی چلنے کی آواز سُنائی دی۔اُس کے چہرے پر پریشانی طاری ہو گئی تھی۔فاش ابھی تک نہیں پہنچا تھا اور اِس دوران کولیٹ،لینگڈن کو گرفتار کرنے کی ساری اُمید کھو چُکا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اگر فاش کی انا کی وجہ سے اُسے انکوائری بورڈ کے سامنے پیش ہونا پڑا تو اُس کا کیریر ختم ہو سکتا ہے۔محل کے اندر اسلحہ استعمال ہو رہا تھا اور تُم یہاں آرام سے کھڑے فاش کا انتظار کر رہے تھے؟

کولیٹ جانتا تھا کہ خاموشی سے حرکت میں آنے کا موقع وہ پہلے ہی کھو چُکا ہے اب اگر اُس نے بروقت کاروائی نہ کی تو شاید صُبح

وہ نوکری سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے۔اُس نے محل کا فولادی دروازہ دیکھا اور آواز لگائی۔

''دروازہ توڑ ڈالو''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کے دماغ پر شدید دھند چھائی ہوئی تھی، اُسے دور کہیں گولی چلنے کی آواز کے ساتھ ایک دردناک چیخ بھی سُنائی دی۔ وہ سوچ کر رہ گیا کہ کیا یہ اُس کی اپنی آواز تو نہیں؟ اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ اُس کی کھوپڑی پر کوئی آہستہ آہستہ ہتھوڑے مار رہا ہے۔ اُسے پاس ہی باتوں کی آواز بھی سُنائی دی۔

''تُم کہاں دفعہ ہو گئے تھے''ٹیبنگ اپنے مُلازم پر غُرّا رہا تھا۔

''کیا ہوا؟ اوہ میرے خُدایا! یہ کون ہے؟ میں پولیس کو بُلاتا ہوں'' ریمی ہکلا رہا تھا۔

''بیوقوفی مت کرو''ٹیبنگ کا لہجہ بدستور تند تھا۔''پولیس کی کوئی ضرورت نہیں، کوئی رسّی لاؤ جس سے ہم اِس درندے کو باندھ سکیں''۔

''کُچھ برف بھی لیتے آنا'' سوفی کی آواز سُنائی دی۔

لینگڈن کے حواس اُس کا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔ آوازیں، حرکات، پھر اُسے لگا کہ وہ صوفے پر بیٹھا ہوا ہے۔ سوفی اُس کے سر پر برف رکھے ہوئے تھی۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے سے دھند چھٹنا شُروع ہو گئی تھی۔ اُس کی نظریں سامنے فرش پر پڑے ہوئے جسم پر مرکُوز ہو گئیں۔ اُسے یوں لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔ سفید اور بھاری جسم والا وہ آدمی ڈکٹ ٹیپ سے بندھا پڑا تھا اور اُس کی تھوڑی سے خون بہہ رہا تھا۔ اُس کی پوشاک بھی رانوں کی جگہ سے خون آلود تھی۔

لینگڈن سوفی کی طرف مُڑا۔''یہ کون ہے؟ اور یہاں کیسے پہنچا؟''

''تُمھاری جان ایک نائٹ نے بچائی ہے جس کی تلوار ACNE Orthopedic کی بنی ہوئی ہے''ٹیبنگ نے لینگڈن پر جھک کر کہا۔

''ہوں''لینگڈن نے کراہتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھنے کی ناکام کوشش کی۔ وہ سوفی کے ہاتھوں کی لرزش محسوس کر رہا تھا جو نہایت نرمی سے اُس کی مالش کر رہی تھی۔

''ابھی کُچھ دیر لیٹے رہو''۔اُس نے لینگڈن کو کہا۔

''میں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ میری معذوری بھی فائدہ مند ہے''ٹیبنگ مُسکرایا، اور لینگڈن اُسے خاموشی سے دیکھتا رہ گیا۔

''اُس نے خارزار بیلٹ پہنا ہوا تھا''ٹیبنگ نے کہا۔''میں نے اِس کی رانوں سے بہتا خُون دیکھ لیا تھا، سو موقع ملتے ہی میں نے اپنی بیساکھی اِس کے زخم پر دے ماری''

''مگر یہ بیلٹ تو اوپس دائی والے پہنتے ہیں''لینگڈن نے اپنا سر مسلا۔''اور تُمھیں کیسے پتہ چلا کہ اِس نے بیلٹ پہنی ہوئی ہے''۔

''میری تحقیق تو عیسائیت پر ہی ہوتی ہے''ٹیبنگ مُسکرایا۔''کئی فرقے ایسی بیلٹ پہنتے ہیں، ویسے تُم ٹھیک کہہ رہے ہو، یہ اوپس

ڈائی کا کوئی راہب ہے''۔ٹیبنگ رُکا اور پھر سوالیہ انداز میں لینگڈن کو دیکھا۔''لیکن اوپس ڈائی کو ہولی گریل سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟''

لینگڈن سر میں اُٹھنے والی ٹیسوں کی وجہ سے کُچھ بھی سوچ نہیں پا رہا تھا۔

''رابرٹ یہ کیا ہے؟'' سوفی نے سائلنڈر والا ڈبہ اُٹھایا ہوا تھا جس کے ڈھکن پر سے پھُول جُدا تھا۔

''اِس پھول کے نیچے بھی کوئی راز موجود ہے''۔لینگڈن کی آواز مدہم تھی۔''شاید سائلنڈر کھولنے میں یہ ہماری مدد کرے''۔

اِس سے پہلے کہ سوفی یا ٹیبنگ میں سے کوئی کُچھ کہتا محل کے باہر پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سُنائی دینے لگے۔ آہستہ آہستہ سائرن کی آوازیں اونچی ہو رہی تھیں۔ ٹیبنگ کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہو گئیں۔

''میرے دوستو!'' وہ بولا۔''ہمیں جلد از جلد کوئی قدم اُٹھانا ہو گا''

☆☆☆☆☆☆☆

کولیٹ اور اُس کے آدمی اسلحہ تانے محل میں داخل ہو چُکے تھے۔ اُنہوں نے نچلی منزل کی تلاشی لینا شُروع کر دی۔ ڈرائنگ روم کے فرش پر اُنہیں گولی کا سوراخ بھی نظر آیا تھا۔ وہاں جدوجہد کے آثار تھے۔ اور خون کے دھبے اور خارزار بیلٹ پڑا تھا۔ ساری منزل خالی تھی۔ کولیٹ باقی عمارت کی تلاشی لینے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اُسے اوپر والی منزل پر کُچھ ہلچل محسوس ہوئی۔

''لگتا ہے وہ اوپر ہیں''۔

وہ اپنے آدمیوں کو لے کر کُشادہ زینوں سے دوسری منزل پر جانے لگا۔ اوپر پہنچ کر اُس نے ایک ایک کر کے کمروں کی تلاشی لی مگر یہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ اُسے راہداری میں موجود آخری کمرے سے شور سُنائی دیا۔ اُس کے آدمی فرار کے تمام راستے مسدود کر کے آخری کمرے کی طرف بڑھے جس کا دروازہ کھُلا ہوا تھا۔ کمرے کے باہر پہنچتے ہی، اندر خاموشی چھا گئی اور پھر ہلکی ہلکی گڑگڑاہٹ سُنائی دینے لگی۔ کولیٹ نے اپنا بازو لہرایا اور چوکھٹ پر پہنچ کر پستول کا رُخ کمرے کی طرف کر کے اندر داخل ہو گیا۔ اُس کے ایجنٹ بھی اُس کے پیچھے تھے۔

مگر خالی کمرہ کولیٹ کا منہ چڑا رہا تھا۔

اُس نے دیکھا کہ بستر کے ایک طرف الیکٹرانک پینل لگا ہوا ہے۔ جس سے گُرگُڑاہٹ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ نچلی منزل میں بھی کولیٹ نے کئی کمروں میں ایسا انٹرکام پینل دیکھا تھا۔ وہ اِس کی طرف بڑھا اور دیکھا کہ اِس کے اوپر کوئی درجن کے لگ بھگ بٹن تھے جن کے نیچے عمارت کے مُختلف حصوں کے نام درج تھے۔ اُس نے دیکھا کہ ایک بٹن کے نیچے کی بتی جل رہی ہے۔

باڑہ۔ چند لمحوں میں وہ اور اُس کے آدمی سیڑھیاں اُتر کر باڑے کی طرف دوڑ لگا رہے تھے۔ کولیٹ کو گاڑی کے انجن کی آواز سُنائی دی۔ باڑے میں بھی ایک الیکٹرانک پینل نصب تھا۔ جس کی ایک بتی جل رہی ہے۔ مہمانوں کی خوابگاہ۔ وہ غُصے سے گھوم کر رہ گیا۔ اُس کے ساتھ ایک بار پھر ہاتھ ہو گیا تھا۔ اُس کی توجہ انٹرکام کے ذریعے اوپری منزل کی طرف مبذول کروا کے وہ

لوگ فرار ہو گئے تھے۔ باڑے کے ایک طرف اُسے کافی لمبا اصطبل تھا۔ مگر گھوڑوں کی بجائے یہاں نہایت قیمتی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ بلیک فراری، رولز رائس، آسٹن مارٹن، پورشے۔۔۔ آخری خانہ خالی تھا۔ وہاں فرش پر تیل کے دھبے موجود تھے۔ کولیٹ پُر یقین تھا کہ وہ لوگ احاطے سے باہر کسی صورت نہیں نکل سکتے کیونکہ سارا احاطہ پولیس کے گھیرے میں تھا۔

''جناب'' ایک ایجنٹ نے کولیٹ کی توجہ باڑے کے عقبی طرف مبذول کروائی، جہاں ایک دروازہ کھُلا ہوا تھا اور باہر تاریک اور کچا راستہ نظر تھا۔ کولیٹ دروازے کی طرف بھاگا اور تاریکی میں دیکھنے کی کوشش کی۔ وہ صرف یہ اندازہ کر سکا کہ تھوڑا دور درختوں کا جھنڈ ہے۔ وہاں کسی گاڑی کی روشنیاں نظر نہیں آ رہی تھیں۔ کولیٹ پُر اعتماد تھا کہ اُس کا شکار جھُنڈ تک نہیں پہنچ سکے گا۔

''اپنے کُچھ آدمیوں کو باہر پھیلا دو۔ لگتا ہے وہ کہیں نزدیک ہی موجود ہیں، یہ سادہ سپورٹس کاریں کچے رستوں پر دیر تک نہیں چل سکتیں''

''جی جناب'' کولیٹ کے ساتھی ایجنٹ نے اپنے ساتھیوں سے واکی ٹاکی پر رابطہ کرنا شُروع کر دیا۔

''جناب اِدھر دیکھئے گا''۔ ایک اور ایجنٹ نے اُس کی توجہ اصطبل کے بالکُل آخری حصے کی طرف دلائی۔ کولیٹ کو وہاں دیوار پر چابیوں کے گُچھے لٹکے نظر آئے جن کے نیچے گاڑیوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اُس کی نظر آخری بورڈ پر پڑی جس کی چابیاں نہیں تھیں تو اُس نے سر تھام لیا۔ وہ سمجھ چُکا تھا کہ شکار اب اُس کے ہاتھوں سے نکل چُکا ہے۔ وہ ایک بڑی مُشکل میں پھنسنے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیاہ رینج روور گاڑی ہچکولے کھاتی ہوئی کچے راستے پر چل رواں دواں تھی۔ اِس کا سٹیرنگ بائیں طرف تھا۔ لینگڈن شُکر گُزار تھا کہ اُسے ڈرائیونگ کیلئے نہیں کہا گیا۔ ٹیبنگ نے اپنے مُلازم ریمی کو یہ ذمہ داری سونپی تھی جو اِسے نہایت ماہرانہ انداز میں نبھا رہا تھا۔ گاڑی کی کوئی لائٹ روشن نہیں تھی۔ وہ ایک پہاڑی ٹیلے کو عبور کر کے کافی لمبی اُترائی میں جا رہے تھے۔ جس سے تھوڑا آگے درختوں کا جھنڈ تھا۔

لینگڈن پسنجر سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور ڈبہ اُس کی گود میں تھا۔ اُس نے پیچھے مُڑ کر ٹیبنگ اور سوفی کو دیکھا۔

''تُمہارا سراب کیسا ہے؟'' سوفی کے لہجے میں تفکّر تھا۔ لینگڈن درد بھرے انداز میں مُسکرا دیا۔

''کافی بہتر''۔

ٹیبنگ نے مُڑ کر پچھلے حصے میں بندھے پڑے سیلاس کو دیکھا۔ جس کے مُنہ میں کپڑا ٹھنسا ہوا تھا۔ ٹیبنگ اِس وقت ایک ایسے پُرانے برطانوی شکاری کی مانند نظر آ رہا تھا جو اپنے شکار کو قابو کر کے مُطمئن بیٹھا ہوتا ہے۔

''رابرٹ مُجھے خوشی ہے کہ تُم دونوں میرے پاس آئے'' ٹیبنگ کو گویا بہت عرصے بعد کوئی تفریح میسّر آئی تھی۔

''میں معذرت چاہتا ہوں کہ ہم نے تُمہیں بھی مُشکل میں ڈال دیا''۔

''اوہ رہنے دو، میں گریل کے معاملے میں کُچھ بھی برداشت کر سکتا ہوں'' ٹیبنگ نے گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر ریمی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ ''خیال رکھنا۔ بلاضرورت روشنی جلانے کی ضرورت نہیں''

اب وہ درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے تھے۔ لینگڈن کو کُچھ بھی واضح طور پر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اُسے تاریکی میں صرف درختوں کے خاکے ہی نظر آ رہے تھے جِن کی شاخیں گاڑی سے ٹکرا رہی تھیں۔ ریمی نے گاڑی کا رُخ بدل لیا۔

''ریمی تُم ٹھیک جا رہے ہو'' ٹیبنگ بولا۔ ''رابرٹ زرا شیشے کے نیچے موجود نیلا بٹن دبانا''۔

لینگڈن نے دیکھا کہ دروازے پر بالکُل شیشے کے نیچے ایک بٹن نصب ہے۔ اُس نے وہ بٹن دبا دیا۔ گاڑی کے سامنے دھیمی سی زرد روشنی پھیل گئی۔ یہ دھند میں استعمال ہونے والی روشنیاں تھیں۔ اب راستہ کُچھ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ٹیبنگ مُطمئن تھا کہ اب وہ جھنڈ میں ہیں اور اُن کے دور سے دیکھ لئے جانے کا کوئی امکان نہیں۔

''ہم کہاں جا رہے ہیں؟'' سوفی نے سوال کیا۔

''یہ راستہ جنگل میں کُچھ آگے جا کر ہائی وے نمبر پانچ پر نکلتا ہے''۔

لینگڈن کی نظریں اپنی گود میں پڑے ڈبے پر جم گئیں۔ اُس نے گُلاب کو دوبارہ اپنی جگہ لگا دیا تھا۔ مگر وہ بے تاب تھا کہ اِس کے نیچے لکھی ہوئی عبارت کو پڑھے۔ اُس نے ڈھکن کھولا ہی تھا کہ اُسے اپنے کاندھوں پر دباؤ محسوس ہوا۔

''رابرٹ صبر سے کام لو'' ٹیبنگ بولا۔ ''ہم اِسے روشنی میں آرام سے دیکھ لیں گے، ابھی ہم نے یہاں سے صحیح سلامت نکلنا ہے''۔

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ ٹیبنگ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اُس نے ڈھکن بند کر ڈالا۔

گاڑی کے پچھلے حصے سے سیلاس کی دبی دبی کراہیں اُبھرنا شُروع ہو گئیں۔ وہ بندشوں کے خلاف جدوجہد کر رہا تھا۔ اچانک اُس نے اپنی بندھی ہوئی لاتوں کو تیز تیز چلانا شُروع کر دیا۔ ٹیبنگ پیچھے گھوما اور اُس پر پستول تان لیا۔

''مُجھے تُمہاری تکلیف سے کوئی دلچسپی نہیں۔ تُم نے میرے گھر چوری چھُپے داخل ہو کر، میرے مہمان کو زخمی کیا اور پھر ہم پر پستول تان لیا۔ میں تُمہیں گولی مار کر جنگل میں بھی پھینک سکتا ہوں''۔

سیلاس یکدم ساکت ہو گیا۔

''کیا اِسے ساتھ لانا ٹھیک تھا؟'' سوفی بولی۔

''ہاں'' ٹیبنگ بولا۔ ''رابرٹ قتل کے الزام میں مطلوب ہے۔ یہ بدمعاش اُس کی آزادی کا پروانہ ہے۔ دیکھ لو کہ پولیس تُمہارے لئے اتنی بے تاب ہے کہ وہ میرے محل تک بھی پہنچ گئی''۔

''یہ میری غلطی ہے'' سوفی بولی۔ ''مُجھے معلوم تھا کہ بینکوں کی گاڑیوں میں جی پی ایس ٹرانسمیٹر نصب ہوتے ہیں''۔

''یہ بات نہیں'' ٹیبنگ نے کہا۔ ''اِس بات کی حیرت نہیں کہ پولیس میرے محل تک کیسے پہنچی، حیرت کی بات تو یہ ہے یہ درندہ ہم تک کیسے پہنچ گیا۔ تُم نے مُجھے جو قصّہ سُنایا ہے اُس سے یہی لگتا ہے کہ اوپس ڈائی کے بینک میں بھی رابطے ہیں''۔

لینگڈن نے فاشے کے الزامات اور آندرے ورنٹ کے رویّے پر بھی غور کیا، یہ بھی اُس کیلئے حیرت کا باعث تھا۔

''یہ آدمی اکیلا نہیں'' ٹیبنگ پھر بولا۔ ''جب تک ہم یہ معلوم نہ کر لیں کہ پُشت پر کون ہے تب تک تم خطرے میں ہو۔ یہ بات خو

ش آئند ہے یہ ہماری گرفت میں ہے۔ہم اِس سے پوچھ گچھ کریں گے۔اِس کی ڈوریں ہلانے والا اِس وقت کافی پریشان ہو گا''

ریمی نے گاڑی کی رفتار بڑھادی، یوں لگ رہاتھا کہ وہ راستے سے مانوس ہوچُکا ہے۔

''رابرٹ میرا موبائل پکڑانا؟''ٹیبنگ نے ڈیش بورڈ پر پڑے موبائل فون کی طرف اشارہ کیا۔محل سے نکلتے وقت وہ موبائل فون نہیں بھولا تھا۔لینگڈن موبائل ٹیبنگ کو پکڑا دیا اوراُس نے نمبر ملانا شُروع کردیئے۔تھوڑے انتظار کے بعد کال مل گئی۔

''رچرڈ۔۔۔۔میں نے تُمھیں جگا دیا۔۔۔۔ہاں بلاشُبہ۔۔۔ہاں میں نے۔۔۔۔فضول سوال مت کرو۔۔۔۔میں معذرت چاہتا ہوں۔۔۔۔میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔۔میں اور ریمی آ رہے ہیں۔۔۔۔۔ہمیں برطانیہ جانا ہے۔۔۔۔۔ہاں ابھی۔۔۔کیا بیس منٹ میں الزبتھ تیار ہوگی۔۔۔۔۔اچھا کُچھ دیر میں ملتے ہیں''ٹیبنگ نے بات کر کے فون بند کر دیا۔

''الزبتھ؟''لینگڈن کا لہجہ سوالیہ تھا۔

''میرا طیارہ''۔

لینگڈن نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا، اُس کے چہرے پر سوالیہ نشان تھا۔ابھی اُس نے بولنے کیلئے مُنہ کھولا ہی تھا کہ ٹیبنگ بول پڑا۔

''سارے فرانس کی پولیس تُمھیں ڈھونڈ رہی ہے۔تُم لندن میں محفوظ رہو گے''۔

''کیا یہ بہتر ہوگا؟''سوفی بولی۔

''فرانس سے زیادہ میرے تعلقات انگلستان میں ہیں۔گریل بھی انگلستان میں ہی ہے۔اگر ہم سائنڈر کھولنے میں کامیاب ہو گئے تو مُجھے یقین ہے کہ ہم گریل تک پہنچ سکتے ہیں''۔

''آپ خطرہ نہیں مول لے رہے؟''سوفی بولی۔''پورے فرانس کی پولیس آپ کی دُشمن ہو جائے گی''۔

ٹیبنگ نے بےفکری سے ہاتھ ہلایا۔''فرانس میں میرا کام ختم ہوچُکا ہے۔میں یہاں صرف سنگِ کُلید کیلئے آیا تھا''۔

سوفی بے یقین لگ رہی تھی۔''ہم ائرپورٹ سے کیسے نکلیں گے؟''

ٹیبنگ بے آواز ہنسی ہنس دیا۔''یہ ایک پرائیویٹ ائرپورٹ ہے۔لی بورگٹ۔میں اپنا علاج انگلستان کے ڈاکٹروں سے کرواتا ہوں اور ایک ماہ میں دو دفعہ انگلستان جانا میری مجبوری ہے۔میں فرانس اور برطانیہ میں اِن مہربانیوں کیلئے رشوت دیتا ہوں۔ جب ہمارا طیارہ فضا میں بلند ہوجائے گا تو رابرٹ تُم یہ فیصلہ کر لینا کہ تُمھیں امریکن سفارتخانے جانا ہے یا نہیں''۔

لینگڈن نے دل ہی دل میں فیصلہ کرلیا کہ وہ سفارتخانے نہیں جائے گا۔اُس کے دماغ میں سائنڈر اور ڈبے کے اوپر پھول کے نیچے چھُپی عبارت گھُسی ہوئی تھی اور یہ سوالات اُٹھ رہے تھے کہ کیا وہ ہولی گریل تک پہنچ جائے گا؟ کیا ٹیبنگ کے خیالات انگلستان میں گریل کی موجودگی کے بارے میں درست تھے؟ وہ مانتا تھا کہ گریل کی داستانوں جیسے 'کنگ آرتھر' میں انگلستان میں ہی گریل کی موجودگی کا بتایا گیا ہے۔مگر وہ ایک غیر یقینی کیفیت کا شکار تھا۔اُس کے وہم وگُمان میں بھی نہیں تھا کہ ایک دن

وہ ہولی گریل کی تلاش میں مگن ہوگا۔اُسے لگا کہ وہ خوابوں کی دُنیا میں ہے جہاں سے حقیقی دُنیا میں واپسی نامُمکن ہے۔

''جناب''ریمی کی آواز نے لینگڈن کو چونکا دیا۔''کیا آپ ہمیشہ کیلئے جا رہے ہیں؟''

''تُمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں''ٹیبنگ بولا۔''میں ڈیون شائر میں ایک شاندار محل خریدوں گا اور تُمھارا سامان بھی منگوا لوں گا''۔

لینگڈن کو ٹیبنگ کے جنون پر حیرت تھی جِس کی ساری زندگی ہولی گریل کے بارے میں پڑھتے، تحقیق کرتے اور اِسے ڈھونڈتے گُزری تھی۔اُس نے غائب دماغی سے شیشے سے باہر دیکھا۔گاڑی درختوں کو پیچھے چھوڑ چُکی تھی جو کہ تاریکی میں بھوتوں کی طرح نظر آ رہے تھے۔اُس نے سائڈ مرر کو دیکھا جو کہ درخت کی ٹہنی لگنے کی وجہ سے تھوڑا اندر کو مُڑ گیا تھا۔آئینے میں سوفی کا چہرا نظر آ رہا تھا جو خاموشی سے بیٹھی تھی۔وہ کافی دیر اُسے دیکھتا رہا۔اُسے اپنے دل میں اطمینان کی محسوس ہوا۔اِتنی مُشکلات کے باوجود اُسے سوفی کا ساتھ اچھا لگ رہا تھا۔

سوفی کو اپنے چہرے پر لینگڈن کی نظروں کا احساس ہوگیا۔وہ آگے کو جھُکی اور اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔''تُم ٹھیک تو ہو نا''

''ہاں۔بس ٹھیک ہوں''

وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔لینگڈن نے آئینے میں دیکھا کہ سوفی کے لبوں پر دھیمی سی مُسکراہٹ ہے۔اُسے احساس ہوا کہ وہ بھی مُسکرا رہا ہے۔

رینج روور کے پچھلے حصے میں پڑے سیلاس کو اپنا سانس رُکتا محسوس ہو رہا تھا۔مُنہ میں کپڑا اٹھنسا ہونے کی وجہ سے وہ ناک سے سانس لے رہا تھا۔مگر جنگل اور کچے راستے کی گرد نے اُس کا ناک بھی بند کر ڈالا تھا۔گاڑی کو لگنے والا ہر دھچکہ اُس کے کاندھوں اور رانوں میں درد کو بڑھا رہا تھا۔وہ کھانسنا شُروع ہو گیا۔

''اِس کا تو دم گھُٹ رہا ہے''ریمی فِکرمند لہجے میں بولا۔

ٹیبنگ نے مُڑ کر سیلاس کو دیکھا۔

''تُم خُوش قسمت ہو''ٹیبنگ کا لہجہ سرد تھا۔''ہم برطانوی لوگوں کی پہچان دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں، دُشمنوں کے ساتھ اچھا برتاؤ ہے''اُس نے سیلاس کے مُنہ سے کپڑا نکال کر پھینکا۔سیلاس کو یوں لگا جیسے اُس کے ہونٹوں میں ایک آگ سی بھڑک اُٹھی ہے مگر سانس کی بحالی نے اُسے کافی پُرسکون کر دیا تھا۔

''تُم کِس کیلئے کام کرتے ہو؟''ٹیبنگ کا لہجہ سخت تھا۔

''میں خُدائی فوجدار ہوں''سیلاس کے جبڑے دُکھ رہے تھے۔

''تُم اوپس ڈائی کے آدمی ہو''ٹیبنگ کے لہجے میں یقین تھا۔

''تُم نہیں جانتے کہ میں کون ہوں''سیلاس نے جواب دیا۔

''اوپس ڈائی کو قیمتی پتھر میں کیا دلچسپی ہے؟''

سیلاس کا ارادہ جواب دینے کا نہیں تھا۔ قیمتی پتھر میں ہولی گریل کا راز پوشیدہ تھا اور ہولی گریل کی تباہی میں چرچ کا اطمینان۔ اُسے ایک بار پھر مایوسی کا احساس ہوا کہ معلّم اور بشپ ارنگروسا اُس کی وجہ سے پھرنا کام ہو گئے ہیں۔ اُن سے رابطے کا کوئی ذریعہ بھی نہ تھا۔ اُسے ڈر تھا کہ لینگڈن اور ٹیبنگ جلد ہولی گریل تک پہنچ جائیں گے۔ اُس نے دل ہی دل میں خُدا سے دُعا مانگی کہ کوئی معجزہ ہو جائے۔

رابرٹ کی نظریں ابھی تک سوفی پر جمی ہوئی تھیں۔

''تُم مسکرا کیوں رہے ہو؟'' سوفی بول پڑی۔ لینگڈن نے مڑ کر اُسے دیکھا۔ وہ مُسکرا رہا تھا اور اُس کے دل کی دھڑکن تیز تھی۔ اُسے ایک نا قابلِ یقین سا احساس ہو رہا تھا کہ آج رات جو کُچھ بھی ہوا اُس کی وجہ اتنی سادہ بھی ہو سکتی ہے؟

''مُجھے تُمہارا موبائل چاہیئے سوفی''۔

''ابھی؟''

''مُجھے لگتا ہے کہ میں سارے مُعاملے کی تہہ تک پہنچ گیا ہوں''۔

''کیا؟''

''بتاتا ہوں پہلے موبائل تو دو''۔

سوفی کے چہرے پر مشکوک سے تاثرات تھے۔ ''جلد از جلد کال ختم کرنا۔ سگنل کی مدد سے ہمارا سُراغ مل سکتا ہے''۔

اُس اپنا موبائل نکال کر لینگڈن کو پکڑا دیا۔

''میں امریکہ کا نمبر کیسے ملاؤں؟''

''اِس میں بین الاقوامی کال کی سہولت نہیں۔ تُمہیں بیرنگ کال ملانا پڑے گی''۔

لینگڈن نے صفر کا بٹن دبایا۔ وہ جانتا تھا کہ اگلے ساٹھ سیکنڈ میں اُسے تمام سوالوں کا جواب مل جائے گا۔

جوناس کا فمین ابھی اپنے بستر پر براجمان ہوا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج پڑی۔ اُس نے بُرا بھلا بولتے ہوئے ریسیور اٹھالیا۔

''آپ کیلئے جناب رابرٹ لینگڈن کی طرف سے بیرنگ کال ہے۔ کیا آپ یہ کال لینا پسند کریں گے؟'' دوسری طرف مردانہ آواز تھی۔

جوناس کے چہرے پر مخمصہ طاری ہو گیا۔ ''ہاں۔۔ہاں۔۔ملا دو''۔

لائن ملنے پر لینگڈن کی آواز سُنائی دی۔ ''جوناس''۔

''رابرٹ تُم نے مُجھے بستر سے اٹھا ڈالا اور کال بھی بیرنگ''۔

''معاف کرنا جوناس'' لینگڈن بولا۔ ''میں مُختصر بات کروں گا۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ جو مسوّدہ میں نے تُمہیں دیا تھا کیا

وہ۔۔۔۔''

جوناس نے رابرٹ کی بات کاٹ ڈالی۔ ''معاف کرنا میں نے اِس ہفتے کا وعدہ کیا تھا مگر میں کُچھ مصروف تھا۔ اِس سوموار کو تُمہیں ترمیم شُدہ مسوّدہ مل جائے گا''۔

''مُجھے ترامیم کی پریشانی نہیں'' ۔لینگڈن بولا۔ ''میں جاننا چاہتا ہوں کہ اُس مُسودے کی نقل تُم نے کس کس کو بھجوائی تھیں''۔

جوناس شش و پنج میں پڑ گیا۔ لینگڈن کی نئی کتاب کا مسوّدہ دیویوں کی تاریخ پر تھا۔ اِس میں مگدالہ کی مریم کا ذِکر بھی تھا اور یقیناً یہ بات چند مذہبی انتہا پسندوں کیلئے باعثِ اشتعال ہو سکتی تھی۔ اگر چہ اِس کتاب میں دیئے گئے حوالہ جات کافی معتبر تھے مگر جوناس نہیں چاہتا تھا کہ مسوّدہ یونہی چھاپ ڈالے۔ اُس نے مسوّدہ تصدیق کیلئے کئی لوگوں کو بھجوایا تھا۔ وہ رابرٹ کو اُن لوگوں کے نام نہیں بتانا چاہتا تھا۔ اُسے احساس ہو گیا تھا کہ لینگڈن اِس بات سے خوش نہیں ہو گا کہ بنا پوچھے اُس نے مُسوّدے کی نقول کسی کو بھجوائی ہیں۔

''کیا تُم نے مسوّدہ لوورے کے ناظم کو بھیجا تھا؟''

''اُس میں لوورے کا زکر بار بار آیا ہے اور اِس میں لوورے کے ناظم کی کتابوں کے حوالے موجود ہیں، تو کیا میں اُسے نہ بھجواتا؟''

تھوڑے وقفے کے بعد لینگڈن نے سوال کیا۔ ''تُم نے مُسوّدہ کب بھجوایا تھا؟''

''ایک ماہ پہلے۔ میں نے اُسے یہ بھی بتایا تھا کہ تُم جلد ہی پیرس جاؤ گے اور وہ تُم سے ضرور ملے'' جوناس بات کرتے کرتے رُکا اور پھر بولا۔ ''ارے تُم تو آج پیرس میں ہونا؟''

''ہاں بالکُل میں پیرس میں ہوں''۔

جوناس اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ ''اور تُم نے مُجھے پیرس سے بیرنگ کال کر ڈالی''۔

''جوناس! تُم اِس کال کے اخراجات میری ادائیگی میں سے حذف کر لینا۔۔۔ یہ بتاؤ کہ سانئر نے تُم سے رابطہ کیا تھا؟ مُسوّدے کے بارے میں اُس کے خیالات کیا تھے؟''

''اُس نے مُجھ سے رابطہ نہیں کیا''۔

''اچھا شُکریہ''

''رابرٹ۔۔۔۔'' مگر دوسری طرف سے رابطہ مُنقطع ہو چُکا تھا۔ جوناس نے ریسیور رکھ دیا اور یہ سوچتے ہوئے بستر پر براجمان ہو گیا کہ تاریخ کے پروفیسر بس خبطی ہوتے ہیں۔

رینج روور کے اندر ٹیبنگ کا قہقہہ گونج اُٹھا۔

''رابرٹ۔ خُفیہ تنظیموں کے بارے میں تُمہاری کتاب کا مُسوّدہ ایک خُفیہ تنظیم کے گرانڈ ماسٹر کے پاس پہنچ گیا۔۔۔ واہ''۔

''بالکل''۔

''یہ ایک نہایت ہی ظالمانہ اتفاق ہے''۔

لینگڈن کے خیال میں اِس میں اتفاق کی کوئی بات نہیں تھی۔ دیویوں کے موضوع پر کسی کتاب کے بارے میں سانئرَ کے خیالات جاننا یونہی تھا جیسے فٹ بال میچ کے بارے میں ڈیوڈ بیکھم سے تبصرے کا کہنا۔ مزید یہ کہ لینگڈن کی تمام کتابوں میں پریوری کا ذکر ضرور تھا۔

''میں تُم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں'' ٹیبنگ ابھی تک کھلکھلا رہا تھا۔ ''پریوری کے بارے میں تُمہارے کیا خیالات ہیں؟''۔

لینگڈن سوال کا مقصد سمجھ گیا۔ بہت سے لوگ یہ سوچ کر مشکوک ہو جاتے ہیں کہ صدیاں گُزرنے کے باوجود پریوری نے اپنا راز خُفیہ کیوں رکھا ہوا ہے کُچھ تو پریوری کو ایک افسانہ سمجھتے ہیں۔ اگر پریوری کا وجود ہوتا تو یہ راز اب تک منظرِ عام پر آچُکا ہوتا۔

''میں اِس معاملے میں غیر جانبدار ہوں''۔

''اچھا مطلب کہ تُم میں بھی وُہی خامی ہے''۔ ٹیبنگ کے لہجے سے اُس کا مطلب واضح ہو چُکا تھا۔ گویا ٹیبنگ بھی یہی چاہتا تھا کہ پریوری اپنا راز فاش کر ڈالے۔

''میں تو بس پریوری کی تاریخ کے بارے میں لکھتا ہوں اور پریوری تو صرف ہولی گریل کی مُحافظ ہے''۔

''کیا تُم نے اِس مسوّدے میں قیمتی پتھر کا ذکر کیا تھا؟'' سوفی نے لینگڈن کی طرف دیکھا۔

لینگڈن پلکیں جھپک کر رہ گیا۔ اُس کے مسوّدے میں خُفیہ پتھر کا ذکر بلاشُبہ کئی دفعہ آیا تھا۔ ''میں نے اِس کا ذکر یوں کیا تھا کہ پریوری نے اپنی دستاویزات کی حفاظت کیلئے کیا طریقہ کار اختیار کیا ہے''

سوفی کے چہرے پر تحیّر تھا۔ ''اب سمجھ آیا کہ میرے نانا نے کیوں لکھا تھا کہ پی۔ ایس۔ رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو''۔

لینگڈن کو احساس ہوا کہ مسوّدے میں کُچھ ایسا ضرور تھا جو سانئرَ کی دلچسپی کا باعث تھا۔ مگر وہ اِس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا، کم از کم ٹیبنگ کے سامنے نہیں۔

''یعنی تُم نے فاش سے جھوٹ بولا تھا'' سوفی نے کہا۔ ''تُمہارا کہنا تھا کہ تُمہارا سانئرَ سے کوئی رابطہ نہیں''۔

''میں نے سچ کہا تھا، مسوّدہ تو میرے ایڈیٹر نے بھجوایا تھا''۔

''سوچو رابرٹ! اگر فاش کو وہ مُسوّدہ مل گیا اور اُس کے ساتھ ایڈیٹر کا لفافہ نہ ملا تو وہ اِسی نتیجے پر پہنچے گا کہ مُسوّدہ تُم نے خود اُسے دیا تھا''۔

رینج روور لی بورگٹ کے ائرپورٹ پر پہنچی تو ریمی رن وے کے بالکُل آخری سرے پر بنے ایک ہینگر کی طرف گاڑی بڑھاتا چلا گیا۔ جب گاڑی ہینگر کے نزدیک پہنچی تو ایک خاکی کپڑے پہنے اُلجھے ہوئے حُلیے والا ایک آدمی نمودار ہوا۔ اُس نے ہاتھ ہلایا اور ہینگر کا بڑا دھاتی دروازہ کھول دیا۔ ریمی گاڑی ہینگر کے اندر لے گیا جہاں سفید رنگ کا جیٹ طیارہ کھڑا تھا۔

''یہ الزبتھ ہے؟'' لینگڈن کے لہجے میں حیرت تھی۔ ٹیبنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ خاکی وردی والا تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھا۔

''طیارہ تیار ہے جناب'' اُس کا لہجہ برطانوی تھا۔ ''آپ نے تو مُجھے حیران کر دیا''۔ وہ حیرت سے اُنہیں گاڑی سے اُترتے دیکھنے لگا۔

''یہ میرے ساتھی ہیں۔ جنہوں نے کُچھ کاروباری معاملات نمٹانے ہیں۔ ہمارے پاس وقت بالکُل نہیں، جلدی کرو''۔ ٹیبنگ نے کہا۔ اُس کے ہاتھوں میں پستول تھا جسے دیکھ کر خاکی وردی والے کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ٹیبنگ نے پستول لینگڈن کو تھما دیا۔ خاکی وردی والا دبے لہجے میں بولا۔

''میں معذرت چاہتا ہوں۔ اِس جہاز میں صرف آپ اور آپ کا مُلازم کو جا سکتے ہیں۔ آپ کے مہمانوں کو تو اجازت نہیں''

''رچرڈ'' ٹیبنگ گرمجوشی سے مُسکرایا۔ ''دو سو برطانوی پاؤنڈ اور یہ پستول کہتا ہے کہ تُم میرے مہمانوں کو لے کر چلو گے'' ٹیبنگ نے تھوڑی دور کھڑی رینج روور کے پچھلے حصے کی طرف اشارہ کیا۔ ''اور وہاں جو ایک بدقسمت انسان ہے اُسے بھی''۔

جہاز کا انجن گڑگڑایا اور وہ زمین سے فضا میں بلند ہو گیا۔ لی بورگٹ کا ہوائی اڈہ اب نیچے رہ گیا تھا۔ سوفی کے دماغ میں کئی گُنجل سوچیں موجزن تھیں۔ وہ فرانس سے فرار ہو رہی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ بلی چوہے کا جو کھیل وہ فاش کے ساتھ کھیل رہی ہے اُس کی اہمیت وزارتِ دفاع کی نظروں میں اتنی زیادہ نہیں ہوگی، کیونکہ وہ ایک بے گُناہ انسان کو بچانے کے علاوہ اپنے نانا کی آخری خواہش بھی پوری کر رہی تھی۔ مگر اب یہ راستہ بند ہو چُکا تھا کیونکہ وہ بغیر کسی سفری دستاویز کے فرانس چھوڑ رہی تھی۔ اُن کے ساتھ ایک مفرور مُلزم بھی کے علاوہ ایک اجنبی یرغمال بھی تھا۔ اگر آج رات کے واقعات میں اُس کی شمولیت کی کوئی وجہ بنتی بھی تھی تو اب وہ بھی ختم ہو چُکی تھی۔

وہ تینوں آگے والے کیبن میں بیٹھے تھے جس کے دروازے پر ایک سُنہری تمغہ بنا ہوا تھا گھومنے والی کُرسیوں کے درمیان لکڑی کا میز بھی پڑا ہوا تھا۔ کیبن کی آرام دہ فضا بھی اُن کے دماغوں میں تفکر کم نہ کر سکی تھی۔ جہاز کے پچھلے حصے میں ریسٹ روم تھا جہاں ریمی بندھے ہوئے سیلاس کے ساتھ موجود تھا۔

''اِس سے پہلے کے ہم اپنی توجہ سائلنڈر کی طرف مرکوز کریں'' ٹیبنگ نے گفتگو کا آغاز کیا۔ ''میں ایک نہایت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں؟'' اُس کا لہجہ ناصحانہ تھا، ایسا کہ جیسے کوئی اُستاد اپنے شاگردوں کو نصیحت کر رہا ہو۔

سوفی اور لینگڈن نے سر ہلا دیا۔

''اِس سفر میں میری حیثیت صرف ایک مہمان کی سی ہے جو کہ میرے لئے ایک اعزاز ہے۔ میں نے گریل کی تلاش میں زندگی گُزار ڈالی ہے اِس لئے میں تُمہیں خبردار کرتا ہوں کہ اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اور آگے بہت خطرات ہیں'' وہ سوفی کی طرف مُڑا۔ ''مس نیویو! تُمہارے نانا نے قیمتی پتھر تُمہارے حوالے اِس لئے کیا تھا کہ تُم گریل کے راز کو زندہ رکھو''۔

''ہاں'' سوفی نے تائید کی۔

''کیا تُم اُس کی خواہش کی تابعداری میں کُچھ بھی کرنے کو تیار ہو؟''۔

سوفی نے سر ہلا دیا۔گریل کے علاوہ بھی اُس کے ذہن میں کئی سوالات تھے۔اُس کا خاندان؟۔اگرچہ لینگڈن نے اُسے یہ باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ گریل کا تعلق اُس کے خاندان سے ہرگز نہیں پھر بھی وہ یہی محسوس کر رہی تھی کہ یہ پُراسرار معمہ اُس کی ذات سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔اُسے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اُس کے نانا کا بنایا ہوا سائنکنڈر اُس سے کُچھ کہنا چاہتا ہے اور اِس سے برآمد ہونے والا راز اُس کی ذات میں موجود کئی برس کا کھوکھلا پن ختم کر دے گا۔

''تُمہارے نانا کے علاوہ بھی تین آدمی قتل ہوئے ہیں'' ٹیبنگ نے سلسلہ کلام جوڑا۔''اُن کا مقصد بھی اِس راز کو چرچ کی پہنچ سے دور رکھنا تھا۔اوپس ڈائی بس اِس راز سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھی۔تُمہیں سمجھنا ہوگا کہ یہ تمام حالات تُمہاری ذمہ داری بڑھا رہے ہیں۔تُمہارے ہاتھ میں دو ہزار سال پُرانی مشعل ہے، جسے تُمہارا نانا بچاتے ہوئے گیا تھا اور اب یہ تُمہارے ہاتھوں میں ہے، اِسے بُجھنا نہیں چاہئیے''۔وہ تھوڑی دیر رُکا اور ڈبے کی طرف دیکھ کر بولا''میں جانتا ہوں کہ اِس معاملے میں تُمہارے پاس کوئی اور راستہ نہیں مگر موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے تُمہیں اپنی ذمہ داری مُکمل طور پر نبھانی ہوگی۔۔۔۔یا پھر کسی اور کو منتقل کرنا ہوگی''۔

''میرے نانا نے ڈبہ میرے حوالے اِس لئے کیا ہے کہ اُسے مُجھ پر مُکمل اعتبار اور یقین تھا''۔

زبردست۔ایک نہایت مضبوط عزم ضروری ہے اور تُمہیں یہ بھی پتہ ہونا چاہئیے کہ سائنکنڈر کُھلنے کے بعد ہمارا راستہ مزید مُشکل ہو جائے گا''

''وہ کیسے؟'' سوفی بولی۔

''میری عزیزہ! ذرا سوچو، ہمارے پاس وہ نقشہ ہوگا جو ہولی گریل تک ہماری رہنمائی کرے گا۔اِس وقت تُم ایک ایسے سچ کی تلاش میں ہو جو کہ تاریخ کا رُخ بدل سکتا ہے۔تُم ایک ایسے راز کی مُحافظہ بن جاؤ گی جسے صدیوں سے تلاش کیا جا رہا ہے۔تُم پر یہ ذمہ داری ہوگی کہ یہ راز تُم دُنیا کے سامنے لاؤ۔جو ایسا کرے گا اُس کی تعریف بھی ہوگی اور ظاہر ہے کُچھ لوگ اُسے بُرا بھلا بھی کہیں گے۔سوال یہ ہے کہ کیا تُم میں اتنی طاقت ہے کہ اِس صورتحال کا سامنا کر سکو؟''

''جہاں تک میرا خیال ہے'' سوفی بولی''یہ فیصلہ کرنا میرا کام نہیں ہے کہ یہ راز دُنیا کے سامنے لانا چاہئیے یا نہیں''۔

ٹیبنگ کی بھنویں سُکڑ گئیں''اگر اِس راز کی مالکہ یہ فیصلہ نہیں کرے گی تو پھر کون کرے گا؟''

''وہ تنظیم جس نے صدیوں تک اِس کی حفاظت کی ہے''۔سوفی نے پُرعزم لہجے میں کہا۔

''پریوری''ٹیبنگ کا لہجہ مضحکہ خیز تھا۔''پریوری کا تو شیرازہ بکھر چُکا ہے۔تُم حالات سے واقف ہو۔ہمیں یہ معلوم نہیں کہ یہ قدم کس نے اُٹھایا ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ پریوری میں کوئی کالی بھیڑ ضرور تھی۔حقیقت تو یہ ہے کہ اب اِس معاملے میں پریوری پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا''۔

''تُم اِس بارے میں کیا کہتے ہو''لینگڈن بولا۔

''رابرٹ!تُم اچھی طرح جانتے ہو کہ پریوری نے اِس راز کی حفاظت صدیوں تک اِس مقصد کیلئے نہیں کی کہ اِس پر مٹی اور گرد ہی جمی رہے۔وہ اِس راز کو دُنیا کے سامنے لے کر آنا چاہتی تھی۔اُن کو ایک خاص وقت کا انتظار تھا۔ایسا وقت جب یہ دُنیا سچ کو سمجھنے کے قابل ہو''

''اور تُم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ وہ وقت آ پہنچا ہے''لینگڈن نے استفسار کیا۔

''بالکل۔اِس سے زیادہ خاص وقت ہو ہی نہیں سکتا۔حالات یہی بتا رہے ہیں۔اور اگر پریوری اِس وقت اپنے راز کو سامنے لانا نہیں چاہ رہی تھی تو چرچ نے پریوری پر حملہ کیوں کیا؟''

''ابھی تک ہم نے اوپس ڈائی کے راہب سے کُچھ نہیں اُگلوایا''۔سوفی کو اِس بات پر اعتراض تھا۔

''راہب چرچ کا ہی بھیجا ہوا ہے''ٹیبنگ نے جواب دیا۔''چرچ یہ تمام دستاویزات تباہ کرنا چاہتا ہے۔چرچ اِس راز کے اتنا قریب پہلے کبھی نہیں ہوا، اور پریوری نے اپنا اعتماد تُمہارے حوالے کر دیا ہے۔سوفی! ہولی گریل کی حفاظت کے کام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایک دِن یہ سچ دُنیا کے سامنے آنا چاہئیے''۔

لینگڈن بولا''دیکھو لی! ایک ایسے شخص پر اتنی بھاری ذمہ داری ڈالنا جسے آج ہی اِس راز کا پتہ چلا ہو اچھی بات نہیں''

ٹیبنگ نے آہ بھری۔''اگر تُم سمجھ رہے ہو کہ تو میں معافی چاہتا ہوں۔ہمیشہ سے میرا یہ یقین رہا ہے کہ اِس راز کو دُنیا کے سامنے آنا چاہئیے۔تُم اِس بارے میں سوچو کہ اگر ہم سائنکنڈر کھولنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر ہم کیا کریں گے؟''۔

''جناب'' سوفی کے لہجے میں عزم تھا۔''میں آپ کے الفاظ ہی دہراتی ہوں۔گریل کو تُم نہیں ڈھونڈ سکتے بلکہ گریل تُمہیں خود ڈھونڈ لے گی۔مُجھے یقین ہے کہ گریل کسی وجہ سے ہی مُجھے ڈھونڈ رہی ہے اور جب وقت آئے گا تو ہم خود بخود جان جائیں گے کہ آگے کیا کرنا ہے''۔

لینگڈن اور ٹیبنگ حیران رہ گئے۔

''تو اب'' سوفی نے ڈبے کی طرف اشارہ کیا۔''ہمیں اپنے کام کا آغاز کرنا چاہئیے''

لیفٹینینٹ کولیٹ، شاتیو ولاتے کے ڈرائنگ روم میں کھڑا تھا آتش دان میں بُجھتی آگ دیکھ رہا تھا، اُس کی حالت اِس وقت ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح تھی۔کیپٹن فاش کُچھ دیر پہلے پہنچا تھا۔ابھی وہ ساتھ والے کمرے میں تھا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا، شاید وہ رینج روور کو تلاش کرنے کیلئے رابطے کر رہا تھا۔

پتہ نہیں اب وہ کہاں ہوں گے، کولیٹ نے سوچا۔

فاش کی حُکم عدولی اور لینگڈن کے دوسری دفعہ بچ کر نکلنے کے باوجود وہ شُکر گُزار تھا کہ پولیس کو فرش پر گولی کا نشان مل گیا تھا، کم از کم اُس کا یہ دعوٰی تو ٹھیک تھا کہ اندر سے گولی کی آواز آئی تھی۔وہ جانتا تھا کہ جب اِس معاملے کی گرد بیٹھے گی تو اُسے بہت

بُرے نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بدقسمتی سے اُنہیں جو بھی ثبوت مِلے تھے اُن سے وہ اندازہ لگانے سے قاصر تھے کہ اِس واقعے میں کون مُلوّث ہے؟ باہر کھڑی سیاہ رنگ کی آڈی جعلی کاغذات پر رینٹ کمپنی سے نکلوائی گئی تھی، اِس کی ادائیگی بھی ایک غلط نام اور پتے والے کریڈٹ کارڈ سے کی گئی تھی۔ کار میں سے ملنے والے فنگر پرنٹ انٹرپول کی ڈیٹا بیس میں بھی نہیں تھے۔

یکدم کمرے میں ایک ایجنٹ داخل ہوا۔ اُس کے چہرے پر جوش تھا۔ ''کیپٹن فاش کہاں ہے؟''

کولیٹ نے آتش دان سے نظر نہ اُٹھائی۔ ''وہ ساتھ والے کمرے میں فون پر مصروف ہے''۔

''میں فون پر بات کر چُکا ہوں'' فاش کمرے میں داخل ہوا۔ ''تُمہارے پاس کیا خبر ہے؟''

ایجنٹ بولا۔ ''جناب ابھی ابھی ڈیپازٹری بینک آف زیورخ سے فون آیا ہے کہ بینک کا صدر آندرے ورنٹ بات کرنا چاہتا ہے''۔

''اوہ'' فاش کے چہرے پر حیرت تھی۔ کولیٹ نے بھی اپنی نظریں فاش پر گاڑ دیں۔

''ورنٹ نے اقرار کر لیا ہے کہ لینگڈن اور سوفی کُچھ دیر بینک میں موجود رہے تھے'' ایجنٹ بولا۔

''یہ تو ہمیں بھی پتہ ہے''۔ فاش نے کہا۔ ''اُس نے پہلے جھوٹ کیوں بولا تھا؟''

''وہ آپ سے بات کرنے پر مُصر ہے، وہ کہہ رہا ہے کہ آپ سے پورا تعاون کرے گا''۔

''کس چیز کے بدلے میں؟'' فاش نے ایجنٹ کو دیکھا۔

''وہ چاہتا ہے کہ بینک کا نام اِس معاملے میں نہ آئے اور وہ کسی چوری شُدہ چیز کی برآمدگی چاہتا ہے۔ لگتا ہے کہ لینگڈن اور سوفی نے سانیئر کے اکاؤنٹ سے کوئی چیز چُرائی ہے''۔

''کیا؟'' کولیٹ گویا پھٹ پڑا۔ ''کیسے؟''

فاش کی نظریں ایجنٹ پر جمی ہوئی تھیں۔ ''اُنہوں نے کیا چُرایا ہے؟''

''یہ بات تو ورنٹ نے نہیں بتائی مگر ایسا لگ رہا ہے کہ وہ یہ چیز برآمد کرنے کیلئے ہر طرح سے تعاون کرنے کو تیار ہے''۔

کولیٹ نے اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ لینگڈن اور سوفی نے ایسا کیسے کیا ہوگا؟ شاید اُنہوں نے بینک کے کسی مُلازم کو اسلحے کی نوک پر رکھا ہوگا اور ورنٹ کو سانیئر کا اکاؤنٹ کھولنے پر مجبور کیا ہوگا۔ پھر اِس کے بعد اُنہوں نے ورنٹ کو مجبور کیا ہوگا کہ وہ بینک سے نکلنے کیلئے اُن سے تعاون کرے۔ یہ سب مُمکن تھا، مگر کولیٹ پھر بھی یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھا کہ سوفی ایسا کُچھ کر سکتی ہے۔

باورچی خانے سے ایک اور ایجنٹ کی آواز سُنائی دی۔ ''کیپٹن میں ٹیبنگ کے فون سے ڈائل کئے ہوئے نمبر دیکھ رہا ہوں۔ میں نے لی بورگٹ ائرپورٹ سے رابطہ قائم کیا ہے۔ ہمارے لئے ایک بُری خبر ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

کُچھ دیر بعد فاش شاتیو ولاتے سے نکل رہا تھا۔ وہ جان گیا تھا کہ ٹیبنگ کا ذاتی جہاز قریباً آدھ گھنٹہ پہلے لی بورگٹ ائرپورٹ سے

پرواز کر چُکا ہے۔ وہاں موجود آدمی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ جہاز میں کون کون سوار تھا اور اس کی منزل کیا تھی؟ اُس کے مُطابق اُنہیں پہلے سے اِس پرواز کا علم نہیں تھا، جو کہ ایک غیر قانونی بات تھی۔ فاش کو اب مزید جواب ڈھونڈنے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ اُسے اُن آدمیوں پر دباؤ ڈالنا پڑے گا۔

''لیفٹیننٹ کولیٹ'' فاش چلایا۔ ''میرے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے کہ تُم محل میں رُکو اور تفتیش کرو''۔

☆☆☆☆☆☆☆

طیارہ اب پوری طرح فضا میں بُلند ہو چکا تھا۔ اُس کا رُخ انگلستان کی طرف تھا۔ لینگڈن نے گود میں رکھے ہوئے ڈبے کو اُٹھا کر میز پر رکھ دیا۔ سوفی اور ٹیبنگ بھی اپنی اپنی کُرسیوں پر بیٹھے آگے کو جھک گئے۔ لینگڈن نے ڈبے کا ڈھکن کھولا، اُس کی توجہ سائنڈر کے بجائے ڈھکن کے نیچے بنے ہوئے سوراخ پر تھی۔ اُس نے اپنی جیب سے قلم نکالا اور اُس کی نب سوراخ میں ڈال دی۔ اُس نے ڈھکن دوبارہ بند کر کے اُس کے اوپر بنے پھول کو اُتارا، نیچے لکھی ہوئی عبارت نے اُسے پھر حیران کر ڈالا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ایک بار پھر عبارت دیکھنے سے شاید کُچھ واضح ہو جائے۔ اُس نے اپنے تمام علم کو بروئے کار لاتے ہوئے عجیب زبان میں لکھی عبارت پڑھنے کی کوشش کی۔ تھوڑی کوشش کرنے کے بعد وہ مایوس ہو گیا۔

''میں ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ یہ کس زبان میں ہے''۔

جس جگہ سوفی بیٹھی ہوئی تھی اُسے عبارت نظر نہیں آ رہی تھی مگر وہ حیران تھی کہ لینگڈن یہ عبارت کیوں نہیں پڑھ سکا؟ اُس کے نانا نے ایسی کونسی زبان استعمال کی تھی جو کہ ایک ماہر علامات بھی پہچان نہیں پا رہا۔ سوفی کو احساس ہوا کہ اُس کیلئے یہ زبان نئی نہیں ہو گی۔ اُس کے ساتھ بیٹھا ہوا ٹیبنگ پھٹ پڑنے کیلئے تیار تھا۔ وہ بھی یہ عبارت دیکھنا چاہتا تھا۔ اُس نے مزید جُھک کر عبارت دیکھنے کی کوشش کی۔

''مُجھے نہیں پتہ'' لینگڈن نے سرگوشی کی۔ ''میرا خیال تھا کہ یہ کوئی سامی زبان ہے، مگر مُجھے یقین نہیں۔ کافی ساری سیمیائی زبانوں میں نیکوڈوٹ استعمال ہوتے ہیں۔ اس میں ایسا نہیں ہے''۔

''نیکوڈوٹ؟'' سوفی کا لہجہ سوالیہ تھا۔

ٹیبنگ نے اپنی نظریں ڈبے سے ہٹاتے ہوئے جواب دیا۔ ''بہت ساری جدید سامی زبانوں میں حروفِ علّت (Vowel) کی جگہ چھوٹے چھوٹے نُقطے استعمال ہوتے ہیں جنہیں نیکوڈوٹ کہا جاتا ہے، یہ نُقطے دراصل ایسی زبانوں میں ایک جدید اضافہ ہے ورنہ سامی زبانوں میں حروفِ علّت کبھی استعمال نہیں ہوئے''۔

لینگڈن کی نظریں ابھی تک عبارت پر تھیں۔ ''شاید یہ کوئی (Sephardic) نقل ہے، یا شاید۔۔۔۔۔۔''

ٹیبنگ اب مزید برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔ ''شاید۔۔۔ میں۔۔۔ کُچھ۔۔۔'' اُس نے لینگڈن کے ہاتھ سے ڈبہ کھینچ لیا۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ لینگڈن قدیم زبانوں، یونانی، لاطینی اور رومانوی زبانوں میں ماہر تھا مگر ایک نظر پڑتے ہی ٹیبنگ کو یوں لگا جیسے یہ کوئی خاص زبان ہے، شاید یہ کوئی راشی رسم الخط ہے۔

’’حیرت انگیز‘‘ وہ بولا ’’ایسی زبان ہے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی‘‘۔

’’کیا میں اِسے دیکھ سکتی ہوں؟‘‘ سوفی نے پوچھا۔

ٹیبنگ نے ایسے ظاہر کیا جیسے اُس نے کُچھ سُنا ہی نہیں۔ ’’رابرٹ تُم کہہ رہے تھے کہ تُم اِس زبان سے مانوس ہو؟‘‘

’’لی!‘‘ سوفی نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا۔ ’’کیا میں دیکھ سکتی ہوں کہ میرے نانا نے کیا لکھا تھا؟‘‘

’’کیوں نہیں‘‘ ٹیبنگ نے ڈبہ اُس کی طرف دھکیل دیا۔

’’آہا‘‘ سوفی بولی۔ ’’مُجھے پہلے ہی اندازہ ہو جانا چاہئیے تھا‘‘۔

لینگڈن اور ٹیبنگ نے شدید حیرت سے سوفی کو دیکھا۔

’’کیا؟‘‘ ٹیبنگ نے پوچھا۔

سوفی نے کندھے اُچکائے۔ ’’یہ اندازہ کہ میرا نانا یہ زبان ہی استعمال کرے گا‘‘۔

’’کیا تُم یہ عبارت پڑھ سکتی ہو؟‘‘ ٹیبنگ ابھی تک حیرت زدہ تھا۔

’’بہت آسانی سے‘‘ سوفی کھلکھلائی۔ اُسے اب مزہ آرہا تھا۔ ’’میرے نانا یہ زبان مُجھے چھ سال کی عُمر میں سکھائی تھی۔ میں اِس زبان کی ماہر ہوں‘‘ وہ اپنی جگہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی، اُس کی آنکھوں میں ٹیبنگ اور لینگڈن کیلئے سرزنش تھی۔ ’’اور جناب، میں حیران ہوں کہ آپ شاہی مئورخ ہو کر بھی اِسے پہچان نہیں سکے‘‘۔

ایک دم۔۔لینگڈن کو احساس ہوا کہ اُسے یہ عبارت مانوس کیوں محسوس ہو رہی تھی؟۔

اُسے یاد آیا کہ کُچھ سال پہلے ہارورڈ میں کوئی تقریب تھی جس میں ہارورڈ کا پُرانا طالبعلم بل گیٹس بھی آیا تھا۔ وہ اپنے پُرانے تعلیمی ادارے کے میوزیم میں نُمائش کیلئے ایک انمول چیز لے کر آیا تھا جو کہ اُس نے کُچھ دن پہلے ہی آرمنڈ ہمار سے اکتیس ملین ڈالر میں خریدے تھے۔

ان صفحات کو لکھنے والا کوئی اور نہیں۔ لیونارڈو ڈاونچی تھا۔ وہ اٹھارہ صفحات، جو کہ اب کوڈیکس لیسسٹر کے نام سے جانے جاتے ہیں پہلے لیسسٹر کے نواب کی ملکیت تھے۔ اِن صفحات میں لیونارڈو نے کئی مضمون لکھے اور خاکے بنائے تھے جن میں علمِ فلکیات، آثارِ قدیمہ اور پانی کے علم کے متعلق کافی تحقیق تھی۔ لینگڈن نے کافی دیر قطار میں کھڑے ہونے کے بعد لیونارڈو کی لکھی ہوئی یہ دستاویز دیکھی تھی اور پہلے تو وہ یہ سمجھا تھا کہ یہ اطالوی زبان میں لکھی ہوئی ہے مگر دیکھنے پر وہ اِس میں اطالوی زبان کا ایک لفظ بھی شناخت نہ کر سکا۔ اُسے اِس تقریب میں شامل ایک خاتون نے آئینہ پکڑایا تھا اور آئینے کے ذریعے اُس نے وہ زبان پڑی تھی۔ وہ دراصل اُلٹی لکھی ہوئی تحریر تھی۔ تاریخ دان اِس بات پر سوال اُٹھاتے تھے کہ لیونارڈو اُلٹی لکھائی کیوں کرتا تھا، شاید وہ یہ چاہتا تھا کہ اُس کی تحقیق کو کوئی پڑھ نہ لے یا پھر وہ بائیں ہاتھ سے لکھتا تھا جس وجہ سے اُسے اُلٹا لکھنے میں آسانی ہوتی ہوگی۔

سوفی لینگڈن کی طرف دیکھ کر مُسکرائی۔ وہ جان چُکی تھی کہ لینگڈن اُس کا مطلب سمجھ گیا ہے۔ ٹیبنگ کُچھ بُڑ بڑا رہا تھا۔

’’آخر یہ ہے کیا؟‘‘ وہ بولا۔

’’اُلٹی لکھائی‘‘ لینگڈن بولا۔ ’’ہمیں اِسے پڑھنے کیلئے آئینے کی ضرورت ہے‘‘۔

’’میرے خیال میں اِس کی ضرورت نہیں پڑے گی‘‘ سوفی بولی۔ ’’یہ دھاتی سا کاغذ ہے اور کافی پتلا ہے‘‘ اُس نے ڈبہ اٹھایا اور اُس کو دیوار پر لگی روشنی کے پاس لے گئی۔ وہ جانتی تھی کہ اُس کا نانا دراصل اُلٹی لکھائی نہیں کر سکتا تھا مگر وہ کاغذ پر لکھ کر اُسے دوسرے کاغذ پر چھاپ لیا کرتا تھا۔ سوفی کا اندازہ تھا کہ اُس نے یہ لکھائی کوئلے سے کی تھی اور پھر اِس دھاتی کاغذ پر چھاپ کر اِسے ڈھکن میں لگا دیا تھا۔ روشنی کے قریب جا کر سوفی کو اپنا اندازہ درست ثابت ہوا۔ روشنی دھاتی کاغذ میں سے گُزر رہی تھی اور لکھائی سیدھی نظر آرہی تھی۔

’’یہ تو انگریزی ہے‘‘ ٹیبنگ کے لہجے میں شرمندگی تھی۔ ’’میری مادری زبان‘‘۔

جہاز کے عقب میں ریمی آگے والے کیبن سے آنے والی آوازیں سُننے کی کوشش کر رہا تھا مگر اُسے انجن کے شور کی وجہ سے کُچھ سُنائی نہیں دے رہا تھا۔ ریمی کو آج رات کے واقعات کا اُتار چڑھاؤ پسند نہیں آرہا تھا۔ اُس نے اپنے قدموں میں بندھے پڑھے سیلاس کو دیکھا۔ وہ بالکُل ساکت پڑا تھا شاید وہ کوئی دُعا مانگ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

جہاز پندرہ ہزار فٹ کی بلندی پر تھا۔ لینگڈن کو ایسا محسوس ہُوا کہ دُنیا کہیں تحلیل ہو رہی ہے، وہ سانئر کی لکھی ہوئی نظم پڑھ رہا تھا۔

an ancient word of wisdom frees this scroll
and helps us keep her scatttered family whole
ahead stone praised by templar is the key
(and atbash will reveal the truth to thee

سوفی نے پاس پڑی ٹپائی سے کاغذ اور قلم اُٹھا کر نظم کو کاغذ پر لِکھ لیا۔ وہ میز کے اِردگرد بیٹھ گئے۔ اِس نظم کی مدد سے وہ سائکنڈر کھولنے والا کوڈ جان سکتے تھے مگر اِس کا مطلب فی الحال اُن کی سمجھ سے باہر تھا۔ لینگڈن کو نظم میں کُچھ مانوس محسوس ہو رہا تھا۔ اِس نظم کا وزن، پانچ کا اِیہامی وزن (Iambic Pentameter)۔ وہ اِس طرح کی نظمیں، خُفیہ تنظیموں پر تحقیق کے دوران دیکھ چُکا تھا، پچھلے سال ویٹیکن کی خُفیہ لائبریری میں بھی ایسی ایک نظم اُس کی نظروں سے گُزری تھی۔ قدیم یونان سے آج تک ایسے وزن کی نظمیں، نہایت مانے اور مشہور ادبی انسان استعمال کرتے رہے تھے جن میں آرکی لوکس (Archilochus)، شکسپیئر، ملٹن، چاسر اور وولٹائر شامل تھے۔ وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اِس وزن کی نظمیں کی روحانی خاصیت کی حامل ہوتی ہیں۔ اِس طرح کا وزن فطرت پرست بھی استعمال کرتے تھے۔

ایہام (Iamb)۔ دو الفاظ، مُتضاد معانی کے ساتھ۔ ایک معنی دکھاوے کیلئے اور دُوسرا حقیقی معنی۔

’’یہ پانچ کا وزن ہے‘‘ ٹیبنگ لینگڈن کی طرف مُڑ کر بولا۔ ’’اور زبان بھی انگریزی ہے۔ صاف سُتھری زبان (La Lingua

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔ چرچ کی مُخالف تنظیمیں اور پریوری بھی انگریزی زبان کو صاف زبان سمجھتی تھیں۔ فرانسیسی، اطالوی اور ہسپانوی زبانوں کا مآخذ دراصل لاطینی زبان تھی جو کہ چرچ استعمال کرتا تھا۔ جب کہ انگریزی بالکل علیحدہ زبان تھی، جو اُس دور میں کم استعمال ہوتی تھی۔ اِس لئے پریوری نے اسی زبان کو رابطے کا ذریعہ بنایا تھا اور اِسے ایک مُقدّس زبان کے طور پر ارکان کو سکھایا جاتا تھا۔

''اِس نظم میں'' ٹیبنگ بولا۔ ''گریل، نائٹس ٹمپلر اور مگدالہ کی مریم کی طرف اشارے ہیں۔ میں اور کیا کہوں؟''

''کوڈ'' سوفی نے دوبارہ نظم کی طرف نگاہ دوڑائی۔ ''ایسا لگتا ہے کہ ہمیں دانائی کے کسی قدیم لفظ کے بارے میں اشارہ دیا جا رہا ہے''۔

''آبرا کادابرا'' ٹیبنگ بولا۔ اُس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

پانچ حُروف پر مُشتمل لفظ۔ لینگڈن نے سوچا۔ اُس کے دماغ میں ہزاروں قدیم الفاظ آنا شُروع ہو گئے جو کہ کسی نہ کسی طرح دانائی کے لفظ کہلائے جاتے تھے۔ جادو کے منتر، مصری الفاظ، خُفیہ تنظیموں کے نام۔

''ایسا لگتا ہے کہ کوڈ کا تعلق ٹمپلرز کے ساتھ ہے'' سوفی بولی اُس نے اونچی آواز میں پڑھا۔ ''ایک ایسا پتھر جس کی تعظیم ٹمپلر کرتے تھے''۔

''لی'' لینگڈن نے ٹیبنگ کو دیکھا۔ ''تُم تو ٹمپلرز کے ماہر ہو؟''

ٹیبنگ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔ ''یہ پتھر، دراصل کسی قبر کے سرہانے لگایا جانے والا کوئی پتھر ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ اشارہ مگدالہ کی مریم کے مقبرے والے پتھر کی طرف ہو، مگر اِس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ یہ مقبرہ کہاں ہے؟''

''آخری سطر میں یہ لکھا ہوا ہے'' سوفی نے آخری سطر پڑھی۔ ''اتباش سچ کو سامنے لائے گا۔ میں نے اتباش کے بارے میں سُنا ہے''

''ہاں مُجھے حیرت نہیں'' لینگڈن بولا۔ ''تُم نے تو اِسے کرپٹالوجی میں پڑھا ہوگا۔ یہ قدیم ترین کوڈ ہے جو ہر کوئی جانتا ہے''۔

بلاشُبہ۔ سوفی نے سوچا۔ عبرانی زبان کا کوڈ۔

اتباش کوڈ سوفی کی کرپٹالوجی کی تربیت کے دوران پڑھایا گیا تھا۔ ماہرین کے مُطابق یہ کوڈ پہلی دفعہ ۵۰۰ قبل مسیح میں استعمال ہوا تھا جو کہ یہودی اپنی لکھائیوں میں استعمال کرتے تھے کیونکہ عبرانی یہودیوں کی زبان تھی۔ اِس کوڈ میں ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہودی زبان میں بائیس حروفِ تہجی ہیں اور اِس کوڈ میں پہلا حرف آخری حرف کے ساتھ بدلا جاتا ہے، اسی طرح دوسرا حرف، آخری حرف سے پہلے والے حرف کے ساتھ بدل جاتا ہے۔

''اتباش بالکل مُناسب کوڈ ہے'' ٹیبنگ نے کہا۔ ''کبالہ کی کئی عبارتوں میں یہ استعمال ہوا ہے۔ اِس کے علاوہ عہد نامہ قدیم، اور

بحیرہ مردار کی دستاویزات میں بھی۔ یہودی عالم آج بھی اپنی کتابوں میں اتباش کوڈ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پریوری نے اپنی تعلیمات میں اتباش کی تعلیم بھی شامل رکھی ہوگی''۔

''مسئلہ یہ ہے کہ'' لینگڈن کُچھ سوچتے ہوئے بولا۔ ''ہمارے پاس کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس پر ہم یہ کوڈ آزما سکیں''۔

ٹیبنگ نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''لگتا ہے کہ یہ کوئی ایسا لفظ ہے جو کہ پتھر کے قبر پر لکھا ہوا ہے ہمیں وہ پتھر ڈھونڈنا ہوگا''۔

سوفی نے لینگڈن کی طرف دیکھا، جس کے چہرے پر ہلکی سی مُسکراہٹ گویا یہ کہہ رہی تھی کہ بھلا پتھر ڈھونڈنا کوئی آسان کام ہے؟

اتباش چابی ہے، سوفی نے سوچا۔ مگر ہمارے پاس یہ چابی آزمانے کیلئے کوئی دروازہ نہیں ہے۔

کُچھ دیر بعد ٹیبنگ نے ایک مایوسی بھری سانس لی اور اپنی بیساکھیاں سنبھالتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ ''دوستو! میں کُچھ کھانے پینے کا بندوبست کرلوں۔ میرا تو دماغ گھوم رہا ہے۔ اور میں ذرا اپنے مہمان اور ریمی کی خبر بھی لے لوں''۔

سوفی ٹیبنگ کو دروازے سے باہر جاتے دیکھ رہی تھی۔ اُسے تھکاوٹ محسوس ہوئی۔ یوں لگ رہا تھا کہ وہ ایک خلا میں معلق ہے جہاں سے پتہ نہیں وہ کہاں اُترے گی۔ وہ اپنے نانا کی پہیلیوں کے درمیان پلی بڑھی تھی مگر یہ نظم پڑھ کر بے چین ہوگئی تھی۔

اِس میں کُچھ اور بھی ہے۔۔۔۔ اُس نے خود کلامی کی۔ کُچھ پوشیدہ مگر آسانی سے سمجھ نہ آنے والا۔

وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ سائکنڈر کے اندر کیا ہوسکتا ہے۔ اُسے خدشہ تھا کہ اِس کے اندر بھی کوئی مُشکل پہیلی ہی ہوگی۔ اگرچہ لینگڈن اور ٹیبنگ پُراعتماد تھے کہ سارا سچ سائکنڈر کے اندر ہے لیکن وہ جانتی تھی کہ اُس کا نانا اپنے راز آسانی سے کسی کے حوالے نہیں کرتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بورگٹ کے ہوائی اڈے پر رات کے وقت ڈیوٹی دینے والا ائر کنٹرولر اونگھ رہا تھا کہ اچانک کمرے کے دروازے پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی، وہ اُچھل پڑا۔ یکدم بیزو فاش کمرے کے اندر داخل ہوا۔

''ٹیبنگ کا طیارہ کہاں گیا ہے؟'' فاش کے لہجے میں سانپوں کی سی پھنکار تھی۔

کنٹرولر منمنا کر رہ گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنے برطانوی گاہک کی ذاتی معلومات کسی کو مُہیّا کرے۔

''ٹھیک ہے'' فاش بولا۔ ''میں تُمہیں ایک طیارے کو پرواز کی معلومات مُہیّا کئے بغیر پرواز کی اجازت دینے پر گرفتار کر رہا ہوں''۔

فاش نے اپنے ایجنٹ کی طرف اشارہ کیا جو اُس کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اُس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پکڑی ہوئی تھیں۔ ائر کنٹرولر پر دہشت چھا گئی۔ اُس کی سوچ میں وہ تمام اخبار آ گئے جن میں سوالیہ سُرخیاں ہوتی تھیں کہ فرانس کا بہترین پولیس کیپٹن ہیرو ہے یا پھر دکھاوا۔ اُسے اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔

''ٹھہرو'' کنٹرولر ہتھکڑیاں دیکھ کر لرزنا شُروع ہو گیا۔ ''میں اتنا بتا سکتا ہوں کی سر لی ٹیبنگ اکثر لندن علاج کی غرض سے جاتے رہتے ہیں۔ اُن کا طیارہ لندن کے مضافات میں بگن ہل پر اُترتا ہے''۔

فاش نے ایجنٹ کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا۔ ''کیا آج رات بھی اُس کی منزل یہی ہے؟''

’’مُجھے نہیں پتہ‘‘ کنٹرولر کے لہجے میں سچ نُمایاں تھا۔’’ آخری رابطے کے مُطابق طیارہ برطانیہ ہی جارہا تھا۔ یقیناً وہ لندن ہی اُترے گا‘‘۔

’’ کیا اُس کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟‘‘

’’میں قسم کھاتا ہوں جناب، مُجھے زیادہ معلوم نہیں۔ ہمارے گاہک سیدھے اپنے طیارے کے ہینگر میں جاسکتے ہیں اور طیارے میں کُچھ بھی رکھ سکتے ہیں۔ طیارے میں کیا کیا ہے، یہ معلوم کرنا تو اُس ائرپورٹ کے کسٹم حُکام کی ذمہ داری ہے جہاں طیارہ اُترے گا‘‘۔

فاش نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور پھر شیشے سے باہر رن وے پر کھڑے چند جیٹ طیاروں کو۔’’ وہ کتنی دیر میں وہاں پہنچ جائیں گے؟‘‘

کنٹرولر نے اپنے کاغذات کو کھنگالا۔’’ یہ اتنا لمبا سفر نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ ساڑھے چھ بجے تک‘‘۔

فاش نے تیوری چڑھائی۔ ساڑھے چھ بجنے میں صرف پندرہ منٹ باقی تھے۔’’ گاڑی لاؤ۔ مُجے لندن جانا ہے۔ اور میرا رابطہ کینٹ کی مقامی پولیس سے کرواؤ بلکہ برطانوی ایمی۔آئی۔ فائیو سے میرا رابطہ کرواؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ سب خاموشی سے ہو۔ ٹیبنگ کے طیارے کو بحفاظت اُترنا چاہئیے میرے وہاں پہنچنے تک طیارے سے کوئی اُترنے نہ پائے‘‘۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

’’تُم خاموش ہو‘‘ لینگڈن نے سامنے بیٹھی سوفی سے کہا۔

’’میں تھکن محسوس کر رہی ہوں‘‘ اُس نے جواب دیا۔’’ اور یہ نظم، اِس کے بارے میں مُجھے کُچھ اندازہ نہیں‘‘۔

لینگڈن بھی تھکن محسوس کر رہا تھا۔ جہاز کے انجن کی آواز اُس کے دماغ پر اثر انداز ہو رہی تھی اور اُس کے سر میں ابھی تک ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔ ٹیبنگ جہاز کے پچھلے حصے میں تھا۔ لینگڈن نے سوچا کہ یہی موقع ہے جب وہ سوفی سے ایک اہم بات کر سکتا ہے۔

’’مُجھے تُمہارے نانا کی منطق سمجھ آگئی ہے کہ اُس نے ہمیں اکٹھا کیوں کیا؟ کوئی ایسی بات تھی جو وہ چاہتا تھا کہ میں تُمہیں سمجھاؤں‘‘۔

’’ کیا ہولی گریل اور مگدالہ کی مریم کے علاوہ بھی کُچھ بچا ہے‘‘۔

لینگڈن سوچ رہا تھا کہ بات کیسے شُروع کرے۔’’ تُم نے دس سال تک اُس سے رابطہ نہیں کیا۔ میں اِس بات کی وضاحت کر سکتا ہوں، وہ وجہ کہ تُم دونوں دس سال تک دور رہے‘‘۔

سوفی اپنی کُرسی پر بیٹھے بیٹھے کلبلائی۔’’ میں نے تُمہیں ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ ہماری دوری کی وجہ کیا تھی؟‘‘

لینگڈن نے اُسے غور سے دیکھا۔’’ کیا تُم نے کوئی جنسی رسم دیکھی تھی؟‘‘

سوفی سہم سی گئی۔’’ تُمہیں کیسے پتہ چلا؟‘‘

’’تُم نے مُجھے خود بتایا تھا کہ تُم نے ایک ایسا واقعہ دیکھا تھا جس نے تُمہیں یقین دلایا کہ تُمہارا نانا کسی خُفیہ تنظیم کا رُکن تھا۔ اور اِس کا تُم پر اتنا اثر ہوا کہ تُم سانئرؔ سے دور چلی گئیں۔ میں خُفیہ تنظیموں کے بارے میں جانتا ہوں، اور یہ سمجھنے کیلئے ڈاونچی جیسے دماغ کی ضرورت نہیں‘‘۔

سوفی لینگڈن کو گھُور کر رہ گئی۔

’’ کیا تُم نے یہ واقع بہار کے موسم میں دیکھا تھا؟ لینگڈن نے پوچھا۔’’ مارچ کے وسط میں؟‘‘

سوفی نے طیارے کی کھڑکی سے باہر دیکھا۔’’ میں یونیورسٹی سے موسمِ بہار کی چھُٹیوں پر تھی اور کُچھ دِن پہلے ہی گھر آگئی تھی‘‘۔

’’ کیا تُم مُجھے اِس بارے میں بتانا چاہتی ہو؟‘‘

’’نہیں‘‘ سوفی کی آنکھوں میں عجیب جذبات تھے۔’’ مُجھے نہیں پتہ میں نے کیا دیکھا تھا؟‘‘

’’ کیا اِس رسم میں عورتیں بھی تھیں؟‘‘

چند لمحے بعد سوفی نے سر ہلا دیا۔

’’ اور اُن کا لباس سیاہ اور سفید تھا؟‘‘

اُس نے اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے سر ہلایا۔’’ اُسفید رنگ کی جالی والی عبائیں اور سُنہری جوتے۔ اُن کے ہاتھوں میں سُنہری گولے تھے۔ جبکہ مردوں نے سیاہ پوشاکیں اور سیاہ جوتے پہنے ہوئے تھے‘‘۔

لینگڈن نے کوشش کی کہ اپنے جذبات کو چھُپائے۔ مگر وہ سوفی کے الفاظ پر یقین نہیں کر پا رہا تھا۔ یہ دو ہزار سال پُرانی مُقدّس رسم تھی۔

’’نقاب؟‘‘ وہ بولا۔ اُس کی آواز پُرسکون تھی۔’’ ذوجنسی نقاب؟‘‘

’’ہاں۔ سب نے ایک طرح کے نقاب پہنے تھے۔ عورتوں نے سفید اور مردوں نے سیاہ‘‘۔

لینگڈن جانتا تھا کہ اِس رسم کی جڑیں کہاں جا کر ملتی ہیں۔’’ اِسے ہئیر وس گیماس کہتے ہیں۔ یہ دو ہزار سال بلکہ اِس سے بھی پُرانی رسم ہے۔ مصری راہب اور راہبائیں نُسوانیت کی زرخیزی کی خوشی میں یہ رسم مناتے تھے‘‘۔ وہ سوفی کی طرف جھُک کر دبے لہجے میں بولا۔’’ تُم نے یہ رسم، بغیر سمجھے اور پڑھے دیکھی ہے اِس لئے یہ تُمہارے لئے ایک صدمے کا باعث بنی ہے‘‘۔

سوفی خاموش رہی۔

’’ہئیر وس گیماس یونانی زبان کا لفظ ہے‘‘ لینگڈن نے بات جاری رکھی۔’’ اِس کا مطلب ہے مُقدّس شادی‘‘۔

’’ جو رسم میں نے دیکھی تھی وہ کوئی شادی نہیں تھی‘‘۔

’’ شادی، ملاپ کے حوالے سے۔ سوفی‘‘۔

’’ تُمہارا مطلب جنسی ملاپ سے ہے؟‘‘

نہیں‘‘۔

''نہیں؟'' سوفی کی زیتونی آنکھوں میں گویا لینگڈن کیلئے آزمائش تھی۔

لینگڈن نے بات بدلنے کی کوشش کی۔''ہاں، ہم کہہ سکتے ہیں مگر ویسے نہیں جیسا ہم آج کل کے دور میں سمجھتے ہیں''۔لینگڈن نے سوفی کو سمجھایا کہ اگرچہ اُس نے یہ رسم ایک جنسی رسم کے طور پر دیکھی ہے مگر اِس رسم کا مطلب نفسانی تسکین نہیں ہے۔ یہ دراصل ایک روحانی عمل ہوتا ہے۔قدیم لوگ یقین رکھتے تھے کہ جنسی ملاپ کے بغیر مرد نامُکمل ہوتا ہے۔

''یعنی جنسی ملاپ بطور عبادت؟''

لینگڈن نے یوں کندھے اُچکائے جیسے وہ اِس بات سے مُتفق نہ ہو۔سوفی درست ہی کہہ رہی تھی۔''سوفی! یہ بات بہت اہم ہے کہ قدیم لوگ دراصل جنسی ملاپ کو بالکُل مُختلف نظر سے دیکھتے تھے، ویسا نہیں جیسا آج کل دیکھا جاتا ہے۔جنسی ملاپ سے نئی زندگی وجود میں آتی ہے اور اِس وجہ سے عورت کو بھی مُقدّس سمجھا جاتا تھا۔جو کُچھ تُم نے دیکھا، وہ آج کل کے دور کا جنسی ملاپ نہیں تھا، بلکہ یہ روحانی ملاپ تھا۔مُقدس شادی ایک مقدس رسم ہوتی ہے''۔

اُسے اپنے الفاظ سوفی کے اعصاب پر گرتے محسوس ہو رہے تھے۔سوفی رات بھر نہایت حوصلہ مند نظر آتی رہی تھی مگر اب یوں لگ رہا تھا کہ اُس پر چڑھا ہوا خول اُتر رہا ہے۔اُس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے، جنہیں اُس نے اپنی آستین کے ساتھ صاف کر لیا۔

لینگڈن نے سوفی کو تھوڑا سا وقت دیا۔اور پھر اُسے بتانے لگا۔

''ابتدائی چرچ'' اُس کا لہجہ نرم تھا۔''اِس نظریے کا مُخالف تھا اِس لئے اُنہوں نے اِسے ایک شیطانی عمل کے طور پر ظاہر کیا''۔

سوفی اگرچہ خاموش تھی مگر لینگڈن نے محسوس کیا کہ اب وہ اپنے نانا کے اِس عمل کو سمجھ رہی تھی۔

سوفی کو اپنا ماتھا ٹھنڈا محسوس ہوا۔اُس نے اپنا سر طیارے کی کھڑکی ساتھ لگا لیا اور باہر خلا میں جھانکنے لگی۔وہ لینگڈن کی بتائی تمام باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔اُسے اپنے نانا کے اُن تمام خطوط کا خیال آیا جو وہ پچھلے دس سال سے اُسے بھیجتا رہا تھا۔اُس نے سوچا کہ وہ رابرٹ کو سب کُچھ بتا ڈالے۔اُس نے نظریں کھڑکی سے ہٹائے بغیر بولنا شُروع کر دیا۔اُس نے وہ سارا واقعہ حرف بحرف لینگڈن کو بتا دیا کہ اُس رات کیا ہوا تھا اور اُس نے نارمنڈی میں واقع بنگلے میں کیا کیا دیکھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

چارٹرڈ طیارہ مناکو کی روشنیوں کے اوپر سے گُزر رہا تھا جب ارنگروسا نے فاش کی طرف سے آنے والی دوسری کال ختم کی۔

یہ قصہ اب ختم ہونا چاہئیے۔

وہ اپنے آپ کو بیمار محسوس کر رہا تھا۔فاش نے اُسے جو حالات بتائے تھے وہ نہایت نازُک تھے اور اُس کی سمجھ سے باہر تھے۔ ہر چیز قابو سے باہر ہو رہی تھی۔میں نے سیلاس کو کس مسئلے میں ڈال دیا ہے؟ اور اپنے آپ کو بھی!

وہ لرزتی ٹانگوں کے ساتھ کاک پٹ میں داخل ہوا۔''میں اپنی منزل بدلنا چاہتا ہوں''۔

پائلٹ نے مُڑ کر اُسے دیکھا۔''آپ تو مذاق کر رہے ہیں''۔

''نہیں مُجھے جلد از جلد لندن پہنچنا ہے''۔

''جناب یہ چارٹرڈ پرواز ہے، ٹیکسی کا سفر نہیں کہ آپ جب چاہیں راستہ تبدیل کر سکیں''۔

''میں مزید رقم ادا کرنے کو تیار ہوں؟ لندن تو بس ایک گھنٹے کے مزید فاصلے پر ہے۔ہمیں اپنا رُخ زیادہ تبدیل نہیں کرنا پڑے گا''۔

''یہ بات نہیں ہے جناب۔اور بھی مسائل ہوتے ہیں''

''دس ہزار یورو'' ارنگروسا بولا۔

پائلٹ مُڑا۔اُس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔''کتنے؟ کوئی راہب اتنے پیسے ساتھ لے کر گھومتا ہے؟''

ارنگروسا کاک پٹ سے باہر آیا اور اپنے بریف کیس میں سے کُچھ بانڈ نکال لئے اور واپس آ کر پائلٹ کو پکڑا دیئے۔

''یہ کیا ہے؟'' پائلٹ نے پوچھا۔

''یہ دس ہزار یورو کا بانڈ ہے جو کہ ویٹیکن کی طرف سے تصدیق شُدہ ہے''۔

''رقم رقم ہوتی ہے'' پائلٹ نے بانڈ واپس ارنگروسا کو پکڑا دیا۔

ارنگروسا کو یکدم کمزوری محسوس ہوئی۔اُس نے کاک پٹ کے دروازے کا سہارا لے لیا۔''یہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔تُمہیں میری مدد کرنی ہو گی''۔

پائلٹ نے ارنگروسا کی انگوٹھی پر نظر ڈالی۔''کیا یہ ہیرے اصلی ہیں؟''

ارنگروسا نے اپنی انگوٹھی کی طرف دیکھا۔''میں یہ انگوٹھی نہیں دے سکتا''۔

پائلٹ نے کندھے اُچکا لئے اور سیدھا ہو کر شیشے سے باہر دیکھنے لگا۔ارنگروسا کو یکدم گہرے دُکھ کا احساس ہوا۔اُس نے انگوٹھی کی طرف دیکھا۔اگر حالات ٹھیک نہ ہوئے تو اِس انگوٹھی کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔اُس نے ایک سانس بھری اور انگوٹھی اُتار کر پائلٹ کے سامنے رکھ دی۔پھر وہ باہر کر اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔کُچھ دیر بعد طیارے کا رُخ تبدیل ہونا شُروع ہو گیا ہے۔

ارنگروسا کو یوں لگ رہا تھا کہ گویا اُس کا سارا جاہ وجلال لڑکھڑا رہا ہے۔یہ سب ایک مُقدس منصوبے کے تحت شُروع ہوا تھا۔ نہایت دانائی کے ساتھ بنایا جانے والا منصوبہ، مگر اب یوں لگ رہا تھا جیسے ریت کے گھروندا ثابت ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن محسوس کر رہا تھا کہ سوفی کو ابھی تک پُرانی یادیں بے چین کر رہی ہیں۔وہ ساری واقعہ سُن کر حیران رہ گیا تھا۔اِس رسم کا مرکزی کردار سائنئ تھا، پریوری کا گرانڈ ماسٹر۔ڈاونچی، بوتیچیلی، آئزک نیوٹن، وکٹر ہیوگو، یاں کوکٹیو۔۔۔۔۔اور یا ک سانئ۔

''سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کیا کہوں''۔لینگڈن نے نرم لہجے میں کہا۔

سوفی کی سبز آنکھوں میں آنسو تھے۔''اُس نے میری پرورش اپنی بیٹی کی طرح کی تھی''۔

لینگڈن نے دیکھا کہ سوفی کی آنکھوں میں جذبات کا سمندر تھا۔ شاید یہ پچھتاوا تھا۔ بہت گہرا۔۔۔۔سوفی نے اپنے نانا کو دھتکارا تھا اور اب وہ اُسے ایک نہایت مُختلف زاویئے سے دیکھ رہی تھی۔ باہر، صُبح کا اُجالا پھیل رہا تھا، لیکن نیچے زمین ابھی تک تاریک نظر آ رہی تھی۔

''میرے دوستو، کھانا''ٹیبنگ کیبن میں داخل ہوا۔ اُس نے میز پر کوکا کولا پُرانے بسکٹ رکھ دیئے۔

''وہ راہب ابھی تک نہیں بولا'' وہ چہکا۔ ''اُسے تھوڑا وقت دینا چاہیئے'' اُس نے بسکٹ توڑا اور نظم کی طرف نگاہ دوڑائی۔ ''میری عزیزہ! کوئی سُراغ ملا کہ شیطان کا پتھر کہاں ہے؟ وہ پتھر جس کی تعریف ٹیمپلرز نے بھی کی ہے؟''

سوفی نے نفی میں سر ہلا دیا۔

ٹیبنگ نظم میں کھو گیا۔ لینگڈن نے کوکا کولا کا گھونٹ بھرا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ ایک ایسا پتھر جس کی تعریف ٹیمپلر کرتے تھے۔ اُس نے ایک اور گھونٹ بھرا اور سوچا۔ انگلش چینل کھڑکی سے نظر آ رہی تھی اور سفر بھی ختم ہونے والا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ صُبح کی روشنی اُس کے دماغ کو تروتازہ کر دے گی۔ مگر جیسے جیسے اُجالا طلوع ہو رہا تھا اُس کا دماغ مزید اُلجھ رہا تھا۔ قبر کا پتھر جس کی تکریم نائٹس ٹمپلر کرتے تھے۔ طیارہ اب انگلستان کی کے اوپر تھا۔ لینگڈن کو اپنے دماغ میں روشنی کی چمک سی محسوس ہوئی۔ اُس نے کوکا کولا کی خالی بوتل میز پر رکھی اور بیٹھ گیا۔

''تُم یقین نہیں کرو گے'' اُس نے ٹیبنگ اور سوفی کی طرف مُڑتے ہوئے کہا۔ ''ٹمپلر کا پتھر۔ مُجھے یہ بات سمجھ آ گئی ہے''۔

''تُم جانتے ہو کہ یہ پتھر کہاں ہے''ٹیبنگ کے لہجے میں جوش تھا۔

لینگڈن مُسکرایا۔ ''ہاں۔ یہ کیا ہے اور کہاں ہے''

سوفی بھی نزدیک ہو گئی۔

''میرے خیال میں یہ پتھر کا حوالہ''لینگڈن کے لہجے میں محققوں جیسا جوش تھا۔ ''یہ کوئی قبر کا پتھر نہیں ہے''۔

''گویا یہ پتھر کا کوئی سر ہے؟''ٹیبنگ نے خیال ظاہر کیا۔ سوفی کے چہرے پر نا سمجھی تھی۔

''لی چرچ نے ٹمپلرز پر الزامات کی جو فہرست جاری کی تھی اُن میں ایک الزام یہ بھی تھا کہ وہ مرتد ہو گئے ہیں۔''

''بالکُل، اُن پر ہر طرح کا جھوٹا الزام لگایا گیا تھا مثلاً ہم جنس پرستی، صلیب کی بے حُرمتی، شیطان پرستی اور بُہت کُچھ''۔

''ایک الزام یہ بھی تھا کہ وہ بُت پرستی بھی کرتے ہیں، چرچ نے یہ الزام لگایا تھا کہ وہ ایک پتھر کے بنے ہوئے سر کی پوجا کرتے ہیں''۔

''بافومت''ٹیبنگ نے حیرت سے کہا۔ ''میرے خُدایا! تُم بالکُل صحیح کہہ رہے ہو، ایک ایسا پتھر کا سر جس کی تعظیم نائٹس ٹمپلرز کرتے ہیں''۔

لینگڈں نے جلدی جلدی سوفی کو یہ سمجھانا شُروع کیا کہ بافومت فطرت پرستوں کا زرخیزی اور پیدائش کا دیوتا تھا۔ بافومت کا سر بالکُل بکرے کا سر جیسا تھا۔ جو کہ پیدائش اور طاقت کا اظہار ہے۔ ٹیمپلرز بافومت کا مُجسمہ بنا کر اُس کی تعظیم کرتے تھے۔

''بافومت''ٹیبنگ بولا۔ ''اگرچہ جنسی زرخیزی کا دیوتا تھا مگر اُس وقت کے پوپ کلیمنٹ نے سب لوگوں کو یہ بتایا کہ دراصل بافومت شیطان کی صورت ہے۔ اور اِسی بافومت کو کلیمنٹ نے ٹیمپلرز کے خلافت مُقدمات میں استعمال کیا''۔

لینگڈن نے سوفی کو تفصیلاً بتایا کہ آج کل تصویری کہانیوں اور فلموں میں شیطان کی جو شبیہہ دکھائی جاتی ہے اُس کی تاریخ ٹیمپلرز کے مقدمے سے ہی شُروع ہوتی ہے۔ اور شہادت کی اُنگلی اور چھوٹی انگلی کی مدد سے سینگوں کا جو نشان بنایا جاتا ہے وہ بھی بافومت کا نشان ہے۔

''ٹھیک ہے'' سوفی نے دونوں کے خیال کو مانتے ہوئے کہا۔ ''اگر یہی وہ پتھر ہے جس کی تکریم و تعظیم نائٹس ٹمپلرز کرتے تھے تو پھر ہمارے لئے مزید مسئلہ پیدا ہو گیا ہے''۔ اُس نے سائلنڈر کی طرف اشارہ کیا۔ ''بافومت (Baphomet) تو آٹھ حُروف پر مُشتمل ہے مگر ہمارے پاس تو صرف پانچ الفاظ کی جگہ ہے''۔

ٹیبنگ شرارتی انداز میں مُسکرایا۔ ''میری عزیزہ! یہی وہ وقت ہے جب ہم اتباش کوڈ استعمال کریں گے''۔

ٹیبنگ نے عبرانی زبان کے بائیس حُروف کاغذ پر لکھ ڈالے۔ لینگڈن یہ دیکھ کر کافی مُتاثر ہوا کہ یہ حُروف ٹیبنگ نے زبانی لکھے تھے۔ اگرچہ اُس نے خالص عبرانی کے الفاظ نہیں لکھے تھے بلکہ عبرانی زبان کی آواز پیدا کرنے والے رومن الفاظ لکھے تھے۔ جیسے

A ,B, G, D, H , V, Z, Ch, T Y, K, LM M, N, S , O, P, Tz, Q, R, Sh, Th

''الف، بیتھ، جیمل، دالیت، ہئی، طاو، زئین، شیت، تیت، یُد، کاف، لامید، میم، نُن، سامیش، عئین، پئی، زادِک، کُف، رئیش، شِن اور طاؤ''۔ ٹیبنگ نے عُبرانی حُروف کو اُونچا اُونچا پڑھا۔ پھر اُس نے اپنی بھنویں ڈرامائی انداز میں سُکیڑیں۔ ''عبرانی رسمُ الخط میں حرُوفِ علّت (Vowel) نہیں لکھے جاتے۔ اِس لئے جب ہم لفظ بافومت لکھیں گے تو تین حروفِ علت ختم ہو جائیں گے''۔

''یعنی ہمارے پاس صرف پانچ حُروف رہ جائیں گے'' سوفی نے کہا۔

ٹیبنگ نے سر ہلایا اور پھر کُچھ لکھنا شُروع کیا۔ ''اچھا یہاں اب میں عبرانی زبان کے حساب سے بافومت کے حُروف لکھتا ہوں۔ اور پھر اُن کے حساب سے انگریزی کے الفاظ لکھتا ہوں۔ جو حُروفِ علّت اِن میں نہیں آئیں گے وہ میں چھوٹے کر کے لکھ رہا ہوں''۔

BaPVoMeTh

''اور یہ بھی یاد رہے کہ'' اُس نے مزید کہا۔ ''عبرانی زبان دائیں سے بائیں لکھی جاتی ہے۔ مگر یہ ہم اپنی آسانی کیلئے بائیں سے دائیں لکھ رہے ہیں تا کہ اتباش کوڈ آسانی سے استعمال کر سکیں۔ اِس کے بعد ہم اِن حُروف کو بدل لیں گے اور اصل لفظ سامنے آ جائے گا''۔

''ہمارے پاس ایک اور آسان طریقہ بھی ہے'' سوفی نے قلم ٹیبنگ کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔'' یہ تمام تبادلاتی کوڈ میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ میں نے رائل ہالووے میں سیکھا تھا''۔سوفی نے پہلے گیارہ حرُوف سیدھے لکھے۔اور پھر اُن کے نیچے آخری بارہ حُروف اُلٹے لکھ ڈالے۔

A	B	G	D	H	V	Z	Ch	T	Y	K
Th	Sh	R	Q	Tz	P	O	S	N	M	L

ٹیبنگ نے اُس کے لکھے الفاظ کو دیکھا اور کھلکھلایا۔''تُم بالکُل ٹھیک کہہ رہی ہو۔ یہ تو بہت آسان ہے۔مُجھے خوشی ہے کہ ہالووے کے لوگ بھی کافی کام کر رہے ہیں''۔

سوفی نے الفاظ کو دیکھا۔لینگڈن کو اپنی رگوں میں اُٹھتا جوش محسوس ہو رہا تھا۔اُس نے پڑھا تھا کہ کُچھ مُحققین نے اتباش کوڈ استعمال کر کے شیشاخ کے مُعمّے (Myster of Sheshach) کو حل کیا تھا۔بہت عرصے سے مذہبی مُحققین پریشان تھے کہ عہد نامہ قدیم میں شیشاخ نام کے شہر کا ذکر ہے جو کہ تاریخ کی کسی دستاویز یا نقشے میں موجود نہیں۔اِس کا ذکر عہد نامہ قدیم کی ''کتابِ یرمیاہ'' میں بار بار ہے۔شیشاخ کا بادشاہ۔شیشاخ کے لوگ،شیشاخ کا شہر۔آخر کار ایک مُحقّق نے اِس لفظ پر اتباش کوڈ کا استعمال کیا تھا اور نتیجے میں جو لفظ سامنے آیا وہ تاریخ کا ایک جانا پہچانا،نہایت مشہور شہر تھا۔اگر شیشاخ کو عبرانی زبان کے حساب سے انگریزی حروف میں لکھا جائے تو اُس کے حُروف کُچھ ایسے بنتے ہیں۔

Sh.Sh.K

اور اگر اِن الفاظ کو اتباش کوڈ کے حوالے سے مُتبادل الفاظ سے بدلا جائے تو یہ الفاظ سامنے آتے ہیں۔

B.B.L

اور عبرانی زبان میں۔۔بابل۔

دراصل شیشاخ بابل شہر کا ہی نام تھا۔انجیل پر تحقیق کرنے والوں نے اتباش کوڈ کو مزید الفاظ پر بھی استعمال کیا تھا اور وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ عہد نامہ قدیم میں کئی ایسے الفاظ سامنے آئے تھے جن کے کُچھ نہ کُچھ پوشیدہ معنی تھے۔

''ہم قریب پہنچ گئے ہیں' لینگڈن نے سرگوشی کی،وہ اپنے جوش کو چھُپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

''بالکُل!' ٹیبنگ بولا۔اُس نے سوفی کی طرف دیکھا اور مُسکرایا۔''کیا تُم تیار ہو؟''

سوفی نے سر ہلا دیا۔

''اگر بافومت کو عبرانی زبان میں حُروفِ علّت کے بغیر لکھا جائے اور انگریزی میں اِس کے حروف لکھے جائیں تو یہ کُچھ ایسے بنتا ہے''

B-P-V-M-Th

''اب ہم اتباش کوڈ کے الفاظ کے حساب سے اِسے بدلتے ہیں'' ٹیبنگ نے اپنی بات جاری رکھی۔

لینگڈن کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔طیارے کی کھڑکی سے صُبح کا سورج نظر آ رہا تھا۔اُس نے سوفی کی طرف دیکھا جو کہ الفاظ کو تبدیل کر رہی تھی۔ B کی جگہ P، P کی جگہ V، V کی جگہ M، P کی جگہ Y اور Th کی جگہ A

Sh-V-P-Y-A

سوفی گویا چیخ اُٹھی۔''یہ کیا ہے؟''

لینگڈن بھی اِس لفظ کو پہچاننے سے قاصر تھا۔

ٹیبنگ حیرانی سے لرز رہا تھا۔''یہ ہے میرے دوستو! دانائی کا قدیم لفظ''۔

لینگڈن دماغ میں نظم کے الفاظ دُہرائے۔دانائی کا ایک قدیم لفظ اِس دستاویز کو کھول دے گا۔اُس نے دوبارہ اتباش کوڈ سے حاصل ہونے والے لفظ کی طرف دیکھا اور مبہوت رہ گیا۔

''دانائی کا ایک قدیم لفظ''

ٹیبنگ ہنس رہا تھا۔''بالکُل۔بالکُل''

سوفی نے لفظ کی طرف دیکھا اور پھر سائلنڈر پر لگے ڈائلوں کی طرف۔اُسے احساس ہوا کہ ٹیبنگ اور لینگڈن یہ بات بھول چُکے ہیں کہ ڈائل پر صرف پانچ حُروف کی جگہ ہے جبکہ یہ تو چھ حُروف پر مُشتمل تھا۔''خاموش ہو جاؤ! یہ تو کوڈ نہیں ہو سکتا۔ یہ چھ الفاظ ہیں اور کسی ڈائل پر Sh اکٹھا نہیں لکھا ہوا۔اِس میں تو رومن حروف تہجی لکھے ہوئے ہیں''۔

''اِسے دوبارہ پڑھو''۔لینگڈن نے سوفی کو کہا۔''دو چیزیں زہن میں رکھو۔عبرانی زبان میں Sh کو ہم صرف S کے طور پر بھی پڑھ سکتے ہیں،بالکُل اُسی طرح ہم حرف P کو F بھی پڑھ سکتے ہیں۔

SVFYA، سوفی نے سوچا۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

''نہایت دانشمندانہ''۔ٹیبنگ بولا۔''عبرانی زبان کا لفظ V اکثر O کی آواز بھی نکالتا ہے''۔

سوفی نے ایک دفعہ پھر حُروف کی طرف دیکھا۔وہ اُنہیں پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

S...O...F...Y...A

اُسے یقین نہیں آ رہا تھا،وہ حیرت سے کھلکھلا دی۔''سوفیہ۔۔یہ تو سوفیہ بنتا ہے''۔

لینگڈن نے بھی جوش سے سر ہلا دیا۔''ہاں! سوفیہ۔یونانی زبان کا لفظ جس کے لفظی معنی دانائی ہیں۔تُمہارا نام''۔

سوفی کو اپنے نانا کی کمی کا احساس ہوا۔اُس کے نانا نے پریوری کے سنگِ کُلید کو کھولنے کیلئے جو کوڈ رکھا تھا اُس کیلئے بھی سوفی کے نام کو چُنا تھا۔یہ سب کُچھ مُکمل لگ رہا تھا۔لیکن جب اُس نے دوبارہ سائلنڈر کے ڈائلوں کو دیکھا تو اُسے کُچھ احساس ہوا''۔

''رُکو سوفیہ (Sophia) میں تو چھ الفاظ ہیں''

ٹیبنگ کی مُسکراہٹ ابھی تک قائم تھی۔''نظم کی طرف دیکھو۔تُمہارے نانا نے کیا لکھا ہے۔'دانائی کا ایک قدیم لفظ'،یہی نا؟''

''ہاں''

ٹیبنگ نے آنکھ ماری۔''قدیم یونانی زبان میں سوفیہ۔۔۔۔(SOFIA) ایسے لکھا جاتا تھا''۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سوفی کو اچانک شدید خوشی کا احساس ہوا۔اُس نے سائنکٹر ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔لینگڈن اور ٹیبنگ کو اپنی سانس رُکتی محسوس ہو رہی تھی۔سوفی ڈائلوں پر الفاظ کو گھُما کر سیدھا کر رہی تھی۔

''ذرا احتیاط سے''ٹیبنگ نے اُسے کہا۔''بہت احتیاط سے''۔

سوفی ایک ایک کر کے ڈائل پر الفاظ کو سیدھا کر رہی تھی۔

S...O...F....

اُس نے آخری الفاظ صحیح کیئے۔

I....A

''اچھا''اُس نے ٹیبنگ اور لینگڈن کو دیکھتے ہوئے سرگوشی کی۔''میں اِسے کھول رہی ہوں''۔

''یاد رکھو اِس میں سرکہ بھی ہے''لینگڈن نے دبے لہجے میں اُسے یاد دلایا۔''احتیاط سے''۔

سوفی کو یاد تھا کہ اگر یہ ویسا ہی سائنکٹر ہے جیسا وہ بچپن میں کھولتی رہی تھی تو اُسے اِس کے دونوں سروں کو پکڑ کر دباؤ ڈالنا ہو گا۔اگر کوڈ ٹھیک ہوا تو سائنکٹر ہلکا سا کھُل جائے گا اور وہ اندر موجود کاغذ نکال سکے گی۔اگر کوڈ غلط ہوا تو اِس دباؤ کی وجہ سے اندر موجود شیشہ ٹوٹ جائے گا اور اُس سے نکلنے والا سرکہ دستاویز کو خراب کر دے گا۔

آرام سے سوفی۔۔اُس نے گویا دل ہی دل میں اپنے آپ کو نصیحت کی۔

ٹیبنگ اور لینگڈن دونوں سوفی کو دیکھ رہے تھے جس کے دونوں ہتھیلیاں سائنکٹر کے اوپر تھیں۔کوڈ پتہ چلنے کی خوشی میں سوفی یہ اندازہ کرنا بھول بیٹھی تھی کہ اندر موجود دستاویز میں کیا ہو سکتا ہے؟ ٹیبنگ کے مُطابق اِس میں ایک نقشہ تھا، جو کہ مگدالہ کی مریم کے مقبرے کی نشاندہی کرے گا، جہاں نائٹس ٹمپلرز کا خزانہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سچ کا خزانہ۔

سوفی نے ایک بار پھر نظر دوڑائی کے اُس نے حروف صحیح طرح سے سیدھے کیئے ہیں۔پھر اُس نے آہستگی سے دباؤ ڈالا مگر کُچھ نہ ہوا۔اُس نے تھوڑا اور دباؤ ڈالا اچانک سائنکٹر ایسے کھُل گیا جیسے ایک قدیم دور کی دوربین کھُلتی ہے۔باہر والا حصہ جو کہ ایک ڈھکن کی طرح تھا اُس کے ہاتھ میں تھا۔لینگڈن اور ٹیبنگ اُچھل پڑے تھے۔سوفی نے بیرونی حصے کو میز پر رکھا اور سائنکٹر کے اندر جھانکا۔

ایک دستاویز۔

اُس نے لپٹے ہوا کاغذ دیکھا۔یہ سائنکٹر کے اندر لپٹا ہوا تھا، شیشے کے گرد، شیشے کے اندر سرکہ تھا۔حیرت کی بات یہ تھی کہ یہ کوئی پاپرس (Papyrus) نہیں تھا بلکہ بکری کی جلد سے بنایا ہوا صاف سُتھرا کاغذ تھا۔سوفی حیران تھی کہ ایسا کاغذ سرکے سے

خراب نہیں ہوتا۔اُسے احساس ہوا کہ شیشے کی نلی میں سرکہ نہیں کُچھ اور ہے۔شاید کوئی تیزاب۔

''کیا ہوا؟''ٹیبنگ نے پوچھا۔''کاغذ باہر نکالو''۔

سوفی نے بھنویں سُکیڑیں کر کاغذ کو پکڑا اور اِسے باہر نکال لیا۔اِس کے ساتھ تیزاب کی شیشی بھی باہر آ گئی۔

''یہ پاپیرس تو نہیں ہے''ٹیبنگ بولا۔''اور یہ کافی بھاری بھی ہے''۔

''ہاں بالکُل''۔سوفی بولی۔

''تو سرکہ پھر کس لئے ہے؟''

''نہیں، یہ سرکے کے گرد لپٹا نہیں ہوا''سوفی نے کاغذ کھول کر وہ چیز سامنے کی۔''بلکہ یہ تو اِس کے گرد لپٹا ہوا ہے''۔

جب لینگڈن نے وہ چیز دیکھی تو اِس کا دِل ڈوب سا گیا۔

''خُدا ہماری مدد کرے''ٹیبنگ کُرسی پر گرتے ہوئے بولا۔''تُمہارا نانا تو ایک نہایت بے رحم معمار تھا''

لینگڈن حیرت سے دیکھ رہا تھا۔اُسے یقین ہو گیا تھا کہ سانئر اپنا راز اِتنی آسانی سے نہیں بتانا چاہتا تھا۔

میز پر ایک اور سائنکٹر پڑا ہوا تھا، ایک چھوٹا سائنکٹر۔یہ سیاہ رنگ کے سنگِ سُلیمانی سے بنا ہوا تھا۔لینگڈن کو احساس ہوا کہ سانئر دراصل دُہرے پن کا ماہر تھا۔ دو سائنکٹر۔۔ہر چیز جوڑے میں ۔۔۔ذُو معنی الفاظ۔۔۔مرد و عورت۔سفید و سیاہ۔لینگڈن کو ایسے لگا کہ علامات کا ایک جالا مزید پھیل رہا ہے۔سفید سائنکٹر میں سے گویا سیاہ سائنکٹر پیدا ہوا تھا۔

لینگڈن نے چھوٹا سائنکٹر اُٹھایا۔اُسے اِس میں سے مائع بہنے کی آواز سُنائی دی۔

''رابرٹ''ٹیبنگ لینگڈن کی طرف کاغذ بڑھاتا ہوا بولا۔''کم از کم یہ بات تو قابلِ اطمینان ہے کہ ہم صحیح سمت میں چل رہے ہیں''

لینگڈن نے موٹے کاغذ کا جائزہ لیا اور اُسے کھول کر دیکھا۔اِس پر نہایت خوبصورت لکھائی میں چار سطور لکھی ہوئی تھیں۔

ایک اور نظم۔وہ بھی ایہامی وزن میں۔

لینگڈن کو پہلی سطر پڑھتے ہی احساس ہو گیا تھا کہ ٹیبنگ کا انگلستان کے بارے میں خیال درست تھا۔اگر چہ یہ مصرع بھی مُہمل سا تھا۔

IN LONDON LIES A KNIGHT A POPE INTERRED

(لندن میں ایک نائٹ ہے۔جس کی آخری رسم ایک پوپ نے ادا کی)

باقی تین سطور میں یہ لکھا ہوا تھا کہ چھوٹا سائنکٹر کھولنے کا کوڈ اُس نائٹ کے مقبرے میں یا مقبرے کے آس پاس کہیں موجود ہے۔

لینگڈن پُرجوش انداز میں ٹیبنگ کی طرف مُڑا۔''کیا تُمہیں کوئی اندازہ ہے کہ اِس نظم میں کس نائٹ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟''

ٹیبنگ مُسکرایا۔''بالکُل صاف اور صحیح۔اور مُجھے پتہ ہے کہ ہمیں کہاں جانا چاہیئے''۔
اِسی وقت طیارے سے تقریباً پندرہ میل آ گے۔کینٹ پولیس کی چھ کاریں بگن ہل ائرپورٹ کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

کولیٹ نے فریج میں سے پیریئر کی ایک بوتل نکالی اور محل کے ڈرائنگ روم کی میں آ گیا۔فاش کے ساتھ لندن جانے کی بجائے اُس کے ذمے شاتیو ولاتے میں موجود تفتیشی ٹیم کی نگرانی تھی۔ابھی تک جو شواہد ملے تھے، وہ ناکافی تھے۔فرش پر گولی کا نشان، ایک کاغذ جس پر بہُت ساری علامات بنی ہوئی تھیں۔اُسترا(Blade)اور صُراحی(Chalice) کے الفاظ۔ایک خون آلود خارزار بیلٹ، جو تفتیشی ٹیم کے ماہرین کے مُطابق اوپس ڈائی کے ماننے والے استعمال کرتے ہیں۔کُچھ دِن پہلے پیرس میں بھی اوپس ڈائی کی سرگرمیوں کے بارے میں اخباروں میں کافی کُچھ لکھا گیا تھا۔

کولیٹ نے ٹھنڈی سانس بھری۔یہ بہت ساری عجیب وغریب چیزوں کا ملغوبہ بن چُکا تھا۔

وہ راہداری میں آیا اور مُطالعے کے کمرے کی طرف چل دیا۔جہاں تفتیشی تنظیم کا افسر فنگر پرنٹس کا مُعائنہ کر رہا تھا۔وہ ایک موٹا آدمی تھا جس نے اپنی پینٹ گیلس کے ذریعے قابو کی ہوئی تھی۔

''کُچھ ملا؟''کولیٹ نے داخل ہوتے ہی سوال کیا۔

افسر نے نفی میں اپنا سر ہلا دیا۔''کُچھ نیا نہیں۔اُنگلیوں کے نشانات ملتے جُلتے ہیں۔جیسا کہ گھر کے دوسرے حصوں میں بھی ہیں''۔

''پرنٹوں اور خارزار بیلٹ کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''میں نے تصاویر بنا کر انٹرپول کو ای۔میل کر دی ہیں''۔

کولیٹ نے میز پر پڑے دو تھیلوں کی طرف اشارہ کیا جن میں مُتعلقہ اشیاء ڈالی گئی تھیں۔

''یہ تو میری عادت ہے۔میں خاص چیزیں ہمیشہ تھیلے میں ڈال لیتا ہوں''۔تفتیشی افسر بولا

کولیٹ میز کے قریب آ گیا۔خاص چیزیں؟

''یہ برطانوی کوئی عجب انسان ہے''نگران نے کہا۔اُس نے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر ایک پرنٹ نکالا۔تصویر ایک گاتھی گرجا کے داخلے کی تھی، جو ایک روایتی مُحراب کی صورت میں تھا۔

کولیٹ نے تصویر کو دیکھا اور بولا۔''اِس میں کیا خاص بات ہے؟''

''اِس کے پیچھے دیکھو''۔

پچھلی طرف نگریزی زبان میں چند سطور لکھی ہوئی تھیں۔اِس میں یہ بتایا گیا تھا کہ محراب کا تنگ ہوتا ڈیزائن فطرت پرستوں کی طرح، ایک عورت کی کوکھ کو خراجِ تحسین ہے۔یہ بہت عجیب بات تھی۔

''تُمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ یہ برطانوی سوچ رہا ہے کہ گرجے میں داخلے کا رستہ دراصل عورت کی کوکھ کو ظاہر کرتا ہے''۔

نگران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔کولیٹ نے تھیلا اُٹھایا۔یہ ایک پلاسٹ کا تھیلا تھا جس میں کولیٹ نے ایک اور تصویر دیکھی جو کسی پُرانی دستاویز کی تھی۔اِس کے اوپر لکھا ہوا تھا۔

Les Dossiers Secrets . Number 4 lml 249

خُفیہ دستاویزت۔نمبر۴ ایل ایم ایل ۲۴۹

''یہ کیا ہے؟''کولیٹ نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔اِس طرح کی کئی نقول اِدھر اُدھر پڑی تھیں، میں نے اِسے بھی ڈال لیا''۔

کولیٹ نے تھیلے میں سے دستاویز نکال لی۔

Prieure de Sign(Priory of Sion)

Les Nautoniers (Grand Masters)

Jean de Gisors - 1188-1120

Marie de Saint Clair 1220-1266

Guillaume de Gisors 1266-1307

Edouard de Bar 1307-1336

Jeanne de Bar 1336-1351

Jean de Saint-Clair 1351-1366

Blance D'Evreux 1366-1398

Nicolas Flamel 1398-1418

Rene D'Anjou 1418-1480

Iolande de Bar 1480-1483

Sandro Felipip (Botticelli) 1483-1510

Leonardo da Vinci 1510-1519

Connetable de Bourbon 1519-1527

Ferdinand de Gonzaque 1527-1575

Louis de Nevers 1575-1595

Robert Fludd 1595-1637

J. Valentin Andrea 1637-1654

Robert Boyle 1654-1691

Isaac Newton 1691-1727

Charles Radclyffe 1727-1746

Chalres de Lorraine 1746-1780

Maximilian de Lorraine 1780-1801

Charles Nodier 1801-1844

Victor Hugo 1844-1885

Claude Debussy 1885-1918

Jean Cocteau 1918-1963

پریوری آف سیون۔کولیٹ نے حیرت سے سوچا۔

’’لیفٹینٹ‘‘ایک ایجنٹ اندرداخل ہوا۔’’فاش کیلئے ایک اہم کال ہے،ہم اُن سے رابطہ نہیں کرسکے،کیا آپ بات کریں گے؟‘‘

کولیٹ باورچی خانے کی طرف آیا جہاں پولیس کا کالنگ سسٹم رکھا ہوا تھا۔دوسری طرف آندرے ورنٹ تھا۔اُس کا مُخلصانہ لہجہ اُس کی پریشانی چھپانے میں ناکام تھا۔’’میں سوچ رہا تھا کہ کیپٹن فاش مُجھے کال کرے گا مگر میں ابھی تک انتظار کررہا ہوں‘‘۔

’’کیپٹن اِس وقت کافی مصروف ہے‘‘کولیٹ بولا۔’’کیا میں آپ کی کوئی مدد کرسکتا ہوں؟‘‘

’’مُجھے یقین دلایا گیا تھا کہ مُجھے حالات سے باخبر رکھا جائے گا‘‘۔

کولیٹ کوایسا لگا جیسے اُس نے یہ آواز پہلے کہیں سُنی ہے۔نا جانے کہاں اور کب؟’’جناب ورنٹ!میں پیرس میں تفتیش کی نگران ہوں۔میرا نام لیفٹینٹ کولیٹ ہے‘‘۔دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔کافی دیر بعد ورنٹ کا جواب آیا۔

’’لیفٹینٹ مُجھے دوسری طرف سے کال آرہی ہے۔معاف کرنا میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں‘‘ورنٹ نے فون بند کردیا۔

کُچھ لمحوں کیلئے کولیٹ نے ریسیور ہاتھ میں پکڑے رکھا۔پھر اچانک اُسے کُچھ یاد آگیا اور وہ ٹھنڈی سانس بھرنے پر مجبور ہوگیا۔

بکتر بند ٹرک کا ڈرائیور،جس نے جعلی رولیکس گھڑی پہنی ہوئی تھی۔

کولیٹ جانتا تھا کہ ورنٹ نے فون کیوں رکھ دیا تھا۔ورنٹ کواُس کا نام یاد ہوگا،ظاہر ہے اِتنے اہم موقعے پراُن دونوں کا سامنا ہوا تھا تو ورنٹ کیسے بھول سکتا تھا۔اُس نے اِس معاملے کے نتائج کے بارے میں سوچا۔ورنٹ کا مُلوّث ہونا بھی ثابت ہوگیا تھا۔وہ سوچ رہا تھا کہ کال کرکے فاش کوساری بات بتادے۔اُسے اپنے آپ کوثابت کرنے ایسا ہی ایک موقع چاہیئے۔اُس نے اُسی وقت انٹرپول کال ملائی اور درخواست کی کہ ڈیپازٹری بینک آف زیورخ،پیرس کے صدر آندرے ورنٹ کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

’’اپنے اپنے بیلٹ باندھ لو‘‘پائلٹ نے اعلان کیا۔باہر ہلکی ہلکی پھوار پڑرہی تھی۔’’ہم پانچ منٹ میں لینڈ کرجائیں گے‘‘۔

ٹیبنگ نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔اُسے وطن واپسی کی خوشی تھی۔پیرس اگرچہ ایک گھنٹے کے فاصلے پر تھا مگر پھر بھی بہت دور محسوس ہوتا تھا۔آج کی نمدار صُبح ٹیبنگ کو یوں محسوس ہورہا تھا کہ اُس کا وطن اُسے خوش آمدید کہہ رہا ہے۔وہ سوچ رہا تھا کہ اُس نے جس مقصد کیلئے انگلستان چھوڑا تھا وہ پورا ہوگیا ہے اور اب وہ ایک فاتح کی حیثیت سے واپس آیا ہے۔سنگِ کُلید مل چُکا ہے اور اب اُن کی منزل برطانیہ میں ہی کہیں ہے مگر کہاں؟ یہ پتہ نہیں تھا۔اِس کے باوجود اُسے فتح کا مزا آرہا تھا۔وہ اُٹھا اور کیبن کے ایک طرف دیوار کی طرف بڑھا۔وہاں لگی الماری کھول کر اُس نے دو پاسپورٹ اور برطانوی کرنسی کی دو گڈیاں نکال لیں۔

’’یہ میری اور ریمی کی دستاویزات ہیں‘‘وہ بولا۔’’اور یہ تُم دونوں کی‘‘۔اُس نے گڈیاں لینگڈن کو تھمادیں۔

’’رشوت‘‘۔سوفی نے کہا۔

’’تخلیقی سیاست‘‘ٹیبنگ بولا۔’’اِس طرح کے ہوائی اڈوں پر کسٹم افسران کو ہم یونہی نوازتے رہتے ہیں۔جب میرا طیارہ ائرپورٹ پر اُترے گا تو یہ سیدھا اپنے ہینگر میں جائے گا تو وہاں آنے والے کسٹم آفیسر کو میں یہ کہوں گا کہ میرے ساتھ فرانس کی ایک بہت مشہور اداکارہ ہے جو برطانیہ میں اپنی موجودگی ظاہر نہیں کرنا چاہتی۔اور یہ رقم اُسی آفیسر کیلئے ہے‘‘۔

لینگڈن مُسکرادیا۔’’اور وہ اِسے قبول کرلے گا؟‘‘

’’وہ ہر کسی سے رشوت نہیں لیتے۔اور وہ مُجھے کافی عرصے سے جانتے ہیں۔میں کسی غیر قانونی کاروبار میں مُلوّث نہیں۔خُدا کا واسطہ ہے،میں نائٹ ہوں۔‘‘ٹیبنگ مُسکرایا۔’’اور نائٹ ہونے کے بہت فوائد ہیں‘‘۔

ریمی کیبن میں آگیا تھا۔اُس کے ہاتھ میں پستول تھا۔’’جناب،میرے فرائض مُجھے بتادیجئے‘‘۔

ٹیبنگ نے اُسے دیکھا۔’’تُم میری واپسی تک ہمارے مہمان کہ ساتھ جہاز میں ہی رہو۔ہم ہر جگہ اِسے اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتے‘‘۔

سوفی کے چہرے پر شک تھا۔’’لی۔فرانسیسی پولیس ابھی تک یہ سُراغ لگا چُکی ہوگی کہ ہم برطانیہ میں اُترنے والے ہیں‘‘۔

ٹیبنگ ہنس دیا۔’’اور سوچو کہ جب وہ طیارے میں صرف ریمی کو پائیں گے‘‘۔

سوفی اُس کے بہادرانہ رویّے پر حیران تھی۔’’لی۔ہم ایک بندھا ہوا آدمی فرانس سے لے آئے ہیں۔یہ تو نہایت خطرناک ہے‘‘۔

’’میرے وکیل بھی کافی خطرناک ہیں‘‘ٹیبنگ کا انداز مضحکہ خیز تھا۔’’یہ آدمی میرے گھر میں داخل ہوکر مُجھ پر حملہ آور ہوا۔یہ ایک حقیقت ہے جس کی تصدیق ریمی بھی کرے گا‘‘۔

’’لیکن اِسے باندھ کر لندن لے آنا؟‘‘لینگڈن بولا۔

ٹیبنگ نے اپنا دایاں ہاتھ یوں اوپر اُٹھایا جیسے عدالت کے سامنے حلف لے رہا ہو’’یور آنر!ایک نرالے نائٹ کو معاف کیجئے جو

برطانوی نظامِ انصاف کا دیوانہ ہے۔ مُجھے پتا ہے کہ میں فرانسیسی حُکام کو بھی بُلا سکتا تھا مگر مُجھے وہاں کے عدالتی نظام پر بالکُل اعتبار نہیں۔ یہ آدمی مُجھے قتل کرنے کے درپے تھا اور میں نے اپنے مُلازم کی مدد سے اِسے قابو کر کے اِسے انگلستان لے آیا، میں شدید دباؤ کا شکار تھا''۔

لینگڈن کے چہرے پر بے یقینی تھی۔''اور تُمہارا یہ جواب فورً امان لیا جائے گا؟''۔

''جناب'' سپیکر سے پائلٹ کی آواز سُنائی دی۔''کنٹرول ٹاور سے پیغام موصول ہوا ہے کہ ہینگر کے قریب کُچھ مسئلہ ہے جس کی وجہ سے طیارہ بلکہ ٹرمینل پر رُکے گا''۔

ٹیبنگ پچھلے دس سالوں سے یہ ائر پورٹ استعمال کر رہا تھا مگر پہلی دفعہ ایسی صورتحال پیش آ رہی تھی۔''مسئلہ کیا ہے؟''

''یہ تو انُھوں نے نہیں بتایا، کنٹرولر کا رویہ عجیب وغریب تھا۔ اُس کے مُطابق پمپنگ سٹیشن سے گیس لیک ہو رہی ہے۔ اُن کا حُکم ہے کہ طیارہ ٹرمینل پر ہی رکھوں اور کوئی باہر نہ جائے۔ میرا خیال ہے کہ حُکّام کی اجازت کے بغیر ہم طیارے سے اُتر نہیں سکیں گے''۔

ٹیبنگ کے چہرے پر شک کے سائے تھے۔ اُس کے مُطابق پمپنگ سٹیشن ہینگر سے کوئی آدھ میل کے فاصلے پر تھا۔

''ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا''۔ ریمی کے لہجے میں بھی پریشانی تھی۔

ٹیبنگ سوفی اور لینگڈن کی طرف مُڑا۔''میرے دوستو! ہمیں جہاز اُترتے ہی نامساعد حالات کا سامنا کرنے پڑے گا''۔

لینگڈن نے ایک لمبی سرد آہ بھری۔''میرا اندازہ ہے کہ فاش ابھی تک مُجھے قاتل سمجھ رہا ہے''۔

''یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی غلطی تسلیم نہ کر پا رہا ہو''۔ سوفی بولی۔

ٹیبنگ اُن دونوں کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ اُسے احساس تھا کہ اُسے تیزی سے کُچھ کرنا ہوگا۔ وہ گریل سے بہت نزدیک تھا اور اب مزید دیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ طیارے کے ٹائر لینڈنگ کیلئے کُھل چُکے تھے۔

''لی''لینگڈن کے لہجے میں پچھتاوا تھا۔''میرا خیال ہے کہ مُجھے گرفتاری دے دینی چاہیئے۔ میں قانونی جنگ لڑلوں گا''۔

''خُدا کیلئے رابرٹ''ٹیبنگ نے ہاتھ ہلایا۔''تُمہارا کیا خیال ہے کہ اِس سے ہم باقی سب بچ جائیں گے؟ میں تُمہیں غیر قانونی طور پر یہاں لے آیا۔ سوفی نے تُمہیں فرار ہونے میں مدد کی۔ اور ہم ایک آدمی کو یرغمال بھی بنا لائے۔ ہمیں سب کُچھ اکٹھے برداشت کرنا ہوگا''۔

''کیا ہم کسی اور ائر پورٹ نہیں جا سکتے؟''سوفی نے پوچھا۔

ٹیبنگ نے نفی میں سر ہلا دیا۔''اگر ابھی ہم کسی دوسرے ائر پورٹ چلے بھی جائیں تو اِس سے بھی بُرے حالات کا سامنا کرنا ہوگا''۔

سوفی کُرسی پر کُرسی گئی۔

ٹیبنگ جانتا تھا کہ برطانوی حُکام کی طرف سے کُچھ وقت کیلئے چھٹکارا پانے کیلئے جلد از جلد کوئی قدم اُٹھانا ہوگا۔''ایک منٹ، میں آیا''۔ وہ کاک پٹ کی طرف چل پڑا۔

''اب کیا کر رہے ہو؟''لینگڈن نے پوچھا۔

''کاروباری میٹنگ''ٹیبنگ بولا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ پائلٹ کو اپنے منصوبے پر راضی کرنے کیلئے کتنے پیسے دینا پڑیں گے؟

☆☆☆☆☆☆☆

طیارہ ائر پورٹ پر اُترنے ہی والا تھا۔ ائر پورٹ پر ایگزیکٹو سروسز آفیسر کا نام سائم ایڈورڈز تھا۔ وہ کنٹرول ٹاور کے پاس تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا۔ رن وے بارش کی وجہ سے کافی گیلا تھا۔ آفیسر ایڈورڈز کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ہفتے کی صُبح اُسے اتنی جلدی جگا دیا جائے گا۔ وہ پریشان بھی تھا کہ اُسے جو کام بتایا گیا تھا دراصل وہ اُس کے سب سے مہنگے اور معزز گاہک کی گرفتاری تھی۔ لی ٹیبنگ نہ صرف ائر پورٹ پر ذاتی ہینگر، بلکہ ہر دفعہ لینڈنگ کی فیس بھی ادا کرتا تھا۔ عام طور پر ائر فیلڈ پر موجود عملے کو ٹیبنگ کی روانگی اور آمد کے بارے میں پیشگی اطلاع ہوتی تھی مگر اِس دفعہ ایسا نہیں ہوا تھا۔ ٹیبنگ کے ہینگر میں ایک خصوصی طور پر بنی ہوئی جیگوار گاڑی موجود تھی۔ اِس گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لنڈن ٹائمز کا شُمارہ رکھنا بھی عملے کی ذمہ داری تھی۔ کسٹم کا ایک آفیسر ہینگر کے پاس موجود ہوتا تھا تا کہ سامان اور دستاویزات چیک کر سکے۔ عام طور کسٹم آفیسر ٹیبنگ سے کُچھ رقم کے عوض بہت ساری چیزیں جو برطانیہ میں لانا منع تھا، کلئیر کر دیتا تھا۔ جو بھی تھا، لندن کے مضافات میں اِس طرح کے کافی سارے چھوٹے ہوائی اڈے تھے اور اگر اِس اڈے پر گاہکوں کو سہولیات مُہیا نہ کی جاتیں تو اُن ہوائی اڈوں کے مُقابلے میں یہ ابھی تک بند ہو گیا ہوتا۔

ایڈورڈز کے اعصاب میں کھچاؤ بڑھ رہا تھا اور جیسے جیسے طیارہ نیچے آ رہا تھا اُس کی بے چینی بھی بڑھ رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ٹیبنگ اپنی حرکات کی وجہ سے فرانسیسی حُکام کی ناراضگی مول بیٹھا ہوگا یا پھر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھا ہوگا جس کی وجہ سے آج صُبح سے ہی فرانسیسی حُکام اُس کی گرفتاری کیلئے بار بار رابطہ کر رہے ہیں۔ فرانسیسی حُکام کی درخواست پر کینٹ پولیس نے بگن ہل کے حکام سے رابطہ کیا تھا۔ عام طور پر برطانوی پولیس کے پاس بھاری اسلحہ نہیں ہوتا مگر صورتحال بہت سنگین لگ رہی تھی کیونکہ نہایت بھاری اسلحے سے لیس ایک ٹیم اِس وقت ائر پورٹ پر موجود تھی۔ آٹھ اسلحہ بردار پولیس والے طیارے کے اُترنے کا انتظار کر رہے تھے۔ جیسے ہی طیارے کا انجن بند ہوتا اور طیارہ رُکتا، رن وے پر موجود عملہ طیارے کے ٹائروں کے آگے رُکاوٹیں لگا دیتا تا کہ طیارہ دوبارہ اُڑ نہ سکے۔ کینٹ پولیس تب تک طیارے کو اپنے قابو میں رکھنے والی تھی جب تک فرانسیسی پولیس حُکام پُہنچ کر صورتحال کو سنبھال نہ لیں۔ طیارہ اب بالکُل قریب آ گیا تھا۔ سائمن ایڈورڈز نے دیکھا کہ کینٹ پولیس کے آدمی بالکُل تیار ہیں۔ طیارے کے ٹائروں نے رن وے کو چھوا اور اِس کے ساتھ ہی اِس کی رفتار کم ہونا شُروع ہو گئی، مگر اِس کا رُخ ٹرمینل کی بجائے ٹیبنگ کے ہینگر کی طرف تھا۔ پولیس افسران نے مُڑ کر سائمن ایڈورڈز کی طرف دیکھا۔

''تُم نے کہا تھا کہ طیارے کے پائلٹ نے طیارہ ٹرمینل پر لانے کی حامی بھر لی ہے'' سائمن کے پاس کھڑا ایک پولیس افسر بولا۔

ایڈورڈ کے چہرے پر حیرانی تھی۔''بالکُل، اُس نے یہی کہا تھا''۔

کُچھ دیر بعد سائمن ایڈورڈز پولیس کار میں بیٹھا ہینگر کی طرف جا رہا تھا۔ کار میں مزید افراد بھی تھے۔ پولیس کی مزید گاڑیاں بھی ہینگر کی طرف جا رہی تھیں مگر ابھی وہ ہینگر سے کم از کام پانچ سو گز کے فاصلے پر تھے کہ طیارہ ہینگر کے اندر داخل ہو گیا۔ کُچھ دیر بعد پولیس کی گاڑیاں ہینگر کے باہر پہنچ گئیں۔ سائمن ایڈورڈز اور اسلحہ بردار پولیس والے گاڑیوں سے اُترے اور ہینگر کی طرف بڑھے۔ طیارے کے انجن کا شور سُنائی دے رہا تھا۔ طیارے نے دوبارہ دروازے کی طرف مُڑنا شُروع کر دیا تھا تا کہ واپس جانے کیلئے اپنی پوزیشن میں کھڑا کیا جا سکے۔ جیسے ہی طیارے کے سامنے کا حصہ سامنے ہوا، شیشے کے پیچھے بیٹھے پائلٹ کا چہرہ نظر آیا جس پر خوف اور حیرت کے آثار تھے۔ جہاز رُک گیا تھا اور اِس کا انجن بھی بند ہو گیا تھا۔ پولیس افسران نے طیارے کو گھیرے میں لے لیا۔ کُچھ دیر بعد طیارے کا دروازہ کھُلنا شُروع ہو گیا اور لی ٹیبنگ کا چہرہ نظر آیا جو کہ طیارے کی سیڑھیاں زمین پر لگنے کا انتظار کر رہا تھا۔ جب اُس کی نظر طیارے کے گرد کھڑے اسلحہ بردار پولیس افسران پر پڑی تو اُس کے چہرے پر حیرت کے آثار اُبھر آئے۔ وہ سائمن ایڈورڈز سے مُخاطب ہوا۔

’’سائمن، کیا پولیس والوں کی طرف سے میری کوئی لاٹری نکلی ہے؟‘‘ اُس کے لہجے سے واضح تھا کہ وہ پریشان نہیں بلکہ حیران ہے۔

سائمن ایڈورڈز آگے بڑھا اور تھوک نگلتے ہوئے بولا۔ ’’صُبح بخیر جناب! میں معذرت چاہتا ہوں، ہم نے پائلٹ سے کہا تھا کہ گیس لیک ہونے کی وجہ سے طیارہ ہینگر کی طرف نہیں آ سکتا‘‘

’’بالکُل، بالکُل۔ میں نے ہی اُسے ہینگر کی طرف آنے کو کہا تھا۔ دراصل میری ایک مُلاقات طے ہے اور مُجھے دیر ہو رہی ہے۔ میں اِس ہینگر کو استعمال کرنے کی کافی رقم ادا کرتا ہوں، اور یہ گیس لیک ہونے والا فضول سا بہانہ مُجھے صحیح نہیں لگ رہا تھا‘‘۔

’’جناب آپ کی اچانک آمد نے تو ہمیں حیران کر دیا ہے‘‘

’’میں جانتا ہوں کہ میں نے پیشگی اطلاع نہیں دی تھی۔ مگر نئی دوا میری زندگی میں کافی چھل پہل پیدا کر دیتی ہے۔ سمجھ رہے ہو نا!‘‘

پولیس والوں نے ایک دوسرے کے چہروں کی طرف دیکھنا شُروع کر دیا۔ ایڈورڈز آنکھیں جھپک کر رہ گیا۔

’’جناب‘‘ چیف پولیس انسپکٹر نے ٹیبنگ کو مُخاطب کیا۔ ’’میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ مزید آدھ گھنٹا طیارے میں ہی رہیں‘‘۔

ٹیبنگ سیڑھیاں اُترنا شُروع ہو گیا۔ یہ بات سُن کر بھی وہ نہیں رُکا۔ ’’میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میں نے ڈاکٹر سے ملنا ہے‘‘۔ وہ اب سیڑھیاں آدھی سے زیادہ اُتر چُکا تھا۔ ’’میں دیر نہیں کر سکتا‘‘۔

چیف پولیس آفیسر سیڑھیوں کے پاس چلا گیا۔ اُس کے ہاتھوں میں پستول تھا۔ ’’میں یہاں فرانسیسی پولیس کے احکامات پر آیا ہوں۔ اُن کا دعوٰی ہے کہ آپ کے طیارے میں کُچھ مُجرم موجود ہیں‘‘۔

ٹیبنگ نے چند لمحے پولیس انسپکٹر کو دیکھا اور قہقہہ لگا دیا۔ ’’کیا یہ کوئی خُفیہ کیمرے والا پروگرام ہے؟ بہت اچھے‘‘۔

’’یہ نہایت اہم معاملہ ہے جناب۔ فرانسیسی پولیس کا خیال ہے کہ آپ کے طیارے میں کوئی یرغمال بھی موجود ہے‘‘۔

ریمی طیارے کے دروازے پر نمودار ہوا۔ ’’سر لی ٹیبنگ کے ساتھ کام کرتے ہوئے مُجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ میں یرغمال ہوں مگر اب وہ مُجھے یقین دلا چُکے ہیں کہ میں آزاد ہوں‘‘۔ ریمی نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔ ’’میرے آقا۔ ہمیں کافی دیر ہو چُکی ہے‘‘۔ اُس نے ہینگر کے ایک طرف کھڑی سیاہ رنگ کی سیاہ شیشوں والی جیگوار کی طرف دیکھا۔ ’’میں گاڑی لے کر آتا ہوں‘‘۔ وہ سیڑھیاں اُترنا شُروع ہو گیا۔

چیف انسپکٹر نے کہا۔ ’’براہ مہربانی آپ طیارے میں واپس چلے جائیں۔ فرانسیسی پولیس حکام بس پہنچنے ہی والے ہیں‘‘۔

ٹیبنگ نے سائمن ایڈورڈز کی طرف دیکھا۔ ’’سائمن۔ خُدا کیلئے! یہ سب کُچھ نہایت فضول لگ رہا ہے۔ طیارے میں میرے ریمی اور پائلٹ کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ طیارے میں جا کر دیکھو اور اِنہیں بتا دو کہ اندر کوئی نہیں‘‘۔

ایڈورڈز اپنے آپ کو کسی جال میں پھنسا محسوس کر رہا تھا۔ ’’جی جناب! میں دیکھتا ہوں‘‘۔

’’نہیں‘‘ چیف انسپکٹر نے کہا۔ اُسے معلوم تھا کہ ایسے ہوائی اڈوں پر عملیہ نا قابلِ اعتبار ہوتا ہے۔ ’’میں خود تلاشی لوں گا‘‘۔

ٹیبنگ نے نفی میں سر ہلایا۔ ’’نہیں انسپکٹر یہ میرا ذاتی جہاز ہے اور تُم حُکمنامے کے بغیر اندر داخل نہیں ہو سکتے‘‘۔

’’نہیں بالکُل نہیں‘‘

ٹیبنگ کے چہرے پر سرد مہری چھا گئی۔ ’’انسپکٹر! مُجھے ڈر ہے کہ میں تُمہارے اِس کھیل کا حصہ نہیں بن سکتا۔ مُجھے دیر ہو رہی ہے اور میں جا رہا ہوں۔ اگر مُجھے روکنا تُمہارے لئے اہم ہے تو تُم مُجھ پر گولی چلا سکتے ہو‘‘ اِس کے ساتھ ہی ٹیبنگ اور ریمی پولیس انسپکٹر کے سامنے سے گُزر کر گاڑی کی طرف جانے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆

چیف انسپکٹر ٹیبنگ کے رویے سے خُوش نہیں تھا۔ بڑے آدمی ہمیشہ ہی اچھے رویے کو استحقاق سمجھتے ہیں اور اُن کی نظروں میں قانون کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ قانون سے بالاتر ہیں۔ نہیں۔ وہ قانون سے بالاتر نہیں۔ انسپکٹر نے سوچا۔ وہ مُڑا اور ٹیبنگ کی پُشت کا نشانہ لے لیا۔

’’رُک جاؤ! ورنہ میں گولی چلا دوں گا‘‘

’’چلا دو‘‘ ٹیبنگ نے رُکے بغیر کہا۔ ’’میرے وکیل تُم سے نمٹ لیں گے‘‘۔

انسپکٹر کا خیال تھا کہ یہ سب طاقت کے پُرانے مُظاہرے ہیں۔ ٹیبنگ صحیح کہہ رہا تھا۔ بغیر اجازت نامے کے وہ جہاز کی تلاشی نہیں لے سکتے تھے مگر یہ طیارہ فرانس سے آیا تھا اور فرانسیسی پولیس کے کیپٹن فاش نے اُسے اجازت دے رکھی تھی۔ انسپکٹر سوچ رہا تھا کہ طیارے میں ایسا کیا ہے جس کی وجہ سے ٹیبنگ طیارے کی تلاشی پر رضا مند نہیں۔

’’اُنہیں روکو‘‘ انسپکٹر نے اپنے آدمیوں کو حُکم دیا۔ ’’میں طیارے کی تلاشی لے رہا ہوں‘‘

اُس کے آدمی اسلحہ تانے ٹیبنگ اور ریمی کی طرف بڑھے۔ اُنہوں نے راستہ مسدود کر ڈالا تھا تا وہ گاڑی کی طرف نہ جا سکیں۔

ٹیبنگ مُڑا اور انسپکٹر سے مُخاطب ہوا۔ ''انسپکٹر میں آخری دفعہ تُمہیں خبردار کر رہا ہوں۔ جہاز میں داخلے کی کوشش مت کرنا ورنہ پچھتاؤ گے''

انسپکٹر نے اِس دھمکی کو نظر انداز کر دیا۔ اب وہ طیارے کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ سیڑھیاں چڑھ کر اُس نے طیارے کے اندر قدم رکھا اور تلاشی لینا شُروع کر دی۔ کیا بکواس ہے؟ خوفزدہ پائلٹ کے علاوہ طیارے میں کوئی بھی نہیں تھا۔ بین، باتھ روم، کاک پٹ، سامان کی جگہ۔ مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ سوچ کر رہ گیا کہ کیپٹن فاش کے دماغ میں آخر کار کیا تھا؟ لگتا ہے ٹیبنگ صحیح کہہ رہا ہے۔ وہ طیارے کے دروازے کی طرف آیا اور ہینگر کے پرلے حصے کی طرف اسلحے کی نوک پر کھڑے ٹیبنگ اور ریمی پر نظر ڈالی۔

''انہیں جانے دو'' انسپکٹر نے حُکم دیا۔ ''لگتا ہے ہمیں ملنے والی اطلاع غلط تھی''۔

انسپکٹر کو ٹیبنگ کی آنکھوں میں بھڑکتے شُعلے دور سے ہی نظر آ رہے تھے۔ ''اب تُم میرے وکیلوں کی طرف سے رابطے کا انتظار کرو اور آئندہ فرانسیسی پولیس کا اعتبار مت کرنا''۔

اِس کے ساتھ ہی ریمی نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ٹیبنگ کے سوار ہونے کے بعد ڈرائیونگ سائڈ والے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ گاڑی سٹارٹ ہوئی اور ہینگر سے باہر نکل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

''بُہت اچھے'' ٹیبنگ پچھلی سیٹ پر بیٹھا کھلکھلا رہا تھا۔ گاڑی ائرپورٹ سے نکل چُکی تھی۔ ''سب ٹھیک ٹھاک ہیں نا''۔

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔ وہ اور سوفی ابھی تک گاڑی کے فرش پر اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اُن کے ساتھ بندھا ہوا سیلاس بھی تھا جس کے مُنہ میں کپڑا ٹھُنسا ہوا تھا۔ جب جہاز ہینگر میں داخل ہوا تھا تو ریمی نے جہاز کا دروازہ کھول کر سوفی اور لینگڈن کو نیچے اُتار دیا تھا اور سیلاس کو کاندھوں پر ڈال کر کسی کے پہنچنے سے پہلے گاڑی تک لے گیا تھا۔ وہ سب گاڑی میں چھُپ گئے تھے۔ اِس کے بعد ریمی نے واپس جہاز میں جا کر دروازہ بند کر دیا تھا۔ اب گاڑی کینٹ کی سڑکوں پر رواں دواں تھی۔ لینگڈن اور سوفی بھی آرام سے گاڑی کی سیٹوں پر بیٹھ گئے جبکہ سیلاس ابھی تک نیچے ہی پڑا تھا۔ اُن کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھے ٹیبنگ نے مُسکرا کر ایک طرف لگے چھوٹے سے فریج کا دروازہ کھولا اور وہاں سے مشروبات اور سنیکس نکال لئے۔ ''کیا تُم اِس کے علاوہ بھی کُچھ پسند کرو گے؟''

سوفی اور لینگڈن دونوں نے ہی منفی میں سر ہلا دیا۔

ٹیبنگ مُسکرایا اور فریج کا دروازہ بند کر کے بولا۔ ''تب تو ہمیں نائٹ کے مقبرے کے بارے میں بات کرنی چاہئیے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

''فلیٹ سٹریٹ'' لینگڈن نے ٹیبنگ کی طرف دیکھا۔ ''کیا فلیٹ سٹریٹ میں کوئی مقبرہ ہے جس میں نائٹ مدفون ہے'' ابھی تک ٹیبنگ نے اُنہیں ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا تھا۔ لینگڈن سوچ رہا تھا کہ نظم میں کونسے مقبرے کا حوالہ دیا گیا ہے؟ اُسی مقبرے کو ڈھونڈ کر وہ کوڈ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے تھے جسے استعمال کر کے وہ چھوٹا سائلنڈر کھول سکیں۔

ٹیبنگ سوفی کی طرف دیکھ کر شرارتی انداز میں مُسکرایا۔ ''سوفی، ذرا ہارورڈ کے پروفیسر کو ایک دفعہ پھر نظم سُنانا''

سوفی نے اپنی جیب میں سے سائلنڈر نکال لیا، جس کے گرد دستاویز لپٹی ہوئی تھی۔ اُنہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ گُلاب کی لکڑی کے بنے ڈبے کو جہاز میں ہی چھوڑ دیا جائے کیونکہ اُس کی ضرورت نہیں تھی۔ اب اُن کے پاس صرف دستاویز اور سائلنڈر رہ گیا تھا۔ سوفی نے دستاویز لینگڈن کو پکڑا دی۔ اگرچہ لینگڈن نے سفر کے دوران یہ نظم کئی دفعہ پڑھی تھی مگر وہ کوئی نتیجہ نہیں نکال سکا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید ابھی یہ نظم پڑھ کر

اُس کے دماغ میں کوئی چیز واضح ہو جائے۔

In London lies a kinght a Pope interred

His labor]s fruit a Holy wrath incurred

You seek the orb that ought be on his tomb

It sepaks of Rosy flesh and seeded womb

نظم آسان زبان میں تھی۔ لندن میں ایک نائٹ دفن ہے جس کا آخری رسُومات پوپ نے ادا کی تھیں۔ ایک ایسا نائٹ جس نے چرچ کو مُشتعل کر دیا تھا اور اُس کے مقبرے پر ایک گول چیز تھی جو اب اُس کی قبر پر موجود نہیں۔ نظم کے آخری حصے میں گُلابی گوشت اور بیج دار کوکھ کا حوالہ دیا گیا تھا۔ یہ تلمیح مگدالہ کی مریم کا اشارہ دے رہی تھی۔ وہ گُلاب جس نے عیسیٰ کی نسل کو آگے چلایا۔ نظم کی سادگی کے باوجود، لینگڈن نہ جان سکا کہ یہ نائٹ کون ہے اور کہاں دفن ہے؟ اِس کے علاوہ جب وہ مقبرہ ڈھونڈ لیں گے تو اُنہیں ایک ایسی چیز تلاش کرنی ہوگی جو وہاں نہیں ہے، غائب ہو چُکی ہے یا وہاں سے گُم ہو چُکی ہے۔ ''ایک گول چیز جو اُس کی قبر پر موجود ہونی چاہئیے۔

'' کُچھ سمجھ آیا؟'' ٹیبنگ مایوس سے انداز میں کھلکھلایا۔ لینگڈن کو محسوس ہوا کہ وہ اِس صورتحال کا مزا لے رہا ہے۔ ''مس سوفی نیویو؟''

سوفی نے بھی ناں میں سر ہلا دیا۔

''تُم دونوں میرے بغیر کیا کرو گے؟'' ٹیبنگ بولا۔ ''اچھا، میں تُمہیں اِس کا مطلب سمجھاتا ہوں۔ یہ تو کافی آسان ہے۔ پہلی سطر ہی دراصل اِس کی کُنجی ہے۔ کیا تُم اِسے پڑھنا پسند کرو گے؟''

لینگڈن نے اونچا اونچا پڑھا۔ ''لندن میں ایک نائٹ ہے جس کا اختتام ایک پوپ نے کیا تھا''۔

''بالکُل صاف۔ایک نائٹ جس کا اختتام پوپ نے کیا تھا'' ٹیبنگ نے لینگڈن کو دیکھا۔''تُمہارا اِس بارے میں کیا خیال ہے؟''

لینگڈن نے کندھے اُچکائے۔''ایک نائٹ جسے پوپ نے دفنایا تھا؟ یا پھر ایک نائٹ جس کی آخری رسُومات ایک پوپ نے ادا کی تھیں؟''

ٹیبنگ بلند آواز میں ہنس دیا۔''اوہ یہ بھی اچھا ہے، ہمیشہ کی روشن خیالی۔رابرٹ دوسری سطر دیکھو۔اِس نائٹ نے کُچھ ایسا کیا تھا جس وجہ سے چرچ کا مُقدس عذاب اِس پر نازل ہوا۔ چرچ اور نائٹس ٹمپلرز کے تعلقات کا سوچو۔ایک نائٹ جس کا اختتام پوپ نے کیا تھا؟''

''ایک نائٹ جسے پوپ نے قتل کر دیا؟'' سوفی کے لہجے میں سوال تھا۔

ٹیبنگ نے مُسکرا کر سوفی کے گھُٹنے کو تھپکا۔بہت اچھے۔تُمہارا اندازہ ٹھیک ہے''۔

لینگڈن کو ٹمپلرز کی گرفتاریاں اور مُقدمہ یاد آ گیا۔۱۳ تاریخ کا بدقسمت دن۔جُمعہ۔جب پوپ کلیمنٹ نے مداخلت کر کے سینکڑوں نائٹس ٹمپلرز کو قتل کروا دیا تھا مگر وہ تو سینکڑوں اور ہزاروں نائٹ تھے۔اُس نے اپنا خیال بیان کر دیا۔'' پھر تو ایسی سینکڑوں قبریں ہونی چاہئیں''

''نہیں ایسا نہیں ہے'' ٹیبنگ بولا۔''بہت سارے نائٹ تو زندہ جلا ڈالے گئے تھے یا پھر دریائے ٹائبر میں پھینک دیئے گئے تھے۔مگر اِس نظم میں لندن میں موجود مقبرے کا حوالہ ہے۔اور لندن میں تھوڑے سے نائٹس دفن ہیں'' وہ رُکا اور پھر بولا، اُس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ لینگڈن کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لا رہا ہو۔''رابرٹ، خُدا کیلئے۔وہ گرجا جو لندن میں نائٹس ٹمپلر نے خود بنایا تھا''۔

''ٹیمپل چرچ'' لینگڈن نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے کہا۔''اِس میں کوئی مقبرہ بھی ہے؟''

''اِس میں دس خوفناک قبریں ہیں، ایسی خوفناک کے پہلے تُم نے کبھی نہ دیکھی ہوں''۔

لیگنڈن اب تک ٹیمپل چرچ نہیں گیا تھا، اگرچہ پریوری سے مُتعلق تحقیق کے دوران اُس نے کئی دفعہ اِس چرچ کا حوالہ پڑھا تھا۔یہ لندن میں نائٹس ٹمپلرز یا پریوری کی تمام سرگرمیوں کا مرکز تھا۔،اِس کا نام ہیکلِ سُلیمانی کے نام پر رکھا گیا تھا۔اِس گرجا میں ٹمپلرز کی عجیب وغریب رسومات کی داستانیں مشہور تھیں۔''ٹیمپل چرچ تو فلِیٹ سٹریٹ (Fleet Street) میں ہے''۔

''فلِیٹ سٹریٹ سے زرا اندر اِنر ٹیمپل لین میں'' ٹیبنگ شرارتی انداز میں بولا۔''تُمھیں یہ معلوم کرنے میں تھوڑا سا پسینہ تو آئے''۔

''شُکریہ''

''تم میں سے کوئی پہلے وہاں نہیں گیا کیا؟''

سوفی اور لینگڈن کا جواب نہیں میں تھا۔

''مُجھے یہ سُن کر حیرانی نہیں ہوئی'' ٹیبنگ بولا۔''دراصل یہ گرجا اب بُلند عمارتوں کے پیچھے غائب ہی ہو چُکا ہے۔بہت کم لوگ اِس پر دھیان دیتے ہیں'' یہ بہت قدیم عمارت ہے۔اور اِس کا اندازِ تعمیر تو فطرت پرستوں کی علامات سے بھرا ہوا ہے''۔

سوفی کے چہرے پر حیرانی تھی۔''فطرت پرست؟''

''حیرت انگیز طور پر، فطرت پرست'' ٹیبنگ نے کہا۔''یہ گرجا گول ہے۔ٹیمپلرز نے اِس کی تعمیر کے دوران روائیتی صلیبی اندازِ تعمیر کو نظر انداز کیا تھا اور سورج کو خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے اِسے گول عمارت کے طور پر تعمیر کیا'' ٹیبنگ کی بھنویں پُر جوش انداز میں حرکت کر رہی تھیں۔''رومی سلطنت کے زمانے میں یہ اندازِ تعمیر عام تھا، بلکہ تُم یہ کہ سکتے ہو کہ اُنہوں نے گویا (Stonehenge) بنایا تھا''۔

سوفی نے ٹیبنگ کو دیکھا۔''اور باقی نظم کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

ٹیبنگ کا عالمانہ جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔''میں یقین سے کُچھ نہیں کہہ سکتا۔یہ ناسمجھ آنے والی ہے۔ہمیں تمام دس قبروں کا باریک بینی سے جائزہ لینا ہوگا۔اگر ہماری قسمت اچھی ہوئی تو ہم وہ گول چیز بھی ڈھونڈنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں جس کا ذکر نظم میں کیا گیا ہے''۔

لینگڈن کو احساس تھا کہ وہ قریب پہنچ چُکے ہیں۔اگر اُس گُمشدہ چیز کے زریعے وہ کوڈ پتہ چلانے میں کامیاب ہو گئے تو وہ سائلنڈر کھول لیں گے۔اُسے کُچھ اندازہ نہیں تھا کہ سائلنڈر کے اندر کیا چیز ہے۔

لینگڈن نے ایک بار پھر نظم پر نگاہ ڈالی۔یہ ایک معمّے کی طرح تھی۔پانچ حُروف جو کہ گریل سے مُتعلق ہیں۔جہاز میں اُنہوں نے ایسے تمام پانچ حرفی الفاظ استعمال کئے تھے جو اُن کے خیال میں کے مُطابق کوڈ ہو سکتے تھے۔

GRAIL, GRAAL, GREAL, VENUS, MARIA, JESUS, SARAH

مگر سائلنڈر نہیں کھُلا تھا۔اب ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اُس پانچ حرفی لفظ کے نزدیک پہنچ چُکے ہیں جو کہ بیج دار کوکھ کو ظاہر کرتا ہے۔وہ لفظ جو کہ ٹیبنگ جیسے ماہر کے دماغ میں بھی نہیں آ رہا تھا۔اِسی وجہ سے لینگڈن سوچ رہا تھا کہ یہ گریل کا کوئی عمومی حوالہ نہیں تھا۔

''جناب'' ریمی پیچھے مُڑ کر بولا۔''آپ نے بتایا تھا کہ فلِیٹ سٹریٹ، بلیک فرائر برِج کے پاس ہے؟''

''ہاں اور وکٹوریہ ایمبنکمنٹ کے راستے سے وہاں چلو''

''معاف کیجئے گا مُجھے اندازہ نہیں ہے کہ یہ کہاں ہے۔ہم تو صرف ہسپتال جاتے ہیں''۔

ٹیبنگ نے سوفی اور لینگڈن کی طرف شکایت آمیز نظروں سے دیکھا۔''قسم سے مُجھے کبھی کبھار ایسا لگتا ہے جیسے میں نے کسی بچے کو سنبھالا ہوا ہے۔ایک منٹ۔تُم زرا یہ سنیکس کھاؤ میں اِسے بتاتا ہوں''۔وہ مُڑ کر ریمی کی طرف مبذول ہو گیا۔

سوفی نہایت دھیمی آواز میں لینگڈن سے مُخاطب ہوئی۔''رابرٹ، کوئی بھی نہیں جانتا کہ میں اور تُم لندن میں ہیں''۔

لینگڈن جانتا تھا کہ وہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔کینٹ پولیس نے فاش کو بتا دیا ہوگا کہ طیارہ خالی تھا اور فاش یہ خیال کرنے پر مجبور ہو گیا

ہوگا کہ وہ ابھی تک فرانس میں ہیں۔ لی ٹیبنگ کے ماہرانہ اقدام نے اُنہیں کافی وقت مُہیا کر دیا تھا۔

''فاش اتنی جلدی ہار ماننے والا نہیں ہے'' سوفی بولی۔ ''وہ اِس گرفتاری سے کافی توقعات وابستہ کیئے ہوئے ہے''۔

لینگڈن کوشش کر رہا تھا کہ فاش کے بارے میں نہ سوچے۔ سوفی نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آخری راز کو پا لینے کے بعد لینگڈن کو اِس معاملے سے چھٹکارا دلانے کی ہر مُمکن کوشش کرے گی۔ اگرچہ لینگڈن کو یقین تھا کہ فرانسیسی پولیس ہولی گریل کے بارے میں کُچھ نہیں سوچ رہی ہوگی، لیکن اُسے لگ رہا تھا کہ فاش بھی کسی نہ کسی طرح اِس معاملے میں مُلوّث ہے۔ فاش ایک مذہبی آدمی ہے اور وہ قتل کی اِن تمام وارداتوں کا ملبہ میرے سر ڈالنا چاہتا ہے۔ اُس نے سوچا۔ سوفی نے یہ بھی کہا تھا کہ فاش اُسے گرفتار کرنے کیلیئے نہ جانے کیوں اِتنا زیادہ پُر جوش ہے۔ لینگڈن کا نام لوورے کے فرش پر اور سانئرَ کے روزنامچے میں سے ملا تھا، اِس کے علاوہ یوں لگ رہا تھا کہ لینگڈن نے اپنی کتاب کے مُسوّدے کے حوالے سے جو معلومات دی ہیں وہ جھوٹی ہیں۔ اور یہ سب سوفی کے مشورے پر ہوا تھا۔

''معاف کرنا میری وجہ سے تُم مُشکل میں پھنس گئے'' سوفی نے اُس کے گھُٹنے پر ہاتھ رکھا۔ ''لیکن مُجھے خوشی ہے کہ تُم میرے ساتھ ہو''۔

لینگڈن کو سوفی کی بات میں رومان سے زیادہ مجبوری محسوس ہوئی تھی۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اُن کے درمیان کوئی کشش ضرور ہے۔ اُس نے تھکے لہجے میں کہا۔ ''مُجھے نیند میں زیادہ مزا آتا ہے''۔

سوفی کُچھ دیر کیلیئے خاموش رہ کر بولی۔ ''میرے نانا نے مُجھے تُم پر اعتبار کرنے کو کہا۔ مُجھے خوشی ہے کہ میں نے اس کی یہ بات مانی''۔

''تُمہارا نانا مُجھے جانتا تک نہیں تھا''۔

''پھر بھی، سوچو کہ تُم نے وہ کُچھ کیا جو وہ چاہتا تھا۔ تُم نے سنگِ کُلید ڈھونڈنے میں میری مدد کی، اُس عجیب سی رسم کے بارے میں بتایا'' وہ رُک کر پھر بولی۔ ''پچھلے سالوں کی نسبت آج اپنے نانا کی قُربت کو زیادہ محسوس کر رہی ہوں۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو نہایت خوش ہوتا''۔

گاڑی کے شیشے سے پار، لندن کی عمارتیں اب واضح ہو رہی تھیں۔ کسی زمانے میں گھنٹہ گھر اور مینار والا پُل واضح ہوتے تھے مگر اب لندن کی سب سے واضح عمارت ملینئم آئی (Millennium Eye) ہے جو کہ پانچ سو فُٹ اونچا گھول جھولا ہے جس کے اوپر سے لندن شہر کے بہت سے نظارے دکھائی دیتے ہیں۔ لینگڈن نے ایک دفعہ اِس جھولے پر سوار ہونے کی کوشش کی تھی مگر اِس کی ٹیوب نُما سواری لینگڈن کو ایک بند تابُوت کی طرح لگی تھی۔ اور اِس جھولے پر سوار ہونے کی بجائے اُس نے دریائے تھیمز کے کنارے جا کر لندن کا نظارہ کیا تھا۔

لینگڈن کو اپنے گھُٹنے پر دباؤ محسوس ہوا۔ سوفی اُس کی توجہ اپنی طرف کر رہی تھی۔

''سانگریل کی دستاویزات ڈھونڈنے کے بعد ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟'' اُس نے دبے لہجے میں سوال کیا۔

''سانئرَ نے یہ راز تُمہارے حوالے کیا تھا اور اب یہ سوچنا تُمہارا کام ہے؟''

''کوئی مشورہ تو دو۔ تُمہاری کتاب میں میرے نانا کو کُچھ تو ایسا نظر آیا تھا کہ اُس نے تُمہیں قابلِ اعتبار سمجھا اور تُم سے زاتی طور پر مُلاقات کرنا چاہی۔ ایسا وہ بہت کم کرتا تھا''۔

''کیا پتہ وہ مُجھے بتانا چاہتا ہو کہ میری تحقیق غلط ہے؟''

''اگر ایسا ہوتا تو وہ مُجھے تُم سے ملوانے کی کوشش نہ کرتا؟ تُم نے کتاب میں کیا لکھا تھا؟ سانگریل کی دستاویزات کو سامنے لایا جائے یا نہیں؟''

''میں نے اِس بارے میں کُچھ نہیں لکھا تھا۔ میرا مُسوّدہ مُقدس نُسوانیت کی علامات سے تعلق رکھتا ہے کہ تاریخ میں اِس کی کیا اہمیت ہے۔ میرا مقصد یہ نہیں کہ میں گریل کو ڈھونڈوں یا یہ فیصلہ کروں کہ اِسے دُنیا کے سامنے لایا جائے یا نہیں''۔

''اور پھر بھی تُم ایک کتاب لکھ رہے ہو۔ ظاہر ہے تُم یہ محسوس تو کرتے ہو گے کہ اِن دستاویزات کو مُحققین کے سامنے لانا چاہیئے''۔

''کتابوں میں یہ باتیں بطور تحقیق پیش کرنے اور اِن کو درحقیقت سامنے لانے میں کافی فرق ہے اور۔۔۔''

''اور کیا؟''

''اور یہ کہ ہزاروں کے لگ بھگ دستاویزات سامنے لے کر آنا جن کا مقصد یہ ہو کہ انجیل صرف جھوٹ ہے''۔

''لیکن تُم نے مُجھے خود بتایا تھا کہ عہد نامہ جدید میں تو بہت زیادہ ملاوٹ کی گئی ہے''

لینگڈن مُسکرایا۔ ''سوفی دُنیا کے ہر ایک عقیدے میں کُچھ نہ کُچھ ملاوٹ ضرور ہے۔ یہی دراصل عقیدہ ہوتا ہے۔ وہ چیز جو لوگ ثابت نہیں کر سکتے اُس پر ڈٹ جاتے ہیں''

''تو تُم اِس بات کے حق میں ہو کہ سانگریل کی دستاویزات ہمیشہ پوشیدہ رہیں؟''

''میں ایک تاریخ دان میں ہوں۔ میں اِس بات کے حق میں نہیں ہوں کہ اِن دستاویزات کو تباہ کر دیا جائے، اور میری بہت بڑی خواہش ہے کہ میں اِن دستاویزات کو دیکھوں اور اِس کے ذریعے عیسیٰ کے زندگی کے چھُپے پہلوؤں کو جاننے کی کوشش کروں''۔

''تُم میرے دونوں سوالات پر اعتراض کر رہے ہو''

''نہیں تو، کروڑوں لوگ انجیل پر ایمان رکھتے ہیں، کروڑوں لوگ قُران پر ایمان لاتے ہیں، یا پھر یہودی تورات پر۔ یہ کتابیں لوگوں کو ہدایت دے رہی ہیں''

''یہ تو صحیح جواب نہ ہوا''۔

لینگڈن چند لمحے کی خاموشی کے بعد بولا۔ ''تُمہارا سوال کیا تھا؟''

''مُجھے یاد نہیں ہے''

لینگڈن مُسکرا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ساڑھے سات کا وقت تھا۔ وہ ٹیمپل چرچ پہنچ چکے تھے۔ ٹیبنگ، سوفی اور لینگڈن گاڑی سے اُترے۔ یہ قدیم گرجا کائن کے پتھر سے تعمیر کیا گیا تھا، گول سی نہایت شاندار عمارت کا وسطی حصہ ایک طرف کو باہر نکلا ہوا تھا۔ یہ عمارت کسی گرجے سے زیادہ فوجی عمارت کا تاثر دے رہی تھی۔ اِس عمارت کو گرجہ بنانے کا اعلان یروشلم کے پیٹریارچ ہیراکلئیس نے دس فروری ۱۱۸۵ کو کیا تھا۔ یہ گرجا آٹھ صدیوں تک سیاسی اثرات ونقصان سے بچا ہوا تھا، لندن کی عظیم آتشزدگی اور پہلی جنگِ عظیم کے دوران بھی یہ نُقصان سے محفوظ رہا تھا۔ دوسری جنگِ عظیم میں جرمن طیاروں کی بمباری سے اِس کو کافی نُقصان پہنچا مگر جنگ کے بعد اِس کی مُرمّت کا کام نہایت محنت سے کیا گیا تھا۔ لینگڈن کے خیال میں گرجا کی گول عمارت نہایت سادہ تھی اور یہی گولائی اِس کی خوبصورتی کی وجہ تھی۔ اُس نے اپنی نظروں کے بالکُل سامنے یہ عمارت پہلی بار
دیکھی تھی۔ اُس کے خیال میں رومی سلطنت کی اندازِ تعمیر کے علاوہ مائکل اینجلو کے قلعے کا اندازِ تعمیر بھی شامل تھا۔

''آج ہفتہ ہے اور ابھی تو بالکُل صُبح کا وقت ہے'' ٹیبنگ داخلی دروازے کی طرف بڑھتے بڑھتے بولا۔ ''اِس لئے میرا خیال ہے کہ ہم بغیر کسی کے مُخل ہوئے اپنا کام کر سکتے ہیں''۔

چرچ کا داخلی دروازہ لکڑی کا تھا جو کہ پتھروں میں نصب تھا۔ دروازے کے بائیں طرف، ایک بُلیٹن بورڈ لگا ہوا تھا جس پر عبادات اور تقاریب کا اوقات نامہ لکھا ہوا تھا۔ ٹیبنگ نے بورڈ پڑھ کر تیوری چڑھائی۔ ''سیاحوں کیلئے تو یہ دو گھنٹے بعد کھُلے گا''۔ وہ دروازے کی طرف مُڑا اور اُسے کھولنے کی کوشش کی۔ اُس نے دروازے کے ساتھ کان لگا کر کُچھ سُننے کی کوشش کی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے مُڑا اور دوبارہ بُلیٹن بورڈ کی طرف دیکھنا شُروع ہو گیا۔ ''رابرٹ، آج کی عبادت کا وقت دیکھو۔ آج کون عبادت کی نِگرانی کرے گا؟''

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیبنگ نے دروازے پر دستک دی مگر دروازہ نہ کھُلا، وہ مُسلسل دستک دینا شُروع ہو گیا، مگر ایسا لگ رہا تھا کہ اندر موجود ہونے والے کو دروازہ کھولنے سے کوئی دلچسپی نہیں۔ آخر کار ٹیبنگ نے اپنی بیساکھی کی مدد سے دروازہ زور زور سے بجانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھُلا اور ایک نوجوان لڑکے نے باہر جھانکا۔ اُس کے چہرا غُصّے سے سُرخ تھا۔

''گرجا نو بجے کھُلے گا'' اُس کے لہجے میں تُندی تھی۔

''میرا نام لی ٹیبنگ ہے'' لی لڑکے سے مُخاطب ہوا۔ ''میرے ساتھ مسٹر اور مسز کرسٹوفر رِین چہارم ہیں، ہمیں اندر جانے دو''۔

لڑکے نے لینگڈن کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ کرسٹوفر رین اِس گرجے کو بھاری رقوم بطور چندہ دیتا تھا۔ لندن کی عظیم آتشزدگی کے دوران گرجے کو پہنچنے والے نُقصان کے بعد اِس کی مُرمّت اُس نے اپنے خرچے سے کروائی تھی۔ اگرچہ وہ دو سو سال پہلے مر چُکا تھا مگر لڑکے کو اُس کے خاندان کے کسی آدمی کو روکتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا۔

''آپ سے ملنا اعزاز کی بات ہے''۔ وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔

ٹیبنگ نے تیوری چڑھائی۔ ''نوجوان، شُکر کرو تُم کسی ڈیپارٹمنٹل سٹور میں کام نہیں کرتے۔ فادر ناوُلز کہاں ہے؟''

''آج تو ہفتہ ہے وہ تھوڑی دیر سے آئیں گے''۔

ٹیبنگ کے لہجے میں مزید تُندی آ گئی۔ ''اُس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ گرجے میں ہی ملے گا۔ لیکن لگتا ہے کہ ہمیں اپنا کام اُس کے بغیر ہی کرنا پڑے گا۔ ہم زیادہ وقت نہیں لیں گے''۔

لڑکا دروازے پر ہی کھڑا رہا۔ ''معاف کیجئے گا، آپ کو کیا کرتے ہوئے زیادہ وقت نہیں لگے گا؟''

ٹیبنگ نے اپنے چہرے پر مصنوعی غُصہ طاری کیا اور لڑکے کی طرف جھُک کر سرگوشیانہ انداز میں بولا۔ ''نوجوان، تُم یہاں بالکُل نئے لگتے ہو۔ ہر سال کرسٹوفر رین، اپنے مرحوم نکڑ دادا کی راکھ میں سے ایک چُٹکی لے کر آتے ہیں اور یہاں چرچ میں پھینکتے ہیں۔ یہ مرحوم کی وصیّت اور آخری خواہش تھی۔ یہاں آنے میں کوئی بھی خوش نہیں ہوتا مگر اب کیا کریں مرنے والے کی آخری خواہش بھی تو پوری کرنا ہوتی ہے''

لڑکا دو سال سے یہاں تھا مگر اُس نے ایسی کوئی بات نہیں سُنی تھی ''یہ بہتر ہو گا کہ آپ ساڑھے نو بجے تک انتظار کریں ابھی تک چرچ کھُلا نہیں اور میں صفائی کر رہا ہوں''۔

ٹیبنگ کے گال غُصے سے سُرخ ہو گئے تھے۔ ''نوجوان، اِس عمارت کی صفائی کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ مسز رین کی جیب میں پڑی ہوئی ہے'' اُس نے سوفی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''معاف کیجئے گا''۔

''مسز رین'' ٹیبنگ بولا۔ ''کیا آپ اِس نوجوان کو راکھ کا برتن دکھانا پسند کریں گی؟''

سوفی ہچکچا گئی، پھر اُس نے اپنی جیب سے سائلنڈر نکال لیا جس پر کاغذ لپٹا ہوا تھا۔

''یہ دیکھو'' ٹیبنگ بولا۔ ''اب تُم ہمیں چرچ میں راکھ بکھیرنے دو گے یا میں فادر ناوُلز کو یہ بتا دوں کہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے؟''

نوجوان مخمصے میں تھا۔ وہ فادر ناوُلز کو نہایت قریب سے جانتا تھا جو کہ چرچ کی روایات کو قائم رکھنا پسند کرتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بھول گیا ہو کہ یہ لوگ آج یہاں آ رہے ہیں۔ اُس کے خیال میں اِنہیں واپس بھیجنے میں زیادہ خطرہ تھا۔ یہ لوگ کہہ رہے تھے کہ زیادہ وقت نہیں لیں گے۔ اِس میں کیا نُقصان ہے؟ جب وہ لوگ اندر جا رہے تھے تو نوجوان نے دیکھا کہ لینگڈن اور سوفی کے چہرے پر حیرانی تھی۔ وہ واپس مُڑا اور اپنے کام میں مگن ہو گیا مگر کام کرتے ہوئے بھی اُس کی توجہ اُن کی باتوں کی طرف تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

''لی'' لینگڈن نے دبے لہجے میں کہا۔ ''تُم بہت اچھی اداکاری کر سکتے ہو''۔

ٹیبنگ کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔ ''آکسفورڈ تھیٹر کلب ابھی بھی میرے جولئیس سیزر کے کردار کو یاد کرتا ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کے اِس ڈرامے کا تیسرا سین مُجھ سے بہتر اب تک کوئی نہیں کر سکا ہو گا''۔

لینگڈن نے ٹیبنگ کو دیکھا۔ ''میرا خیال ہے کہ اِس سین میں سیز رمر گیا تھا''۔

ٹیبنگ بناوٹی ہنسی ہنسا۔ ''ہاں، مگر جب میں گرا تو میرا چوغہ پھٹ گیا تھا اور میں آدھے گھنٹے تک فرش پر پڑا رہا تھا، میں نے ذرا سی حرکت بھی نہیں کی تھی، میں نے بہترین اداکاری کی تھی''۔

معاف کرنا میں وہاں موجود نہیں تھا۔ لینگڈن سوچ کر رہ گیا۔ وسطی حصے کی طرف جاتے ہوئے، لینگڈن گرجے کی سادگی دیکھ کر حیران ہوا۔ گرجے کی آرائش و زیبائش غیر روائتی تھی۔ اِس میں رونق کا کوئی عنصر نہیں تھا۔

سوفی نے گرجے کے درمیانے حصے کے داخلے کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہ تو کسی قلعے کی طرح لگتا ہے'' اُس کا لہجہ دبا دبا تھا۔

لینگڈن اُس سے مُتفق تھا، دور سے ہی اِس کے مضبوط دیواریں نظر آ رہی تھیں۔

''نائٹس ٹمپلر دراصل جنگجو تھے'' ٹیبنگ بولا، اُس کی بیساکھیوں کی آواز خالی گرجے میں گونج رہی تھی۔ ''ایک مذہبی جنگجو تنظیم۔ اُن کے گرجے ہی اُن کی پناہ گاہیں اور بینک بھی ہوتے تھے''۔

''بینک؟'' سوفی نے ٹیبنگ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ خُدایا! دراصل جدید بینکنگ کی بُنیادیں اُنہی نے رکھی تھیں۔ یورپ کے اُمراء کیلئے سونے اور رقم کے ساتھ سفر کرنا آسان نہیں تھا۔ اِسی لئے ٹیمپلرز اِن اُمراء کو سونے اور رقم کے بدلے میں اُایک دستاویز دے دیا کرتے تھے۔ اِس دستاویز کے بدلے وہ اُمراء یورپ یا یروشلم میں ٹمپلرز کے کسی اور گرجے سے سونا اور رقم لے سکتے تھے'' ٹیبنگ نے بات جاری رکھی۔ ''اِس کے بدلے میں ٹمپلرز اپنا کمیشن وصول کرتے تھے'' ٹیبنگ نے ایک کھڑکی کی طرف اشارہ کیا جہاں سے سورج کی اندر آتی روشنی میں ایک گُھڑسوار کا مُجسمہ تھا، جس میں اُس نے سفید رنگ کا لبادہ پہنا تھا۔ ''الانس مارسل، ۱۲۰۰ کے لگ بھگ اِس گرجے کا آقا تھا، وہ اور اُس کے جانشین برطانوی پارلیمنٹ میں نواب کے عُہدے (Primus Baro Angiae) سنبھالتے تھے''

لینگڈن یہ سُن کر حیران تھا۔ ''سلطنت کے پہلے نواب؟''

ٹیبنگ نے سر ہلا دیا۔ ''گرجے کے آقا۔ کُچھ لوگوں کا دعوٰی ہے کہ اُن کی طاقت بادشاہ سے بھی زیادہ تھی''۔ اب وہ گول ایوان سے ذرا باہر تھے، ٹیبنگ نے مُڑ کر صفائی کرتے ہوئے نوجوان لڑکے پر نگاہیں دوڑائیں اور سوفی کی طرف جھُک کر سرگوشی کی۔ ''کہا جاتا ہے کہ جب ٹمپلرز اپنے بچاؤ کیلئے چھُپتے پھر رہے تھے تو اِس دوران اُنہوں نے ہولی گریل کو یہاں بھی مُنتقل کیا تھا۔''

اب وہ گول کمرے میں پہنچ چُکے تھے۔ لینگڈن کی آنکھیں پیلے پتھر سے بنی زیبائش کو دیکھ رہی تھیں، درندوں، شیاطین اور عجیب وغریب انسانوں کی تصاویر، جو کہ تمام کی تمام کمرے کے وسط کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ لینگڈن کو لگا کہ یہ کمرہ ایک تھیٹر ہے اور تمام اشکال اِسے دیکھ رہی ہیں۔ ٹیبنگ نے اپنی بیساکھی سے کمرے کی دائیں طرف اشارہ کیا۔

دس پتھر کے بنے ہوئے نائٹس۔ پانچ دائیں پانچ بائیں۔

نائٹس کی قبروں کے اوپر پتھر سے اُن کے پُتلے بنے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے پوری زرّہ پہن رکھی تھی، ڈھال اور تلوار بھی موجود تھی۔ لینگڈن کو اُن پر نظر ڈال کر بے چینی سی محسوس ہوئی۔

لندن میں ایک نائٹ ہے جس کا خاتمہ ایک پوپ نے کیا تھا۔

اُس کے خیال میں یہی جگہ تھی جہاں سے وہ آگے بڑھ سکتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ریمی نے گاڑی کو چرچ سے تھوڑا آگے خالی جگہ پر کھڑا کر کے انجن بند کر دیا۔ اُس نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی، ارد گرد کوئی نہیں تھا۔ وہ گاڑی سے اُترا اور پچھلے دروازہ کھول کر اندر آ گیا جہاں سیلاس بندھا پڑا تھا۔ ریمی کو اُس کی آنکھوں میں خوف نظر آیا۔ وہ سیلاس کی خاموشی اور ثابت قدمی پر حیران تھا۔ محل سے فرار ہونے کے بعد رینج روور میں شور مچانے کے بعد سیلاس نے مزید حرکت نہیں کی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے اُس نے اپنی قید کو قبول کر لیا ہے اور اپنا معاملہ خُدا کے حوالے کر ڈالا ہے۔ ریمی نے اپنی بو ٹائی ڈھیلی کر کے کالر کھول دیا۔ اُسے یوں لگا جیسے برسوں بعد اُس نے سکون کا سانس لیا ہے۔ اُس نے فریج میں سے واڈکا کی ایک چھوٹی سی بوتل اور جام نکال لیا۔ اُس نے بوتل سے شراب اُنڈیلی اور ایک ہی گھونٹ میں پی گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کُچھ دیر میں وہ آزاد ہو جائے گا۔ اُس نے فریج میں جھانکا، ایک کونے میں اُس ایک چھوٹا مگر تیز دھار چاقو نظر آ گیا جو شاید بوتلوں کے سخت ڈھکن کھولنے کیلئے تھا مگر اِس سے ریمی ایک اور کام لینے والا تھا۔ اُس نے چاقو تھاما اور سیلاس کی طرف مُڑا جس کی سُرخ آنکھوں میں خوف تھا۔ ریمی مُسکرا کر سیلاس کی طرف جھُکا، سیلاس نے ہاتھ پاؤں مارنا شُروع کر دیئے۔

''آرام سے پڑے رہو'' ریمی نے سرگوشی کی اور چاقو آگے بڑھایا۔ سیلاس سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسا ہو گا۔ اُس نے اپنی قید کو بھی ایک روحانی مشق کے طور پر لیا تھا اور وہ ہر لمحہ دُعا گو رہا تھا کہ کوئی معجزہ ہو جائے اور وہ اپنا مقصد پُورا کر لے۔ اُس نے اپنی طرف بڑھتے چاقو کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں اور آخری دُعا کرنے لگا۔ یکدم اُس کے کندھوں میں تکلیف کی شدید لہر دوڑ گئی۔ اُس نے چیخنے کی کوشش کی مگر اُس کی آواز نہیں نکل رہی تھی۔ مرتے مرتے وہ اپنا دفاع بھی نہیں کر پا رہا تھا۔ سیلاس نے سوچا کہ وہ تو خُدا کیلئے کام کر رہا تھا اور مُعلّم نے اُسے یقین دلایا تھا کہ خُدا اُس کی حفاظت کرے گا۔ اُس کے جسم کے تمام حصوں میں درد کی شدید لہریں دوڑ رہی تھیں اُس نے خیالوں میں اپنے جسم کے مُختلف حصوں سے بہتے لہو کو دیکھا۔ اُس کے اعصاب میں اب گرمی کی شدید لہر دوڑ رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا کہ یہ بس اُس کی زندگی کے آخری لمحات ہیں اور کُچھ دیر بعد وہ عالمِ بالا میں ہو گا۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے اپنی زندگی کے تمام واقعات گُزر گئے۔ فرانس میں گُزری زندگی، بشپ ارنگروسا اور پھر پچھلے دو دِن کے واقعات۔ اُسے وہ چرچ یاد آیا جسے ارنگروسا اور اُس نے مل کر تعمیر کیا تھا۔

''یہ لو یہ مشُروب پی لو'' ریمی کی دبی دبی آواز آئی۔ ''اِس سے تُمہارے خون کو حرکت میں مدد ملے گی''۔

سیلاس نے حیرت سے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اُس کے اوپر ریمی کا دُھندلا سا خاکہ لہرا رہا تھا۔ جس کے ہاتھ میں گلاس تھا۔ اُس نے دیکھا تو اُس کی بندشیں کھُلی پڑی تھیں اور وہ آزاد تھا۔

''یہ پی لو'' ریمی پھر بولا۔ ''تُمہارے اعصاب کیلئے بہتر ہو گا''۔

سیلاس اُٹھ کر بیٹھا اور مشروب پینے لگا۔ اُسے واڈ کا نہایت کڑوی محسوس ہو رہی تھی مگر وہ اِسے پی گیا۔ وہ ریمی کا شُکر گزار تھا۔ اگرچہ آج کی رات اُس کیلئے کافی بدقسمت ثابت ہوئی تھی مگر یوں لگ رہا تھا کہ ابھی اِس کھیل میں اُس کے حصے کا کام باقی ہے۔ خُدا نے مُجھے معاف کر ڈالا ہے۔

سیلاس جانتا تھا کہ بشپ ارنگروسا اِس کے بارے میں کیا کہے گا۔

خُدائی مداخلت۔

''میں تُمھیں پہلے ہی آزاد کر دیتا'' ریمی کے لہجے میں نرمی تھی۔ ''مگر ایسا ممکن نہیں تھا۔شاتیو لاتے میں پولیس آ گئی تھی اور پھر ائرپورٹ پر بھی۔ یہ موقع مُجھے اب جا کر ملا ہے۔تُم سمجھ رہے ہونا سیلاس؟''

سیلاس نے ہونقوں کی طرح دیکھا۔ ''تُم میرا نام بھی جانتے ہو؟''

ریمی مُسکرا دیا۔

سیلاس اب اپنے جسم کو حرکت دے رہا تھا تا کہ اُس کے خون کی روانی بحال ہو جائے۔ اُس کے چہرے پر مخمصہ تھا۔

''کیا تُم معلّم ہو؟''

ریمی نے ہنستے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔ ''میری تو خواہش ہے کہ ایسی طاقت میرے پاس بھی ہو۔ میں مُعلّم نہیں بلکہ تُمھاری طرح اُس کیلئے کام کرتا ہوں۔لیکن وہ تُمھاری بہت تعریف کرتا ہے۔ میرا نام ریمی ہے''۔

سیلاس اب حیران تھا۔ ''میں اب تک سمجھ نہیں سکا۔ اگر تُم معلّم کیلئے کام کرتے ہو تو لینگڈن سنگِ کُلید لے کر محل میں کیوں گیا تھا؟''

''وہ محل میرا نہیں ہے۔ وہ محل تو دُنیا کے مشہور ترین مئورخ جناب لی ٹیبنگ کا محل ہے''۔

''لیکن تُم تو وہاں رہتے ہونا۔۔اور یہ عجیب بات نہیں ہے کیا؟''

ریمی مُسکرا دیا۔اُسے اِس اتفاق کے بارے میں کوئی شُبہ نہیں تھا۔ ''مُعلّم جانتا تھا کہ لینگڈن اور سوفی وہاں آئیں گے۔ اِسی لئے اُس نے مُجھ سے رابطہ کیا تھا''۔ وہ رُکا۔ ''تُمھارا کیا خیال ہے، معلّم کو کیسے پتہ کہ گریل کہاں ہے؟''

اب سیلاس پر سارا معاملہ واضح ہو گیا تھا۔ مُعلّم ریمی کی خدمات حاصل کی تھیں جسے ٹیبنگ تک رسائی حاصل تھی۔ نہایت ہی شاندار منصوبہ۔

''میرے پاس تُمھیں بتانے کو ابھی بہت کُچھ ہے'' ریمی نے سیلاس کو پستول پکڑا دیا۔ اِس کے بعد اُس نے اپنی جیب سے ایک پستول نکال کر تھام لیا۔ ''ابھی ہمیں ایک کام کرنا ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

کیپٹن فاش بگن ہل ائرپورٹ پر پُہنچ چُکا تھا۔ وہ کینٹ پولیس کے چیف انسپکٹر کی زبانی سارا واقعہ حیرانی سے سُن رہا تھا۔

''میں نے طیارے کی تلاشی خود لی تھی'' انسپکٹر پُر زور لہجے میں کہہ رہا تھا۔ ''اندر کوئی بھی نہیں تھا'' اُس کے لہجے میں تمسخر تھا۔ ''اور میں یہ بتا تا چلوں کہ اگر سر لی ٹیبنگ نے مُجھ پر ہرجانے کا دعوٰی کیا تو۔۔۔۔''

''کیا تُم نے پائلٹ سے تفتیش کی تھی؟''

''نہیں وہ فرانسیسی ہے اور ہمارے قانون کے مُطابق۔۔۔۔''

''مُجھے طیارے تک لے چلو''۔

ہینگر پر پہنچ کر، فاش کو خون کے دھبے تلاش کرنے میں مُشکل پیش نہ آئی۔ اِس جگہ ٹیبنگ کی گاڑی کھڑی رہی تھی۔ فاش طیارے کی طرف بڑھا اور پاس پہنچ کر اونچی آواز میں بولا۔ ''میں فرانسیسی پولیس کا کیپٹن فاش ہوں، دروازہ کھولو''

چند لمحوں بعد دروازہ کھُلا اور سیڑھیاں نیچے آنا شُروع ہو گئیں۔ فاش سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ طیارے کا پائلٹ خوفزدہ تھا، پہلے تو اُس نے کسی بھی فرد کی موجودگی سے انکار کیا مگر فاش کے ایک دو تھپڑوں نے اُسے ساری حقیقت اُگلنے پر مجبور کر دیا۔ پائلٹ نے یہ بھی بتایا کہ لینگڈن اور سوفی کے پاس ایک ڈبہ بھی تھا جو کہ اب کیبن کے سیف میں ہے۔ پائلٹ نہیں جانتا تھا کہ ڈبے میں کیا ہے مگر وہ یہ جانتا تھا کہ تمام افراد کی توجہ اِس کی طرف ہی تھی۔

''سیف کھولو'' فاش نے پائلٹ کو حُکم دیا۔

پائلٹ اب مزید دہشت زدہ نظر آ رہا تھا۔ ''مُجھے اِس کا پاس ورڈ پتہ نہیں ہے''

''یہ تو بہت غلط بات ہے۔ میں تو تُمھیں بطور پائلٹ کیریر جاری رکھنے کا ایک موقع اور دینا چاہتا تھا''

پائلٹ نے نیچے کی طرف اشارہ کیا۔ ''میں یہاں چند آدمیوں کو جانتا ہوں جو شاید یہ سیف کھول سکیں''۔

''تُمھارے پاس صرف آدھا گھنٹہ ہے''۔

پائلٹ طیارے کے وائرلیس کی طرف بڑھا۔ فاش طیارے کے پچھلے حصے میں آ کر فریج سے مشروب نکالنے لگا۔ وہ ساری رات نہیں سویا تھا، اور خالی پیٹ مشروب اُس کے معدے سے سختی سے ٹکرا رہا تھا۔ اُس نے اپنی آنکھیں بند کر کے حالات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی۔ کینٹ پولیس کی غلطی کا خمیازہ اُسے بھُگتنا پڑے گا۔ اب ہر کوئی سیاہ رنگ کی جیگوار لیموزین کی تلاش میں تھا۔ اُس کا موبائل بج اُٹھا۔

''ہیلو''

''میں لندن آ رہا ہوں'' دوسری طرف ارنگروسا کی آواز سُنائی دی۔ ''میں ایک گھنٹے میں پہنچ جاؤں گا''

فاش اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ ''میرا تو خیال تھا کہ آپ پیرس جا رہے ہیں''

''میں شدید مُتفکر ہوں، اِس لئے میں نے اپنا منصوبہ بدل ڈالا ہے''۔

’’نہیں آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئیے تھا‘‘۔
’’کیا سیلاس تُمھیں مل گیا ہے؟‘‘
’’نہیں اُسے پکڑنے والے یہاں کی مقامی پولیس کو دھوکہ دے کر نکل گئے ہیں، یہ میرے پہنچنے سے پہلے کی بات ہے‘‘۔
ارنگروسا کو غُصہ آ گیا۔ ’’تُم نے مُجھے یقین دلایا تھا کہ تُم طیارے کو روک لو گے‘‘۔

فاش نے نیچی آواز میں کہا۔ ’’بشپ، اپنی صورتحال کو مدِ نظر رکھیں، میں آپ کو مشورہ دے رہا ہوں کہ میرے صبر کا امتحان مت لیں۔ میں سیلاس اور دوسروں کو جلد ہی ڈھونڈ نکالوں گا۔ آپ کا طیارہ کہاں اُترے گا؟‘‘
’’پائلٹ کوشش کر رہا ہے کہ اُسے ہیتھرو پر جگہ مل جائے۔ ہم نے اپنا رُخ بغیر کسی اطلاع کے موڑا تھا‘‘۔
’’اپنے پائلٹ کو بتائیں کہ وہ بگن ہل پر اُترے۔ میں اِس کا بندوبست کر لیتا ہوں۔ میں آپ کیلئے گاڑی کا بندوبست بھی کروا دیتا ہوں‘‘۔
’’شُکریہ‘‘
’’میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اِس موقع پر شکست صرف آپ کے سامنے ہی نہیں ہے‘‘۔

اُس گول چیز کو ڈھونڈو جو کہ اُس کی قبر پر ہونی چاہئیے۔
تمام نائٹس کے مُجسموں کے سر پتھر کے تکیوں پر ٹکے ہوئے تھے۔ سوفی کو اپنی جسم میں سنسنی کا احساس ہوا۔ اُسے یوں لگا جیسے اِس چرچ میں بھی ویسی ہی رسم ادا کی جاتی ہوگی جیسی اُس نے اپنے نانا کے بنگلے میں دیکھی تھی۔ اُس نے اپنے ذہن کو جھٹکنے کی کوشش کی۔ ٹیبنگ اور لینگڈن قبروں کے پہلے گروہ کے پاس کھڑے تھے۔ اگرچہ ٹیبنگ نے کہا تھا کہ اُنہیں ٹھنڈے دل و دماغ سے تفتیش کرنی چاہئیے مگر سوفی بے صبری ہو رہی تھی۔ اُس نے پہلے پانچ مقبروں کا جائزہ لیا۔ تمام قبروں میں مُشابہت تھی، سارے نائٹس پُشت کی بل لیٹے ہوئے تھے، لیکن تین نائٹس کی ٹانگیں سیدھی تھیں جبکہ باقی دو نائٹس کی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر دھری تھی۔ اُس کے خیال میں گُمشدہ گول چیز کا اِس سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا تھا۔ دو نائٹس نے زرّہ کے اوپر لباس پہنا ہوا تھا جبکہ باقی تین کا لباس اُن کے گھٹنوں کی لمبائی تک تھا۔ یہ بھی غیر مُتعلقہ چیز تھی۔ اُس نے اپنی توجہ نائٹس کے بازوؤں کی طرف مبذول کی۔ دو نائٹس نے اپنے ہاتھوں میں تلواریں تھام رکھی تھیں جبکہ دو کے ہاتھ دُعائیہ انداز میں بُلند تھے۔ تیسرے نائٹ کے بازو خالی اور جسم کے دونوں طرف دھرے تھے۔ وہ کندھے اُچکا کر رہ گئی۔ اُس نے ٹیبنگ اور لینگڈن کی طرف دیکھا۔ وہ دوسرے گروہ کا جائزہ لے رہے تھے۔ ابھی وہ تیسرے نائٹ تک پہنچے تھے۔ اور یوں لگ رہا تھا کہ قسمت اُن کا ساتھ بھی نہیں دے رہی۔ سوفی کیلئے انتظار نہات کٹھن ہو رہا تھا وہ تیزی سے چلتی ہوئی ٹیبنگ اور لینگڈن کے پاس آ گئی۔ جب وہ دوسرے گروہ کے پاس پہنچی تو اُس نے دیکھا کہ اِس گروہ میں بھی پہلے گروہ کی طرح مماثلت تھی مگر اِن میں بھی وہی فرق نظر آ رہا تھا جیسا کہ پہلے گروہ میں موجود تھا۔ لیکن آخری مقبرہ بالکُل مُختلف تھا۔ وہ تیزی سے اُس کی طرف بڑھ گئی اور جائزہ لینا شُروع کیا۔
کوئی تکیہ نہیں، نہ زرّہ، نہ لباس اور نہ ہی تلوار۔
’’رابرٹ، لی‘‘ اُس کی آواز گونج رہی تھی۔ ’’لگتا ہے کہ یہاں کوئی چیز موجود نہیں ہے‘‘
دونوں نے اُسے دیکھا اور اُس کے پاس آ گئے۔
’’وہ گول چیز؟‘‘ ٹیبنگ کا لہجہ پُر جوش تھا۔ اُس کی بیساکھیوں کا شور پورے گرجے میں گونج رہا تھا۔ ’’کیا یہاں کوئی گول چیز موجود نہیں؟‘‘
’’نہیں ایسا نہیں ہے‘‘ سوفی مقبرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ ’’ایسا لگتا ہے کہ پورا نائٹ ہی غائب ہو گیا ہے‘‘۔
اُنہوں نے قبر کو دیکھا۔ اُن دونوں کے چہرے پر مخمصہ تھا۔ وہاں کوئی نائٹ تھا ہی نہیں۔ بلکہ پتھر کے ڈھکن سے یہ مقبرہ ڈھکا ہوا تھا۔
’’یہاں نائٹ کیوں نہیں ہے؟‘‘ لینگڈن کا لہجہ سوالیہ تھا۔

’’حیران کُن‘‘ ٹیبنگ اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھتے بولا۔ ’’میں تو اِس بارے میں بھول ہی گیا تھا۔ دراصل میں برسوں بعد یہاں آیا ہوں‘‘۔
’’یہ ایک تابوت ہے‘‘ سوفی بولی۔ ’’لگتا ہے کہ یہ اُسی ماہر نے بنایا ہے جس نے باقی دس مقبروں پر کام کیا ہے۔ تو پھر یہاں ڈھکن کیوں ہے۔ یہاں تو نائٹ ہونا چاہئیے تھا‘‘۔
ٹیبنگ نے نفی میں سر ہلایا۔ ’’یہ اِس چرچ کے پُر اسرار معموں میں سے ایک ہے۔ آج تک اِس کا سُراغ کوئی بھی نہیں لگا سکا‘‘۔
’’جناب‘‘ صفائی کرنے والے لڑکے کی آواز سُنائی دی۔ اُس کے چہرے پر بے چینی کے آثار تھے۔ ’’معاف کیجیئے گا۔ شاید میں گُستاخی کر رہا ہوں مگر آپ نے کہا تھا کہ آپ یہاں راکھ بکھیرنے کیلئے آئے ہیں اور اب آپ یہ گرجا دیکھنا شُروع ہو گئے ہیں‘‘۔
ٹیبنگ نے بگڑے تیوروں سے لڑکے کو دیکھا۔ ’’مسز رین! لگتا ہے آپ کی ہمدردیوں کا کوئی فائدہ نہیں اِس لئے ہمیں راکھ بکھیر کر یہاں سے چلے جانا چاہئیے‘‘ ٹیبنگ سوفی کی طرف مُڑا۔ ’’مسز رین؟‘‘
سوفی نے اپنی جیب سے سائکنڈر نکال لیا۔
’’اب کیا دیکھ رہے ہو؟‘‘ ٹیبنگ نے لڑکے کی طرف دیکھا۔ ’’کیا ہمیں راکھ بکھیرنے دو گے یا نہیں؟‘‘
لڑکا اپنی جگہ پر جما ہوا بغور لینگڈن کو دیکھا رہا تھا۔ ’’آپ کُچھ جانے پہچانے لگتے ہیں‘‘۔
ٹیبنگ نے مداخلت کی۔ ’’شاید اِس وجہ سے کہ مسٹر رین ہر سال یہاں آتے ہیں‘‘۔
یا شاید۔ سوفی نے سوچا، اِس لڑکے نے لینگڈن کو پچھلے سال ویٹیکن میں دیکھ لیا ہوگا۔

''میں تو کبھی بھی مسٹر رین سے نہیں ملا'' لڑکے نے کہا۔

''تُم بھول گئے ہو'' لینگڈن نے پرخلوص لہجے میں کہا۔ ''ہم پچھلے سال کسی کی آخری رسوم پر ملے تھے۔ فادر ناوُلز نے ہمارا تعارف تو نہیں کروایا تھا مگر جب میں اندر داخل ہوا تو میں نے سوچا کہ تُمھیں پہلے کہیں دیکھا ہے۔ اگر تُم ہمیں چند منٹ اور دے دو تو ہم اپنا کام کرلیں اور ان مقبروں پر راکھ بکھیر دیں''۔

لڑکے کے چہرے پر تاثُرات مزید مشکوک ہوگئے۔ ''یہ مقبرے نہیں ہیں''۔

''معاف کرنا''۔ لینگڈن بولا۔

''بلاشُبہ یہ مقبرے ہیں'' ٹیبنگ نے گویا ہاتھ کھڑا کر کے اعلان کیا۔ ''تُم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟''

لڑکے نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔ ''یہ مقبرے نہیں ہیں، مقبروں میں کوئی دفن ہوتا ہے۔ یہ تو بس مُجسمے ہیں، اُن بندوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے کیلیئے جن کی یاد میں یہ بنائے گئے ہیں۔ اِن کے نیچے کوئی بھی دفن نہیں''۔

ٹیبنگ بولا۔ ''لیکن یہ تو مقبرے تھے''۔

''تاریخ کی کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔ کئی صدیوں سے یہ سمجھا جا رہا ہے مگر پچاس کے عشرے میں جب اِس گرجے کی مرمت کا کام شُروع ہوا تو تب یہ حقیقت کُھلی کہ اِن میں کوئی دفن نہیں''۔ لڑکا بات کرتے کرتے رُکا اور لینگڈن کی طرف دیکھ کر پھر بولنا شُروع کیا۔ ''اور میرے خیال میں مسٹر رین کو تو اِس بات کا پتہ ہونا چاہیئے ہوگا کیونکہ اِنہی کے خاندان نے یہ راز کھولا تھا''۔

اُن سب کے درمیان ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی۔ کہیں سے دروازہ بند ہونے کی آواز نے اِس خاموشی کو توڑ ڈالا۔

''یہ فادر ناوُلز ہوگا'' ٹیبنگ بولا۔ ''تُم جاؤ اور دیکھو''

لڑکے کے چہرے پر ابھی شُبہات کے سائے تھے مگر وہ مُڑا اور جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا۔

''لی'' لینگڈن نے سرگوشی کی ''یہاں تو کوئی دفن نہیں؟ وہ کیا بات کر رہا تھا؟''

ٹیبنگ پریشان لہجے میں بولا۔ ''مُجھے نہیں پتہ۔ میں تو ہمیشہ سوچتا رہا ہوں کہ۔ یہی جگہ ہوسکتی ہے۔ میرا خیال ہے وہ بس یونہی بک رہا تھا''۔

''زرا مُجھے نظم دوبارہ دکھانا'' لینگڈن بولا۔

سوفی نے سائنکنڈر جیب سے نکالا اور اُس پر لپٹا ہوا کاغذ لینگڈن کو پکڑا دیا۔ لینگڈن نے نظم پر نظریں دوڑائیں۔

''اِس نظم میں مقبرے کی طرف اشارہ ہے۔ کسی پُتلے یا مُجسمے کی طرف نہیں''۔

''کیا یہ نظم غلط ہوسکتی ہے؟'' ٹیبنگ بولا۔ ''کیا سانئر نے بھی وہی غلطی تو نہیں کی جو ہم کر رہے ہیں؟''

لینگڈن نے اُس کی بات کا جائزہ لیا اور نفی میں سر ہلا دیا۔ ''لی تُم خود کہہ رہے ہو کہ یہ گرجا ٹمپلرز نے تعمیر کیا تھا، جو کہ پریوری کا حصہ تھے۔ کیا پریوری کے گرانڈ ماسٹر کو یہ پتہ نہیں ہوگا کہ یہاں کوئی دفن ہے یا نہیں؟''

ٹیبنگ کے چہرے پر شدید حیرانی کے آثار تھے۔ ''لیکن نظم کے حساب سے یہ جگہ تو مُکمل ہے'' اُس نے نائٹس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لگتا ہے ہم کوئی چیز بھول رہے ہیں''۔

☆☆☆☆☆☆☆

ریمی اور سیلاس گرجے میں داخل ہو چُکے تھے، سیلاس ایک ستون کے پیچھے چھُپ گیا، صفائی والے لڑکے نے ریمی کو دیکھا، اُسے یاد آیا کہ وہ گرجے کا دروازہ بند کرنا بھول گیا تھا۔ وہ ریمی کی طرف چلتا ہوا آیا اور کہا۔

''جناب ابھی گرجا بند ہے''۔ اِس سے پہلے کہ ریمی جواب دیتا۔ سیلاس نے ستون کے پیچھے سے نکل کر لڑکے کے سر پر پستول دے مارا۔ لڑکا وہیں ڈھیر ہوگیا۔ اُس نے لڑکے کو گھسیٹ کر ستون کے پیچھے کیا اور جائزہ لینے لگا۔ اب وہ خاموشی سے اپنے اصل شکار کو دیکھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی کو بہت دیر سے احساس ہوا کہ اُن کے علاوہ بھی وہاں کوئی ہے۔ اِس سے پہلے کہ وہ کُچھ کرتی، سیلاس نمودار ہوا اور پستول اُس کی پُشت سے لگا کر بازو سے سوفی کو گھیرے میں لے لیا۔ وہ حیرت سے چلّا کر رہ گئی۔ ٹیبنگ اور لینگڈن نے مُڑ کر دیکھا، اُن کے چہروں پر حیرت اور خوف طاری ہو گیا تھا۔

''یہ کیا'' ٹیبنگ کہ مُنہ سے نکلا۔ ''تُم نے ریمی کے ساتھ کیا کیا؟''

''اِس کی فِکر تُم مت کرو'' سیلاس نے پُرسکون لہجے میں کہا ''بس سنگِ کُلید مُجھے دے دو تا کہ میں یہاں سے چلا جاؤں''۔

ریمی نے سیلاس کو ہدایت کی تھی کہ یہ کام نہایت خاموشی سے ہونا چاہیئے۔ کسی کو نُقصان پہنچانے کی ضرورت نہیں۔ سیلاس نے اپنا ہاتھ سوفی کے گلے سے ہٹایا اور اُس کی سویٹر کی جیب میں ڈال لیا۔

''سنگِ کُلید کہاں ہے؟'' اُس نے دبے لہجے میں کہا۔

''یہ میرے پاس ہے'' لینگڈن کی آواز میں تفکّر تھا۔

سیلاس نے لینگڈن کو دیکھا جس نے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا سائنکنڈر اُٹھایا ہوا تھا۔

''اِسے نیچے رکھ دو'' سیلاس نے اُسے حُکم دیا۔

''سوفی اور لی کو چرچ سے جانے دو'' لینگڈن بولا۔ ''مُجھ سے بات کرو''

سیلاس نے سوفی کو پرے دھکیل کر پستول لینگڈن پر تان لیا اور آہستہ آہستہ اُس کی طرف قدم بڑھانا شُروع کر دیئے۔

''زیادہ آگے آنے کی ضرورت نہیں'' لینگڈن بولا۔ ''پہلے اِنہیں باہر جانے دو''۔

''اِس وقت تُم کوئی حُکم دینے کے قابل نہیں ہو''

لینگڈن سائلنڈر کو اپنے سر سے بُلند کرتے ہوئے بولا۔ ''میں اس سائلنڈر کو نیچے گرا کر توڑ بھی سکتا ہوں''۔
اگر چہ سیلاس جانتا تھا کہ وہ زیادہ اچھی پوزیشن میں ہے مگر اُسے لینگڈن کی دھمکی سے خوف کا احساس ہوا۔ اُسے اِس بات کی توقع نہیں تھی۔ اُس نے پستول لینگڈن کی طرف تانتے تانتے ہی آواز لگائی۔ ''نہیں تُم اِسے نہیں توڑ سکتے۔ تُمہیں بھی گریل کی اِتنی ہی تلاش ہے جتنی مُجھے''۔
''تُمہارا اندازہ غلط ہے۔ تُمہیں اِس کی زیادہ ضرورت ہے۔ تُم ثابت کر چُکے ہو کہ اِسے حاصل کرنے کیلئے تُم قتل بھی کر سکتے ہو''۔

☆☆☆☆☆☆

تقریباً چالیس گز دور ریمی ستون کے پیچھے چھُپا ساری صورتحال دیکھ رہا تھا۔ سیلاس نے ریمی کی توقع کے مُطابق صورتحال کو قابو نہیں کیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ صورتحال سیلاس کے ہاتھ سے نکل سکتی ہے۔ مُعلّم کے احکامات کے مُطابق، ریمی نے سیلاس کو گولی چلانے سے منع کیا تھا۔
''اُنہیں جانے دو''۔ لینگڈن بولا۔ سائلنڈر ابھی تک اُس نے اِس انداز میں پکڑا ہوا تھا جیسے وہ ابھی اِسے گرا دے گا۔
سیلاس کی آنکھوں میں غُصّہ اور مایوسی تھی۔ ریمی کو خطرے کا احساس ہوا۔ اُسے ڈر تھا کہ کہیں سیلاس لینگڈن پر گولی نہ چلا دے۔ سائلنڈر گر کر ٹوٹ سکتا تھا اور دستاویز خراب ہو سکتی تھی۔ یہ سائلنڈر ریمی کیلئے آزادی کا ٹکٹ تھا۔ وہ کافی عرصے سے شاتیو ولاتے میں لنگڑے ٹیبنگ کی مُلازمت کر رہا تھا۔ کُچھ دِن پہلے مُعلم نے اُس سے رابطہ کیا تھا اور ایک بھاری رقم کے عوض اُسے تعاون کیلئے کہا تھا۔ یہ رقم اِتنی تھی کہ وہ باقی زندگی آرام سے گُزار سکتا تھا۔ مُعلّم سے رابطے کے بعد شاتیو ولاتے میں گُزرتا ہر لمحہ اُس نے ایک قیدی کی طرح گُزارا تھا۔ اب وہ سنگِ کُلید سے نہایت نزدیک تھا۔ اور اگر یہ سائلنڈر ٹُوٹ جاتا تو سب کُچھ ختم ہو جاتا۔ مُعلّم نے اُسے منع کیا تھا کہ وہ ٹیبنگ اور لینگڈن پر اپنی صحیح شناخت ظاہر نہ کرے اور سیلاس کو ہی کام مُکمل کرنے دے مگر اب ایسا لگ رہا تھا کہ اُسے مداخلت کرنا پڑے گی۔ مُعلّم نے اُسے یہ بھی بتایا تھا کہ صحیح جگہ کے بارے میں صرف وہی جانتا تھا۔ ریمی یہ سُن کر حیران ہوا تھا اور اُسے اعتراف کرنا پڑا تھا کہ مُعلم بہت سی ایسی باتیں جانتا ہے جو اُس کے گُمان میں بھی نہیں تھیں۔ ریمی کو گریل سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اُسے تو بس رقم چاہیئے تھی۔ اُس کا ارادہ تھا کہ رقم ملتے ہی پلاسٹک سرجری کروا کے دُنیا کی بھیڑ میں گُم ہو جائے گا۔ ایک نئے چہرے اور ایک نئی شناخت کے ساتھ۔ اُسے جلد فیصلہ کرنا تھا کہ وہ مداخلت کرے یا نہیں۔ آخر کار اُس نے فیصلہ کر لیا۔ وہ ستون کے پیچھے سے نکلا اور سیلاس کے پیچھے سے نمودار ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

ٹیبنگ کو محسوس ہوا کہ اُس کے دل کو ایک زور کا جھٹکا لگا ہے۔ ریمی کے ہاتھوں میں اُس کا اپنا پستول تھا جو کہ لیموزین کے سیفٹی بکس میں تھا۔
''ریمی'' اُس کے لہجے میں حیرت تھی۔ ''یہ کیا ہو رہا ہے؟''
لینگڈن اور سوفی بھی مبہوت کھڑے تھے۔ ریمی ٹیبنگ کی طرف بڑھا اور اُس کی پُشت پر جا کر پستول زور سے اُس کے کندھے کے نیچے مارا۔ بالکل اُس جگہ پر جہاں اگلی طرف دل ہوتا ہے۔ ٹیبنگ کو یوں لگا جیسے اُس کے اعصاب چیخ رہے ہیں۔

''ریمی۔۔۔ میں۔۔۔۔'' اُس کے مُنہ سے خلط ملط الفاظ نکلنے لگے۔
''میں نہایت آرام سے یہ معاملہ سُلجھا دوں گا'' ریمی نے ٹیبنگ کے کندھوں کے اوپر سے لینگڈن کو گھورا۔ ''سائلنڈر نیچے رکھ دو ورنہ!!!''
لینگڈن کو یوں محسوس ہوا جیسے کُچھ دیر کیلئے وہ معذور ہو گیا ہے۔ اُس نے اپنی سانسیں سنبھالیں۔ ''یہ سائلنڈر تُمہارے لئے بے کار ہے'' وہ بولا۔ ''تُم اِسے کھول نہیں سکتے ہو''۔
''نہایت ڈھیٹ اور بے وقوف لوگ ہو تُم''۔ ریمی نے گویا ہنسی اُڑائی۔ ''آج رات تُم جو بھی باتیں کرتے رہے ہو وہ سب مُجھے معلوم ہیں۔ تُم تو آئے بھی غلط جگہ پر ہو۔ جس مقبرے کو تُم ڈھونڈ رہے ہو وہ تو کہیں اور واقع ہے''۔
ٹیبنگ کو بے چینی کا احساس ہوا۔ اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ریمی کیا کہنا چاہ رہا ہے۔
''تُمہیں گریل کس لئے چاہیئے؟'' لینگڈن نے پوچھا۔ ''کیا قیامت سے پہلے تُم اِسے تباہ کرنا چاہتے ہو؟''
ریمی نے سیلاس کو مُخاطب کیا۔ ''سیلاس۔ لینگڈن صاحب سے سائلنڈر لے لو''۔
جیسے ہی سیلاس لینگڈن کی طرف بڑھا۔ لینگڈن پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اُس نے سائلنڈر سر سے بُلند کر کے رکھا ہوا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی سائلنڈر کو فرش پر گرا دے گا''۔
''میں اِسے توڑ دوں گا'' لینگڈن نے بولا۔ ''غلط ہاتھوں میں پہنچنے سے یہ بہتر ہے''۔
ٹیبنگ کو دہشت کی لہر اپنے جسم میں دوڑتی محسوس ہوئی۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے اُس کی زندگی کی ساری محنت گویا بھاپ بن کر اُڑنے والی تھی۔ اُس کے سارے خواب ٹوٹنے والے تھے۔
''نہیں رابرٹ'' ٹیبنگ چلّایا۔ ''ایسا مت کرو۔ تُم گریل کو تھامے ہوئے ہو۔ ریمی مُجھے کبھی گولی نہیں مار سکتا۔ ہم ایک دوسرے کو دس سال سے۔۔۔۔''
چرچ کے مہیب سناٹے میں گولی کا دھماکہ سُنائی دیا۔ ریمی نے اپنے پستول کا رُخ اُوپر کر کے گولی چلا دی تھی۔ ہر کوئی اپنی جگہ پر جامد ہو گیا۔
''میں تُمہیں خالی خولی ڈرا نہیں رہا'' ریمی بولا۔ ''اگر تُم نے سیلاس کو سائلنڈر نہ دیا تو اگلی گولی ٹیبنگ کی پُشت میں لگے گی''۔
لینگڈن نے ہچکچاتے ہوئے سائلنڈر سیلاس کی طرف بڑھایا جو اب اُس کے پاس پہنچ چُکا تھا۔ سیلاس نے سائلنڈر لے کر اپنی پوشاک کی جیب میں ڈال دیا۔ اُس کی سُرخ آنکھوں میں جیت کی چمک نظر آ رہی تھی۔ وہ پیچھے ہٹنا شُروع ہو گیا مگر اُس نے سوفی اور لینگڈن کو ابھی تک نشانے پر رکھا ہوا تھا۔ ٹیبنگ کو ریمی کے بازو اپنی گردن کے گرد شکنجے کی طرح محسوس ہوئے۔ ریمی، ٹیبنگ کو گرفت میں لئے لئے ہی پیچھے ہٹنا شُروع ہو گیا تھا۔ اُس کا پستول ابھی تک ٹیبنگ کی پُشت میں دبا ہوا تھا۔

’’اِنہیں جانے دو‘‘لینگڈن نے مُطالبہ کیا۔

’’ہم زرا جناب ٹیبنگ کو ڈرائیو پر لے کر جا رہے ہیں‘‘ ریمی نے پیچھے ہٹتے ہٹتے جواب دیا۔’’اگر تُم نے پولیس کو بُلانے کی کوشش کی تو یہ مر بھی سکتا ہے۔تُمھاری کسی قسم کی بھی مداخلت اِس کیلئے موت لائی گی۔سمجھ آئی یا نہیں؟‘‘

’’مُجھے لے چلو‘‘لینگڈن نے کہا،اُس کی آواز میں جذبات کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔’’لی کو جانے دو‘‘۔

ریمی ہنس پڑا۔’’میرا ایسا خیال نہیں ہے۔لی اور میرا تعلق کافی پُرانا ہے۔اِس کے علاوہ یہ ابھی مزید مددگار بھی ثابت ہوگا‘‘۔

سیلاس بھی لینگڈن اور سوفی کو نشانے پر رکھے پیچھے ہٹ رہا تھا۔ریمی نے لی کو دروازے کی طرف کھینچا۔لی کی بیساکھیاں وہیں گر گئیں تھیں۔

’’تُم کس کیلئیے کام کر رہے ہو؟‘‘سوفی بنا کسی لرزش بُلند آواز میں بولی۔

اِس سوال نے ریمی کے چہرے پر مضحکہ خیز تاثُرات طاری کر ڈالے تھے۔’’مس نیویو۔اگر تُم یہ جانو گی تو شدید حیران ہوگی‘‘۔

☆☆☆☆☆☆☆

کولیٹ ابھی تک شاتیو ولاتے کے مہمان خانے میں موجود تھا۔آتش دان کی آگ ٹھنڈی پڑ چُکی تھی۔اُسے انٹرپول سے موصول ہونے والی رپورٹیں مل چُکی تھیں جِن کے مُطابق آندرے ورنٹ ایک مثالی شہری تھا۔اُس کا پولیس میں کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔حتٰی کے اُس کا تو کبھی چالان بھی نہیں ہوا تھا۔انٹرپول کی رپورٹوں میں لکھا ہوا تھا کہ ورنٹ کا نام اکثر اچھی خبروں میں گردش کرتا رہتا ہے۔ڈیپازٹری بینک آف زیورخ کے خودکار حفاظتی نظام کا منصوبہ ورنٹ کا ہی تیار کردہ تھا جس نے اِس بینک کو دُنیا میں ایک مشہور بینک بنا دیا تھا۔ورنٹ کے کریڈٹ کارڈ کے ریکارڈ کے مُطابق وہ فنونِ لطیفہ کی کتابیں خریدتا رہتا تھا اِس کے علاوہ مہنگی شراب بھی۔

بالکُل زیرو۔کولیٹ ٹھنڈی سانس بھر کر سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ اب مزید کیا راستہ اختیار کرے۔

انٹرپول کی رپورٹ میں صرف ایک کام کی بات تھی اور وہ لی ٹیبنگ کے مُلازم کی اُنگلیوں کے نشانات تھے۔تفتیشی ٹیم کا افسر مہمان خانے کے صوفے پر بیٹھا یہ رپورٹ پڑھ رہا تھا۔اُس نے رپورٹ پڑھنے کے بعد اپنے کندھے اُچکا دیئے۔

’’یہ فنگر پرنٹ ریمی لیگالوڈچ کے ہیں۔چھوٹے چھوٹے جُرائم میں مطلوب ہے۔وہ یونیورسٹی سے اِس وجہ سے نکالا گیا تھا کہ مُفت فون استعمال کرنے کیلئے اُس نے ٹیلیفون کی تاروں کو خراب کیا تھا‘‘ اُس نے کولیٹ کی طرف دیکھا۔کولیٹ نے سر ہلا دیا۔

’’ریمی کے ٹیبنگ کے ساتھ رہنے کی یہی وجہ ہوگی کہ وہ حُکّام کی نظر سے بچا رہے‘‘ تفتیش کے نگران نے کہا۔

کولیٹ نے ٹھنڈی سانس بھری۔’’ٹھیک ہے تُم یہ تمام معلومات کیپٹن فاش کو بھجوا دو‘‘۔

نگران نے سر ہلا دیا،وہ اپنی جگہ سے اُٹھا ہی تھا کہ اُس کی ٹیم کا ایک اور افسر دوڑتا دوڑتا مہمان خانے میں داخل ہوا۔

’’جناب،ہمیں باڑے میں کُچھ اور بھی ملا ہے‘‘

اُس کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر کولیٹ صرف ایک ہی اندازہ لگا سکتا تھا۔’’کیا کوئی لاش ہے؟‘‘

’’نہیں جناب۔اِس سے بھی زیادہ،بہت غیر مُتوقع‘‘۔

کولیٹ آنکھیں ملتا ہوا افسر کے پیچھے پیچھے باڑے کی طرف چل دیا،اندر داخل ہوتے ہی اُسے وسط میں لکڑی کی ایک سیڑھی چھت کے ساتھ لگی نظر آئی۔چھت کے اوپر ایک لکڑی کا خانہ سا بنا ہوا تھا۔کولیٹ نے پہلے یہ خانہ دیکھا تھا مگر اُس نے زیادہ دھیان نہیں دیا تھا۔

’’یہ سیڑھی تو پہلے یہاں نہیں تھی‘‘ کولیٹ بولا۔

’’جی ہاں جناب۔یہ سیڑھی یہاں میں نے رکھی ہے۔ہم رولز رائس کے پاس مصروف تھے کہ ہمیں یہ سیڑھی نظر آئی اور مُجھے یہ محسوس ہوا کہ یہ کافی استعمال میں رہتی ہے۔میں نے اِسے اِس الماری نُما خانے کے ساتھ لگا کر اِس میں جھانک کر دیکھا‘‘۔

کولیٹ نے سیڑھی کی طرف دیکھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ سیڑھی کی مدد سے کوئی اِس خانے میں جاتا رہتا تھا۔لیکن ابھی کُچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔خانہ اِتنا بڑا تھا کہ ایک یا پھر شاید دو آدمی اِس میں سما سکتے تھے۔اُسی وقت تفتیشی ٹیم کا ایک اور آدمی اُس خانے سے نمودار ہوتا دکھائی دیا۔

’’جناب آپ کو بھی یہ دیکھنا چاہئیے‘‘۔وہ سیڑھی پر ہی رُک کر کولیٹ سے مُخاطب ہوا۔

کولیٹ نے نیم دلی سے سر ہلا دیا۔وہ سیڑھی کے پاس گیا اور اِسے تھام کر اوپر چڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔سیڑھی اگرچہ کافی پُرانی لگ رہی تھی مگر کولیٹ کو اِس پر چڑھتے ہوئے کوئی مُشکل پیش نہ آئی۔تفتیشی ٹیم کے آدمی نے کولیٹ کی کلائی پکڑ کر اُسے اوپر کھینچ لیا۔

’’یہ یہاں ہے‘‘ایجنٹ نے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔یہ خانہ کولیٹ کی توقع سے کافی بڑا اور صاف سُتھرا بھی تھا۔

کولیٹ دُھندلی روشنی میں چلتا ہوا آخری دیوار کی طرف گیا۔۔دیوار کے ساتھ دو کمپیوٹر پڑے ہوئے تھے جن کے ساتھ ایک فلیٹ سکرین مانیٹر بھی تھا،جس کے ایک طرف سپیکر پڑے ہوئے تھے۔کمپیوٹر کے ساتھ ہارڈ ڈسکوں کے ڈھیر اور ساؤنڈ سسٹم بھی تھا۔

اِس باڑے میں یہ سارا کام کون کر رہا تھا۔کولیٹ نے سوچا اور مُڑ کر ایجنٹ کو دیکھا۔

’’کیا تُم نے اِس کا جائزہ لے لیا ہے؟‘‘

’’ہاں یہ ایک نِگرانی کا اڈہ ہے‘‘۔

کولیٹ نے حیرانی سے اُسے دیکھا۔ایجنٹ نے سر ہلا دیا۔

’’یہ ایک جدید سسٹم ہے‘‘ اُس نے ایک میز کی طرف اشارہ کیا جہاں ساونڈ سسٹم کے ساتھ طرح طرح کی الیکٹرانکس کی اشیاء بھی پڑی ہوئی تھیں۔ ’’یہ کسی ماہر بندے کا کام ہے۔ چھوٹے مائکروفون، آواز ریکارڈ کرنے کا نظام اور چارج ہو جانے والی بیٹری بھی‘‘

ایجنٹ نے کولیٹ کو تفصیل کے ساتھ تمام آلات کے بارے میں بتانا شُروع کر دیا۔ کولیٹ زیادہ تر کے بارے میں جانتا تھا۔ خاص کر فوٹو الیکٹرک سٹرپ جس کے ساتھ مائکروفون ریکارڈر لگا ہوتا تھا۔ جب تک یہ سٹرپ روشنی میں رہتی تھی چارج ہوتی رہتی تھی اور پورا دِن اِس طاقت سے کام کرتی تھی۔ اِس کا مطلب یہ تھا کہ ایسا ریکارڈر ہمیشہ کیلئے ریکارڈنگ کر سکتا تھا۔ ایجنٹ نے کولیٹ کی توجہ ایک تار کی طرف دلائی جو کہ کمپیوٹر سے نکل کر چھت میں سے غائب ہو رہی تھی۔ ’’اِس کے اوپر ایک اینٹینا ہے۔ یہ وائرلیس سسٹم ہے‘‘۔

’’کیا تُمھیں کوئی اندازہ ہے کہ اِس کے زریعے کیا کام لیا جا تا رہا ہے؟‘‘ کولیٹ نے پوچھا۔

’’جناب‘‘ ایجنٹ کمپیوٹر کی طرف آیا اور اُس میں سے ایک پروگرام سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔ ’’یہ تو ایک نہایت حیرت انگیز پروگرام ہے‘‘۔

کولیٹ کی نظر ایک طرف بنی شیلف پر چلی گئی جہاں ڈھیر ساری آڈیو کیسیٹیں رکھی تھیں۔ تمام پر کوئی نہ کوئی نمبر ضرور لکھا ہوا تھا۔ وہ یہ سوچ کر رہ گیا کہ اِس تمام کام میں کسی نے ٹھیک ٹھاک وقت لگایا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن اور سوفی لندن کی زیرِ زمین ریلوے کی بھول بھُلیّوں میں گھوم رہے تھے، وہ اِس وقت ٹیمپل ٹیوب سٹیشن میں تھے۔ لینگڈن کو اپنی غلطی کا شدید احساس ہوا کہ اُس نے اِس معاملے میں ٹیبنگ کو بھی گھسیٹ لیا تھا جو بیچارا اب سیلاس اور ریمی کی قید میں تھا۔ اِس معاملے میں ریمی کے کردار نے لینگڈن کو مبہوت کر ڈالا تھا۔ جو بھی گریل کی تلاش میں تھا وہ ہر جگہ کسی نہ کسی کالی بھیڑ کو ڈھونڈ لیتا تھا۔ اِس

وقت وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کسی طرح ٹیبنگ کا سُراغ لگائے اور اُس کی مدد کرے۔ تھوڑی دیر وہ بعد سرکل لائن کے سٹیشن کے ایک بینچ پر بیٹھا تھا جبکہ سوفی ٹیلیفون بوتھ کی طرف جا رہی تھی۔ اگرچہ ریمی نے دھمکی دی تھی کہ پولیس کو اطلاع کرنے کا مطلب ٹیبنگ کی موت ہے مگر سوفی جانتی تھی کہ یہ خالی دھمکی تھی۔ جب وہ واپس آئی تو لینگڈن کے چہرے پر نہایت بے چارگی چھا چُکی تھی۔

’’ٹیبنگ کی مدد کرنے کا سب سے بہترین طریقہ پولیس کو اطلاع کرنا ہی ہے‘‘ سوفی نے فون بوتھ کی طرف جانے سے پہلے اُسے کہا تھا۔ اگرچہ لینگڈن پہلے اِس خیال کا مُخالف تھا مگر پھر اُسے یہ درست لگا۔ ٹیبنگ کم از کم محفوظ تھا۔ اگر ریمی یا اُس کے نامعلوم ساتھی کو یہ پتہ تھا کہ نائٹ کا مقبرہ کہاں واقع ہے تو پھر بھی وہ ٹیبنگ کی مدد کے بغیر سائلنڈر نہیں کھول سکتے تھے۔ لینگڈن کو یہ ڈر تھا کہ اگر اُنہوں نے سائلنڈر کھول لیا تو پھر لی کا کیا ہوگا۔ لی تو اُن کیلئے ایک فضول سی ذمہ داری بن کر رہ جائے گا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر اُس نے لی ٹیبنگ کو ڈھونڈنا ہے اور سائلنڈر کو دوبارہ واپس پانا ہے تو پھر اُسے بھی مقبرے کا سُراغ لگانا ہوگا۔ جہاں اُس کا سامنا اُن لوگوں سے ہو سکتا تھا جو کہ اِس سب واقعے کے ذمہ دار تھے۔ شدید فکرمندی کی بات یہ تھی کہ ریمی پہلے سے ہی جانتا تھا کہ یہ مقبرہ کہاں واقع ہے۔ لینگڈن کو احساس تھا کہ اُس کے پاس وقت بہت کم ہے۔ اُن دونوں نے مل کر فیصلہ کیا تھا کہ ریمی کا سُراغ لگانے کا کام سوفی کرے گی جب کہ مقبرہ لینگڈن ڈھونڈے گا۔ سب سے اہم کام یہ تھا کہ سوفی، لندن پولیس کی نظروں میں ریمی اور سیلاس کے لے آتی۔ لینگڈن کی ذمہ داری تھی کہ وہ مقبرے کا پتہ چلائے اور اِس حوالے سے کِسی اچھی لائبریری میں جانا ضروری تھا جہاں وہ کتابوں کی مدد سے نائٹ کے مقبرے کا پتہ لگانے کی کوشش کرتا۔ اِس وقت سب سے نزدیک کُتب خانہ کنگز کالج کی لائبریری تھی۔ لینگڈن جانتا تھا کہ اِس کالج کی لائبریری کمپیوٹرائزڈ ہے جو نہایت مددگار ثابت ہو سکتی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کمپیوٹر ڈیٹا بیس ایک نظم کے مصرعوں پر کیا جواب دے گا۔ اُس نے فون بوتھ کی طرف نظر اُٹھائی جہاں سوفی مصروف تھی اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرین کے ٹکٹ کو دیکھا۔ ابھی اُسے سوفی سے علحدہ ہونا تھا۔ وہ اُٹھا اور دھیمے قدموں کے ساتھ ٹرین کی طرف چلنا شُروع ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی کی فون کال آخر کار لندن پولیس کے ایکسچینج میں مل گئی۔

’’سنوہل ڈویژن‘‘ دوسری طرف سے مردانہ آواز سُنائی دی۔ ’’آپ کس سے بات کرنا پسند کریں گے‘‘۔

’’مُجھے ایک اغواء کی اطلاع دینی ہے‘‘ سوفی جانتی تھی کہ اُسے مختصر بات کرنا ہے۔

’’کیا نام ہے؟‘‘

سوفی نے تھوڑے تعطل کے بعد جواب دیا۔ ’’سوفی نیویو۔ فرانسیسی پولیس سے‘‘۔

دوسرے طرف سے بولنے والے کا لہجہ تعارف سُن کر کافی نرم ہو گیا۔ ’’ٹھیک ہے میڈم، میں ڈیٹیکٹو سے آپ کا رابطہ کرواتا ہوں‘‘۔

سوفی سوچ رہی تھی کہ وہ پولیس کے سُراغرساں کو ریمی اور سیلاس کے بارے میں کیا بتائے؟ پولیس اُس کی بات پر یقین کیسے کرے گی۔ لندن میں جیگوار لیموزین اِتنی زیادہ نہیں تھیں۔ اِس لئے ریمی اور سیلاس کا سُراغ لگانا زیادہ مُشکل نہیں تھا۔

ابھی تک لائن پر کوئی سُراغرساں نہیں آیا تھا اور سوفی جھلاّ رہی تھی۔ آخر کار دوسری طرف سے آواز سُنائی دی۔

’’ایجنٹ نیویو‘‘

سوفی مبہوت رہ گئی۔ اُس نے آواز پہچان لی تھی۔

’’سوفی نیویو۔ تُم آخر ہو کہاں؟‘‘ دوسری طرف بیزو فاش تھا۔

وہ گُنگ ہو گئی۔ غیر مُتوقع طور پر فاش نے لندن پولیس سے رابطہ بھی کر لیا تھا۔

''سُنو'' فاش فرانسیسی زبان میں بولا۔''مُجھ سے آج رات ایک بہت بڑی غلطی سرزد ہوئی ہے۔لینگڈن بے گُناہ ہے۔اُس کے خلاف تمام الزامات ختم کر دیئے گئے ہیں مگر پھر بھی تُم دونوں خطرے میں ہو۔اِس لئے جلداز جلد مُجھ سے ملو''۔

سوفی ابھی تک کُچھ بول نہیں رہی تھی۔اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا جواب دے۔فاش ایسا آدمی نہیں تھا کہ جو اپنی غلطی پر معافی مانگتا۔

''تُم نے مجھے کُچھ بھی نہیں بتایا'' فاش بولا۔''یہ بھی نہیں کہ یاک سانئرتُمھارا نانا ہے۔اور مُجھے احساس ہے کہ کل رات سے اب تک تُم نے جو کُچھ کیا ہے وہ ایک جذباتی دھچکے کے بعد کیا ہے۔ابھی تو تُمھیں پولیس کے پاس پہنچنا چاہیئے''۔

سوفی حیران رہ گئی تھی کہ وہ اُس کی لندن موجودگی کے بارے میں بھی جانتا ہے۔سوفی کو دوسری طرف سے کوئی میکانیکی آواز بھی آ رہی تھی۔

''کیا تُم کال ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے ہو کیپٹن؟''

فاش کی آواز اب مضبوط ہوگئی تھی۔''تُمھیں مُجھ سے تعاون کرنا چاہیئے۔ایجنٹ نیویو۔ہم دونوں شکست کے دہانے پر کھڑے ہیں۔میرے غلط فیصلوں کی وجہ سے تُم دونوں کو کوئی نُقصان پہنچتا تو میری زندگی گویا ختم ہی ہو جاتی۔میں کتنی دیر سے تُمھیں اِس لئے ڈھونڈ رہا ہوں کہ تُمھیں خطرے سے دور لے جاؤں''۔

سٹیشن پر اب ٹرین کی آواز آ رہی تھی۔سوفی نے مُڑ کر دیکھا کہ لینگڈن ٹرین کی طرف جا رہا ہے۔

''تُمھیں جس آدمی کو گرفتار کرنا ہے اُس کا نام ریمی لیگالوڈچ ہے'' سوفی بولی۔''وہ ٹیبنگ کا مُلازم ہے اور کُچھ دیر پہلے اُس نے ٹیبنگ کو ٹیمپل چرچ کے اندر سے اغواء کر لیا ہے۔۔۔''

''ایجنٹ نیویو'' فاش کی آواز اب کہیں دور سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔''یہ بات ٹیلیفون پر کی جانے والی نہیں۔تُم اور لینگڈن یہاں آؤ۔یہی تُم دونوں کیلئے بہتر ہے۔اور یہ میرا حُکم بھی ہے''

سوفی نے ٹیلیفون بند کر دیا اور ٹرین کی طرف بھا گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

فاش اِس وقت ٹیبنگ کے طیارے میں بیٹھا ہوا تھا۔اُس کے سامنے ایک شراب کی بوتل کھُلی پڑی تھی۔کیبن کے فرش پر سٹیل کے کئی اوزار بکھرے پڑے تھے۔ٹیبنگ کا سیف کھُلوانے کے بعد اُس نے سب کو طیارے سے باہر بھیج دیا تھا۔اُس نے سیف سے ڈبہ برآمد کر لیا تھا جس میں سفید رنگ کا سائلنڈر تھا۔اُس نے سائلنڈر کے پانچ ڈائلوں کو دیکھا۔

SOFIA

سائلنڈر کے سروں کو دبانے سے یہ کھُل گیا مگر اندر کُچھ بھی نہیں تھا۔فاش نے پُرسوچ انداز میں سائلنڈر بند کر کے واپس ڈبے میں ڈال دیا اور سوفی سے ہونے والی گُفتگو کے بارے میں سوچنے لگا۔اُسے شاتیو ولاتے سے رپورٹ بھی مل چُکی تھی۔موبائل فون کی گھنٹی نے اُسے خیالوں سے باہر نکال دیا۔شاتیو ولاتے سے کال تھی۔ایجنٹ نے اُسے بتایا کہ ڈیپازٹری بینک آف زیورخ، پیرس کا صدر اُس کیلئے کئی بار فون کر چُکا ہے،ایجنٹ نے اُسے بتایا کہ اُس کی مصروفیت کا بتانے کے باوجود وہ بات کرنے پر مُصر ہے۔فاش نے تھکے تھکے لہجے میں ایجنٹ کو کال ملانے کیلئے کہا۔

''جناب ورنٹ'' دوسری طرف سے سُنے بغیر ہی فاش شُروع ہو گیا۔''معاف کیجیئے گا کہ میں شدید مصروفیت کی وجہ سے آپ کو کال نہیں کر سکا مگر وعدے کے مُطابق بینک کا نام کسی قسم کی خبروں میں نہیں آیا۔اِس کے باوجود آپ کیوں رابطہ کرنا چاہ رہے تھے؟''

ورنٹ کی آواز میں شدید پریشانی تھی۔اُس نے فاش کو بتایا کہ سوفی اور لینگڈن سانئر کے اکاؤنٹ میں سے ایک ڈبہ لیکر نکلے تھے اور اُس نے اُن کی مدد کی تھی۔''جب میں نے ریڈیو پر سُنا کہ وہ دونوں قاتل ہیں تو میں نے ٹرک روک کر اُن سے ڈبہ لینے کی کوشش کی مگر اُنہوں نے مُجھ پر حملہ کیا اور ٹرک چھین لیا''۔

''آپ اُس ڈبے کے بارے میں فکرمند ہیں؟'' فاش نے ڈبے پر نظر ڈالی۔''کیا آپ مُجھے بتا سکتے ہیں کے ڈبے میں کیا تھا؟''

''مُجھے ڈبے میں موجود چیز کی پرواہ نہیں'' ورنٹ بولا۔''مُجھے اپنی بینک کی شُہرت اور نیک نامی کا خیال ہے۔یہاں آج تک چوری یا ڈکیتی کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔اگر یہ ڈبہ برآمد نہ ہوا تو اپنے گاہکوں کی نظر میں ہم بدنام ہو جائیں گے''۔

''آپ نے کہا تھا کہ اُن دونوں کے پاس چابی اور اکاؤنٹ نمبر بھی تھا۔اِس کے باوجود آپ اُنہوں چور ثابت کرنے پر مُصر ہیں؟''

''وہ قاتل ہیں۔سوفی کا نانا بھی مقتولوں میں شامل ہے۔صاف ظاہر ہے کہ چابی اور پاس ورڈ غلط راستے سے حاصل کئے گئے تھے''۔

''ورنٹ صاحب۔میرے آدمیوں نے آپ کی ذات اور آپ کی دلچسپیوں کے بارے میں کُچھ تفتیش کی ہے۔اِس میں کوئی شک نہیں کہ آپ فن کی دُنیا کے قدردان ہیں۔اور ایک پولیس آفیسر کی حیثیت سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ ڈبہ نہایت محفوظ ہاتھوں میں ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

کولیٹ کمپیوٹر کی سکرین کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔

''اِس کمپیوٹر کے ذریعے اِن تمام جگہوں کی ریکارڈنگ کی جا رہی ہے؟''

''جی ہاں'' ایجنٹ بولا۔''اور لگتا ہے کہ یہ معلومات کئی سالوں سے اکٹھی کی جا رہی تھیں''

کولیٹ نے فہرست پڑھی اور گُنگ رہ گیا۔

کولبرٹ سوسٹاکے۔چیئرمین آئینی کونسل

یاں شافے۔ناظم جیوڈی پامے میوزیم

ایڈورڈ ڈیشر وکرز۔متراں لائبریری

یاک سانئرَ۔ناظم لوورے میوزیم

میشل بریٹون۔سربراہ۔فرانسیسی انٹیلیجنس

''چار نمبر تو نہایت ہی اہم ہے'' ایجنٹ نے فہرست کی طرف اشارہ کیا۔کولیٹ نے غائب دماغی سے سر ہلا دیا۔وہ اب سارا کھیل سمجھ گیا تھا۔یاک سانئرَ کی جاسوسی کی جاری تھی۔ یہ سب نہایت مشہور لوگ تھے اور اِن کی اِس انداز سے جاسوسی کرنے میں کون کامیاب ہوا تھا۔

''کیا تُم نے کوئی ریکارڈنگ سُنی ہے؟''

''تھوڑی بہت'' ایجنٹ بولا۔ایجنٹ نے کی بورڈ کا بٹن دبایا۔سپیکروں میں سے آوازیں آنا شُروع ہوگئیں۔

''کیپٹن، کرپٹوگرافک ڈیپارٹمنٹ کی ایجنٹ آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔''

کولیٹ کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔اُسے یاد آیا کہ لوورے میں سانئرَ اُس نے واکی ٹاکی پر کیپٹن فاش کو سوفی کی آمد کی اطلاع دی تھی۔

ایجنٹ کولیٹ کے تاثُرات سمجھتے ہوئے بولا۔''لوورے میں ہونے والی آج رات کی ساری تفتیش یہاں پر ریکارڈ ہو چکی ہے''۔

''کیا تُم نے کسی کو وہاں سے مائکروفون ہٹانے کیلئے کہا ہے؟''

''اِس کی ضرورت نہیں کیونکہ مُجھے پتہ ہے کہ یہ کہاں ہے'' ایجنٹ نے میز پر پڑے چند کاغذات اُٹھا کر کولیٹ کو پکڑا دیئے۔

''یہ تو دیکھے بھالے لگتے ہیں'' کولیٹ کاغذ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ یہ ایک نقشے کی نقل تھی۔اگرچہ کاغذ پر لکھے تمام الفاظ اطالوی زبان میں تھے مگر وہ تصویر پہچان گیا تھا۔ یہ نائٹ کے مُجسمے کی تصویر تھی۔ جو سانئرَ کے میز پر رکھا تھا۔کاغذ کے حاشیے پر سُرخ سیاہی سے فرانسیسی زبان میں کُچھ لکھا تھا۔ یہ وہ طریقہ کار تھا جس کی مدد سے اِس مُجسمے کے اندر مائکروفون لگایا جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیمپل چرچ کے نزدیک سیلاس جیگوار لیموزین کی پسنجر سیٹ پر بیٹھا تھا۔اُس کے ہاتھوں میں سائلنڈر دبا ہوا تھا۔ریمی لیموزین کے عقبی حصے میں ٹیبنگ کو باندھ کر اُس کے مُنہ میں کپڑا گھُسیڑ رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد ریمی ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

''سب کُچھ ٹھیک ہے نا'' سیلاس بولا۔

ریمی مُسکرا دیا۔اُس نے پیچھے مُڑ کر ٹیبنگ کو دیکھا جو کہ اب بندھا پڑا تھا۔''وہ اب کہیں نہیں جاسکتا''۔

سیلاس کو ٹیبنگ کی دبی دبی آوازیں آ رہی تھیں۔ ریمی نے اُسی ٹیپ سے اُس کا مُنہ بند کر ڈالا تھا، جو ٹیپ سیلاس پر استعمال ہوئی تھی۔

''اپنا مُنہ بند رکھو'' ریمی ٹیبنگ کو مُخاطب کر کے چلّایا اور ڈیش بورڈ کے نیچے ایک لگا بٹن دبا دیا۔پچھلے اور اگلے حصے کے درمیان ایک شیشہ آ گیا۔اب ٹیبنگ پچھلے حصے میں غائب ہو چُکا تھا۔اور اُس کی آواز بھی نہیں آ رہی تھی۔

''میں کافی دیر سے اُس کی آواز برداشت کر رہا ہوں''۔ ریمی گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا اور وہ ٹیمپل چرچ سے دور جانا شُروع ہو گئے۔اِسی وقت سیلاس کے فون کی گھنٹی بجنا شُروع ہو گئی۔

''ہیلو'' سیلاس کے لہجے میں بلا کا جوش تھا۔

''سیلاس'' دوسری طرف سے مُعلّم تھا۔''میں نے تُمہاری آواز سُن کر اطمینان کا سانس لیا ہے۔اِس کا مطلب ہے کہ تُم محفوظ ہو''۔

سیلاس کو مُعلّم کی آواز سُن کر کافی سکون محسوس ہوا۔''سنگِ کُلید میرے پاس ہے''۔

''زبردست''، مُعلّم بولا۔''کیا ریمی تُمہارے ساتھ ہے؟''

سیلاس کو مُعلّم کے مُنہ سے ریمی کا نام سُن کر حیرت ہوئی۔

''اُس نے میری ہدایات پر عمل کیا ہے نا۔میں معذرت چاہتا ہوں کہ تُمہیں کافی دیر بندھے رہنا پڑا''۔

''میرے لئے جسمانی تکالیف کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہیں۔اہم بات تو یہ ہے کہ سنگِ کُلید میرے پاس ہے''۔

''ہاں۔اور میں چاہتا ہوں کہ تُم اِسے میرے حوالے کر دو کیونکہ وقت بہت کم ہے''۔

سیلاس مُعلّم سے خود ملنا چاہتا تھا۔''آپ سے مِلنا میرے لئے ایک اعزاز ہوگا''

''نہیں سیلاس۔۔تُم سنگِ کُلید ریمی کے حوالے کر دو وہ مُجھ تک پہنچا دے گا''۔

سیلاس کو مایوسی محسوس ہوئی۔اُس نے مُعلّم کیلئے کافی اہم کام کئے تھے۔وہ یہ توقع کر رہا تھا کہ سائلنڈر فتح کے ایک تُحفے کی حیثیت سے مُعلم کے حوالے کرے گا۔لگتا تھا کہ مُعلّم ریمی کو زیادہ پسند کرتا تھا۔

''میں تُمہاری مایوسی کو سمجھتا ہوں''، معلم کی آواز آئی۔''تُم میری بات نہیں سمجھے''، مُعلّم نے اپنی آواز آہستہ کر لی۔''تُمہیں یہ یقین تھا کہ میں یہ تُحفہ تُمہارے ہاتھ سے لینا پسند کروں گا۔ایک خُدائی خدمتگار سے نہ کہ کسی مُجرم کے ہاتھوں سے۔مگر مُجھے ریمی کا بندوبست بھی کرنا ہے۔اُس نے میرے احکامات کی خلاف ورزی کی جس وجہ سے ہمارا سارا منصوبہ خطرے میں پڑ گیا تھا''۔

سیلاس نے کنکھیوں سے ریمی کو دیکھا اور اُس کے جسم میں ٹھنڈ سی دوڑ گئی۔ٹیبنگ کو اغواء کرنا اِس منصوبے کا حصہ نہیں تھا۔اور اب یہ سوچنا کہ اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے یہ بھی ایک مسئلہ تھا۔اُسے مُعلّم کی آواز میں غُصہ محسوس ہوا۔شاید مُعلّم سمجھ نہیں پایا کہ ریمی دراصل سائلنڈر بچانا چاہ رہا تھا جس وجہ سے اُسے یہ سب کرنا پڑا۔

''ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں'' اُس نے مُعلّم کو جواب دیا۔

''زبردست۔اور اب تُم گاڑی سے اُتر جاؤ۔ پولیس یہ گاڑی ڈھونڈ رہی ہوگی۔کیا اوپس ڈائی کا لندن میں کوئی ٹھکانہ ہے؟''

''ہاں بالکُل''

''تو تُم وہاں چلے جاؤ، کوئی مسئلہ تو نہیں ہوگا نا''

''نہیں''

''تو پھر ٹھیک ہے۔ کسی کی نظروں میں مت آنا۔ جب میرے پاس سنگِ کُلید آ جائے گا تو میں تُم سے رابطہ کروں گا۔ تُمہیں ابھی ایک اور مسئلہ بھی حل کرنا ہے''۔

''کیا آپ لندن میں ہیں؟''

''جو میں کہہ رہا ہوں وہی کرو''۔

''ٹھیک ہے جناب''۔

مُعلّم کی ٹھنڈی سانس سُنائی دی۔ جس سے غم چھلک رہا تھا۔ ''فون اب ریمی کو دے دو''۔

سیلاس نے ریمی کو فون پکڑا دیا۔ اُسے یقین تھا کہ یہ ریمی لیگا لوڈچ کی زندگی کی آخری ٹیلیفون کال ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ریمی ٹیلیفون سیلاس کے ہاتھ سے لیتے وقت سوچ رہا تھا کہ بے چارے سیلاس کو معلوم نہیں ہے کہ اُس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ اُس کا کام اب ختم ہو چُکا تھا۔ اُس کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ ریمی کو مُعلّم کی ذہانت پر رشک آ رہا تھا۔ بشپ ارنگروسا نے اُس کی ہر بات پر اعتبار کر لیا تھا۔ وہ اپنے مفاد کی خاطر اندھا ہو گیا تھا۔ اگرچہ ریمی مُعلّم کو پسند نہیں کرتا تھا مگر پھر بھی اُسے فخر تھا کہ مُعلّم اُس پر اعتبار کرتا تھا اور وہ اُس کے کام آیا ہے۔

''غور سے سنو'' مُعلّم بولا۔ ''سیلاس کو اوپس ڈائی کے قریبی ٹھکانے کے پاس تھوڑے فاصلے پر اُتار دو۔ پھر سینٹ جیمز پارک چلے جاؤ۔ یہ پارلیمنٹ اور گھنٹہ گھر کے بالکل ساتھ ہے۔ تُم لیموزین ہارس گارڈز پریڈ میں کھڑی کر دینا۔ ہم وہاں بات کریں گے''۔

اِس کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

کنگز کالج کا افتتاح ۱۸۲۹ میں کنگ جارج چہارم نے کیا تھا۔ اِس کا شعبہِ مذہبی علوم پارلیمنٹ کی عمارت کے ساتھ ہی تھا۔ یہ عمارت شاہی خاندان کی طرف سے کالج کو عطیہ کی گئی تھی۔ اِس شُعبے کو ایک وسیع تجربہ حاصل تھا اور ۱۹۸۲ میں یہاں الیکٹرانک نظام کے نفاذ کے بعد یہ دُنیا کی جدید ترین لائبریری بھی بن گیا تھا۔ لینگڈن اور سوفی ہلکی ہلکی بارش میں لائبریری تک پہنچے۔ لینگڈن کو ٹھنڈ بھی محسوس ہو رہی تھی۔

لائبریری کی عام مُطالعہ گاہ آٹھ کونوں والے کمرے پر مُشتمل تھی جس کے درمیان میں ایک نہایت بڑا میز پڑا ہوا تھا۔ اِس پر آٹھ فلیٹ سکرین مانیٹر نصب تھے۔ کمرے کے ایک کونے میں ایک خاتون لائبریرین اپنے لئے چائے انڈیل رہی تھی۔

''نہایت خوبصورت صُبح مُبارک ہو'' وہ چائے چھوڑ کر اُن کی طرف آ گئی۔ ''میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں''۔

''ہاں شکریہ'' لینگڈن نے جواب دیا۔ ''میرا نام۔۔۔۔''

''رابرٹ لینگڈن ہے نا'' خاتون نے لینگڈن کی بات کاٹ ڈالی۔ ''میں آپ کو جانتی ہوں''۔

ایک لمحے کیلئے لینگڈن کو ایسا محسوس ہوا جیسے فاش نے اُس کی تصاویر برطانیہ کے ٹیلی ویژن چینل پر بھی چلا دی ہیں مگر لائبریرین کا رویّہ اِس خدشے کی تردید کر رہا تھا۔ لینگڈن ابھی تک ایسے مواقع کا عادی نہیں ہو سکا تھا۔ پھر اُسے خیال آیا کہ اگر اِس دُنیا میں کوئی زیادہ آسانی سے پہچان سکتا ہے تو وہ کسی بھی یونیورسٹی کے شُعبہ مذہبی علوم کی لائبریری کا کوئی مُلازم ہی ہو سکتا ہے۔

''میرا نام پامیلا گیٹم ہے'' لائبریرین نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ وہ ایک پڑھے لکھے چہرے والی خاتون تھی، جس کی آواز سے خلوص ٹپک رہا تھا۔ اُس کی گردن کے گرد ڈوری سے بندھا موٹے شیشوں والا چشمہ اُس کے سینے پر جھول رہا تھا۔

''شُکریہ'' لینگڈن بولا۔ ''یہ میری دوست سوفی نیویو ہیں''۔

پامیلا کے چہرے پر بے یقینی تھی۔ ''عام طور پر یہاں آنے سے پہلے ہم سے وقت لیا جاتا ہے مگر ظاہر ہے آپ یہاں کسی کالج پروفیسر کے ہاں مہمان آئے ہوں گے؟''

لینگڈن نے نفی میں سر ہلا دیا۔ ''ایسا نہیں ہے۔ میں اپنے ایک دوست کے کہنے پر یہاں آیا ہوں۔ سر لی ٹیبنگ'' لینگڈن کو یہ کہتے ہوئے فخر کا احساس ہوا۔ ''برطانوی شاہی مئورخ''۔

پامیلا کے چہرے پر ٹیبنگ کا نام سُن کر ایک چمک نمودار ہو گئی اور وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔ ''اوہ خُدایا ہاں۔۔ وہ بھی کیا بندہ ہے۔ پاگل ہی ہے۔ جب بھی وہ یہاں آتا ہے اُس کے دماغ پر بس۔ گریل۔ گریل۔ گریل ہی سوار ہوتی ہے۔ میں قسم کھا کر کہہ سکتی ہوں کہ وہ اپنی تلاش مرنے کے بعد بھی جاری رکھے گا'' اُس نے آنکھیں جھپکائیں۔ ''وقت اور پیسہ انسان کو نہایت آرام و آسائش مُہیا کرتا ہے نا''۔

''کیا تُم ہماری مدد کر سکتی ہو'' سوفی بولی۔ ''یہ کافی اہم ہے''۔

پامیلا نے خالی کمرے پر نگاہ ڈال کر اُن دونوں کو آنکھ ماری۔ ''میں مصروفیت کا دعوٰی نہیں کر سکتی۔ آپ کیا ڈھونڈنا چاہتے ہیں؟''۔

''ہم لندن میں ایک مقبرہ ڈھونڈ رہے ہیں''۔

پامیلا کے چہرے پر شُبہات سے چھا گئے۔ ''لندن میں بیس ہزار کے لگ بھگ قبریں ہیں۔ کیا آپ کُچھ خاص بات بتا سکتے ہیں؟''

''یہ ایک نائٹ کی قبر ہے اور ہمیں نام نہیں پتہ''۔

''نائٹ۔اچھااس سے تھوڑی سی آسانی ہوگی کیونکہ یہ کوئی عام قبر نہیں ہوگی''۔

''ہمارے پاس اِس نائٹ کے بارے میں کوئی زیادہ معلومات نہیں' سوفی نے کہا۔'' ہم صرف اتنا ہی جانتے ہیں'' سوفی نے جیب سے کاغذ نکال کر پامیلا کے سامنے کردیا۔اُس نے نظم کی آخری دوسطور پر ہاتھ رکھا ہوا تھا تاکہ وہ پامیلا کی نظر میں نہ آئیں۔پامیلا کو لینگڈن کی آنکھوں میں بے صبری نظر آرہی تھی۔اُس نے چشمہ پہنا اور نظم کی پہلی دوسطور پڑھیں۔

لندن میں ایک نائٹ ہے جس کا خاتمہ ایک پوپ نے کیا تھا

اُس کے کام کی وجہ سے مُقدس عذاب نازل ہوا۔

پامیلا نے سوفی اور لینگڈن کو دیکھا۔''یہ کیا ہے؟ کیا یہ ہارورڈ کے کسی خزانے کا مُعمہ ہے؟''

لینگڈن کو اپنی ہنسی مصنوعی سی محسوس ہوئی۔''ہاں یہی سمجھ لو''۔

پامیلا کو محسوس ہوا کہ وہ دونوں اصل بات نہیں بتانا چاہ رہے ہیں۔اُس نے نظم دوبارہ غور سے پڑھی۔''نظم کے مُطابق ،نائٹ نے کُچھ ایسا کیا تھا جس کی وجہ سے خُدا اُن سے ناراض ہوگیا تھا۔اور پھر بھی اُس کی اختتامی رسوم پوپ نے ادا کی تھیں؟''

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔''کُچھ یاد آیا؟''

پامیلا کمپیوٹر کے پاس چلی گئی۔''مُجھے تو یاد نہیں آرہا مگر دیکھیں شاید یہاں سے کُچھ مل جائے''۔

ایک سکرین کے سامنے بیٹھتے ہوئے اُس نے کی بورڈ پر چند الفاظ ٹائپ کردیئے۔

London, Knight, Pope

''میرے خیال سے ہم اِس سے آغاز کرتے ہیں''۔وہ بولی۔

''شُکریہ'' لینگڈن نے جواب دیا۔

جب اُس نے Search کے بٹن کو دبایا تو نیا صفحہ سامنے آگیا۔

''میں ڈیٹا بیس سے وہ تمام فائلیں سامنے لارہی ہوں جن میں یہ تین الفاظ موجود ہوں گے''۔

اب سکرین پر نتائج سامنے آنا شُروع ہوگئے تھے۔

Painting the Pope, The Collected Portraits of Sir Joshua Reynolds, London University Press

''یہ تو بالکل نہیں ہوسکتا''۔پامیلا نے سر دائیں بائیں گھماتے ہوئے اگلا نتیجہ دیکھا۔

The London Writings of Alexender Pope by G. Wilson Knight

ایک دفعہ پھر اُس نے نفی میں سر ہلایا۔

جیسے جیسے وہ دیکھتے گئے۔ڈھیروں نتائج میں سے اُنہیں کوئی خاص اشارہ نہ ملا۔زیادہ تر نتائج میں اٹھارہویں صدی عیسوی کے ایک مُصنف کے حوالے تھے،جس کی شاعری میں لندن کے کئی نائٹس کے حوالے بھی شامل تھے۔

پامیلا نے سکرین کے آخر میں دیکھا۔

''ہمارے پاس قریباً ۲۶۹۲ نتائج ہیں'' وہ بولی۔

لینگڈن کا سر گھوم گیا۔یہ سارے نتائج دیکھنے میں اُنہیں مہینوں لگ سکتے تھے۔

''ہمیں اپنے حوالوں کو مزید گہرا کرنا ہوگا''۔پامیلا بولی۔''کیا تُمہارے پاس یہی معلومات ہیں؟اور کُچھ نہیں ہے کیا؟''

لینگڈن نے سوفی کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر بے یقینی تھی۔پامیلا کو بھی لگا کہ یہ کوئی عام کام نہیں ہے۔وہ لینگڈن کے حوالے سے پچھلے سال روم میں ہونے والے واقعات کے بارے میں سُن چکی تھی اور اب سوچ رہی تھی کہ اُس نے ویٹیکن میں ایسا کونسا راز پالیا ہے جسے ڈھونڈنے کیلئے اُسے لندن میں کسی نائٹ کی قبر کی تلاش ہے۔ہولی گریل؟ پامیلا نے مُسکراتے ہوئے اپنا چشمہ ٹھیک کیا۔''آپ لوگ سر لی ٹیبنگ کے دوست ہو اور انگلستان میں ایک نائٹ کو ڈھونڈ رہے ہو۔میرا خیال ہے کہ یہ ہولی گریل کی تلاش ہے۔ہیں نا؟''

سوفی اور لینگڈن نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

پامیلا ہنس دی۔''دوستو۔یہ لائبریری گریل تلاش کرنے والوں کیلئے شاندار آغاز ہے۔لی ٹیبنگ بھی اُنہی میں سے ہے۔میری خواہش ہے کہ گریل کے حوالے سے تلاش کرنے کی فیس ایک شلنگ ہو۔ہر کوئی پُراسرار سازشی معمے پسند کرتا ہے'' اُس نے اپنا چشمہ اُتارا اور بولی۔

۔''مُجھے مزید حوالہ چاہیئے''۔

اچانک سوفی نے لینگڈن کی جیب سے قلم اُچکا اور پاس ہی میز پر پڑے کاغذ پر کُچھ لکھنا شُروع ہوکر دیا۔لکھ کر اُس نے کاغذ پامیلا کو پکڑا دیا۔''یہ وہ سب کُچھ ہے جو ہم جانتے ہیں اِس سے زیادہ نہیں''

پامیلا نے کاغذ لے کر پڑھنا شُروع کیا۔

تُم وہ چیز ڈھونڈو جو اُس کی قبر پر ہونی چاہیئے۔

جو کہ گُلابی گوشت اور بیج دار کوکھ کا بتاتی ہے

پامیلا اندر ہی اندر مُسکرادی۔ظاہر ہے یہ گریل کی ہی تلاش ہے۔اُس نے گُلاب اور بیج دار کوکھ کا حوالہ اپنے پاس لکھ لیا تھا۔

''میرا خیال ہے میں آپ کی مدد کرسکتی ہوں'' اُس نے کاغذ کو دیکھا۔''کیا میں یہ جان سکتی ہوں کہ یہ نظم آپ کو کہاں سے ملی؟''

''ہاں بالکل'' لینگڈن کے ہونٹوں پر دوستانہ مُسکراہٹ تھی۔''مگر یہ ایک لمبی کہانی ہے اور ہمارے پاس وقت بہت کم ہے''

''آپ نہایت خوش اخلاقی سے یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ اپنے کام سے کام رکھو''۔

''ہم ہمیشہ تُمہارے احسان مند رہیں گے پامیلا'' لینگڈن نے کہا۔''اگر تُم ہماری مدد کروگی''۔

''اچھا ٹھیک ہے'' پامیلا نے کہا اور پھر ٹائپ کرنا شُروع کردیا۔''گریل کے حوالے سے اہم الفاظ کو بھی اِس میں استعمال

کرنا پڑے گا۔ اِس سے ہمارے پاس آنے والے نتائج تو کم ہوں گے مگر شاید اُن میں ہماری مطلوبہ معلومات ہوں''۔

لینگڈن نے سکرین پر دیکھا۔

Search for: Knight, London, Pope, Tomb

within 100 word proximity of: Grail, Rose, Sangreal, Chalice

''اِس میں کتنا وقت لگے گا؟'' سوفی نے پوچھا۔

''کم از کم پندرہ منٹ تو لگ جائیں گے''

لینگڈن اور سوفی خاموش رہے۔ لیکن پامیلا کو یوں محسوس ہوا کہ یہ پندرہ منٹ اُن کیلئے ساری زندگی سے اہم ہیں۔

''آپ چائے پسند کریں گے؟'' پامیلا کھڑی ہو کر اپنے میز کی طرف جاتے ہوئے بولی۔ ''لی ٹیبنگ میری بنائی چائے بہت پسند کرتا ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لندن میں اوپس ڈائی کی عمارت ۵، اورمے کورٹ میں کینسگٹن سے تھوڑے فاصل پر تھی۔ سیلاس پہلے کبھی یہاں نہیں آیا تھا۔ عمارت کے باہر پہنچ کر اُسے احساس ہوا کہ وہ ایک پناہ گاہ کی کمی شِدّت سے محسوس کر رہا تھا۔ بارش کے باوجود ریمی نے اُسے عمارت سے کُچھ فاصلے پر اُتار دیا تھا تا کہ گاڑی کسی بڑی سڑک پر نہ آئے۔ اُسے بارش پسند تھی۔ اُسے یوں محسوس ہوا کہ اُس کی رُوح صاف سُتھری ہو رہی ہے۔ ریمی کے مشورے پر سیلاس نے اپنے پستول سے بھی چھٹکارا حاصل کر کے نہایت خوشی محسوس کر رہا تھا، اب وہ ہلکا پھُلکا محسوس کر رہا تھا۔ گھنٹوں بندھے رہنے کی وجہ سے اُس کی ٹانگیں ابھی بھی دُکھ رہی تھیں۔ لیکن سیلاس نے اِس سے بھی زیادہ درد اور بڑی تکلیفیں برداشت کی تھیں۔ اُس نے ٹیبنگ کے بارے میں سوچا جو کہ لیموزین کے پچھلے حصے میں بندھا پڑا تھا۔ وہ بھی اب شدید درد برداشت کر رہا ہوگا۔ سیلاس نے ریمی سے پوچھا تھا کہ وہ ٹیبنگ کے ساتھ کیا سلوک کرے گا تو اُس نے کندھے اُچکا کر جواب دیا تھا کہ یہ سوچنا معلّم کا کام ہے۔ بارش تیز ہو گئی تھی، اور سیلاس کی پوشاک بھیگ رہی تھی، اُس کے زخموں پر پانی یوں پڑ رہا تھا جیسے بھِڑیں کاٹ رہی ہوں۔ وہ پچھلے چوبیس گھنٹے کے تمام گُناہوں کو صاف کرنا چاہتا تھا۔ اُس کا کام مُکمل ہو چُکا تھا۔ وہ داخلی دروازے سے اندر برآمدے میں داخل ہوا، دروازہ کھُلا ہوا تھا اور یہ اُس کیلئے حیرت کی بات نہیں تھی۔ برآمدے سے وہ ایک چھوٹے سے ہال میں داخل ہوا، اوپری منزل سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز آ رہی تھی۔ سیلاس کو لکڑی کی چھت سے اوپری منزل میں حرکت کا احساس ہو رہا تھا۔ سامنے بنی سیڑھیوں سے سفید لبادے میں ملبوس ایک آدمی نیچے اُتر رہا تھا۔ وہ نیچے اُتر کر سیدھا سیلاس کی طرف بڑھا۔ ''میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟''۔ اُس کی آنکھوں میں نرمی تھی۔

''شُکریہ۔ میرا نام سیلاس ہے اور میں اوپس ڈائی کا رُکن ہوں''

''امریکی؟''

سیلاس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ''میں لندن میں بس ایک دِن کیلئے آیا ہوں۔ کیا میں یہاں آرام کر سکتا ہوں؟''

''آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ تیسری منزل میں دو خالی کمرے ہیں۔ آپ جائیں میں آپ کیلئے چائے لے کر آتا ہوں''۔

سیلاس اُس کا شُکریہ ادا کر کے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تیسری منزل پر اُسے خالی کمرہ ڈھونڈنے میں کوئی دُشواری نہ ہوئی۔ کمرے میں پہُنچ کر اُس نے اپنی پوشاک اُتاری اور گھُٹنوں پر جھُک کر دُعا مانگنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے کمرے کے باہر کسی کے قدموں کی آواز سُنائی دی مگر وہ دُعا میں مشغول رہا۔ دُعا ختم کر کے اُس نے دروازہ کھولا تو کمرے کے باہر ایک ٹرے میں چائے اور ڈبل روٹی پڑی ہوئی تھی۔ اُس نے ٹرے اُٹھائی اور کمرے میں آ گیا۔ کھانا ختم کر کے وہ ایک طرف پڑے قالین پر سو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

پہلی منزل پر، فون کی گھنٹی سُن کر سیلاس کو خوش آمدید کہنے والے نے فون اُٹھا لیا۔

''میں لندن پولیس سے بات کر رہا ہوں'' دوسری طرف سے آواز سُنائی دی۔ ''ہم ایک سفید رنگ کے راہب کی تلاش میں ہیں۔ ہمیں اشارے ملے ہیں کہ وہ اِس عمارت میں مُوجود ہے۔ کیا آپ نے اُسے دیکھا ہے؟''

آدمی کے چہرے پر حیرت اور خوف کے سائے پھیل گئے۔ ''ہاں، وہ یہیں ہے۔ مسئلہ کیا ہے؟''

''کیا وہ ابھی بھی عمارت میں ہے؟''

''ہاں وہ اوپر کمرے میں دُعا میں مصرف ہے۔ آخر ہوا کیا ہے؟''

''اُسے کمرے میں ہی رہنے دو'' دوسری طرف لہجہ تحکمانہ تھا۔ ''اپنی زبان بند رکھنا، میں پولیس بھیج رہا ہوں''۔

☆☆☆☆☆☆☆

سینٹ جیمز پارک، لندن کے وسط میں ایک سرسبز جھیل کی مانند ہے۔ یہ ایک عوامی پارک ہے جس کے ساتھ ویسٹ مِنسٹر، بکھنگم پیلس اور سینٹ جیمز پیلس واقع ہے۔ اِس پارک میں بادشاہ ہنری ہشتم شکار کھیلا کرتا تھا۔ لندن کی دھوپ میں لوگ یہاں پکنک منانے آتے ہیں اور اِس پارک کے تالابوں میں رہنے والے بگلوں کیلئے بھی خوراک لے کر آتے ہیں۔ یہ بگلے، بادشاہ چارلس دوئم کو اُس وقت کے رُوسی سفارتکاروں نے تحفے میں دیئے تھے، جن کی آگے چلنے والی نسلوں نے اِس پارک کی رونق میں خوبصورت اضافہ کیا تھا۔ مُعلّم کو آج پارک میں بگلے نظر نہیں آ رہے تھے۔ موسم ابر آلود اور ہوا تیز تھی، سمندر کی طرف سے آنے والی مرغابیوں نے پارک میں اودھم مچا رکھا تھا۔ صُبح کے وقت رہنے والی دُھند کے باوجود پارک سے پارلیمنٹ ہاؤس اور

گھنٹہ گھر کا منظر نہایت خوبصورت تھا۔ وہ پارک کے سرسبز احاطوں اور درختوں کے بیچ میں وہ عمارت کا دیکھ رہا تھا جہاں نائٹ کی قبر تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے ریمی کو اِس پارک میں آنے کو کہا تھا۔ اُس کی نظریں پارک کے داخلی دروازے کی طرف تھیں، اُسے وہاں سیاہ رنگ کی جیگوار لیموزین کھڑی نظر آئی۔ وہ آہست آہستہ قدم اُٹھاتا گاڑی کی طرف چل پڑا۔ جب وہ گاڑی کے پاس پہنچا تو ریمی نے پسنجر سیٹ والا دروازہ کھول دیا۔ مُعلّم نے اپنے کوٹ کی جیب سے برانڈی کی ایک بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن اُتار کر ایک گھونٹ لے کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ ڈھکن بند کر کے اُس نے بوتل اپنی گود میں رکھ دی۔ ریمی نے سائلنڈر ایک ٹرافی کی طرح اُٹھایا ہوا تھا۔ ''میں بس اِسے کھو ہی بیٹھا تھا''۔

''تُم نے اپنا کام نہایت اچھے طریقے سے کیا ہے''، مُعلّم بولا۔

''ہم نے نہایت اچھا کام کیا ہے'' ریمی نے جواب دیا۔ اُس نے سائلنڈر مُعلّم کے ہاتھوں میں پکڑا دیا۔

مُعلّم نے کافی دیر سائلنڈر کا معائنہ کیا اور پھر ریمی سے مُخاطب ہوا۔ ''اور پستول؟ کیا تُم نے اُس سے جان چھُڑا لی ہے؟''

''وہ وہیں پڑا ہے جہاں سے میں نے نکالا تھا''۔

''زبردست'' اُس نے بوتل کا ڈھکن اُتار کر ایک گھونٹ بھر کر ڈھکن بند کیا اور بوتل ریمی کو پکڑا دی۔ ''فتح کا جشن۔ اختتام نزدیک ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

ریمی نے تشکرانہ انداز میں مُعلّم سے برانڈی کی بوتل پکڑی اور ڈھکن کھول کر گھونٹ بھرنے لگا۔ برانڈی کا ذائقہ نمکین سا تھا مگر ریمی اِس وقت نہایت فخر محسوس کر رہا تھا۔ وہ اور مُعلّم اب شراکت دار تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اونچائی کی طرف جا رہا ہے، اور وہ پھر کبھی مُلازم نہیں ہوگا۔ اُس نے شیشے سے باہر سینٹ جیمز پارک کے ایک تالاب کی طرف دیکھا۔ شاتیو ولاتے اب گُزرے زمانے کی کہانی لگ رہا تھا۔

اُس نے برانڈی کا ایک اور گھونٹ بھرا۔ اُسے اپنے خُون اور سارے جسم میں گرمی محسوس ہوئی۔ اُس نے اپنی بوٹائی کی گرہ ڈھیلی کی مگر اُسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ اُس نے بوتل واپس مُعلّم کو پکڑا دی۔ ''میرے خیال سے یہ میرے لئے کافی ہے''۔

مُعلّم بوتل ریمی کے ہاتھ سے لے کر بولا۔ ''صرف تُم ہی میری اصل شناخت جانتے ہو اور میں نے تُم پر بے پناہ اعتبار کیا ہے''۔

''ہاں''۔ گرمی کے احساس کی وجہ سے ریمی کو سانس لینا مُشکل ہو رہا تھا۔ ''اور یہ میرے ساتھ قبر میں جائے گی''۔

مُعلّم تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد بولا۔ ''مُجھے تُم پر یقین ہے'' سائلنڈر اور برانڈی کی بوتل جیب میں ڈال کر اُس نے ڈیش بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اُسے کھول کر پستول نکال لیا۔ ایک لمحے کیلئے ریمی کو شدید خوف کا احساس ہوا مگر مُعلّم نے پستول اپنی جیب میں ڈال لیا۔

ریمی کو اپنے ماتھے پر پسینے کا احساس ہوا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مُعلّم کا اگلا قدم کیا ہوگا۔

''میں جانتا ہوں کہ میں نے تُم سے آزادی کا وعدہ کیا تھا''، معلّم کی آواز میں دُکھ تھا۔ ''لیکن تُمہارے حالات دیکھتے ہوئے یہ سب سے بہترین فیصلہ تھا، جو میں کر سکتا تھا''۔

ریمی کو اپنے گلے میں سُوجن کا احساس ہوا۔ وہ سٹیرنگ پر جھُک کر کھانسنے لگا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اُس کا سانس حلق میں پھنس گیا ہے۔ اُس نے چیخنے کی کوشش کی مگر اُس کی دبی دبی کراہیں گاڑی کے باہر کوئی بھی نہیں سُن سکتا تھا۔ برانڈی کا عجیب سا ذائقہ اب اُس کی سمجھ میں آ رہا تھا۔ اُسے قتل کیا جا رہا تھا۔ اُس نے بے یقینی سے مُعلّم کو دیکھا جو بڑے پُرسکون انداز میں بیٹھا گاڑی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ ریمی کی آنکھوں کے سامنے اب دُھند چھا رہی تھی اور سانس لینا دُشوار ہو رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اُس نے مُعلّم کیلئے اتنا بڑا کام کیا اور اُس کا صلہ اُسے موت کی صورت میں مل رہا تھا۔ اُس نے سانس لینے کی کوشش کی۔ اُس کے ذہن میں سوال گونج رہا تھا کہ کیا مُعلّم شُروع سے ہی اُسے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا یا پھر ٹیمپل چرچ میں جو کُچھ اُس نے کیا تھا اُس وجہ سے وہ اُس کا اعتماد کھو بیٹھا تھا۔ اُس کے جسم میں دہشت اور غُصہ دونوں ہی اکٹھے موجزن ہو رہے تھے۔ اُس نے مُعلّم کی طرف ہاتھ بڑھائے مگر اُس کے جسم اُس کا ساتھ چھوڑ چُکا تھا۔ اُس نے گاڑی کا ہارن بجانے کیلئے ہاتھ اُٹھایا مگر وہ حرکت نہ کر سکا۔ وہ گاڑی کی سیٹ پر ڈھیر ہو گیا، اُس نے اپنا گلا پکڑ لیا، اُس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا اور اُس کا دماغ اُس کا ساتھ چھوڑ رہا تھا۔ یکا یک اُس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

مُعلّم گاڑی سے اُتر گیا۔ اُس نے شُکر ادا کیا کسی کا دھیان اُس کی طرف نہیں تھا۔ اُس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ اُسے ریمی کو قتل کرنے کا کوئی دُکھ نہیں تھا۔ ریمی خود اپنی موت کی وجہ بنا تھا۔ مُعلّم شُروع سے ہی یہ سوچ رہا تھا کہ ریمی کو اپنا منصوبہ مُکمل ہونے کے بعد موت کے گھاٹ اُتار دے گا۔ مگر ٹیمپل چرچ میں خود کو سامنے لے آنا اِس فیصلے میں جلدی کا سبب بنا تھا۔ رابرٹ لینگڈن کا شاتیو ولاتے کی طرف جانا فائدے کے ساتھ ساتھ مسئلہ بھی بن گیا تھا۔ لینگڈن سنگِ کُلید لے کر اِس منصوبے کے مرکز میں آ گیا تھا جو خوشگوار حیرت کا باعث تھا لیکن وہ اپنے تعاقب میں پولیس بھی لے آیا تھا۔ ریمی کے فنگر پرنٹ نہ صرف سارے محل بلکہ باڑے میں موجود جاسوسی کے مرکز میں بھی تھے جہاں سے وہ اپنا کام کرتا تھا۔ اُس کی احتیاط کے سبب اُس کا تعلق ریمی سے ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک ریمی نہ بولتا، مُعلّم کا سُراغ لگانا
مُشکل تھا، اور اب فکر کی یہ وجہ بھی ختم ہو گئی تھی۔ لیکن ابھی اُسے ایک اور مسئلے کو بھی نمٹانا تھا۔ وہ لیموزین کے پچھلے دروازے کی طرف بڑھا۔ پولیس کو کوئی اندازہ نہیں ہوگا کہ کیا ہوا ہے کیونکہ اِس واقعے کا کوئی گواہ ہی نہیں تھا۔ اُس نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی، کوئی بھی اُس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ وہ لیموزین کے کُشادہ عقبی حصے میں داخل ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

کُچھ دیر بعد، معلّم سینٹ جیمز پارک عبور کر رہا تھا۔ اب صرف دو کانٹے باقی تھے۔ رابرٹ لینگڈن اور سوفی نیویو۔ وہ دونوں مُشکل تھے مگر اُن پر قابو پایا جا سکتا تھا، لیکن اِس وقت مُعلّم کی توجہ کا مرکز سائلنڈر تھا۔ اُس نے پارک کے دوسری طرف اپنی منزل

کو دیکھا۔ وہ نائٹ جس کا خاتمہ پوپ نے کیا تھا۔ جیسے ہی اُس نے یہ نظم سُنی تھی، اُسے جواب پتہ چل گیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ دوسروں پر ایک برتری حاصل ہونے کی وجہ سے وہ جلد اپنی منزل پر پہنچ گیا ہے۔ اُس نے مہینوں سانئرَ کی گُفتگو سُنی تھی، مُعلّم نے سانئرَ کے مُنہ سے کئی دفعہ اِس نائٹ کا ذکر سُنا تھا، سانئرَ کی نظر میں اِس نائٹ کا مرتبہ لیونارڈو ڈوانچی سے کم نہیں تھا۔ نظم میں نائٹ کا دیا ہوا حوالہ ایک نہایت آسان حوالہ تھا اگر اِس کی طرف کسی کی توجہ چلی جاتی۔ یہ سانئرَ کا ایک کارنامہ ہی تھا کہ اُس نے یہ سب اِتنا سادہ اور آسان رکھا تھا، مگر یہ بہت مُشکل بھی لگ رہا تھا۔ ابھی مُعلّم نے یہ پتہ چلانا تھا کہ سائکنڈر کھولنے کیلئے کیا کوڈ استعمال ہوگا۔ اور یہ بات وہ نائٹ کی قبر پر جا کر ہی معلوم کر سکتا تھا۔

وہ گول چیز جو اُس کے مقبرے پر موجود ہونی چاہئیے۔ معلّم نے اُس مشہور مقبرے کی تصویر ذہن میں لائی، ایک شاندار گولہ، جو گولہ قبر کے اوپر بنا ہوا تھا وہ تو قریباً مقبرے جتنا ہی بڑا تھا۔ مُعلم کیلئے یہ ایک حوصلہ افزا بات بھی تھی مگر اُسے بھی معلوم نہیں تھا کہ مقبرے کے اوپر کونسا گولہ بنا ہوا تھا جو کہ ابمقبر ے کے پاس موجود نہیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مقبرے کے قریب جا کر جائزہ لینے سے اِس کا جواب مِل سکتا ہے۔ بارش اب تیز ہوگئی تھی، اُس نے سائکنڈر بھیگنے سے بچانے کیلئے اپنی دائیں جیب میں ڈال لیا، پستول اُس کی بائیں جیب میں تھا۔ کُچھ دیر میں وہ لندن کی ایک نوسو سال پُرانی عمارت میں داخل ہو رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بشپ ارنگروسا، بگن ہل ائر پورٹ پر طیارے سے نیچے اُتر رہا تھا۔ بارش سے بھیگتے ہوئے اُس نے اپنی پوشاک سنبھالی۔ اُسے اُمید تھی کہ کیپٹن فاش اُس کے استقبال کیلئے موجود ہوگا مگر اُس کی بجائے ایک نوجوان برطانوی پولیس آفیسر چھتری لئے کھڑا تھا۔

''بشپ ارنگروسا، کیپٹن فاش نے مُجھے آپ کیلئے یہاں چھوڑا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ ہم سکاٹ لینڈ یارڈ چلیں۔ وہاں آپ محفوظ ہوں گے''۔

محفوظ؟ ارنگروسا نے ویٹیکں کے بانڈوں سے بھرے بریف کیس کی طرف دیکھا، وہ تو اِسے بھول ہی گیا تھا۔

''شُکریہ''۔ وہ پولیس کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سیلاس نجانے کہاں ہوگا۔ کُچھ دیر بعد گاڑی کے وائرلیس سے آواز سُنائی دی۔

۵۔ اور مے کورٹ

ارنگروسا جانتا تھا کہ یہ لندن میں اوپس ڈائی کا مرکز ہے۔

وہ ڈرائیور کی طرف مُڑا۔ ''مُجھے فورَا وہاں لے چلو۔ فورَا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کی نظریں ابھی تک سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ پانچ منٹ میں صرف دو نتائج سامنے آئے تھے۔ وہ متفکّر ہو گیا تھا۔ پامیلا گیٹم ساتھ والے کمرے میں لینگڈن اور سوفی کی درخواست پر کافی بنا رہی تھی۔ آخر کار کمپیوٹر سے ایک ہلکی سی بیپ سُنائی دی۔

''لگتا ہے کہ ایک اور نتیجہ بھی مل گیا ہے'' ساتھ والے کمرے سے پامیلا کی آواز سُنائی دی۔ ''اِس کا عُنوان کیا ہے؟''

لینگڈن نے سکرین پر نگاہ دوڑائی۔

Grail Allegory in Medieval Literature: A Treatise on Sir Gawain and the Green Knight

قرونِ وسطیٰ کے ادب میں گریل کی داستان: سرگاوین اور سبز نائٹ پر مضامین

''سبز نائٹ کی داستان؟'' اُس نے پامیلا کو جواب دیا۔

''نہیں یہ بھی ٹھیک نہیں'' پامیلا بولی۔ ''لندن میں بہت کم دیومالائی سبز دیو دفن ہیں''

لینگڈن اور سوفی نہایت صبر سے سکرین کے سامنے بیٹھے تھے۔ ایک دفعہ پھر بیپ سُنائی دی۔

DIE OPERN VON RICHARD WAGNER

رچرڈ ویگنر کا اوپرا۔

''ویگنر کا اوپرا'' سوفی نے پوچھا۔

پامیلا نے دروازے سے جھانکا، اُس کے ہاتھ میں نیسکیفے کا پیکٹ تھا۔ ''عجیب وغریب۔ کیا ویگنر نائٹ تھا؟''

''نہیں'' لینگڈن کو تجسس محسوس ہوا۔ ''لیکن وہ ایک جانا پہچانا فری میسن تھا''۔ لینگڈن دوسری مشہور فری میسن شخصیات کے بارے میں سوچنے لگا۔ موزارٹ، بیٹ ہوون، شیکسپیئر، گرشوِن، ہوڈنی اور ڈزنی۔ فری میسنوں اور نائٹس ٹمپلرز کے مابین تعلقات کے بارے میں سینکڑوں ہزاروں کتابیں لکھی جا چُکی ہیں۔ پریوری آف سیون، ہولی گریل۔ یہ سب آپس میں تعلق رکھتے تھے۔

''پورا مواد چاہئیے نا؟'' پامیلا نے کہا۔ ''لِنک پر کلک کرو تو ایک فہرست کُھل جائے گی جو ہماری تلاش کے الفاظ کے حساب سے ہے''۔

لینگڈن کو معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے مگر اُس نے کلک کر دیا۔ سکرین پر ایک نئی ونڈو کُھل گئی تھی۔ جس پر کافی سطُور تھیں۔

دیومالائی نائٹ جس کا نام پرسی فال تھا۔۔۔۔۔۔ (mythological**knight** named persifal) (who....

گریل کی علامتی مہم جو کہ قابلِ اعتراض طور پر۔۔ (metaphorical **Grail** quest that arguably.)

لندن ۱۸۵۵ میں موسیقی کے دلدادہ۔۔۔ (..the **London** philharmonic in 1855)

ربیکا پوپ کا اوپرا البم ''دیوا۔۔۔ (Rebecca **Pope's** opera anthology "diva's.)

ویگنر کا مقبرہ بیروتھ جرمنی میں۔۔۔(Wagner's **Tomb** in bayreuth, germany.)

''غلط پوپ''لینگڈن مایوسی سے بولا۔مگر وہ اِس نظام کے آسان طریقہ استعمال پر حیران تھا۔اِس فہرست میں ویگنر کے اوپرا کے ایک کردار پرسی فال کا نام تھا۔ویگنر کی موسیقی کا یہ شاہکار مگدالہ کی مریم اور عیسیٰ کی نسل کو ایک خراجِ تحسین تھا۔یہ ایک نوجوان نائٹ کی کہانی تھی جو کہ سچ کی تلاش میں نکلتا ہے۔

''صبر کرو''پامیلا نے کہا۔''یہ ہندسوں کا کھیل ہے۔سسٹم کو اپنا کام کرنے دو''۔

اگلے چند منٹ کے دوران،مزید نتائج آئے،جن میں ایک رجزیہ شاعروں کے بارے میں تھا۔فرانس کے مشہور آوارہ گرد مِنسٹرل۔لینگڈن جانتا تھا کہ لفظ منسٹر اور منسٹرل کی بُنیاد ایک ہی ہے۔رجزیہ شاعر دراصل مگدالہ کی مریم کے مذہب کے مُبلغ تھے جو مریم کی کہانی عام لوگوں میں پھیلاتے تھے۔آج کل بھی کئی رجزیہ شاعر موسیقی میں ''اپنی خاتون'' کی تعریفیں کرتے ہیں۔اُس نے بےصبری سے کلک کیا اور فہرست دیکھی مگر اِس میں بھی اُسے کُچھ نہیں ملا تھا۔

کمپیوٹر پر ایک اور نتیجہ آ گیا تھا۔

Knights, Knaves, Popes and Pentacles: The Histroy of Holy Grail Through Tarot

نائٹ،ڈاکو،پوپ اور پانچ کونی ستارے:ٹاروٹ کے ذریعے ہولی گریل کی تاریخ

''یہ بھی حیران کُن نہیں ہے''لینگڈن بولا۔''ہم نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ دراصل ٹاروٹ کُچھ کارڈوں کے نام بھی ہیں''۔

اُس نے لنک پر کلک کر دیا۔''مُجھے یقین نہیں مگر شاید تُمہارے نانا نے کبھی تُمہیں بتایا ہو کہ دراصل یہ کھیل ایک تعلیم ہے جس میں گُمشُدہ دُلہن کی کہانی ہے جسے چرچ نے محکوم کر لیا تھا''۔

سوفی نے اُسے حیرانی سے دیکھا۔''مُجھے یاد نہیں''۔

''یہی تو کام کی بات ہے۔اِس طرح کے علامتی کھیل کے ذریعے دراصل گریل کے ماننے والے اپنی شناخت اور اپنے پیغامات چرچ کے لوگوں سے چھُپاتے تھے''۔لینگڈن نے سوچا کہ تاش کھیلتے ہوئے کبھی کسی کے ذہن میں یہ خیال بھی نہیں آیا ہوگا کہ اِس کے چار رنگ دراصل ٹاروٹ کے رنگوں سے ہی لئے گئے ہیں اور اِن کا تعلق گریل سے بھی ہے۔

حُکم۔تلوار کے نشان سے لیا گیا تھا۔۔۔مردانگی کا نشان

پان۔۔۔ایک پیالہ سے اخذ کیا گیا تھا۔۔۔نُسوانیت کی علامات

چڑیا۔۔۔۔ایک پھول سے ماخوذ تھا۔۔۔شاہی نسل کا نشان۔پھول۔۔۔

اینٹ۔۔۔پانچ کونی ستارے سے بنی تھی۔۔۔دیوی کا نشان۔۔مُقدّس نُسوانیت

کُچھ وقت اور گُزر گیا۔لینگڈن سوچ رہا تھا کہ وہ جس چیز کی تلاش میں آئے ہیں شاید یہاں بھی اُنہیں نہ ملے کہ یکدم ایک اور نتیجہ سامنے آیا۔

ذہانت کی کشش۔ایک جدید نائٹ کی سوانح عُمری(The Gravity of Genius: Biography of a Modern Knight)

''ذہانت کی کشش؟''لینگڈن نے پامیلا کو پُکارا۔''جدید نائٹ کی سوانح عُمری''۔

پامیلا نے دروازے کی اوٹ سے جھانکا۔''کتنا جدید؟ یہ مت بتانا کہ یہ سر روڈی جیولیانی ہے۔مُجھے یہ لگتا ہے کہ یہ بھی کوئی تعلق نہیں رکھتا''۔

''چلو اِسے بھی دیکھتے ہیں''لینگڈن نے کلک کیا۔

معزز نائٹ،سر آئزک نیوٹن(..honourable **knight**, sir isaac newton..)

لندن میں ۱۷۲۷ میں اور(...in **London** in 1727 and....)

اُس کا مقبرہ ویسٹ منسٹر کی خانقاہ۔(...his **tomb** in westiminster abbey.)

الیگزینڈر پوپ دوست اور ساتھی(Alexender **Pope** friend and colleague)

''میرا خیال ہے کہ'جدید'دراصل ایک حوالہ ہے''سوفی نے پامیلا کو جواب دیا۔''یہ سر آئزک نیوٹن کے مُتعلق ایک پُرانی کتاب ہے''۔

پامیلا نے دروازے سے ہی اپنا سر ہلایا۔''نہیں یہ بھی ٹھیک نہیں۔نیوٹن ویسٹ منسٹر کی خانقاہ میں دفن ہے،جو انگریزی پروٹسٹنٹ فرقے کی خانقاہ ہے۔ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ اُس کی آخری رسُوم کیتھولک پوپ ادا کرتا۔کریم اور چینی بھی؟''اُس نے کافی کے بارے میں پوُچھا۔

سوفی نے سر ہلا دیا جبکہ پامیلا،لینگڈن کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔''رابرٹ''

لینگڈن کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔اُس نے اپنی آنکھیں سکرین سے ہٹائیں اور اُٹھ کھڑا ہوا۔''سر آئزک نیوٹن ہی ہمارا نائٹ ہے''

سوفی کُرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی بولی۔''یہ تُم کیا کہہ رہے ہو؟''

''نیوٹن لندن میں مدفون ہے''لینگڈن بولا۔''اُس کی سائنسی وجہ سے چرچ اُس کا دُشمن ہو گیا۔اور وہ کا گرانڈ ماسٹر بھی تھا''

''اور؟''سوفی نے نظم کا حوالہ دیا۔''لیکن نیوٹن کی آخری رسومات کیتھولک پوپ نے ادا نہیں کی تھیں''۔

لینگڈن نے اپنا ہاتھ ماؤس کی طرف بڑھایا۔''تو کیتھولک پوپ کے بارے میں کون کہہ رہا ہے؟''اُس نے سکرین پر کھُلی

فہرست میں سے پوپ کے لفظ پر کلک کر دیا اور وہ پوری عبارت سامنے آ گئی۔

Sir Isaac Newton's bruial, attended by kings and nobles, was preesided over by Alexander Pope, friend and colleague, who gave a stirring eulogy before sprinkling dirt on the tomb

سر آئزک نیوٹن کی آخری رسومات، جن میں بادشاہوں اور معززین نے شرکت کی، الیگزینڈر پوپ نے ادا کیں، جو کہ اُس کا ایک دوست اور ساتھی تھا، اُس نے قبر پر مٹی ڈالنے سے پہلے ایک دھواں دار قصیدہ بھی پڑھا تھا۔

لینگڈن نے سوفی کو دیکھا۔ ''دوسرے نتیجے پر ہمیں صحیح پوپ کا پتہ چل گیا ہے'' وہ رُکا اور پھر بولا۔ اے۔ پوپ (A. Pope)

In London lies a knight A. Pope interred.

سوفی ہونق چہرہ لئے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یاک سانئر، جو کہ ذو معنی باتوں کا ماہر تھا، ایک دفعہ پھر اپنی چالا کی ثابت کر چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اُسے اپنی بیداری کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ کیا وہ کوئی خواب دیکھ رہا تھا؟ اُس نے خاموشی سے اپنے ارد گرد کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اوپس ڈائی کے مرکز میں خاموشی چھائی ہوئی تھی، صرف نچلی منزل پر کسی کے دُعا کرنے کی دبی دبی آوازیں آ رہی تھیں جو کہ اُس کیلئے مانوس تھیں جن سے اُسے سکون ملنا چاہیئے تھا۔ مگر وہ پھر بھی عجیب وغریب نا سمجھ آنے والی بے چینی کا شکار تھا۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُس نے صرف جانگیہ پہن رکھا تھا۔ وہ کھڑکی کی طرف گیا اور باہر جھانکتے ہوئے سوچنے لگا کہ کہیں اُس کا تعاقب تو نہیں کیا گیا؟ نیچے برآمدہ ویران تھا، ویسا ہی جیسا اُس نے اندر داخل ہوتے دیکھا تھا۔ خاموشی تھی، مگر وہ کیوں بے چین تھا سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ بہت عرصہ پہلے سیلاس نے اپنی اِس الہامی سوچ پر اعتبار کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہی طاقت تھی جس نے فرانس کی گلیوں میں ایک بچے کی حیثیت سے کئی دفعہ اُسے بچایا تھا۔ اُس نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ اُسے جنگلے سے پرے ایک کار کا اوپری حصہ نظر آیا جس کے اوپر سائرن تھا۔ راہداری میں قدموں کی آوازیں آئیں۔ دروازے کا ہینڈل گھوما۔ سیلاس نے بھی یک دم ردِعمل دکھایا۔ وہ دروازہ کھُلنے سے پہلے ہی دروازے کی اوٹ میں چلا گیا۔ اندر داخل ہونے والے پولیس آفیسر نے پستول تانے دائیں بائیں دیکھا، خالی کمرے نے اُسے حیران کر دیا تھا۔ اِس سے پہلے کہ وہ مزید حرکت کرتا، سیلاس نے اپنے کندھے سے دروازہ زور سے دھکیلا۔ دروازہ اندر داخل ہونے والے ایک اور کے چہرے سے ٹکرایا اور وہ دبی سی چیخ کے ساتھ باہر جا گرا۔ پہلے آفیسر نے گھوم کر گولی چلانے کی کوشش کی، مگر سیلاس نے جھک کر اُس کی ٹانگوں کی طرف چھلانگ لگائی اور پستول سے نکلنے والی گولی سیلاس کے سر کے اوپر سے گزر گئی۔ اِس کے ساتھ ہی وہ پولیس آفیسر کی پنڈلیوں سے جا ٹکرایا، پولیس آفیسر نیچے آ گرا اُس کا سر فرش سے ٹکرایا۔ سیلاس اُٹھا اور باہر کو بھاگا۔ راہداری میں دوسرا آفیسر کٹی پتنگ کی طرح ڈول رہا تھا، اُس کے ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ سیلاس نے پوری قُوّت سے اپنا گھٹنا اُس کی ٹانگوں کے درمیان دے مارا، وہ نیچے ڈھیر ہو گیا۔ سیلاس اُس کے جسم کو پھلانگتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ وہ تقریباً برہنہ ہی تھا، سیڑھیاں اُترتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ اُسے دھوکہ دیا گیا ہے، مگر سوال یہ تھا کہ کس نے اُسے دھوکہ دیا ہے؟ جب وہ لابی میں داخل ہوا تو سامنے دروازے سے مزید پولیس والے داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ سیلاس مُڑا اور دوسری طرف والے ہال کی طرف بھاگنے لگا۔ اوپس ڈائی کے ہر مرکز میں خواتین کیلئے علحدہ راستہ ہوتا تھا۔ تنگ راہداریوں سے ہوتے ہوئے سیلاس باورچی خانے سے گزرا، وہاں کئی کام کرنے والے موجود تھے جن کے چہروں پر خوف طاری تھا۔ وہ اُس درندہ نُما راہب کو برتن گراتے ہوئے بھاگتا دیکھ رہے تھے۔ سیلاس ایک تاریک راہداری میں آ گیا جس کے پاس بوائلر روم تھا۔ اُسے عمارت سے باہر جانے کا دروازہ نظر آیا جس کی اُسے تلاش تھی۔ دروازے کی درزوں سے روشنی کی لکیریں اندر آ رہی تھیں۔ وہ پوری رفتار سے بھاگتا ہوا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ باہر بارش ہو رہی تھی، اِس طرف بھی ایک پولیس آفیسر موجود تھا مگر سیلاس وقت پر اُسے دیکھ نہیں سکا۔ اُس کے چوڑے کندھے پولیس آفیسر کی چھاتی سے پوری طاقت سے جا ٹکرائے، پولیس آفیسر پیچھے کی طرف گر گیا اور سیلاس بھی پوری قُوّت سے اُس پر جا گرا۔ پولیس آفیسر کا پستول دور جا گرا تھا۔ سیلاس کو ہال میں بھگدڑ اور چیخ و پُکار کی آوازیں آ رہی تھیں، زمین پر پڑے پڑے گھومتے ہوئے اُس نے گرا ہوا پستول اُٹھا لیا، اُسی وقت دروازے سے پولیس کے دو آدمی نمودار ہوئے۔ پستول کے دھماکے کی آواز فضا میں گُونج اُٹھی اور سیلاس کو محسوس ہوا کہ اُس کی پسلیوں میں کوئی انگارہ سا گھُس گیا ہے، اِس کے دل و دماغ میں غُصّہ سا بھر گیا تھا، اُس نے پستول کا رُخ باہر آنے والے تین پولیس والوں کی طرف کیا اور ٹریگر دباتا چلا گیا۔ وہ تینوں نیچے گر گئے۔ اُسی وقت اُسے محسوس ہوا کہ اُس کی آنکھوں کے گرد تاریکی چھا گئی ہے۔ اُس کے ہاتھوں کو کسی نے تھام لیا تھا، لیکن اُس نے پُوری قُوّت صرف کر کے اپنے ہاتھ آزاد کروا لئے۔ اُسی وقت اُس کے کانوں میں آواز آئی۔

''نہیں سیلاس نہیں''۔

سیلاس گھوما، اُس کی آنکھوں پر چھائی تاریکی دُور ہو گئی۔ گھُومتے ہی اُس نے گولی چلا دی۔ سیلاس کی آنکھیں اُس آدمی سے ملیں اور وہ خوف اور حیرت سے چِلّا دیا۔

وہ اپنی آنکھوں کے سامنے گولی کھا کر گرتے ہوئے بشپ ارنگروسا کو دیکھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

پتھر سے بنی ہوئی ویسٹ منسٹر کی خانقاہ میں تین ہزار سے زائد لوگوں کی قبریں ہیں جن میں بہت سارے بادشاہ، حُکمران، سیاستدان، سائنسدان، شاعر اور موسیقاروں شامل ہیں۔ یہ مقبرے خانقاہ کے ہر حصے میں پھیلے ہوئے ہیں، جن میں نہایت عالیشان قبریں بھی ہیں۔ ملکہ الزبتھ اوّل کا مقبرہ ایک علحدہ چیپل میں واقع ہے، جس میں ملکہ کا تابُوت ہے۔ سنگِ مرمر کے بنے ہوئے فرش پر سینکڑوں سال سے لوگوں کے قدم پڑ رہے ہیں، اور اِس فرش کے نیچے بھی کئی لوگوں کی آخری یادگاریں دفن ہیں۔ اِس عمارت کا اندازِ تعمیر اگرچہ ایمینز، چارٹریز اور کینٹر بری کے گرجاؤں کی طرح ہے، مگر ویسٹ منسٹر نہ ہی کوئی کلیسہ ہے اور نہ ہی کوئی

علاقائی گرجا۔ اِسے ایک شاہی عمارت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ۱۰۶۶ عیسوی میں بادشاہ ولیم فاتح کی رسمِ تاجپوشی کے بعد سے اِس عمارت نے لامحدود شاہی تقاریب اور واقعات دیکھے ہیں جن میں ایڈورڈ معترف کی ولایت، شہزادہ اینڈریو اور سارہ فرگوسن کی شادی، ہنری ہفتم، الزبتھ اوّل اور لیڈی ڈیانہ کی آخری رسُومات شامل ہیں۔

رابرٹ لینگڈن کو اِس وقت خانقاہ کی قدیم تاریخ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی ہاں مگر اِس تاریخ کے ایک واقعے کی اُس کیلئے نہایت اہمیت تھی، برطانوی نائٹ سر آئزک نیوٹن کی آخری رسُومات۔

لندن میں ایک نائٹ جس کا اختتام ایک پوپ نے کیا تھا۔

وہ اور سوفی اِس وقت ویسٹ منسٹر میں تھے۔ شمالی کار پارکنگ سے وہ عمارت کے شمالی بازو میں داخل ہوئے تھے۔ وہ دونوں حفاظتی مشین سے گُزر کر اندر داخل ہوئے۔ اندر داخل ہوتے ہی لینگڈن کو یوں لگا کہ باہر کی دُنیا گویا بھاپ بن کر اُڑ گئی ہے۔ ٹریفک کا شور، اور بارش کی ہلچل ختم ہوگئی تھی۔ عمارت کے اندر کا سکوت، سیاحوں کی آوازوں کی دھیمی بھنبھناہٹ کے ساتھ مل کر ایک عجیب سا تاثُر پیدا کر رہا تھا۔ لینگڈن اور سوفی کی آنکھیں ہر آنے والے کی طرح عمارت کے بھورے، اونچے میناروں کی طرف اُٹھ گئیں۔۔ اُن کے سامنے شمالی حصے کی سُرنگ نُما راہداری تھی جس کے اِردگرد شیشے کا کام ہوا تھا۔ روشنی میں خانقاہ کا فرش چمکتا تھا مگر اِس وقت تاریکی کی وجہ سے یہ کسی عمارت کا خُفیہ تہہ خانہ لگ رہی تھی۔

''خانقاہ تو تقریباً خالی ہے'' سوفی نے دبے لہجے میں کہا۔

لینگڈن بھی اِسی وجہ سے مُتفکّر تھا۔ اُسے اُمید تھی کہ یہاں لوگوں کا ہجوم ہوگا۔ سُنسان ٹیمپل چرچ میں وہ ایک ناخوشگوار صورتحال کا شکار ہوئے تھے۔ اگرچہ لینگڈن یہاں پہلے بھی آچُکا تھا مگر تب گرمیوں کا موسم اور سیاحوں کا رش تھا۔ جبکہ اِس وقت موسم ابر آلود تھا اور اپریل کا مہینہ ویسے بھی سیاحوں کا مہینہ نہیں تھا۔

''باہر حفاظتی سکینر لگا ہوا ہے'' سوفی نے لینگڈن کو یاد دلایا۔ ''اندر آنے والا کوئی بھی شخص مُسلح نہیں ہوسکتا''

اِس کے باوجود لینگڈن کافی احتیاط برت رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ پولیس ساتھ لے کر آئے۔ مگر سوفی متفّق نہیں ہوئی تھی۔ اُسے ڈر تھا کہ اِس صورتحال میں سائلنڈر خطرے میں پڑ سکتا ہے جو کہ اُس کے نزدیک اِس وقت سب سے اہم تھا۔ اور وہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھی۔ لی ٹیبنگ کی صحیح سلامات واپسی، ہولی گریل کی تلاش اور اِس معاملے میں مُلوّث خُفیہ قُوّت کا سُراغ لگانے کیلئے سائلنڈر ضروری تھا۔ بدقسمتی سے، سائلنڈر پھر سے حاصل کرنے کا موقع صرف یہیں مُیسّر آ رہا تھا، آئزک نیوٹن کا مقبرہ۔ سائلنڈر جس کسی کے پاس بھی تھا، اُس کیلئے آئزک نیوٹن کی قبر کا نزدیک سے جائزہ نہایت ضروری تھا۔ اگر وہ شخصیت آ کر چلی نہ گئی ہو تو۔۔۔ شاید یہیں کہیں موجود ہو۔۔۔۔ لینگڈن اِس وقت تصوّر میں لی ٹیبنگ کو قید دیکھ کر لرز گیا تھا۔ شاید وہ ابھی تک لیموزین کے پچھلے حصے میں بندھا پڑا ہو۔ جس شخصیت نے پریوری آف سیون کے اہم ارکان کو قتل کروایا تھا وہ ٹیبنگ کو قتل کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہوگی۔ یہ ایک طنزیہ حقیقت تھی کہ لی ٹیبنگ جو کہ خود ایک برطانوی نائٹ تھا۔۔۔۔ اُس کے ہموطن نائٹ کی تلاش جاری تھی۔ ٹیبنگ نائٹ ہوکر بھی ایک نائٹ کی وجہ سے قید تھا۔ سر آئزک نیوٹن کی وجہ سے۔

وہ کھُلے احاطے میں داخل ہوئے گئے۔

''نیوٹن کہاں ہے؟'' سوفی نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے پُوچھا۔

مقبرہ؟ لینگڈن کو تو پتہ نہیں تھا۔ ''ہمیں کسی مددگار کو ڈھونڈ کر پُوچھنا چاہئیے''۔

وہ جانتا تھا کہ لوورے کی طرح یہ ایک نہایت بڑی عمارت ہے اور یہاں آوارہ گردی کی بجائے کسی سے پُوچھنا ہی بہتر ہو تھا۔ پچھلی دفعہ اُس نے قرمزی لباس والے بہت سے نوجوان دیکھے تھے جو خانقاہ کی انتظامیہ کی طرف سے رہنمائی پر مامُور تھے۔

''مددگاروں نے قرمزی لباس پہنا ہوتا ہے'' وہ بولا۔ اب وہ عمارت کے وسط میں بنے گرجے میں آچُکے تھے۔ لینگڈن نے جنوبی حصے میں بنی قُربان گاہ کی طرف دیکھا جہاں بہت سے لوگ اپنی کہنیوں اور گھُٹنوں کے بل جھُکے دُعا مانگ رہے تھے۔

''مُجھے تو کوئی نظر نہیں آ رہا'' سوفی نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے لینگڈن کو بولا۔ ''میرا خیال ہے ہمیں خود ہی مقبرہ ڈھونڈ لینا چاہئیے''

لینگڈن نے کُچھ بولے بغیر دائیں طرف اشارہ کیا۔ سوفی نے لینگڈن کی اُنگلی کے اشارے کے تعاقب میں نگاہ دوڑائی اور حیرانی سے دیکھا۔ اُس نے حیرت سے ایک لمبی سانس بھری۔ اُسے ساری خانقاہ نظر آ رہی تھی۔ اتنے بڑے، طویل حصے میں خود سے کُچھ ڈھونڈنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ ''ہمیں کوئی مددگار ہی ڈھونڈ لینا چاہئیے''۔

اِسی لمحے اُن سے قریباً سو گز آگے، آئزک نیوٹن کے مقبرے کے پاس مُعلّم مقبرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ نیوٹن کا مقبرہ سیاہ رنگ کے سنگِ مرمر سے بنا ہوا ایک تابوت تھا۔ جس کے اوپر لیٹے ہوئے نیوٹن کا قدیم لباس میں ملبوس مُجسمہ بنا ہوا تھا۔ مُجسمے کے ساتھ پتھر سے اُس کی مشہور کتابیں بھی بنائی گئی تھیں۔

Divinity, Chronology, Opticks, Philosophiae Naturalis Principia Mathematica

نیوٹن کے قدموں کی طرف پتھر سے بنے ہوئے دو لڑکوں نے لکڑی پر لپٹی ہوئی ایک دستاویز اُٹھائے رکھی تھی۔ مقبرے کے پیچھے ایک پتھر کا اہرام بنا ہوا تھا۔ اگرچہ یہ اہرام عجیب سا نظر آ رہا تھا مگر اِس کا اوپر کو اُبھرا ہوا حصہ مُعلّم کیلئے تجسس کا باعث تھا۔

گولہ۔

اُس نے سانئرَ کے بنائے ہوئے مُعمّے پر غور کیا۔ ایک ایسا گولہ یا گول چیز جو کہ مقبرے پر ہونی چاہئیے۔ اُس نے دیکھا کہ اہرام کے اوپر نکلے ہوئے بڑے سے گولے پر مُختلف چیزیں بنی ہوئی ہیں، آسمانی اشیاء۔ ستاروں کے مجموعے، برجوں کے نشان، دُمدار ستارے اور سیّارے۔ اِس کے اوپر علمِ فلکیات کی دیوی کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کے نیچے ستاروں کا ڈھیر تھا۔

لامحدود گول ستارے۔

مُعلّم کو اُمید تھی مقبرے کا جائزہ لینے کے بعد وہ اپنے سوال کا جواب تلاش کر لے گا مگر ابھی تک اُسے کُچھ نہیں ملا تھا۔ وہ آسمانوں کے ایک پیچیدہ نقشے کو دیکھ رہا تھا۔ کیا اِن میں کوئی سیارہ غائب ہے؟ یا پھر ستارہ؟ اُسے معلوم نہیں تھا۔ پہلے تو وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اشارہ نہایت آسان ثابت ہوگا مگر اب وہ سوچ رہا تھا کہ ہولی گریل ڈھونڈنے کیلئے علمِ ہئیت النجوم میں مہارت بھی لازمی تھی۔

یہ گُلابی گوشت اور بیج دار کوکھ کی بات کرتا ہے۔

مُعلّم کا ارتکاز قدموں کی آواز سے ٹوٹ گیا۔ اُس نے سائلنڈر جیب میں ڈالا اور کنکھیوں سے سیاحوں کو دیکھا جو کہ ایک طرف رکھے پیالے میں سِکّے ڈال رہے تھے۔ اُن کے ہاتھوں میں کوئلے کی پنسلیں اور بڑے کاغذ تھے۔ اب وہ 'شاعروں کے کونے' کی طرف بڑھ گئے جہاں جیفرے چاسر، ٹینی سن اور ڈکنز اور مُتعدد مشہور شُعراء مدفون تھے۔ معلّم نے پھر اوپر سے نیچے تک مقبرے کا جائزہ لیا۔ اُس نے نیوٹن کے پیروں کے پنجے سے لیکر اُس کے چہرے تک دیکھا۔ پھر کتابوں کو دیکھا۔ دو بچوں کے مُجسمے کو دیکھا، جنھوں نے ریاضی کی دستاویز

اُٹھائی ہوئی تھی، پھر اُس نے اہرام اور گولے پر دھیان دیا۔ وہ سوچ کر رہ گیا کہ یہاں کونسا گولہ ہونا چاہئیے جواب یہاں موجود نہیں ہے۔ اُس نے اپنی جیب میں پڑے سائلنڈر کو ہاتھ لگایا، شاید وہ توقع کر رہا تھا کہ سائلنڈر سے ہی کوئی آواز اُس کی رہنُمائی کر دے گی؟

ہولی گریل اُس سے صرف پانچ حُروف کے فاصلے پر تھی۔

وہ موسیقی کی سکرین کے پاس گیا اور چہل قدمی شُروع کر دی۔ اُس نے نظریں اِدھر اُدھر دوڑائیں اور چونک گیا۔ تھوڑی دور ایک قرمزی لباس میں ملبوس مددگار کے پاس دو جانے پہچانے چہرے کھڑے تھے۔

سوفی اور لیگنڈن۔

وہ خاموشی سے موسیقی کی سکرین کے پیچھے چھُپ گیا۔ وہ حیران تھا کہ سوفی اور لینگڈن نے اِتنی جلد یہاں کا سُراغ کیسے لگا لیا؟۔ اگرچہ وہ جانتا تھا کہ لینگڈن جلد یا بدیر نیوٹن کے مقبرے تک پہنچ جائے گا مگر اِتنی تیزی کی توقع اُسے نہیں تھی۔ اُس نے ایک گہری سانس لی اور اپنے پاس موجود راستوں کا سوچنے لگا۔ وہ غیر مُتوقع صورتحال کا سامنا کرنے میں کافی ماہر تھا۔ اُس کے خیال میں سائلنڈر سب سے اہم تھا۔ اُس نے اپنی جیب میں موجود پستول پر ہاتھ میں مارا، جو اُس کے اعتماد میں اضافہ کر رہا تھا۔ مُتوقع طور پر خانقاہ کے حفاظتی نظام سے گُزرتے ہوئے خطرے کی کوئی گھنٹی نہیں بجی تھی، اِس کا راز وہی جانتا تھا۔ اور پھر جب خانقاہ کے مُحافظ اُس کی طرف آئے تھے تو اُس کے کارڈ نے اُنہیں واپس جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ ایک سرکاری عہدہ ہمیشہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ خانقاہ میں آتے وقت اُسے اُمید تھی کہ وہ جلد ہی کامیاب ہو جائے گا مگر اب اُسے احساس ہُوا کہ سوفی اور لینگڈن کی آمد اُس کیلئے نیک شگون ہے۔ اپنی ناکامی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے وہ لینگڈن کی مہارت کو استعمال کر سکتا تھا۔ لینگڈن مقبرہ ڈھونڈ لیا تھا اور وہ پُر یقین تھا کہ لینگڈن گولے کا مسئلہ بھی حل کر لے گا۔ اور اگر لینگڈن اُن پانچ حُروف تک پہنچ گیا تو بس ذرا دباؤ ڈالنے کی بات تھی۔ لیکن یہاں نہیں۔ کسی اور جگہ۔ اُس نے خانقاہ میں داخل ہونے کے وقت ایک اطلاعی بورڈ دیکھا تھا اور اب اُس کے ذہن میں آیا کہ بورڈ پر لکھی ہوئی جگہ ایک بہترین ثابت ہوگی۔ اب سوال یہ تھا کہ وہ کیا طریقہ اختیار کر کے اُن دونوں کو وہاں لے جا سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن اور سوفی سست روی سے شُمالی طرف جا رہے تھے۔ اگرچہ وہ آدھا راستہ طے کر چُکے تھے مگر اُنہیں نیوٹن کا مقبرہ نظر نہیں آیا تھا۔

''لگتا ہے وہاں کوئی نہیں'' سوفی نے سرگوشی کی۔

لینگڈن نے اطمینان سے سر ہلا دیا۔ مقبرے کے آس پاس کوئی نہیں تھا۔ ''میں وہاں جاتا ہوں'' اُس نے دبے لہجے میں سوفی کو مُخاطب کیا۔ ''تُم یہاں چھُپی رہو۔ اگر کُچھ۔۔۔۔۔''

مگر سوفی بھی اُس کے ساتھ چل پڑی۔

''اگر کوئی ہمیں دیکھ رہا ہوا تو۔۔'' لینگڈن نے اُس کے ساتھ ہمقدم ہونے کی کوشش کی۔

نیوٹن کا مقبرہ اب سامنے آ گیا تھا اور لگ رہا تھا کہ سوفی نے لینگڈن کی بات پر بالکُل دھیان نہیں دیا تھا۔

سیاہ سنگِ مرمر سے بنا تابوت۔۔۔۔ایک لیٹا ہوا نیوٹن۔۔۔۔۔دولڑکے جن کے پر ہیں۔۔۔۔اور ایک بڑا اہرام اور اُس کے اوپر سے ابھرتا ہوا گولہ۔۔۔۔

''کیا تُم اِس کے بارے میں جانتے ہو؟'' سوفی نے حیرانی سے کہا۔

لینگڈن بھی حیران تھا۔ اُس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

''اِس پر بنی ہوئی تصاویر۔۔۔ایسا لگتا ہے کہ یہ ستاروں کے مجموعے ہیں''۔

جب وہ مقبرے کے پاس پہنچے تو لینگڈن کو اپنا دِل ڈوبتا محسوس ہوا۔ نیوٹن کا مقبرہ گول چیزوں کی تصاویر سے بھرا ہُوا تھا۔ ستارے، دُمدار ستارے، سیارے۔۔۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے گھاس میں سے سوئی تلاش کی جائے۔

''آسمانی اشیاء'' سوفی بولی۔ ''اور یہ تو بہت ساری ہیں''۔

لینگڈن نے بھنویں اُچکائیں۔ سیاروں اور گریل کے درمیان صرف ایک تعلق زہرہ سیارے کے حوالے سے تھا۔ پانچ کونی ستارہ۔ اور وہ یہ حُروف پہلے ہی سائلنڈر پر استعمال کر چُکا تھا۔ سوفی تابوت کی طرف بڑھ گئی۔ لینگڈن کی نگاہ تمام خانقاہ پر دوڑ رہی تھی۔

سوفی نے کتابوں کے عُنوان پڑھنا شُروع کر دئے۔ سب کتابوں کے عُنوان پڑھ کر وہ لینگڈن کی طرف مُڑی۔ ''کُچھ سمجھ میں آیا؟''

لینگڈن بھی قریب آ گیا، اُس کے چہرے پر گہری سوچ عیاں تھی۔ ''Principia Mathematica، جہاں تک مُجھے یاد ہے کہ اِس کتاب میں سیاروں کی کششِ ثقل کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔۔۔اور سیارے گول ہیں لیکن یہ بھی صحیح نہیں لگتا''۔

''بُرجوں کے نشانوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' سوفی نے گولے کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔ ''تُم حوت

(Pisces) اور (Aquarius) کے بارے میں بھی بات کر رہے تھے''۔

قُربِ قیامت کے دن، لینگڈن نے سوچا۔ ''ہاں حوت کے خاتمے اور (Aquarius) کے دور کا آغاز، یہ مُحققین کے نزدیک وہ دور ہے جب پر یوری آف سیون سانگریل کی دستاویزات کو سامنے لائے گی''۔ مگر یہ ہزار سال تو گُزر چُکے ہیں اور ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ اور اب مئورخ پُر یقین نہیں کہ سچ کب سامنے آئے گا۔

''یہ مُمکن لگتا ہے'' سوفی بولی۔ ''پر یوری کے منصوبے کا تعلق نظم کے آخری مصرعے سے ہو''۔

یہ گُلابی جسم اور بیج دار کوکھ کی بات کرتا ہے۔ لینگڈن نے لرزتے جسم کے ساتھ سوچا۔ اُس نے اِس مصرعے کو اِس تناظر میں نہیں سوچا تھا۔

''تُم نے مُجھے بتایا تھا کہ پر یوری کے منصوبے کا تعلق سیاروں کی حرکت سے ہے اور سیارے گول ہیں''۔

لینگڈن نے سر ہلا دیا، اُسے احساس تھا کہ یہ سوچ ٹھیک ہوسکتی ہے۔ مگر اُس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ علمِ فلکیات کا اُس لفظ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ سانئرَ کے پچھلے تمام حوالے فنی، علامتی طور پر شُہرت رکھتے تھے۔ مونالزا، میڈونا آف دی راکس، سوفیہ۔۔ ابھی تک، یاک سانئرَ نے اپنے آپ کو ایک بہترین مُعمّہ باز ثابت کیا تھا، اور لینگڈن جانتا تھا کہ یہ آخری لفظ، وہ پانچ حُروف جن سے ہولی گریل کا راز سامنے آنا تھا، یہ لفظ بھی علامتی حوالے سے ہونا چاہئیے تھا۔

''دیکھو'' سوفی اچانک لینگڈن کا بازو پکڑ کر بولی۔ اُس کے اِس انداز سے لینگڈن کو لگا کہ شاید اُن کی طرف کوئی آ رہا ہے مگر جب وہ سوفی کی طرف مُڑا تو وہ تابوت کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ''وہاں کوئی آیا تھا؟'' اُس نے دبے لہجے میں لینگڈن سے کہا۔ اُس کا اشارہ نیوٹن کے تابوت کے آخری حصے کی طرف تھا جہاں مُجسمے کے قدم تھے۔ لینگڈن سوفی کے خدشے کی وجہ نہ جان سکا۔ یوں لگ رہا تھا کہ کسی لاپرواہ سیاح نے کوئلے کی پنسل کے ساتھ نیوٹن کے قدموں میں کُچھ لکھا ہے۔ لینگڈن تابوت کے آخری حصے کی طرف بڑھا اور جیسے ہی وہ تابوت پر جھُکا، سنگِ مرمر پر روشنی میں واضح تبدیلی ہوئی۔ وہ اپنی جگہ پر جم کر رہ گیا تھا۔ اب اُسے نے جانا تھا کہ سوفی کی آواز میں خوف کیوں تھا۔

تابُوت کے اوپر کوئلے کی پنسل سے کُچھ لکھا تھا۔

'ٹیبنگ میرے پاس ہے'۔

چیپٹر ہاؤس کے جنوبی راستے سے پبلک گارڈن میں آؤ۔

لینگڈن نے دوبارہ پڑھا۔ اُس کا دل تیزی سے دھڑکنا شُروع ہو گیا تھا۔ سوفی نے وسیع خانقاہ کا جائزہ لیا۔ یہ الفاظ دیکھنے کے بعد لینگڈن شدید پریشانی کا شکار ہو گیا تھا مگر اُس نے اپنے آپ کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی۔ کم از کم لی ٹیبنگ تو زندہ تھا اور اِس کے ساتھ نہایت خُوش کن بات یہ تھی کہ وہ خُفیہ شخصیت بھی یہ مُعمّہ حل نہیں کر سکی۔

سوفی نے سر ہلا دیا۔ ورنہ وہ اپنی موجودگی کے بارے میں اُنہیں باخبر نہ کرتا؟

''میرا خیال ہے کہ وہ لی کے بدلے میں ہم سے سودا کرنا چاہتا ہے''۔

''یہ ہمارے لئے کوئی چال بھی ہوسکتا ہے''۔

لینگڈن نے سر نفی میں ہلا دیا۔ ''ایسا نہیں ہوسکتا۔ جس باغ کا اُس نے لکھا ہے وہ تو خانقاہ سے باہر ہے اور وہاں کافی رش بھی ہوتا ہے'' لینگڈن ایک دفعہ مشہور کالج گارڈن گیا تھا جہاں پھلدار درخت اور جڑی بوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ یہ اُس دور کی یادگار تھی جب راہب قُدرتی علاج کیلئے جڑی بوٹیاں اُگایا کرتے تھے۔ یہاں برطانیہ کے قدیم ترین پھلدار درخت بھی تھے۔ اور یہ سیاحوں میں کافی مقبول تھا۔

''باہر بُلا کر وہ ہمیں یہ یقین دلانا چاہتا ہے کہ وہ ہمیں کوئی نُقصان نہیں پُہنچائے گا''۔

سوفی کے چہرے پر شُبہ تھا۔ ''اُن کے پاس اسلحہ بھی ہوسکتا ہے جبکہ باغ میں خودکار حفاظتی مشین نہیں ہوگی جو اسلحے کا سُراغ لگا سکے''۔

سوفی کی دلیل کافی مضبوط تھی۔ لینگڈن نے مقبرے کی طرف دیکھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ کوڈ کا پتہ چلا کر لی ٹیبنگ کو رہائی دلا سکتا۔ اُس نے ہی لی کو اِس معاملے میں مُلوّث کیا تھا اور اُس کی صحیح سلامت رہائی اُس کی ذمہ داری تھی۔

''چیپٹر ہاؤس سے ہو کر جنوبی راستے سے باہر جانا ہے نا'' سوفی بولی۔ ''باہر نکلتے ہوئے ہم صورتحال کا جائزہ لے سکتے ہیں''۔

یہ خیال اچھا تھا۔ چیپٹر ہاؤس آٹھ کونوں والا ایک ہال ہے جہاں موجودہ پارلیمنٹ کی عمارت بننے سے پہلے پارلیمنٹ کے اجلاس ہوتے تھے۔ اُس نے مقبرے سے ہٹ کر اِدھر اُدھر دیکھا، اُس کے دائیں طرف موسیقی کی سکرین تھی۔ اُس سے پرے ایک راہداری کے آغاز میں اطلاعی بورڈ لگا ہوا تھا۔

یہ راستہ: کلائسٹرز، ڈیبزی، کالج ہال، میوزیم، پائکس چیمبر، سینٹ فیتھ چیپل، چیپٹر ہاؤس۔ جاتا ہے۔

وہ دونوں راہداری کی طرف بڑھے، اُنہوں نے اُس بورڈ کو نظر انداز کر دیا جس پر لکھا تھا کہ یہ راستہ مُرمّت کیلئے بند ہے۔ راہداری سے گُزر کر وہ ایک کھُلے برآمدے میں جس سے آگے ایک اور تنگ راہداری تھی۔ لینگڈن کو اپنا دم گھُٹتا محسوس ہوا۔ اُس نے اپنی توجہ سُرنگ نُما

راہداری کے آخر میں مرکوز کر دی جہاں چیپٹر ہاؤس کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ راہداری تقریباً خالی تھی۔ ابر آلود موسم کی وجہ سے سیاح نہ ہونے کے برابر تھے۔ چالیس گز آگے کی طرف بائیں طرف ایک اور راستہ جاتا دکھائی دیا۔ مگر یہاں رُکاوٹیں تھیں اور ایک بورڈ لگا ہوا تھا۔

مُرمّت کیلئے بند ہے

پائکس چیمبر

سینٹ فیتھ چیپل

چیپٹر ہاؤس

راہداری میں مُرمّت کا سامان پڑا ہوا تھا۔لینگڈن کو راہداری کے اندر پائکس چیمبر اور سینٹ فیتھ چیپل کا راستہ دکھائی دیا۔چیپٹر ہاؤس کا راستہ تھوڑا آگے تھا،جس کا بھاری دروازہ دُور سے ہی کھُلا نظر آرہا تھا۔

''ہم کلائسٹر سے تو نکل آئے ہیں'' لینگڈن بولا۔''باغ میں داخلے کا راستہ اِسی راہداری میں ہے''

سوفی رُکاوٹوں کو پھلانگ کر راہداری میں داخل ہوگئی۔لینگڈن نے بھی اُس کی تقلید کی اور وہ چیپٹر ہاؤس کی طرف چل پڑے۔

''یہ تو بہت بڑا ہے'' سوفی نے چیپٹر ہاؤس کو دیکھتے ہوئے کہا۔پارلیمنٹ کے اجلاسوں کی رازداری کیلئے یہ راہداری کے بالکل آخر میں بنایا گیا تھا۔بھاری دروازے سے داخل ہوکر وہ تحیّر سے وسیع ہال کو دیکھنے لگے۔اُنہیں احساس ہوا کہ باغ کی طرف جانے والے راستے کا دروازہ یہاں نہیں بلکہ وہ ایک بند ہال میں کھڑے ہیں۔یکدم اُنہیں ہال کا دروازہ بند ہونے کی آواز سُنائی دی،اور اُنہوں نے تیزی سے مُڑکر پیچھے کی طرف دیکھا۔وہ دونوں اپنی جگہ سُن ہوکر رہ گئے۔

ہال میں داخل ہونے والا کوئی اور نہیں،لی ٹیبنگ تھا۔

وہ اپنی بیساکھیوں پر کھڑا تھا۔اُس کے ہاتھ میں پکڑے پستول کا رُخ سوفی اور لینگڈن کی طرف تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

'دوستو''۔لی بولا۔''میرے گھر آنے سے لے کر اب تک میں نے بہت کوشش کی کہ تُمہیں کوئی نُقصان نہ پہنچے پر اب میں مجبور ہوں''۔

اُسے اُن دونوں کے چہروں پر صدمے اور حیرانی کے آثار نظر آرہے تھے۔وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ دونوں حالات کی نزاکت کو سمجھ جائیں گے۔وہ اُنہیں بہت کُچھ بتانا چاہتا تھا۔

''میرا یقین کرو''ٹیبنگ بولا۔''میرا یہ ارادہ نہیں رہا تھا کہ اِس معاملے میں تُم دونوں کو مُلوّث کروں۔تُم تو خود ہی میرے گھر آگئے تھے''۔

''لی'' آخر کار لینگڈن بولا۔''یہ تُم کیا کررہے ہو؟ ہم تو تُمہاری مدد کرنا چاہتے تھے''۔

''ہاں مُجھے معلوم ہے''ٹیبنگ بولا۔''ہمیں ابھی بہت سی باتیں کرنا ہیں''۔

لینگڈن اور سوفی کی نظریں ٹیبنگ کے ہاتھ میں پکڑے پستول پر تھیں۔

''یہ پستول تو بس یونہیں ہے''ٹیبنگ بولا۔''میرا ارادہ تُمہیں نُقصان پہنچانے کا ہوتا تو ابھی تُم زندہ نہ ہوتے۔میں نے اپنے گھر میں،اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر تُمہاری جان بچائی۔میں نے تو بس گریل سے غدّاری کرنے والوں کو سزا دی ہے''۔

''مُجھے کُچھ سمجھ نہیں آرہا کہ تُم کیا کہہ رہے ہو؟''لینگڈن بولا۔

''مُجھے حیرت انگیز حقیقت کا پتہ چلا ہے''ٹیبنگ بولا۔''کہ سانگریل کی دستاویزات دُنیا کے سامنے کیوں نہیں لائی جارہیں۔

پریوری کبھی بھی اِن دستاویزات کو سامنے نہ لانے کا فیصلہ کرچُکی ہے۔یہی وجہ ہے کہ سال ۲۰۰۰ بھی گُزر گیا''

لینگڈن نے گہری سانس بھری۔وہ کُچھ کہنا چاہتا تھا مگر ٹیبنگ نے اُسے موقع نہ دیا۔

''پریوری ایک مُقدّس فریضہ سونپا گیا تھا۔سال ۲۰۰۰ کے آغاز پر اُنہیں یہ دستاویزات سامنے لانا چاہیئے تھیں۔صدیوں سے ڈاونچی،بوتیچیلی اور نیوٹن جیسے آدمی اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر اِن کی حفاظت کررہے

تھے۔مگر جب سچ سامنے لانے کا وقت آیا تو سانئر نے اپنا ارادہ بدل ڈالا۔اُس نے سوچا کہ یہ وقت ٹھیک نہیں''۔ٹیبنگ سوفی کی طرف مُڑا۔''اُس نے گریل اور پریوری کو ناکام کرڈالا،اُن تمام لوگوں کے اعتبار کو ٹھیس پہنچائی جو کہ صدیوں سے اِس کی حفاظت کررہے تھے کہ ایک دِن اِسے دُنیا کہ سامنے لانا ہے''

''تُم''سوفی کی آنکھوں میں شُعلے لپک رہے تھے۔''تُم میرے نانا کے قاتل ہو''۔

ٹیبنگ مضحکہ خیز انداز میں ہنسا۔''تُمہارے نانا اور اِس کے تینوں نائب اِس راز کے اہل ہی نہیں تھے''۔

سوفی کے اندر غُصے کا طوفان موجزن ہورہا تھا۔اُسے یقین تھا کہ ٹیبنگ جھوٹ بول رہا ہے۔

ٹیبنگ کی آواز میں کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔''سانئر نے اپنے آپ کو چرچ کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا۔وہ چرچ کے دباؤ میں تھا''۔

سوفی نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔''وہ چرچ کے دباؤ میں آنے والا نہیں تھا''۔

ٹیبنگ سرد مہری سے ہنسا۔''میری عزیزہ! چرچ دو ہزار سال سے دھمکیاں دینے والوں سے نمٹتا رہا ہے۔قُسطنطین کے زمانے سے چرچ نے یہ راز نہایت کامیابی سے دبایا ہوا ہے۔یہ حیرانی کی بات نہیں کہ چرچ نے کوئی اور راستہ ڈھونڈ لیا ہوگا کیونکہ اُن کے پاس اب قتل کرنے کیلئے نائٹس ٹیمپلر یا صلیبی جنگجو نہیں مگر چرچ ایک بااثر ادارہ ہے''۔ٹیبنگ نے سانس لیا۔''مس نیویو۔کافی عرصے سے تُمہارا نانا تُمہارے خاندان کے بارے میں حقیقت بتانا چاہتا تھا''

سوفی اپنی جگہ جم کر رہ گئی۔''تُم یہ کیسے جانتے ہو''۔

''یہ ایک فضول سوال ہے۔''ٹیبنگ نے گہری سانس لی۔''تُمہارے ماں باپ،دادی اور بھائی کی موت حادثاتی نہیں تھی''۔

سوفی نے کُچھ کہنے کیلئے مُنہ کھولا مگر کُچھ بھی نہ کہہ سکی۔لینگڈن کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

''یہ تُم کیا کہہ رہے ہو؟''

''رابرٹ،تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔چرچ نے سانگریل کی دستاویزات کو مخفی رکھنے کیلئے خون بہانے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔جب یہ دستاویزات سامنے لانے کا وقت نزدیک تھا تو چرچ نے سانئر کے پیاروں کو مروادیا تاکہ اُسے خبردار کیا جاسکے''۔

''یہ صرف ایک حادثہ تھا''۔سوفی بمُشکل ہی بول پائی۔اُس کے اندر غم کی لہریں اُٹھ رہی تھیں۔''صرف ایک حادثہ''۔

''حادثے کی کہانی تو خود گھڑی گئی تھی''ٹیبنگ بولا۔''خاندان کے دو افراد کو اِس حادثے میں خراش تک نہیں آئی۔سانئر اور اُس کی نواسی کو۔اِس وجہ سے سانئر پر دباؤ ڈالنے میں آسانی ہوگئی تھی۔چرچ نے تُمہارے نانا پر اِن دِنوں شدید دباؤ ڈالا ہوگا۔تُمہارے قتل کی دھمکیاں بھی دی گئی ہوں گی۔سانئر نے پریوری کے باقی ارکان کو اِس بات پر راضی کیا تھا کہ اُنہیں اِس راز کو

ابھی منظرِ عام پر نہیں لانا چاہیئے''۔

''لی''لینگڈن بولا۔''کیا ثبوت ہے کہ چرچ کا اِس بات سے کوئی تعلق ہے۔اور یہ کہ چرچ نے سانئرَ پر دباؤ ڈالا تھا''۔

''ثبوت''ٹیبنگ تُند لہجے میں بولا۔''تُم ثبوت چاہتے ہو؟ سال ۲۰۰۰ آیا اور گُزر گیا مگر سچ دُنیا کے سامنے نہیں آیا''

ٹیبنگ کے الفاظ کی گونج میں جیسے سوفی کو اپنے نانا کی آواز بھی سُنائی دے رہی تھی۔

سوفی، میں تُمھیں تُمہارے خاندان کے بارے میں سچ بتانا چاہتا ہوں۔

وہ سوچ رہی تھی کہ کیا یہی حقیقت اُس کا نانا بتانا چاہتا تھا؟ وہ اُس حادثے کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی۔اخبار میں آنے والی خبریں بھی عجیب تھیں۔ایک حادثہ۔سوفی کو یاد آیا کہ اُس کا نانا بچپن میں اُسے کبھی تنہا نہیں چھوڑتا تھا۔ وہ نوجوان ہوگئی تھی تب بھی اپنے آپ کو اُس کی نگرانی میں محسوس کرتی تھی۔

''یہ الزام ہے ہو کہ سانئرَ کو مجبور کیا گیا تھا''لینگڈن کے لہجے میں بے یقینی تھی۔''تبھی تُم نے اُسے قتل کروا دیا؟''

''سانئرَ کو میں نے قتل نہیں کیا''ٹیبنگ بولا۔''وہ تو برسوں پہلے ہی مر گیا تھا جب اُس کا خاندان اُس سے چھین لیا گیا تھا۔وہ چرچ کے دباؤ میں تھا۔مرنے کے بعد وہ ہر طرح کی تکلیف سے آزاد ہوگیا۔کُچھ نہ کُچھ تو کرنا چاہیئے تھا کہ یہ سچ سامنے آئے۔کیا ہم چرچ کو اِسی طرح آزادی دیئے رکھتے؟ یہ غلط ہے''وہ رُکا۔''ہم تینوں اکٹھے ہیں''

سوفی کا چہرہ لال بھبوکا ہوگیا۔''تُم یہ کیسے سوچ سکتے ہو کہ ہم تُمہاری مدد کریں گے؟''

''کیونکہ تُمھی وہ وجہ ہو جو دستاویزات سامنے لانے کا سبب بنی۔تُمہارا نانا تُم سے نہایت مُحبت کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ چرچ کے خلاف نہیں چل سکتا تھا۔اب تُم اِس دُنیا کی مقروض ہو۔تُمھیں میری مدد کرنی چاہیئے''۔

لینگڈن اپنے حواس کو قابو میں رکھنے کی بھرپُور کوشش کر رہا تھا۔اُس کے دماغ میں سینکڑوں سوالات تھے،مگر سب سے اہم بات سوفی کی حفاظت تھی۔ٹیبنگ کو اِس معاملے میں مُلوّث کرنے کا جو افسوس اُسے پہلے ہوا تھا اب وہ سوفی کو مُشکل میں ڈالنے کے احساس میں تبدیل ہوگیا، کیونکہ وہی اُسے ٹیبنگ کے پاس لے کر گیا تھا۔لینگڈن کبھی تصور بھی نہیں کرسکتا تھ کہ ٹیبنگ ایسا ہوسکتا ہے؟ مگر اب اُسے احساس تھا کہ وہ اوروں کا قاتل بھی ہے۔اِس ہال میں سے گولیوں کی آواز باہر نہیں جاسکتی تھی۔

لینگڈن نے لرزتی ہوئی سوفی پر نظر ڈالی۔وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ چرچ سوفی کے خاندان کے خاتمے میں مُلوّث ہے۔

''سوفی کو جانے دو''لینگڈن نے ٹیبنگ سے مُطالبہ کیا۔''ہم یہ معاملہ آپس میں طے کرلیں گے''۔

ٹیبنگ بھدی سی ہنسی ہنسا۔''مُجھے ڈر ہے کہ میں ایسا نہیں کرسکتا۔ہاں اتنا کرسکتا ہوں''ٹیبنگ نے پستول تانے تانے اپنی بیساکھی کو اڑایا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی جیب سے سائلنڈر نکال کر لینگڈن کی طرف بڑھایا۔''یہ میری طرف سے تُم پر اعتماد کی نشانی ہے''۔

رابرٹ اپنی جگہ پر جما رہا۔اُسے اب ٹیبنگ پر زرا بھی یقین نہیں تھا۔

''لو۔یہ لو''ٹیبنگ بولا۔وہ تھوڑا سا جھُولا مگر جلد ہی سنبھل گیا۔

''تُم اِسے پہلے ہی کھول کر نقشہ نکال چکے ہو''۔

ٹیبنگ نے نفی میں سر ہلایا۔''اگر مُجھے کوڈ پتہ ہوتا تو میں پہلے ہی یہاں سے غائب ہوکر گریل کی تلاش میں نکل جاتا۔مُجھے کیا ضرورت تھی کہ تُمھیں بھی مُلوّث کرتا۔میں ابھی تک کوڈ پتہ نہیں چلا سکا۔جب میں نے تُمھیں خانقاہ میں داخل ہوتے دیکھا تو تب مُجھے احساس ہوا کہ اِس سارے معاملے میں تُمھیں تقدیر کھینچ لائی ہے میں اپنے لئے کُچھ نہیں کر رہا بلکہ سچ دُنیا کے سامنے لانا چاہتا ہوں''۔

اگرچہ ٹیبنگ ،اُن دونوں سے تعاون کی درخواست کر رہا تھا مگر اُس کا پستول کا بدستور اُن دونوں کی طرف تھا۔لینگڈن آگے بڑھا اور ٹیبنگ سے سائلنڈر لے لیا۔پیچھے ہٹتے ہوئے وہ بولا۔''کیا تُمھیں یقین ہے کہ میں اِسے توڑوں گا نہیں؟''

ٹیبنگ عجیب وغریب سی ہنسی ہنسا۔''ٹیمپل چرچ میں بھی تُم نے اِسے توڑنے کی کھوکھلی دھمکی دی تھی۔

تُم ایسا نہیں سکتے کیونکہ تُم خود ایک تاریخ دان ہو۔اور تُمہارے پاس دو ہزار سال پُرانی تاریخ کی کُنجی ہے۔محسوس کرو کہ نائٹس ٹیمپلرز کی روحیں کتنی فکر مند ہوں گی۔کیا اُن کا مرنا بے کار چلا جائے گا؟ تُم لیونارڈو ڈاونچی جیسے آدمیوں کی صف میں آسکتے ہو۔وہ تمام لوگ اگر یہاں موجود ہوتے تو تُم سے تعاون کی بھیک مانگتے۔تُمہاری تقدیر تُمھیں یہاں تک لے آئی ہے''۔

''میں تُمہاری مدد نہیں کرسکتا۔کیونکہ مُجھے بھی کوڈ معلوم نہیں ہے۔میں نے تو نیوٹن کا مقبرہ بھی ابھی دیکھا ہے اور اگر مُجھے کوڈ پتہ بھی ہوتا تو۔۔۔۔۔''لینگڈن کُچھ کہتے کہتے رُک گیا۔اُسے احساس ہوا کہ وہ کُچھ زیادہ ہی بول گیا ہے۔

''تو تُم مُجھے نہ بتاتے''ٹیبنگ نے ٹھنڈی سانس بھری۔''میں حیران اور مایوس بھی،تُم محسوس نہیں کر سکتے کہ تُم میرے احسان کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہو۔شاتیو ولاتے میں تُم دونوں کا خاتمہ میرے لئے مُشکل نہیں تھا۔میں نے تو اپنے آپ کو خطرے میں ڈال لیا تھا''۔

''جو کُچھ تُم ابھی کر رہے ہو کیا یہ قابلِ اعزاز ہے؟''لینگڈن نے اُسے گھورا۔

''یہ تو سانئرَ کی غلطی ہے''ٹیبنگ بولا۔''سانئرَ اور اُس کے نائبوں نے سیلاس سے جھوٹ بولا تھا۔ورنہ مُجھے سنگِ کُلید بنا مُشکل مل جاتا۔میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ سانئرَ مُجھے دھوکہ دیکر اِسے اپنی معصوم نواسی کے حوالے کردے گا''ٹیبنگ نے مضحکہ خیز نگاہوں سے سوفی کی طرف دیکھا اور پھر اپنی توجہ لینگڈن کی طرف مبذول کردی۔''رابرٹ، اِس تمام معاملے میں تُمہارے ملوّث ہونے سے میری عزت رہ گئی ہے۔ورنہ سنگِ کُلید بینک کے لاکر میں ہی پڑا رہتا۔تُم اِسے لے کر سیدھے میرے پاس آگئے''۔

لینگڈن کے پاس کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا۔

ٹیبنگ کا لہجہ اب غُصیلہ تھا۔''جب مُجھے یہ پتہ چلا کہ سانئرَ نے مرتے مرتے تُمہارے لئے کوئی پیغام چھوڑا ہے تو مُجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تُمہارے پاس پریوری کے حوالے سے نہایت قیمتی معلومات موجود ہیں۔اور جب تُم فرار ہوئے تو مجھے اندازہ تھا کہ تُم میرے پاس آؤ گے''

''اور اگر میں نہ آتا تو؟''

''میرے پاس اور راستے بھی تھے۔ تُم شاتیو ولاتے ضرور آتے۔ تُمہارا خود ہی شاتیو ولاتے آجانا میری سچائی کا ثبوت ہے''۔

''کیا؟'' لینگڈن حیران تھا۔

''سیلاس میرے حُکم پر شاتیو ولاتے آیا تھا۔ اِس طرح تُمہیں مُجھ پر کسی طرح سے شک نہیں ہوسکتا تھا۔ جب میں نے دیکھا کہ سانیئر کے مُعمّے نہایت ہی مُشکل ہین تو میں نے اپنا منصوبہ تبدیل کرڈالا اور تُمہیں بھی اپنی مُہم کا حصہ بناڈالا''۔

''ٹیمپل چرچ'' سوفی حیرانی سے بولی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیمپل چرچ، سنگِ کُلید کو غائب کرنے کیلئے ایک نہایت شاندار جگہ تھی۔ سانیئر کی نظم نہ سمجھ آنے کی وجہ سے یہ سوفی اور لینگڈن کے لئے نہایت شاندار پھندہ ثابت ہوسکتا تھا۔ ریمی کو احکامات دیئے گئے تھے کہ وہ کسی کی نظروں میں نہ آئے اور سیلاس کو اپنا کام کرنے دے۔ مگر لینگڈن کی دھمکی ریمی کو پریشان کرڈالا تھا اور اُسے ٹیبنگ کو یرغمال بنانے کا ڈرامہ رچانا پڑا۔ خوش قسمتی سے سیلاس کو ٹیبنگ کے بارے میں حقیقت کا پتہ نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ ایک کٹھ پُتلی بنا رہا۔ جب ریمی نے گاڑی کے پچھلے حصے کا حفاظتی شیشہ اوپر چڑھایا تھا تو ٹیبنگ نے اُسے فون کر کے اوپس ڈائی کے مرکز جانے کا کہا اور پھر پولیس کو اطلاع کرڈالی۔ اِس کے بعد اُس نے ریمی کو ٹھکانے لگایا تھا۔ اگرچہ یہ اُس کیلئے ایک مُشکل فیصلہ تھا مگر ریمی وہ مستقبل کیلئے خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ ٹیبنگ سوچ رہا تھا کہ اُس نے نہایت آسانی سے اوپس ڈائی کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کیا تھا اور سوفی اور لینگڈن سے بھی ٹھیک ٹھاک فائدہ اُٹھایا پھر بھی وہ اُن کی مدد کا مُحتاج تھا۔

''مادام'' وہ شاندار فرانسیسی لہجے میں بولا۔ ''گریل نے ہمیں خود ڈھونڈا ہے اور ہمارے راستے جُدا نہیں ہوسکتے''۔

سوفی خاموش رہی۔ ٹیبنگ دبے لہجے میں پھر اُن دونوں سے مُخاطب ہوا۔

''سُنو! کیا تُمہیں احساس نہیں کہ گریل تُم سے آزادی کی درخواست کررہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تُم اِس صورتحال کو سمجھو اور میری مدد کرو۔ ہمیں ایک دوسرے سے وفاداری کا حلف اُٹھانا ہوگا''۔

سوفی نے ٹیبنگ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ ''تُم میرے نانا کے قاتل ہو۔ میں تُمہیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتی ہوں''۔

ٹیبنگ کا تاثُرات سخت ہوگئے۔ ''معاف کرنا مادام آپ کے خیالات اِتنے شدید ہیں''۔ وہ گھوما اور لینگڈن کو نشانے پر لے کر بولا۔

''رابرٹ، تُم میرا ساتھ دو گے یا؟''

☆☆☆☆☆☆☆

ارنگروسا کے جسم نے ساری زندگی بہت سارے درد اور تکالیف برداشت کی تھیں، مگر سینے میں گولی کا درد ایک نیا اور عجیب قسم کا تھا۔ گہرا اور شدید۔ اُسے یوں محسوس ہوا کہ یہ درد اُس کے جسم کی بجائے اُس کی روح میں ہے۔ اُس نے آنکھیں کھول کر اردگرد دیکھنے کی کوشش کی مگر اُس کی آنکھوں کے سامنے دُھند چھائی ہوئی تھی۔ اُس کے ذہن میں سوال تھا کہ وہ کہاں ہے۔ اُسے محسوس ہوا کہ کوئی اُس کے جسم کو اُٹھا کر لے جارہا ہے۔ اُس نے اپنی آنکھوں کے سامنے سے دُھند کو جھٹکنے کی کوشش کی۔ وہ سیلاس تھا۔ وہ چیخ رہا تھا کہ کوئی اُنہیں ہپستال لے چلے۔ اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ رہا تھا۔

''میرے بچے'' اُس نے دبے لہجے میں سیلاس کو بُلایا۔ ''تُم زخمی ہو''۔

سیلاس نے ارنگروسا کو دیکھا۔ اُس کی آنکھوں میں رنج وغم اور پچھتاوا تھا۔ ''مُجھے معاف کرنا'' شاید وہ اِس غم کی وجہ سے بول نہیں پا رہا تھا۔

''نہیں سیلاس'' ارنگروسا بولا۔ ''معذرت مُجھے کرنی چاہئیے۔ یہ میری غلطی ہے'' اُس نے سوچا کہ معلّم نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ کسی کی جان نہیں لی جائے گی۔ ''میں بہت پُرجوش، اور خدشات کا شکار تھا۔ میرے بچے ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے''۔

وہ اُس شخص بازوؤں میں جھول رہا تھا جو ایک زمانے سے اُس کے ساتھ تھا۔ اُسے ماضی کی یاد آیا۔ سپین میں اپنا مذہبی آغاز، ایک چھوٹے سے گرجے کی تعمیر اور پھر نیویارک میں اوپس ڈائی کی سربراہی۔ پانچ ماہ پہلے اُسے نہایت اہم اطلاعات ملی تھیں۔ اُس کی تمام زندگی کی محنت خطرے میں پڑ گئی تھی۔ وہ کاسل گنڈولفو گیا تھا جہاں اُس کی آنے والی زندگی بربادی کے دہانے پر تھی۔ وہ کاسل گانڈولفو کی لائبریری میں ایک فخر وغرور سے داخل ہوا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ امریکہ میں اُس کی جو خدمات تعریف کی جائے گی مگر وہاں موجود تین اشخاص نے اُسے سخت مایوس کیا تھا۔ وہ تمام لوگ شدید خدشات کا شکار تھے کہ اوپس ڈائی عیسائیت کی بدنامی کا سبب بن رہی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ پوپ چرچ کی انتہا پسند پالیس میں کُچھ تبدیلی لانا چاہتا ہے۔ اُنہوں نے اُسے ویٹیکن کونسل کا مُتفقہ فیصلہ بھی سُنایا تھا کہ پوپ اوپس ڈائی کی حمایت سے دستبرداری کا اعلان کرے گا۔ اِس معاملے پر کاغذی کاروائی بھی شُروع ہوچُکی تھی۔ ارنگروسا نے اُنہیں یاد دلایا تھا کہ ویٹیکن بینک کو دیوالیہ پن سے اوپس ڈائی نے ہی بچایا تھا۔ اِس کے جواب میں اُسے بتایا گیا تھا کہ ویٹیکن بینک اوپس ڈائی کو تمام رقوم پانچ اقساط میں ادا کردے گا۔ ارنگروسا نے اِس بات پر سخت تنقید کی تھی اِسے چرچ کی طرف سے اُسے خریدنے کی کوشش کہا تھا۔ پھر اُسے بتایا گیا تھا کہ اگر چھ ماہ کے اندر اندر اوپس ڈائی خود ہی ویٹیکن سے لاتعلقی کا اعلان کردے تو بہتر ہوگا۔ ارنگروسا نہایت غُصے اور پریشانی کے عالم میں واپس آیا تھا۔ اور پھر وہ بازی پلٹنے کی ترا کیب سوچنے لگا۔ کُچھ دنوں بعد اُسے ایک فون کال آئی۔ کال کرنے والے نے اُسے بتایا کہ وہ ویٹیکن اور اوپس ڈائی کے آپس کے تعلقات کے بارے میں باخبر ہے۔ ارنگروسا حیران تھا کہ آخر یہ آدمی جو اپنے آپ کو معلّم کہتا تھا اتنا باخبر کیسے ہے۔ پھر معلّم نے اُسے بتایا تھا کہ اُس کے پاس ایسا راز ہے جو ویٹیکن کو اپنا فیصلہ واپس لینے پر مجبور کرسکتا۔ اُس کے بعد کے تمام واقعات اُس کے ذہن میں گڈ مڈ ہونے لگے۔ سینٹ میری ہسپتال تک پہنچتے پہنچتے وہ بے ہوش ہوچُکا تھا۔ اُسے شُعبہ حادثات میں لے جایا گیا۔ سیلاس شدید پریشان تھا۔ وہ وہیں فرش پر جھک کر خُدا سے دُعا مانگنے لگا۔ اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اُس کے اردگرد موجود لوگ اُسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر

سے باہر آیا اور سیلاس سے بولا۔

''میں یقین سے کُچھ نہیں کہہ سکتا۔ کافی خون ضائع ہو چُکا ہے''۔

سیلاس ڈاکٹر کے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوا۔ ارنگروسا نے آدھ کھُلی آنکھوں سے اُسے دیکھا۔ ''میرے بچے۔۔۔۔۔''

سیلاس کی روح میں غُصہ اور پچھتاوا بھر گیا تھا۔ ''محترم اُستاد۔ اگر مُجھے اُس دھوکے باز کو ڈھونڈنے میں ساری زندگی بھی لگ جائے تو میں اُسے ڈھونڈوں کر موت کے گھاٹ اُتار دوں گا''۔

ارنگروسا نے اپنا سر ناں میں ہلا دیا۔ وہ نہایت غمگین نظر آرہا تھا۔ ''سیلاس۔۔۔۔ اگر تُم نے کوئی سبق نہیں سیکھا تو اب سیکھ لو''۔

اُس نے سیلاس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولا۔ ''معافی خُدا کا بہترین تُحفہ ہے''۔

''لیکن مُحترم؟''

''ارنگروسا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ ''تُمھیں دُعا مانگنی چاہئیے''

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن نے پستول کی طرف دیکھا۔ اُس کے دماغ میں ٹیبنگ کا سوال گونج رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ ٹیبنگ کا ساتھ دیتا ہے تو سوفی کو موت کے مُنہ میں لے جائے گا اور اُس کا جواب نفی میں ہونے کی صورت میں ٹیبنگ اُن دونوں کو گولی مار سکتا تھا۔ وہ ایک پروفیسر تھا۔ اُسے ایسی صورت حال کا سامنا کبھی نہیں کرنا پڑا تھا۔ اُس کے پاس دو جواب تھے۔ ہاں یا ناں۔

اُس نے اپنے ہاتھ میں دبے سائلنڈر پر نگاہ ڈالی اور خالی ہال کو دیکھا۔ کُچھ لمحے بعد وہ کمرے کے دوسرے حصے کی طرف چل پڑا۔ اُسے معلوم تھا کہ اُس کی خاموشی ٹیبنگ کو غلط فہمی میں مُبتلا کر دے گی اور سوفی بھی یہی سوچے گی کہ وہ اُس کا ساتھ نہیں چھوڑ رہا۔ اور اِس کے علاوہ اُسے سوچنے کیلئے قیمتی وقت بھی مل جائے گا۔ وہ جانتا تھا کہ ٹیبنگ بھی یہی چاہتا ہے کہ وہ سوچے۔ اِسی لئے اُس نے سائلنڈر لینگڈن کو دے دیا تھا تا کہ ساری ذمہ داری اُس کے کاندھوں پر آن پڑے۔ اُس کے نزدیک سوفی کو بچانے کا واحد رستہ کوڈ کا پتہ چلانا اور پھر ٹیبنگ سے سودے بازی کرنا تھا۔ اگر وہ سائلنڈر کو کھول لے تو ٹیبنگ سودے بازی پر تیار ہو سکتا ہے۔ اُسے یہ مشکل لگ رہا تھا مگر وہ مایوس نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سائلنڈر کھولنے میں ناکامی سے

سوفی کی زندگی بھی داؤ پر لگ سکتی ہے۔

تُم وہ گولہ ڈھونڈو جو کہ اُس کی قبر پر ہونا چاہئیے

جو گُلابی جسم اور بیج دار کوکھ کی بات کرتا ہے۔

اُس کی پُشت سوفی اور ٹیبنگ کی طرف تھی۔ وہ ہال کی اونچی لانبی کھڑکیوں کے پاس تھا۔ اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

اُس نے سوچا کہ اُسے اپنے آپ کو سانئیر کی جگہ رکھ کر سوچنا چاہئیے۔ سانئیر نے کیا سوچ کر یہ نظم لکھی تھی؟ وہ گولہ کیا تھا جو کہ نیوٹن کی قبر پر موجود ہونا چاہئیے تھا۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے سیاروں، ستاروں کی تصویریں ناچنا شُروع ہو گئی تھیں۔ باہر ہوتی بارش اندر ہال میں بھی ٹھنڈک کا احساس دلا رہی تھی۔ اُس نے یہ احساس ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کی۔ مُقدس

نُسوانیت۔۔۔ صُراحی۔۔۔۔ بھولی ہوئی مگدالہ کی مریم۔۔۔۔۔۔ دیویوں کا زوال۔۔۔۔۔ ہولی گریل۔

اُس نے کالج گارڈن کے درختوں کو دیکھا۔ اُسے ایسا لگا کہ باہر بارش میں کہیں گریل اُس کا مذاق اُڑا رہی ہے۔ باغ میں برطانیہ کے سب سے پُرانے سیب کے درختوں پر پانچ پتیوں والے پھول چمک رہے تھے، بالکُل زُہرہ کے پانچ کونی ستارے کی طرح، اِن پتوں کے پیچھے موجود شاخیں لینگڈن کو یہ باور کرا رہی تھیں کہ علم کا پھل اُس کی پہنچ سے ابھی دُور ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

لی ٹیبنگ نہات اعتماد سے لینگڈن کو دیکھ رہا تھا۔ کُچھ دیر پہلے تک اُسے شک تھا کہ لینگڈن کوڈ جانتا ہے۔ یہ کوئی اتفاق نہیں تھا کہ ٹیبنگ نے اپنے منصوبے کا آغاز اُسی رات کو کیا تھا جس رات سانئیر اور لینگڈن کی مُلاقات طے تھی۔ وہ پوشیدہ طور پر سانئیر کی گُفتگو سُنتا رہا تھا اور اُسے سانئیر کی لینگڈن کیلئے گرمجوشی کا علم بھی تھا۔ لینگڈن سے ملنے کا مطلب یہ تھا کہ اُس کے مُسوّدے میں پریوری کا کوئی اہم راز موجود ہے۔ ٹیبنگ کے خیال میں شاید لینگڈن سچ تک پہنچ چُکا تھا اور سانئیر کو خطرہ تھا کہ دُنیا پر یہ سچ آشکار ہو سکتا ہے۔ اور وہ لینگڈن سے مُلاقات کر کے اُسے خاموش رکھنا چاہتا ہے۔ مگر سچ کافی عرصے سے خاموش تھا۔ ٹیبنگ جانتا تھا کہ اُسے جلد از جلد قدم اُٹھانا ہو گا۔ سیلاس کے حملے سے دو اہم مقاصد پورے ہو سکتے تھے۔ ایک تو وہ سانئیر کو لینگڈن سے ملنے سے محروم کر سکتا تھا اور۔ سنگِ کُلید بھی اُس کے ہاتھ لگ جاتا۔ ٹیبنگ کو اگر اِس دوران لینگڈن کی ضرورت پڑتی تو وہ پیرس میں ہی تھا۔ سیلاس کو لوورے تک پہنچانا نہایت آسان ثابت ہوا تھا۔ ایک دن پہلے سیلاس نے سانئیر کو ایک پریشان حال پادری بن کر ٹیلیفون کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ ایک آدمی اُس کے پاس اپنے گُناہوں کا اعتراف کرنے آیا تھا اور اُس نے یہ اعتراف کیا تھا کہ سانئیر کے خاندان کو اُسی نے مروایا تھا۔ سانئیر نے کہا تھا کہ یہ ایک حادثہ تھا اور پولیس کی رپورٹ بھی یہی ظاہر کرتی تھی۔ سیلاس نے اُسے بتایا تھا کہ وہ آدمی یہ اعتراف کر چُکا ہے کہ جس کار نے سوفی کے والدین کی گاڑی کو ٹکر ماری تھی اُس میں موجود آدمی خاص طور پر اِس مقصد کیلئے چُنا گیا تھا۔ اُس نے گاڑی کو ٹکر مار کر دریا میں گرا دیا تھا۔ سیلاس نے مزید اُسے بتایا تھا کہ اعتراف کرنے والے آدمی نے اُسے سوفی کی زندگی کو لاحق خطرے کے بارے میں بھی بتایا تھا۔ سوفی کا نام سُن کر سانئیر کو مجبور ہو گیا تھا۔ اُس نے سیلاس کو لوورے میں ہی بُلایا تھا جو اُس کے خیال میں نہایت محفوظ جگہ تھی۔ پھر اُس نے سوفی کو فون کر کے بتایا تھا کہ اُس کی جان کو خطرہ ہے اور وہ

فوری طور پر اُس سے رابطہ کرے۔ لینگڈن سے مُلاقات اب اِتنی اہم نہیں تھی۔ ٹیبنگ اب لینگڈن کو سوفی سے علحدہ کر کے محسوس کر رہا تھا کہ وہ اُن دونوں کے تعلقات میں دراڑ ڈال چُکا ہے۔ سوفی ابھی تک اپنی ضد پر

اڑی ہوئی تھی۔ مگر لینگڈن کو حالات کی سنگینی کا احساس تھا۔ وہ کوڈ پتہ چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ٹیبنگ کے خیال میں لینگڈن کو یہ احساس ہو چُکا تھا کہ سچ دُنیا کے سامنے آ جانا چاہئیے۔

''وہ تُمھارا مقصد کبھی پورا نہیں کرے گا'' سوفی نے سرد لہجے میں کہا۔ ''اگر وہ یہ کر بھی سکتا تو پھر بھی تُمھارا ساتھ نہ دیتا''۔

ٹیبنگ نے سوفی پر پستول تان رکھا تھا۔ اگرچہ اُسے یقین تھا کہ اِس کے استعمال کی نوبت نہیں آئے گی، مگر وہ اِسے استعمال کر

بھی سکتا تھا۔ اُس نے لینگڈن کو دیکھا اور پھر سوفی پر نگاہ دوڑائی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ سوفی کو پورا موقع دے چُکا ہے۔ اُس کے نزدیک ہولی گریل کسی کی زندگی سے زیادہ قیمتی تھی۔

اُسی وقت لینگڈن مُڑا۔ ''یہ مقبرہ۔۔۔۔۔۔'' اُس کی آنکھوں میں چمک تھی۔ ''مُجھے پتہ چل گیا ہے کہ ہمیں مقبرے میں کہاں دیکھنا ہے''

ٹیبنگ کا دِل زور سے دھڑکا۔ ''کہاں رابرٹ؟ مُجھے بتاؤ''۔

لینگڈن نہایت جارحانہ انداز میں قدم اُٹھاتا ہوا اُن دونوں کی طرف آیا۔

سوفی چہرے پر خوف طاری تھا۔ ''نہیں رابرٹ۔ تُم ایسا مت کرو''

''نہیں'' وہ لی کی طرف مُڑا۔ اُس کی آنکھوں میں سختی تھی۔ ''تب تک نہیں جب تک تُم سوفی کو جانے نہیں دیتے''۔

ٹیبنگ کا چہرہ تاریک پڑ گیا۔ ''ہم بہت نزدیک ہیں، رابرٹ تُم میرے ساتھ کوئی کھیل مت کھیلو''۔

''میں کوئی کھیل نہیں کھیل رہا'' لینگڈن بولا۔ ''اُسے جانے دو۔ ہم دونوں مل کر سائنکنڈر کھولیں گے''۔

''میں کہیں نہیں جا رہی'' سوفی کے لہجے میں غُصّہ تھا۔ ''یہ میرے نانا نے میرے حوالے کیا تھا، اِس پر تُمہارا کوئی حق نہیں''۔

لینگڈن سوفی کی طرف مُڑا۔ ''تُم خطرے میں ہو۔ خُدا کیلئے چلی جاؤ۔ میں تُمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں''۔

''کیا وہ راز دُنیا کے سامنے لا کر جِسے پوشیدہ رکھنے کیلئے میرے نانا نے جان دے دی؟ اُس نے تُم پر اعتبار کیا رابرٹ۔ میں نے بھی''۔

لینگڈن کی نیلی آنکھوں میں پریشانی تھی۔ ٹیبنگ اُن دونوں کو آپس میں زیرِ بحث دیکھ کر مُسکرا رہا تھا۔ وہ لینگڈن پر ہنس رہا تھا کہ اتنا بڑا راز ہاتھ میں ہونے کے باوجود وہ ایک فضول عورت کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''سوفی۔ تُمہیں چلے جانا چاہئیے''۔

اُس نے ناں میں اپنا سر ہلایا۔ ''جب تک تُم یہ سائنکنڈر میرے حوالے نہیں کرتے یا اِسے توڑ نہیں دیتے، میں کہیں نہیں جاؤں گی''۔

''کیا؟'' لینگڈن نے حیرانی سے اُسے دیکھا۔

''میرا نانا اِس راز کو افشاء کرنے کی بجائے ضائع کر دینا پسند کرتا۔ اُس نے اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کی''۔ سوفی آنکھوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی رونا شُروع ہو جائے گی۔ اُس نے ٹیبنگ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اگر تُم مُجھے مارنا چاہتے ہو تو گولی چلا دو۔ میں اپنے نانا کی امانت تُمہارے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی''۔

ٹیبنگ نے اپنے پستول والے ہاتھ کو حرکت دی۔

''نہیں'' لینگڈن نے اپنا بازو بُلند کیا اور چِلّایا۔ ''لی۔ اگر تُم نے ایسا سوچا بھی تو میں اِسے گرا دوں گا''۔

ٹیبنگ ہنسا۔ ''یہ کھوکھلی دھمکی ریمی کیلئے تو کام کر گئی تھی۔ مگر میں تُمہیں اُس سے زیادہ جانتا ہوں''۔

''اچھا کیا واقعی؟''۔ لینگڈن کا لہجہ استہزائیہ تھا۔

ہاں میں تُمہیں جانتا ہوں۔ ٹیبنگ نے سوچا۔ اُسے لینگڈن کی بات کا جائزہ لینے میں چند سیکنڈ لگے تھے مگر وہ جان گیا تھا کہ لینگڈن جھوٹ بول رہا تھا اور وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اِس سارے مُعمّے کا جواب کہاں موجود ہے۔

''رابرٹ کیا تُم واقعی جان گئے ہو کہ کہاں دیکھنا ہے؟''

''ہاں بالکُل''۔

اگرچہ لینگڈن کی آنکھوں میں یقین تھا مگر ٹیبنگ کو یہ جھوٹ لگ رہا تھا۔ اُس کے خیال میں یہ سوفی کو بچانے کی کوشش تھی۔ اُسے لینگڈن کے رویّے پر شدید مایوسی ہوئی۔ اُسے یوں لگا جیسے وہ اکیلا نائٹ ہے اور فضول لوگوں نے اُسے گھیر رکھا ہے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سنگِ کُلید کا کوڈ خود معلوم کرے۔ لینگڈن اور سوفی اب اُس کیلئے ایک خطرہ تھے۔۔۔۔ اور گریل کیلئے بھی۔ اُسے معلوم تھا کہ اِس مسئلے کا حل دردناک ہے مگر وہ جانتا تھا کہ اُسے کوئی نہ کوئی حل نکالنا ہے وہ سوچ رہا تھا کہ لینگڈن کو سائنکنڈر فرش پر رکھنے پر مجبور کرے۔

''میں تُمہیں ایک موقع اور دیتا ہوں'' ٹیبنگ پستول نیچے جھُکاتے ہوئے کہا۔ ''سائنکنڈر نیچے رکھ دو تو ہم اِس معاملے پر بات کرتے ہیں''۔

لینگڈن جان گیا تھا کہ اُس کا جھوٹ ناکام رہا ہے۔ وہ ٹیبنگ کے چہرے پر ایک فیصلہ کُن احساس دیکھ رہا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ اگر اُس نے سائنکنڈر نیچے رکھ دیا تو ٹیبنگ اُن دونوں پر گولی چلا دے گا۔ مگر وہ کُچھ دیر پہلے فیصلہ کر چُکا تھا، جب وہ کھڑکی کے پاس اکیلا کھڑا تھا۔

سوفی کی حفاظت۔

گریل کی حفاظت۔

اُسے سمجھ آ گئی تھی کہ سچ تو اُس کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ اُسے یقین ہو گیا تھا کہ گریل اُس کا مذاق نہیں اُڑا رہی بلکہ اُسے پُکار رہی ہے۔ اب وہ ٹیبنگ کے دباؤ میں تھا، اُس نے سائنکنڈر کو فرش پر رکھنے کیلئے جھُکنا شُروع کیا۔

''ہاں رابرٹ'' ٹیبنگ نے پستول کا رُخ اُس کی طرف کیا۔ ''اِسے نیچے رکھ دو''۔

لینگڈن کی آنکھیں چھت کی طرف اُٹھ گئیں۔ وہ نیچے جھُک رہا تھا۔ جھُکتے جھُکتے اُس نے پستول کی طرف دیکھا۔

''مُجھے معاف کرنا لی''

یکدم وہ اوپر اُٹھا اور بازو کو اوپر کی طرف گھُما دیا۔ اِس کے ساتھ ہی سائنکنڈر اُس کے ہاتھ سے نکل کر چھت کی طرف بلند ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیبنگ محسوس نہ کر سکا کہ اُس نے ٹریگر دبا ڈالا ہے۔ پستول سے دھماکے کی آواز آئی۔ لینگڈن سائنکنڈر پھینک کر نیچے جھُک گیا۔

گولی اُس کے پیروں کے نزدیک فرش میں پیوست ہوگئی۔ٹیبنگ چاہتا تھا کہ لینگڈن پر ایک اور گولی چلائے مگر اُس کا دھیان سائلنڈر کی طرف تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وقت رُک سا گیا ہے۔ٹیبنگ کی ساری دُنیا گویا ہوا میں اُڑتے سائلنڈر میں مقید ہوگئی تھی۔اُس نے اِسے اوپر بلند ہوتے دیکھا اور پھر واپس نیچے پتھریلے فرش کی طرف گرتے ہوئے دیکھا۔اُس کی تمام اُمیدوں کا مرکز سائلنڈر تھا۔اِسے

گرنا نہی چاہیئے تھا۔ اُس نے پستول چھوڑ دیا اور آگے کی طرف چھلانگ لگا کر سائلنڈر پکڑنے کی کوشش کی۔ اُس کی بیساکھیاں نیچے گر گئیں۔اُس نے اپنا بازو پھیلایا کر نیچے گرتے سائلنڈر کو پکڑ لیا۔وہ مُنہ کے بل آگے کو گرا اور اُس کے پھیلے ہوئے بازو فرش سے ٹکرائے اور سائلنڈر بھی فرش سے ٹکرایا۔

سائلنڈر کے اندر سے مائع بہنے کی آواز سُنائی دی۔چند لمحوں کیلئے ٹیبنگ کا سانس رُک گیا تھا۔اُس نے اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے سیاہ سائلنڈر کو دیکھا،اُسے لگ رہا تھا کہ سائلنڈر کے اندر تیزاب کی شیشی کو کوئی نُقصان نہیں پہنچا ہے۔مگر چند ہی لمحوں میں اُس کے نتھنوں تک تیزاب اور کاغذ جلنے کی بُو پہنچ گئی۔اُسے اپنے ہاتھوں پر بھی تیزاب کے چھینٹے محسوس ہوئے۔وہ پریشان ہوگیا۔تیزاب بہہ رہا تھا۔ٹیبنگ نے اپنے خیال میں اندر موجود دستاویز کو جلتے ہوئے دیکھا۔

''رابرٹ۔بے وقوف انسان۔۔۔۔یہ راز ہمیشہ کیلئے گُم چُکا ہے'' وہ چیخا،اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ سسک رہا ہے۔

گریل ہاتھ سے نکل چُکی تھی۔سب کُچھ برباد ہو چُکا تھا۔اُسے لینگڈن کی اِس حرکت پر یقین نہیں آیا تھا۔اُس نے لیٹے لیٹے ہی سائلنڈر کھولنے کی کوشش کی

اُس نے سائلنڈر کے اندر جھانکا۔اِس میں سوائے کرچیوں کے کُچھ نہیں تھا۔جلا ہوا کاغذ بھی۔وہ لیٹے لیٹے گھوما اور لینگڈن کو دیکھا۔اُس کے ساتھ سوفی بھی تھی،جس کے ہاتھ میں پستول تھا۔حیرانی سے ٹیبنگ نے سائلنڈر دوبارہ اُٹھایا اور اُس کے ڈائلوں پر حُروف کی ترتیب کو دیکھا۔وہ حُروف دیکھ کر اُس کا مُنہ کھلے کا کھُلا رہ گیا۔

APPLE

☆☆☆☆☆☆☆

وہ گولہ جسے حوّا نے کھایا تھا' لینگڈن کا لہجہ سرد تھا۔''جس کی وجہ سے خُدا ناراض ہوگیا۔پہلا گُناہ۔مُقدس نُسوانیت کے زوال کا آغاز۔

ٹیبنگ کو یوں محسوس ہوا کہ یہ سچ اُس پر درد کی بوچھاڑ کے ساتھ آن پڑا ہو۔یہ گولہ 'سیب' کے علاوہ کُچھ بھی نہیں ہوسکتا تھا۔گُلابی پھل،جو کہ نیوٹن کے سر پر آ کر لگا تھا اور جس کی اثرات اُس کی تمام تر تحقیقات میں موجود تھے۔

''رابرٹ'' ٹیبنگ لیٹے لیٹے چِلّایا۔''تُم نے اِسے کھول لیا تھا۔نقشہ کہاں ہے؟''

پلکیں جھپکائے بغیر رابرٹ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بوسیدہ کاغذ نکال لیا۔اُس نے کاغذ ٹیبنگ کھول کر ٹیبنگ کے سامنے لہرایا۔ٹیبنگ کے چہرے پر ایک مانوس سی مُسکراہٹ پھیل گئی۔

رابرٹ جانتا تھا کہ ٹیبنگ کا دل یہ جاننے کیلئے بے تاب ہے کہ اِس پر کیا لکھا ہوا ہے۔اُسکی زندگی کا خواب اُس کے سامنے ہے۔

''مُجھے بتاؤ'' وہ بولا۔''خُدا کیلئے۔۔مُجھے بتاؤ۔۔۔ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے''۔

دروازے پر بھاری قدموں کی آواز آئی۔لینگڈن نے کاغذ لپیٹ کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''نہیں'' ٹیبنگ نے کھڑا ہونے کی ناکام کوشش کی۔اِس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ کھُلا اور بیزو فاش اِس طرح کمرے میں داخل ہوا جیسے ایک غُصیلا پہلوان اکھاڑے میں داخل ہوتا ہے۔اُس کے پیچھے پولیس کے آدمی بھی تھے۔اُس کی آنکھیں لی ٹیبنگ پر جم گئیں جو کمرے کے فرش پر بے یارو مددگار پڑا ہوا تھا۔اُس کے مُنہ سے ایک گہری سانس برآمد ہوئی۔اُس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا پستول ہولسٹر میں ڈالا اور مُڑ کر سوفی کو دیکھا۔

''ایجنٹ نیویو۔مُجھے اطمینان ہے کہ تُم اور لینگڈن صحیح سلامت ہو۔تُمہیں میرے پاس ضرور آنا چاہیئے تھا''۔

سوفی فاش کو دیکھ کر حیران ہوگئی تھی۔''تُم نے ہمیں کیسے ڈھونڈ لیا؟''

فاش نے ٹیبنگ کی طرف اشارہ کیا۔''اُس نے خانقاہ میں داخل ہوتے وقت ایک غلطی کی تھی۔اِس نے اپنا کارڈ مُحافظوں کو دکھایا تھا۔اُس محافظ نے پولیس کا اعلان سُنا تو اُنہیں اطلاع کر دی''۔

فاش کی وضاحت کے دوران پولیس کے آدمیوں نے ٹیبنگ کو پکڑ کر ہتھکڑیاں لگا دی تھیں۔

''وہ لینگڈن کی جیب میں ہے'' ٹیبنگ جنونیوں کی طرح چیخ اُٹھا۔''ہولی گریل کے پوشیدہ مقام کا نقشہ''۔

پولیس کے آدمیوں نے ٹیبنگ کو اُٹھایا تو اُس نے پاگلوں کی طرح اپنا سر جھٹکا۔''مُجھے بتاؤ،اِس میں کیا ہے؟ ہولی گریل کہاں ہے؟''

جب پولیس کے آدمی ٹیبنگ کو اُٹھائے لینگڈن کے پاس سے گُزرے تو لینگڈن بولا۔''صرف قابل آدمی ہی گریل ڈھونڈ سکتا ہے۔''

☆☆☆☆☆☆☆

کینسنگٹن گارڈن کی دُھند میں،سیلاس لنگڑاتا ہوا گھاس پر چل رہا تھا،وہ گیلی گھاس پر گھُٹنوں کے بل جھُکا اور دُعا میں مشغول ہو گیا۔اُس کی پسلیوں کے نیچے سے ابھی تک خون بہہ رہا تھا مگر اُسے تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تھی۔باغ میں پھیلی ہوئی دُھند سے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ کوئی دوسری ہی دُنیا ہے۔اُس نے اپنی معافی کیلئے دُعا مانگی،خُدا سے رحم کی التجا کی۔اور اپنے آقا بشپ ارنگروسا کی صحت کیلئے بھی۔

سیلاس کا درد ختم ہونا شُروع ہوگیا۔اُسے پتہ چل گیا تھا کہ بشپ ارنگروسا ٹھیک کہہ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سورج سامنے آ چُکا تھا۔شہر کی سڑکیں اور عمارتیں اب خُشک ہونا شُروع ہو گئی تھیں۔ بیزو فاش تفتیشی کمرے سے ماتھے پرِ شکنیں ڈالے برآمد ہوا۔ لی ٹیبنگ نے جُرم کا اقرار نہیں کیا تھا۔ وہ اپنی بے گُناہی پر مُصر تھا۔ وہ بار بار ہولی گریل، پوشیدہ دستاویزات اور خُفیہ تنظیموں کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ فاش کو لگ رہا تھا کہ یہ ڈھیٹ مئورخ اپنے وُکلاء کے ذریعے اپنی بے گُناہی ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔

اِس میں کوئی یقین نہیں تھا کہ وہ ایک پاگل ہی تھا، مگر پھر بھی فاش اُس کے منصوبے کے بارے میں سوچ کر حیران تھا۔ اُس نے ہر موڑ پر اپنے آپ کو بچا کر رکھا تھا۔ اُس نے نہ صرف اوپس ڈائی بلکہ ویٹیکن کو بھی استعمال کیا تھا۔ اُس کا کام ایک پاگل راہب نے سرانجام دیا تھا اور اِس کے علاوہ ایک بڑے درجے کے پادری نے بھی۔ سب سے زیادہ چالاکی یہ تھی کہ اُس نے اپنے جاسوسی کے آلات ایسی جگہ پوشیدہ رکھے تھے جہاں وہ ایک معذور کی حیثیت سے نہیں پُہنچ سکتا تھا۔ یہ سارا کام ریمی کرتا تھا جو اُس کی اصل شناخت سے واقف تھا۔ کولیٹ سے آنے والی رپورٹوں سے فاش کو یہ احساس ہوا تھا کہ وہ ٹیبنگ کے دماغ سے بہت کُچھ سیکھ سکتا ہے۔ اُس نے پیرس کے اہم اہم سرکاری مقامات پر جاسوسی کے آلے نصب کروائے ہوئے تھے۔ اُس کا طریقہ کار بھی نہایت شاندار تھا۔ وہ مشہور شخصیات کو نہایت قیمتی تُحفے بھجواتا تھا جن میں مائکروفون فٹ ہوتے تھے۔ اُس نے سانئرَ کو بھی اپنے محل میں دعوت کیلئے بُلایا تھا اور ساتھ یہ درخواست بھی کی تھی کہ وہ اپنے ساتھ نائٹ کا وہ مُجسمہ بھی لے کر آئے جو اُس نے خود بنایا ہے۔ کھانے کے دوران ریمی نے اُس مجسمے میں مائکروفون فٹ کر دیا تھا۔ یہ سب باتیں سوچتے ہوئے فاش کو خیال آیا کہ اُسے پیرس جانے سے پہلے ایک اور کام بھی کرنا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

''ہم بُہت حیران ہیں'' ایک نرس نے ارنگروسا پر جھُکتے ہوئے کہا۔'' یہ ایک معجزے سے کم نہیں ہے''

بشپ ارنگروسا نے ایک کمزور سی مُسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔''مُجھ پر خُدا کا کرم ہمیشہ رہا ہے''۔

نرس کمرے سے باہر چلی گئی۔ کھڑکی کے باہر سے آتی سورج کی روشنی، خوشگوار لگ رہی تھی۔ آخری رات اُس کی زندگی کی سیاہ ترین رات تھی۔ اُس نے پریشانی سیلاس کے بارے میں سوچا جس کی لاش ایک قریبی پارک سے ملی تھی۔

میرے بچے مُجھے معاف کر دینا۔

ارنگروسا شُروع سے ہی سیلاس کو اِس منصوبے میں شامل کئے ہوئے تھا۔ مگر پچھلی رات جب اُسے بیزو فاش کی کال آئی تو وہ پریشان ہو گیا تھا، فاش کے مُطابق سینٹ سلپس میں نن کے قتل کا سیلاس سے تعلق ہو سکتا تھا۔ اِس کے بعد ارنگروسا کو چار مزید آدمی قتل ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ وہ حیران تھا کہ سیلاس کیا کر رہا ہے۔ اُس وقت اُسے احساس ہوا تھا کہ مُعلّم اُسے اپنے پوشیدہ مقاصد کیلئے استعمال کر رہا ہے۔ اِن سب واقعات کو مزید خراب کرنے سے بہتر تھا کہ وہ بیزو فاش کو سچ سچ سب کُچھ بتا دے اور اُس نے ایسا ہی کیا۔ اُس وقت سے نہ صرف فاش بلکہ ارنگروسا بھی سیلاس کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اُس نے سامنے ٹیلیویژن پر نظریں جما دیں، جہاں ایک مشہور برطانوی مئورخ اور نائٹ کی گرفتاری کی خبر آ رہی تھی۔ بلاشُبہ وہی معلّم تھا اور اُسے اوپس ڈائی اور ویٹکین کے مابین اختلافات کے بارے میں کسی طرح علم ہو گیا تھا۔ اُس نے نہایت شاندار منصوبہ بنایا تھا۔ اور ارنگروسا کو مُکمل طور پر اپنی مرضی سے استعمال کیا تھا۔ لی ٹیبنگ اُس سے نہایت کامیابی سے فرانسیسی لب و لہجے میں بات کرتا رہا اور منصوبے کی کامیابی کے بدلے رقم کا مُطالبہ بھی کرتا رہا۔ مگر اُسے رقم نہیں چاہئیے تھی۔ بیس ملین یورو ہولی گریل کے مُقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ ٹیبنگ نے رقم ویٹیکن کے بانڈز کی صورت میں مانگی تھی تاکہ اگر یہ معاملہ حُکام کی نظر میں آ بھی جائے تو تفتیش کی تمام کڑیاں ویٹیکن تک ہی جائیں۔

''مُجھے آپ کو ٹھیک ٹھاک دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے''۔ ارنگروسا نے دروازے سے داخل ہوتی شخصیت کو حیرت سے دیکھا۔

''کیپٹن فاش؟'' ارنگروسا کا لہجہ سوالیہ تھا۔ اُس نے کیپٹن فاش کی آواز کل رات سے پہلے تک نہیں سُنی تھی اور رات کو اُس کے لب و لہجے کے مُقابلے میں ایک سخت چہرے والی شخصیت کو دیکھ کر اُسے حیرانی ہو رہی تھی۔

کیپٹن فاش بستر کے قریب آیا اور سیاہ رنگ کا جانا پہچانا بریف کیس پاس پڑی کُرسی پر رکھ دیا۔''میرا خیال ہے کہ یہ آپ کی ملکیت ہے''

ارنگروسا نے بریف کیس پر ایک نظر ڈال کر مُنہ دوسری طرف موڑ لیا۔ اُس کی آنکھوں میں شرمندگی تھی۔

''شُکریہ۔'' اُس نے بستر کی چادر پر اُنگلیاں پھیریں۔''کیپٹن۔ میں بہت گہرائی سے اِس سارے معاملے کے بارے میں سوچتا رہا ہوں اور مُجھے تُمہارے ایک مہربانی بھی درکار ہے''۔

''بلاشُبہ''۔

''اُن لوگوں کے خاندان جن کو سیلاس نے۔۔۔۔۔'' وہ رُکا اور جذبات پر قابو پا کر بولا۔''مُجھے احساس ہے کہ بڑی سے بڑی رقم بھی اُن کے نُقصان کا مداوا نہیں کر سکتی مگر پھر بھی اگر تُم مہربانی کرو تو اِس بریف کیس میں موجود رقم اُن کے درمیان تقسیم کر ڈالو''۔

فاش کی گہری سیاہ آنکھیں کُچھ دیر ارنگروسا پر جمی رہیں۔''میں آپ کی خواہش پوری کرنے کی کوشش کروں گا''۔

اُن کے درمیان خاموشی کا ایک طویل وقفہ چھا گیا۔

ٹیلیویژن پر ایک بھاری فرانسیسی پولیس آفیسر ٹیبنگ کے محل کے باہر کھڑا تھا۔ فاش کی توجہ بھی ٹیلیویژن پر مرکوز ہو گئی۔

''لیفٹینٹ کولیٹ'' بی بی سی کے ایک رپورٹر نے سوال پوچھا۔''تُمہارے کیپٹن نے گُزشتہ رات قتل کا الزام دو بے گناہ لوگوں پر تھوپ ڈالا تھا۔ رابرٹ لینگڈن اور سوفی نیویو عدالت بھی جا سکتے ہیں۔ کیا اِس صورت میں کیپٹن فاش اپنے عُہدے پر رہ سکے گا؟

لیفٹینٹ کولیٹ کی مُسکراہٹ میں تھکاوٹ تھی مگر وہ نرم لہجے میں بولا۔''کیپٹن فاش بہت کم کوئی غلطی کرتا ہے۔ ابھی میں نے

اِس معاملے پر اُس سے بات نہیں کی مگر یہ جانتے ہوئے کہ اُس کے کام کرنے کا طریقہ کار کیا ہے، مُجھے یقین ہے کہ سوفی نیویو اور رابرٹ لینگڈن کا بطور مُجرم تعاقب درحقیقت، اصل قاتل کو گھیرنے کی ایک کوشش تھی''۔

وہاں موجود تمام رپورٹروں کے چہروں پر حیرت کے آثار تھے۔

کولیٹ نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''سوفی نیویو اور رابرٹ لینگڈن اِس معاملے میں کوئی حیثیت رکھتے ہیں یہ تو مُجھے نہیں پتہ مگر کیپٹن فاش اپنا طریقہ کار کسی کو بتانا کم ہی پسند کرتا ہے۔ میں صرف یہ بتا سکتا ہوں قاتل گرفتار کر لیا گیا ہے اور لینگڈن اور سوفی دونوں محفوظ ہیں''۔

فاش لبوں پر مُسکراہٹ لئے ارنگروسا کی طرف مُتوجہ ہوا۔ ''یہ کولیٹ بھی، اچھا آدمی ہے''۔

کُچھ لمحے یونہی خاموشی سے گُزر گئے۔ پھر فاش نے اپنے سیاہ بالوں کو پیچھے ہٹایا اور ارنگروسا سے مُخاطب ہوا۔ ''پیرس واپس جانے سے پہلے ایک آخری مسئلہ باقی ہے۔ اپنی پرواز کا راستہ تبدیل کرنے کیلئے آپ نے پائلٹ کو رشوت دی، اور بین الاقوامی قوانین کو توڑا''۔

''میں بُہت مجبور تھا''۔

''جب میرے آدمیوں نے پائلٹ سے پوچھ گچھ کی تو۔۔۔'' وہ خاموش ہوا اور اپنی جیب سے قرمزی رنگ کی انگوٹھی نکال کر ارنگروسا کی طرف بڑھا دی۔ انگوٹھی تھامتے ہوئے ارنگروسا کی آنکھوں میں آنسو تھے اُس نے انگوٹھی اپنی اُنگلی میں ڈالی اور بولا۔ ''تُم نہایت مہربان آدمی ہو'' اُس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر فاش کا ہاتھ گرمجوشی سے تھام لیا۔ ''بہت شُکریہ''۔

فاش اپنا ہاتھ چھُڑایا اور کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ اگرچہ اُس کی نظر شہر کی عمارتوں پر تھی مگر اُس کی سوچ کہیں دور بھٹک رہی تھی۔ پھر وہ مُڑا اور بے یقین لہجے میں بولا۔ ''آپ یہاں سے کہاں جانا پسند کریں گے؟''

ارنگروسا کو یاد آیا کہ یہ سوال اُس سے کاسل گنڈولفو میں بھی پوچھا گیا تھا۔ ''مُجھے لگتا ہے کہ میرا راستہ تُمہارے راستے کی طرح نامعلوم ہے''۔

''ہاں'' فاش بولا۔ ''اور مُجھے لگتا ہے کہ میں وقت سے پہلے ریٹائرمنٹ کی زندگی گُزار رہا ہوں گا''۔

ارنگروسا مُسکرایا۔ ''تھوڑا سا ایمان بھی حیران کُن کام کر دیتا ہے۔ تھوڑا سا ایمان''۔

☆☆☆☆☆☆☆

روزلین چیپل کو عام طور پر ''خُفیہ اِشاروں کا کلیسا'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایڈنبرا سے سات میل جنوب میں واقع ہے۔ ۱۴۴۶ میں اِسے نائٹس ٹمپلرز نے تعمیر کیا تھا۔ اِس کی تعمیر سے پہلے یہاں متھرا دیوی کا معبد تھا۔

سارے گرجے میں عجیب وغریب قسم کی علامات ہر حصے میں موجود تھیں، عیسائی، یہودی، مصری، فری میسن اور فطرت پرستوں کے نشانات گرجے کے ہر حصے میں کندہ تھے۔ یہ چرچ بالکُل اُس عرض بلد پر واقع تھا جس پر گلاسٹونبیوری واقع تھا۔ وہ خیالی لائن جسے آرتھر بادشاہ کی داستان میں گُلاب کی لکیر (Rose Line) کہا جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے اِس گرجے کا نام روزلین (Rosslyn) پڑ گیا تھا۔ گرجے کے سخت اور پُرانے میناروں کے سائے اب کافی لمبے ہو چُکے تھے۔ لینگڈن اور سوفی نے اپنی کرائے کی کار کو ایک ٹیلے کے پاس بنی پارکنگ میں کھڑا کیا جس پر یہ گرجا تعمیر کیا گیا تھا۔ لندن سے ایڈنبرا کا سفر کافی پُرسکون تھا۔ اگرچہ اُن دونوں کو روزلین کے خیال سے نیند نہیں آئی تھی، مگر پھر بھی وہ تروتازہ دکھائی دے رہے تھے۔ لینگڈن کو یہ سب کُچھ ابھی تک خواب کی طرح لگ رہا تھا۔ سانئرَ کا آخری اشارہ صاف اور واضح تھا۔

قدیم روزلین کے نیچے ہولی گریل انتظار کر رہی ہے

سائلنڈر کھولنے سے پہلے اُس کا خیال تھا کہ اِس میں کوئی نقشہ ہوگا جس پر ہولی گریل کی نشاندہی کیلئے کاٹے (X) کا نشان بنا ہوگا۔ مگر پریوری کے راز کا آخری اشارہ بھی سانئرَ کی طرف سے دیئے گئے پہلے اشاروں کی مانند تھا۔ سادہ جُملے۔ چار سطریں۔ اور یہ چار سطور واضح طور پر روزلین کی طرف رہنُمائی کر رہی تھیں۔ اُن سطور میں نہ صرف اِس کا نام تھا بلکہ اِسکے اندازِ تعمیر کی طرف بھی واضح اشارے تھے۔ سانئرَ کے واضح اشارے کے باوجود لینگڈن کو لگ رہا تھا کہ روزلین وہ جگہ نہیں ہے جہاں ہولی گریل پوشیدہ ہوسکتی ہے۔ صدیوں سے اِس گرجے کے بارے میں یہ کہا جاتا رہا ہے کہ یہاں ہولی گریل پوشیدہ ہے۔ کُچھ عرصہ پہلے خلائی راڈار سے لی جانے والی تصویروں نے یہ راز کھولا تھا کہ اِس گرجے کے نیچے گرجے سے بھی بڑا تہہ خانہ ہے، تصاویر کے مُطابق اِس تہہ خانے میں داخلے یا اخراج کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ تاریخ دان اور ماہرینِ آثارِ قدیمہ نے اُس وقت سے اِس تہہ خانے میں داخلے کیلئے اجازت نامہ لینے کی کوششیں شُروع کر دی تھیں مگر گرجے کی انتظامیہ روزلین ٹرسٹ نے اجازت نہیں دی تھی۔ اُن کے اِس ردِعمل سے اِس خیال کو یہ تقویت ملی تھی ہ یہ گرجا واقعی کوئی بہت بڑا راز سنبھالے ہوئے ہے۔ روزلین اب بہت سارے مُہم جوؤں کیلئے ایک اہم مرکز بن چُکا تھا۔ سارے سال کے یہاں سیاحوں کی ایک بہت بڑی تعداد آتی تھی خاص کر گرمیوں کے موسم میں جب موسم خوشگوار ہوتا تھا۔ اگرچہ لینگڈن اِس سے پہلے یہاں نہیں آیا تھا مگر وہ ہمیشہ اِس کے ذکر پر کھلکھلا اُٹھتا تھا۔ وہ مانتا تھا کہ شاید کسی زمانے میں ہولی گریل یہاں موجود رہی ہو مگر ابھی نہیں ہے۔ اُس کے خیال میں اِس گرجے پر فضول میں توجہ دی جا رہی تھی۔ اُس کا یہ بھی خیال تھا کہ کُچھ عرصے تک تہہ خانے کا راستہ بھی تلاش کر لیا جائے گا۔ گریل کے مُحققین مُتفق تھے کہ روزلین ایک دھوکے کے علاوہ کُچھ نہیں۔ اُن کے نزدیک روزلین ایک بند گلی کی طرح تھا اور پریوری نے نہایت مہارت سے بلا وجہ ہی اِسے مرکزِ نگاہ بنا رکھا تھا۔ لینگڈن کے دماغ میں مُتعدد سوالات گردش کر رہے تھے۔ سانئرَ نے اِتنے مُشکل اشاروں کے بعد اتنی جانی پہچانی جگہ پر اختتام کیوں کیا۔ اِس سوال کا ایک ہی جواب تھا کہ روزلین میں کوئی ایسا راز ضرور ہے جو آج تک کسی کی نظر میں نہیں آیا۔

''رابرٹ'' سوفی نے اُسے مُخاطب کیا۔ ''کیا تُم سو گئے ہو؟'' اُس نے گُلاب کے پھول والا ڈبہ اُٹھایا ہوا تھا جو کہ فاش نے اُنہیں لوٹا دیا تھا۔ اِس میں پہلے والی نظم بھی پڑی ہوئی تھی اور دونوں سائلنڈر بھی۔ مگر چھوٹے سائلنڈر میں تیزاب کی شیشی نہیں تھی۔ وہ گرجے کی طرف جانے والے پتھریلے راستے پر چل پڑے۔ گرجے کی مشہور مغربی دیوار اِس راستے کے ساتھ ساتھ تھی۔ گرجے کو دیکھنے کیلئے آنے والے یہ دیوار دیکھ کر یہ سمجھتے تھے کہ دراصل یہ ایک نامُکمل دیوار ہے مگر سچ کیا تھا لینگڈن جانتا تھا۔

ہیکلِ سُلیمانی کی مغربی دیوار۔

نائٹس ٹمپلر نے روزلین کا گرجا بالکُل ہیکلِ سُلیمانی کے انداز پر تعمیر کیا تھا۔ مغربی دیوار، اُس کے بعد ایک مستطیل مُقدس احاطہ اور ایک تہہ خانہ جسے مُقدّ ساتِ مُقدّس (Holy of the Holies) کہا جاتا تھا، جہاں نو نائٹس کو انمول خزانہ ملا تھا۔ لینگڈن یہ ماننے پر مجبور تھا کہ یہ مُماثلت اِسی وجہ سے تھی کہ نائٹس ٹمپلرز نے اِس گرجے کو ہولی گریل کی حفاظت گاہ کے طور پر تعمیر کیا تھا۔ گرجے کا داخلی راستہ لینگڈن کی توقع کے خلاف نہایت سادہ تھا۔ ایک چھوٹا سا لکڑی کا دروازہ جس پر دو بڑے فولادی کُنڈے تھے۔ ایک سادہ سا اطلاعی بورڈ جس پر لکھا تھا

Roslin

یہ اِس کے نام کے پُرانے ہجے تھے جو اُس لکیر کی نشاندہی کرتے تھے جس پر یہ گرجا شمالاً جنوباً واقع تھا۔ گرجا بند ہونے کا وقت قریب تھا لینگڈن دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ داخلی دروازے کے محراب پر پنج برگے بنے ہوئے تھے۔

گُلاب۔ دیویوں کی کوکھ۔

سوفی بھی اندر داخل ہو گئی تھی لینگڈن نے تمام احاطے پر نظر ڈالی گویا اُسے اپنی آنکھوں میں جذب کر لینا چاہتا ہو۔ اگرچہ اُس نے اِس گرجے میں استعمال ہونے والے فن کے نمونوں کے بارے میں کافی پڑھا تھا مگر خود اِس گرجے کو دیکھنا ایک الگ بات تھی۔ لینگڈن کے دوست اِس گرجے کو علامات و اشارات کی جنت کہتے تھے جو کہ اِس میں ہر جگہ موجود تھے۔ عیسائی صلیبیں، یہودی ستارے، فری میسن مُہریں، ٹمپلرز کی صلیبیں، مُقدّس سینگ، اہرام، علمِ فلکیات کے نشان، پودے، سبزیاں، پانچ کونی ستارے اور گُلاب۔ نائٹس ٹمپلرز فنِ تعمیر کے ماہر تھے، اُنہوں نے تمام یورپ میں اپنے گرجے بنائے تھے مگر روزلین اُن میں سب سے پُراسرار اور مشہور تھا۔ اِس گرجے کی تعمیر میں استعمال ہونے والا ایک بھی پتھر ایسا نہیں تھا جس پر کوئی علامت موجود نہ ہو۔ روزلین کا گرجا تمام عقیدوں کی خانقاہ تھی، تمام روایات کا پاسدار۔ فطرت پرستوں اور دیویوں کا بھی۔ احاطے میں چند ہی زائرین تھے۔ ایک نوجوان اُن لوگوں کی رہنُمائی کر رہا تھا۔ وہ لوگ ایک قطار کی صورت میں فرش پر اُس جگہ کھڑے تھے جہاں ایک راستہ گرجے کے چھ اہم مقامات کو آپس میں ملاتا تھا۔ اِس راستے پر سینکڑوں ہزاروں لوگ قدم رکھ چُکے تھے۔ اور اُن کے قدموں نے اِس فرش پر ایک نشان بنا ڈالا تھا۔

داؤد کا ستارہ۔ لینگڈن نے سوچا۔ یہ کوئی اتفاق نہیں تھا۔ اِسے سُلیمان کی مہر بھی کہا جاتا تھا۔ چھ کونوں والا یہ ستارہ کسی زمانے میں فطرت پرست راہبوں کا نشان ہوا کرتا تھا جو علمِ فلکیات میں ماہر تھے۔ مئورخوں کے مُطابق یہ نشان بعد میں داؤدؑ اور سُلیمانؑ نے مُنتخب کیا تھا۔

رہنُمائی کرنے والے نوجوان نے لینگڈن اور سوفی کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا، اگرچہ گرجا بند ہونے کا وقت نزدیک تھا مگر اُس نے ایک مہربان مُسکراہٹ کے ساتھ اُن کو گرجا دیکھنے کی اجازت دے دی۔ لینگڈن اُس کا شُکریہ ادا کر کے آگے کو چل پڑا مگر سوفی احاطے کے داخلے پر کھڑی رہی اُس کے چہرے پر تحیّر تھا۔ لینگڈن اپنے ہمراہ اُسے محسوس نہ کر کے مُڑا اور بولا۔ ”کیا ہوا؟“

سوفی نے گرجے پر نگاہ ڈالتے ہوئے جواب دیا۔ ”میرا خیال ہے۔۔۔ میں یہاں پہلے بھی آ چُکی ہوں“۔

لینگڈن اُس کی یہ بات سُن کر حیران ہو گیا تھا۔ ”مگر تُم تو کہہ رہی تھیں کہ تُم نے اِس گرجے کا نام بھی کبھی نہیں سُنا“

”ہاں میں نے پہلے کبھی اِس کے بارے میں نہیں سُنا“۔ سوفی نے احاطے پر نگاہ مرکوز رکھتے ہوئے کہا، اُس کے چہرے پر بے یقینی تھی۔ ”میرا نانا مُجھے شاید بچپن میں یہاں لایا ہو۔ مُجھے معلوم نہیں، مگر یہ سب میرا دیکھا بھالا لگ رہا ہے“۔ اُس کی آنکھیں ابھی تک گرجے کا طواف کر رہی تھیں۔ پھر اُس نے پُریقین انداز میں سر ہلایا۔ ”ہاں“ وہ احاطے کے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ ”وہ دو ستون دیکھو۔۔۔۔ میں اُنہیں پہچانتی ہوں“۔

لینگڈن نے احاطے کے آخری سرے پر نہایت خوبصورتی سے تعمیر کئے ہوئے دو ستونوں کو دیکھا۔ اُن کے گرد پتھریلی مٹی سے تسمے بنے ہوئے تھے اور ڈوبتے سورج کی اندر آتی چند کرنوں میں اُن کی چمک نہایت خوبصورت تاثُر دے رہی تھی۔ یہ ستون اُس جگہ تھے جہاں قُربان گاہ ہونی چاہئیے مگر یہ ایک عجیب و غریب سا ملاپ تھا۔ بائیں ستون پر سادہ انداز میں عمودی لکیریں تھیں۔ جبکہ دائیں ستون پر نہایت خوبصورت پھولدار کام ہوا تھا۔ سوفی اُن دونوں ستونوں کی چل پڑی۔ لینگڈن بھی اُس کے پیچھے چل پڑا، اور جب وہ ستونوں کے پاس پہنچے تو سوفی نے پُریقین انداز میں اُسے بتایا کہ وہ پہلے یہاں آ چُکی ہے۔

”مُجھے اِس پر شک نہیں کہ تُم نے یہ ستون پہلے دیکھے ہیں یا نہیں“ لینگڈن بولا۔ ”ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تُم نے اِنہیں کہیں اور دیکھا ہو“۔

سوفی اُس کی طرف مُڑی۔ ”کیا مطلب؟“

”اِن ستونوں کا اندازِ تعمیر ساری دُنیا میں مشہور ہے اور کافی جگہ ایسے ستون بنائے گئے ہیں“

”اچھا مطلب اِن ستونوں کی نقل“۔

”نہیں، یہ ستون تو خود نقل کئے گئے ہیں۔ روزلین ہیکلِ سُلیمانی کی ہو بہو نقل ہے اور یہ دو ستون ہیکل کے سب سے بڑے دو ستونوں کی نقل ہیں“ لینگڈن نے بائیں ستون کی طرف اشارہ کیا۔ ”اِس ستون کا نام بوآز (Boaz)۔ معمار کا ستون۔ دوسرے کو جاچن (Jachin) یا مزدور کا ستون کہا جاتا ہے“۔ وہ رُک کر بولا۔ ”درحقیقت، کسی بھی فری میسن عمارت میں یہ دو ستون لازمی ہوتے ہیں“۔

لینگڈن سوفی کو پہلے ہی نائٹس ٹمپلرز، فری میسنوں اور خُفیہ تنظیموں کے تعلقات کے بارے میں بتا چُکا تھا۔ سانئرَ کا آخری اشارہ واضح طور پر روزلین کی طرف اشارہ کرتا تھا جو نائٹس ٹمپلرز کے اندازِ تعمیر کا ایک شاہکار تھا۔ یہ بات بھی قابلِ توجہ تھی کہ روزلین کا

وسطی چھت چاند ستاروں اور سیاروں کی تصاویر سے بھرا ہوا تھا۔ ''میں کبھی کسی فری میسن عمارت میں نہیں گئی'' سوفی ابھی تک ستونوں کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ ''مگر مُجھے یقین ہے کہ اِن ستونوں کو میں نے یہیں دیکھا ہے'' وہ واپس مُڑی اور گرجے کے احاطے میں دیکھنے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اپنی یادداشت کھنگال رہی ہے۔ لوگ اب گرجے سے باہر جا رہے تھے۔ رہنمائی کرنے والا نوجوان لڑکا اُن کی طرف آیا۔ وہ ایک وجیہہ چہرے کے مالک تھا جس کی عُمر کوئی اٹھائیس سال کے لگ بھگ ہوگی۔ اُس کے بال سُنہری تھے۔

''گرجا تو ابھی بند ہونے لگا ہے'' وہ مہربان مُسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ ''کیا میں آپ کی کوئی مدد کر سکتا ہوں''۔

ہمیں ہولی گریل چاہیئے۔ لینگڈن کہنا چاہتا تھا مگر صرف سوچ کر رہ گیا۔

''کوڈ'' سوفی یکدم بولی۔ ''یہاں کوئی کوڈ ہے''۔

لڑکا اُس کی بات سُن کر حیران ہوا، پھر اُس کے چہرے پر مُسکراہٹ آ گئی۔ ''جی ہاں مادام یہاں کوڈ ہے''۔

''یہ چھت پر ہے دیکھو۔۔۔۔۔'' سوفی نے چھت کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہیں کہیں ہے''۔

لڑکا مُسکرایا۔ ''لگتا ہے آپ پہلے بھی یہاں آ چکی ہیں''۔

کوڈ۔ لینگڈن نے سوچا۔ وہ ایک قِصّہ بھول گیا تھا۔ روزلین کے پوشیدہ اسراروں میں ایک محرابی راستہ تھا جس میں سے ہزاروں پتھر جھانک رہے تھے اور ہر پتھر پر کوئی نہ کوئی علامت تھی، مگر ایسا لگتا تھا کہ یہ تمام علامات سلسلہ وار نہیں ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ یہ علامات ایک کوڈ ہیں جو نیچے چھپے تہہ خانے کا راستہ ڈھونڈنے میں مددگار ہو سکتا ہے۔ بہت سے لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ یہ علامات گریل کی حقیقی داستان ہیں مگر اِس کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ مُحققین صدیوں سے اِنہیں سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ روزلین ٹرسٹ نے اِن اشاروں کو صحیح طرح پڑھنے والے کیلئے انعام بھی مُقرر کر رکھا تھا مگر یہ علامات ابھی تک راز ہی تھیں۔

''میں آپ کو گرجا دکھاتا ہوں'' نوجوان بولا، مگر سوفی اور لینگڈن اپنے اپنے خیالوں میں اتنے گُم تھے کہ اُسے سنا ہی نہیں۔

میرا پہلا کوڈ۔ سوفی نے محراب دار راستے کی طرف جاتے ہوئے سوچا، وہ وقتی طور پر ہولی گریل اور اُن تمام واقعات کو بھول چُکی تھی جو اب تک رُونما ہو چُکے تھے۔ اُسے محراب کی چھت پر مُختلف علامات نظر آئیں۔ اُسے یوں لگا جیسے اُس کی پُرانی یادیں تازہ ہو گئی ہیں۔ جب وہ بچپن میں یہاں آئی تھی۔ اُس کے خاندان کے ساتھ پیش آنے والے حادثے کو ایک سال بیت چُکا تھا اور اُس کا نانا اُسے اپنی چھٹیوں کے دوران سکاٹ لینڈ لے کر آیا تھا۔ واپس جانے سے پہلے وہ روزلین دیکھنے آئے تھے۔ یہ شام کا وقت تھا اور گرجا بند تھا مگر وہ اندر ہی تھے۔

''نانا ہم گھر چلتے ہیں'' سوفی تھکاوٹ محسوس کر رہی تھی۔

''چلتے ہیں بیٹا چلتے ہیں'' سانئیر نے اُسے کہا۔ ''میں نے ابھی یہاں ایک کام کرنا ہے۔ تُم جاؤ اور گاڑی میں انتظار کرو''۔

''آپ ایک اور خُفیہ کام کر رہے ہو؟''

''ہاں۔ میں جلدی آ جاؤں گا''۔ سانئیر بولا۔

''کیا میں اِس محراب کی علامات پھر سے دیکھ لوں؟ یہ تو بہت مزے کا کام ہے''۔

''تُمہیں ڈر تو نہیں لگے گا؟ کیونکہ میں تو یہاں نہیں ہوں گا تُم اکیلی ہو گی یہاں؟''

''نہیں بالکُل نہیں'' سوفی نے کہا۔ ''ابھی اندھیرا ابھی نہیں ہوا''۔

سانئیر مُسکرایا۔ ''پھر ٹھیک ہے'' وہ اُسے محراب دار راستے کی طرف لے آیا۔

سوفی فرش پر لیٹ گئی اور چھت پر بنے نشانات دیکھنے لگی۔ ''آپ کے آنے سے پہلے میں یہ کوڈ توڑ لوں گی''۔

''چلو پھر تو یہ ایک ریس ہے'' سانئیر نے جھکتے ہوئے اُس کے ماتھے کو چُوما اور ایک طرف بنے دروازے کی طرف چل پڑا۔ اُس نے دروازہ کھولا اور سوفی کو پُکارا۔ ''میں دروازہ کھُلا چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تُمہیں میری ضرورت پڑی تو آواز دے دینا''۔

سوفی فرش پر لیٹی کر چھت کو دیکھنے لگی، اُس کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہونے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد چھت دُھندلانے لگی اور وہ نیند میں کھو گئی۔

جب وہ جاگی تو اُسے فرش ٹھنڈا محسوس ہو رہا تھا۔

''نانا ابو''۔ اُس نے پُکارا مگر کوئی جواب نہ آیا۔ وہ کھڑی ہو گئی اور اپنے کپڑے جھاڑ کر کھُلے دروازے کو دیکھا۔ اندھیرا کافی پھیل چُکا تھا۔ وہ چلتی ہوئی آئی اور دروازے سے اپنے نانا کو دیکھا جو کہ چرچ کے پورچ کے پاس کھڑا کسی نہ جانے کس سے باتیں کر رہا تھا۔

''نانا ابو'' اُس نے ایک بار پھر پُکارا۔

سانئیر نے مُڑ کر اُسے انتظار کرنے کا اشارہ کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بات ختم کر کے سوفی کی طرف آ گیا۔ اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

''آپ رو کیوں رہے ہیں نانا ابو؟''

اُس نے سوفی کو بازوؤں میں اُٹھا کر اُس کا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک لایا اور بولا۔ ''سوفی۔ ہم دونوں نے اِس سال بہت سے لوگوں کو خُدا حافظ کہا ہے۔ یہ بہت مُشکل ہوتا ہے''۔

سوفی نے حادثے کے بارے میں سوچا۔ ''کیا آپ کسی اور کو خُدا حافظ کہہ رہے تھے؟''

''ہاں ایک پیارے دوست کو'' سانئیر بولا۔ اُس کی آواز میں گہرے جذبات تھے۔ ''مُجھے ڈر ہے کہ میں اُسے اب کبھی نہیں دیکھ سکوں گا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن گرجے کی دیواروں کا جائزہ لے رہا تھا، اُس کی آنکھوں میں ڈبہ تھا۔سوفی علامات دیکھ رہی تھی۔ واضح اشاروں کے باوجود لینگڈن سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ''اُسترے اور صُراحی'' (Blade & Chalice) کو کہاں تلاش کرے۔ اُسے کہیں بھی یہ نشان نظر نہیں آئے تھے۔

The Holy Grail'neath ancient Roslin waits.

The blad and chalice gaurding o'er Her gates.

قدیم روزلین کے نیچے ہولی گریل انتظار کر رہی ہے۔

اُس کے دروازوں پر اُسترا اور صُراحی مُحافظ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ایک دفعہ پھر لینگڈن کو احساس ہوا کہ ابھی اِس پُر اسرار معاملے کی مزید کڑیاں ڈھونڈنا باقی ہیں۔

نوجوان لڑکے نے لینگڈن کو مُخاطب کیا۔''کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ ڈبہ آپ کو کہاں سے ملا؟''

لینگڈن ایک تھکی سی ہنسی ہنس دیا۔''یہ ایک حیرت انگیز اور لمبی کہانی ہے''

نوجوان کے رویّے میں ہچکچاہٹ تھی مگر وہ بار بار ڈبے کی طرف دیکھ رہا تھا۔''یہ تو بہت ہی عجیب وغریب ہے۔ میری نانی کے پاس بھی بالکل ایسا ہی ایک ڈبہ موجود ہے جس میں وہ اپنے زیورات رکھتی ہیں''

لینگڈن جانتا تھا کہ نوجوان کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اِس طرح کا کوئی اور ڈبہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ ڈبہ خاص طور پر پریوری کے سنگِ کُلید کی حفاظت کیلئے بنایا گیا تھا۔''وہ ڈبہ اِس جیسا ہو سکتا ہے مگر۔۔۔۔۔۔''۔اُس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔ نزدیک ہی دروازہ بند ہونے کی اُونچی آواز آئی اور اُن دونوں کی توجہ اُدھر ہو گئی۔لینگڈن حیران تھا کہ سوفی کدھر جا رہی ہے ،جب سے وہ یہاں آئی تھی اُس کا رویّہ عجیب وغریب تھا۔وہ پھر نوجوان سے مُخاطب ہوا۔''کیا تُم جانتے ہو کہ یہ رستہ کہاں جاتا ہے؟''۔

''یہ گرجے کا رہائشی حصہ ہے جہاں روزلین ٹرسٹ کی ناظم رہتی ہیں، وہ میری نانی ہیں''۔

''تُمہاری نانی روزلین ٹرسٹ کی صدر ہے؟''

نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔''میں بھی اُنہی کے ساتھ رہتا ہوں اور یہاں رہنُمائی کے فرائض سر انجام دیتا ہوں''۔اُس نے کندھے اُچکائے اور پھر بولا۔''میری ساری زندگی یہیں گُزری ہے۔میری پرورش میری نانی نے اِسی گھر میں کی ہے''۔

لینگڈن کے خیال میں یہی گھر فی الحال سوفی کی سوچوں کا مرکز تھا وہ دروازے کی طرف مُڑا اور سوفی کو آواز دی۔ وہ تقریباً آدھے راستے میں تھی۔اُس نے رُک کر لینگڈن کو مُڑ کر دیکھا۔

''تُم نے بتایا تھا نا کہ تُمہاری نانی کے پاس بھی ایسا ہی ڈبہ ہے''لینگڈن ایک بار پھر نوجوان سے مُخاطب ہوا۔

''ہاں۔ ہو بہو اسی جیسا''۔

''اُنہیں وہ کہاں سے مِلا تھا؟''

''میرے نانا نے اُن کیلئے بنایا تھا۔ جب میں بچہ تھا تو وہ فوت ہو گئے تھے مگر میری نانی ابھی بھی اُن کی باتیں مُجھے بتاتی ہیں۔اُن کے خیال میں میرے نانا ایک نہایت ماہر اور دانا انسان تھے۔ وہ بہت سی چیزیں بنا لیتے تھے''۔

لینگڈن کا ذہن قلابازیاں کھا رہا تھا۔''تُم کہتے ہو کہ تُمہاری نانی نے تُمہاری پرورش کی تھی، تُمہارے والدین کہاں ہیں؟''

نوجوان کے چہرے پر حیرت تھی۔''تو بچپن میں مر گئے تھے'' وہ کہتے کہتے رُکا۔''اُسی دن جس دن میرے نانا فوت ہوئے تھے''۔

لینگڈن کا دل دھڑک رہا تھا۔''ایک کار کے حادثے میں؟''

نوجوان کی ہکا بکا رہ گیا۔''ہاں کار کے حادثے میں، میرا سارا خاندان اُس حادثے میں مر گیا تھا، میرا نانا، میرے والدین اور۔۔۔۔۔''وہ کہتے کہتے رُک گیا، اُس کی نظر فرش پر تھی۔

''اور تُمہاری بہن۔۔۔''لینگڈن نے اُس کا جُملہ مُکمل کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی پتھر سے تعمیر ہوئے گھر کو دیکھ رہی تھی۔ یہ گھر ویسے کا ویسا ہی تھا جیسا اُس نے بچپن میں دیکھا تھا۔گھر کی کھڑکیوں سے اندر جلتی روشنیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ لینگڈن کے پُکارنے کے باوجود وہاں چلی آئی تھی، اُسے یوں لگ رہا تھا کہ وہ اندر ہی اندر رو رہی تھی۔

اُس نے گھر کے دروازے کی طرف دیکھا دیکھا، دروازے پر شیشہ لگا ہوا تھا جس میں سے اندر اُسے ایک بوڑھی خاتون نظر آ رہی تھی مگر اُس کی پشت دروازے کی طرف تھی، اُس کے لمبے چاندی رنگ کے بال تھے، سوفی کو یوں لگا جیسے وہ اُس کی طرف کھنچ رہی ہے۔ ایک انجانے سے جذبے کے تحت وہ دروازے کی طرف چل پڑی۔ وہ دروازے کے پاس آ کر رُک گئی، اُس نے شیشے سے اندر جھانکا۔ وہ عورت ایک تصویر پکڑے ہوئے تھی اور اُس کی سسکیاں سُنائی دے رہی تھیں۔ سوفی نے دیکھا، وہ تصویر اُس کیلئے اجنبی نہیں تھی۔

یاک سانئر۔

اُس عورت تک بھی سانئر کی موت کی خبر پہنچ چکی تھی۔ اچانک لکڑی کا فرش سوفی کے قدموں تلے چر چرایا اور اُس عورت نے گھوم کر دیکھا۔ اُس کی نظریں سوفی پر مرتکز ہو گئی تھیں۔ وہ تصویر رکھ کر دروازے کی طرف چلتی ہوئی آئی اور شیشے سے باہر جھانکا۔ سوفی بھی اُس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر جمی رہیں، سوفی کو اُس عورت کی آنکھوں میں انسیت، یگانگی، بے یقینی اور دُکھ نظر آیا۔ بوڑھی عورت نے دروازہ کھول دیا اور باہر آ گئی۔۔

''میری بچی۔۔۔۔۔''۔اُس نے سوفی کا چہرہ تھام لیا۔

سوفی نے اُس کے چہرے کی بجائے آواز پہچانی تھی۔ اُس نے بولنے کی کوشش کی مگر اُسے لگا کہ اُس کا سانس حلق میں پھنس

گیا ہے۔

''سوفی''۔ بوڑھی عورت ہچکیاں لے رہی تھی، اُس نے سوفی کے ماتھے کو چُوم لیا۔

''نانی''۔سوفی کے حلق سے دبی دبی آواز برآمد ہوئی۔''مگر نانا نے تو بتایا تھا کہ۔۔۔۔۔''

''میں جانتی ہوں'' اُس نے اپنے نرم ہاتھ سوفی کے کاندھوں پر رکھے اور اُسے نہایت محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔''تُمھارا نانا اور میں بہت مجبور تھے۔ہم نے وہ کُچھ کیا جسے ہم صحیح سمجھتے تھے۔میں تُم سے معافی چاہتی ہوں۔ یہ تُمھاری حفاظت کیلئے تھا پرنسس''۔

پرنسس کے لفظ نے سوفی کی اپنے نانا کی یاد دلا دی۔اُسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ روز لین کے اندر سے اُسے پُکار رہا ہے۔

نانی نے سوفی کے گرد اپنے بازو حمائل کر لئے۔اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔''تُمھارے نانا تُمھیں سب کُچھ بتا دینا چاہتے تھے۔مگر تُم دونوں کے درمیان کوئی مسئلہ تھا۔اُس نے بہت کوشش کی۔ بہت سی باتیں تُمھیں نہیں پتہ۔ بہت زیادہ'' اُس نے ایک بار پھر سوفی کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اُس کے کان میں سرگوشی کی۔''وقت آ گیا ہے کہ تُم اپنے خاندان کے بارے میں حقیقت جان لو''۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوفی اور اُس کی نانی سیڑھیوں پر بیٹھے تھے، اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، جب گرجے سے نوجوان لڑکا وہاں پُہنچا، اُس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار تھے۔

''سوفی''۔اُس کے لہجے میں سوال تھا۔

سوفی آنکھوں میں آنسو لئے سر ہلاتے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ نوجوان کے چہرے کو نہیں پہچانتی تھی مگر جب وہ دونوں گلے لگے تو اُسے یقین ہو گیا کہ اُن کی رگوں میں ایک ہی خون دوڑ رہا ہے۔

لینگڈن بھی وہاں آ گیا تھا۔سوفی سوچ بھی سکتی تھی کہ کل تک وہ اپنے آپ کو اِس دُنیا میں اتنا اکیلا محسوس کر رہی تھی اور آج، اِس اجنبی جگہ پر، تین انسانوں کے پاس جنہیں وہ بہت کم جانتی تھی وہ اپنے آپ کو اپنے گھر میں محسوس کر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

روز لین پر رات چھا چُکی تھی۔لینگڈن پتھریلے راستے پر اکیلا کھڑا تھا۔اُسے گھر کے اندر سے سوفی، اُس کے بھائی اور نانی کی ہنسی کی آوازیں سُنائی دے رہی تھیں۔اُس کے ہاتھوں میں کافی کا مگ تھا۔وہ شُکر گُزار تھا کہ اِتنے تھکن آمیز معاملات کے بعد اُسے کافی میسّر آئی ہے۔

''تُم خاموشی سے باہر آ گئے'' اُسے اپنی پُشت پر سوفی کی نانی کی آواز سُنائی دی۔

وہ مُڑا۔تاریکی میں سوفی کی نانی کے بال چمک رہے تھے۔پچھلے اٹھائیس سال سے یہ عورت میری شاویل (Mary Chauvel) کے نام سے زندگی گُزار رہی تھی۔

لینگڈن تھکے سے انداز میں مُسکرایا۔''میں نے سوچا کہ آپ کو اکیلے میں بات کرنے کا کُچھ وقت مِل جائے''۔اُس نے گردن موڑ کر کھڑکی سے دیکھا جہاں سوفی اور اُس کا بھائی بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

میری اُس کے پاس آ کر بولی۔''رابرٹ۔ میں نے جب سانئر کے قتل کے بارے میں سُنا تو میں سوفی کے بارے میں نہایت فکر مند تھی۔اُسے اپنے سامنے بحفاظت پا کر مُجھے اِتنا سکون ملا ہے جس کیلئے تُمھارا شُکریہ کرنا مُمکن نہیں لگ رہا''۔

لینگڈن سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کیا جواب دے۔ جب سوفی کی نانی اُسے اور اُس کے بھائی کو اپنے خاندان کے بارے میں حقیقت سے آگاہ کرنے لگی تھی تو لینگڈن وہاں سے اُٹھ کے باہر جانا چاہتا تھا مگر سوفی کی نانی نے اُسے روک لیا تھا۔سانئر کی طرح شاید وہ بھی اُس پر نہایت اعتماد کرنے لگی تھی۔ وہ میری کی زبانی تمام کہانی سُنتا رہا۔اُس نے سوفی کے والدین کے بارے میں بتایا تھا۔حیران کُن طور پر دونوں میروِنگین خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔مگدالہ کی مریم اور عیسٰی کی نسل سے۔سوفی کے آباؤ اجداد نے اپنی حفاظت کی خاطر اپنے خاندانی نام تبدیل کر لئے تھے۔ جو کہ پلانٹارڈ (Plantard) اور سینٹ کلیر (Saint-Clair) تھے۔ پریوری نے اِس خاندان کی حفاظت نہایت جانفشانی سے کی تھی۔ جب سوفی کے والدین ایک پُراسرار حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے تو پریوری کو یہ خدشہ لاحق ہو گیا تھا کہ اُن کی شناخت خطرے میں ہے۔اُس وقت میری اور سانئر نے اپنی زندگی کا سب سے کٹھن فیصلہ کیا۔ وہ سب اکٹھے گھومنے پھرنے جا رہے تھے مگر پھر کسی وجہ سے پروگرام تبدیل ہو گیا۔حادثے کے وقت صرف سوفی کے والدین ہی گاڑی میں تھے۔ جب گاڑی دریا سے برآمد ہوئی تو یہی سمجھا گیا تھا اِس حادثے میں میری اور سوفی کا بھائی بھی مر گئے ہیں۔سانئر نے بھی اِس بات کی تردید نہیں کی تھی۔اُنہوں نے اپنی بچوں کی حفاظت کیلئے یہ قدم اُٹھایا تھا۔ چونکہ یاک سانئر ایک مشہور آدمی تھا اِس لئے وہ ایکدم غائب ہونے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو اِس حادثے کی اعلٰی سطح پر تحقیقات ہو سکتی تھیں۔اُن کی زندگی کے سب سے کٹھن دن تھے اور یہ فیصلہ سب سے بڑا فیصلہ تھا۔لینگڈن کو اِس کہانی کی جڑیں زیادہ گہری محسوس ہوئیں۔لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ کہانی اُس کیلئے نہیں ہے۔ اِس لئے وہ اِسے درمیان میں ہی چھوڑ کر باہر آ گیا تھا۔وہ روز لین کے پُراسرار مُعمّے کے بارے میں سوچ رہا تھا جو کہ اب تک حل طلب تھا۔ پھر سوفی کی نانی باہر آ گئی تھی۔

''یہ مُجھے پکڑا دو''۔سوفی کی نانی نے کہا۔

''اوہ شُکریہ''لینگڈن نے مگ اُسے پکڑا دیا، وہ کافی ختم کر چُکا تھا۔

''میں دوسرے ہاتھ میں پکڑی چیز کا کہہ رہی ہوں''۔ وہ بولی۔لینگڈن نے اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑے پُرانے کاغذ کو دیکھا جس پر سانئر کی لکھی ہوئی نظم تھی۔ وہ اِسے دوبارہ پڑھنا چاہتا تھا کہ شاید کُچھ سمجھ آ جائے، مگر ابھی تک وہ کُچھ بھی سمجھ نہیں پایا تھا۔

''اوہ معاف کیجیئے گا۔ یہ لیجیئے''لینگڈن نے کاغذ اُس کی طرف بڑھا دیا۔میری نے کاغذ اُس لے لیا اور کھول کر دیکھا۔اُس کی آنکھوں میں تحیّر تھا۔''میں پیرس میں ایک آدمی کو جانتی ہوں جو کہ وہاں کے ایک بینک کا صدر ہے۔آندرے ورنٹ۔ وہ سانئر کا بہت اچھا اور قابلِ اعتبار دوست ہے۔آندرے یاک سانئر کیلئے کُچھ بھی کر سکتا ہے۔اِس لئے میں یہ کاغذ اور وہ ڈبہ اُس کے

حوالے کردوں گی''۔

وہ کُچھ بھی کرسکتا تھا۔لینگڈن نے سوچا۔ مُجھے گولی بھی مار سکتا تھا۔لینگڈن کو یاد آیا کہ اُس نے بیچارے ورنٹ کو اِتنی زور سے دروازہ دے مارا تھا کہ اُس کی شاید ناک ہی ٹوٹ گئی ہوگی۔لینگڈن کو پیرس کے واقعات یاد آئے۔وہ تین نائب جواب اس دُنیا میں نہیں رہے تھے۔

''پریوری کا کیا ہوگا؟''اُس نے میری سے پوچھا۔

''پریوری صدیوں سے ہر طرح کی مُشکلات سے گُزرتی ہوئی آئی ہے۔اِس کے بڑے حرکت میں آچُکے ہیں،سب معمول پر آجائے گا''۔

میری سے ملنے کے بعد لینگڈن کو یہ شک ہوا تھا کہ وہ پریوری کے تمام معاملات میں شریک ہے۔پریوری کی رُکنیت میں،کئی صدیوں سے عورتیں بھی شامل تھیں،ظاہر ہے پریوری کا مقصد ہی مُقدس نُسوانیت کی حفاظت تھا۔اُسے لی ٹیبنگ اور ویسٹ منسٹر کی خانقاہ کا خیال آیا،اُسے یوں لگا جیسے اُس واقعے کو زندگی گُزر چُکی ہے۔''کیا کیتھولک چرچ آپ کے شوہر پر دباؤ ڈال رہا تھا؟''لینگڈن نے پوچھا۔

''بالکُل نہیں۔قُربِ قیامت کے دنوں کی باتیں تو بس فضول ذہنوں کی گھڑی ہوئی داستانیں ہیں۔پریوری نے اپنا پوشیدہ راز افشاء کرنے کیلئے کوئی وقت بھی طے نہیں کیا تھا۔ بلکہ پریوری کا تو شُروع سے ہی منشور ہے کہ ہولی گریل کے راز کو ہمیشہ کیلئے پوشیدہ رکھا جائے گا''۔

''کیا؟''لینگڈن یہ سُن کر حیران تھا۔

''یہ ایک ایسا پُر اسرار معمّہ ہے جو کہ ہماری روحوں میں اُتر جاتا ہے۔گریل کی خوبصورتی اِسی میں ہے کہ وہ پوشیدہ رہے''میری نے روزلین کے گرجے پر نگاہ ڈالی۔'' کُچھ لوگوں کیلئے گریل ایک پیالہ ہے جو لافانی زندگی دیتا ہے۔ کُچھ کیلئے یہ بہت ساری دستاویزات پر مُشتمل ہے۔اور بہت ساروں کیلئے ہولی گریل بس ایک خیال ہے۔۔۔ایک بہت بڑا خیال۔ایک ایسا خزانہ جسے حاصل کرنا مُمکن نہیں''۔

لیکن اگر سانگریل کی دستاویزات مخفی رہیں گی تو مگدالہ کی مریم کی داستان ہمیشہ کیلئے گُم جائے گی''۔لینگڈن بولا۔

''ایسا ہوسکتا ہے کیا؟ اپنے اِردگرد دیکھو۔ یہ تو فن کا حصّہ ہے،موسیقی اور کتابوں میں موجود ہے۔تُم تو خود بھی کتاب لکھ رہے ہونا جس میں مُقدس نُسوانیت کے بارے میں بتایا گیا ہے''۔

''ہاں بالکُل''۔

وہ مُسکرائی۔''اِس کتاب کو جلدی مُکمل کرو،جدید دُنیا کو اِیسے ہی خیالات کی ضرورت ہے''۔

لینگڈن خاموش ہوگیا،اُسے میری کے الفاظ میں چھلکتی ذمہ داری کا احساس ہورہا تھا۔اُس نے درختوں کی شاخوں سے پرے دیکھا جہاں چمکتا ہوا چاند طلوع ہورہا تھا۔اُس نے اپنی نگاہ روزلین کی طرف موڑلی۔اُسے اپنے جسم میں لڑکپن کا سا جوش محسوس ہوا،ایسا لڑکا جو روزلین کے پُراسرار معموں کو جان لینا چاہتا ہے۔مگر ابھی اِس کا وقت نہیں آیا تھا۔وہ خود ہی سوچ کر رہ گیا۔اُس نے میری کے ہاتھ میں پکڑے کاغذ پر نگاہ ڈال کر دوبارہ اپنی نگاہ روزلین کے گرجے پر گاڑ دی۔

''سوال پوچھو رابرٹ''میری نے اُسے کہا۔''اب تُم ہر راز جاننے کا حق رکھتے ہو''۔

لینگڈن کے چہرے پر سُرخی چھا گئی۔

''کیا تُم جاننا چاہتے ہو کہ ہولی گریل روزلین میں ہے؟''

''کیا آپ مُجھے بتا سکتی ہیں؟''

میری مضحکہ خیز انداز میں مُسکرادی۔''کیا یہ مُمکن نہیں کہ گریل کا پیچھا چھوڑ دیا جائے اِسے سکون سے رہنے دے''۔تُم ایسا کیوں سوچتے ہو کہ ہولی گریل یہاں ہوسکتی ہے''۔

لینگڈن نے اُس کے ہاتھ میں تھامے کاغذ کی طرف اشارہ کیا۔''آپ کے شوہر کا روزلین کے گرجے کی طرف اشارہ واضح ہے اِس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک اُسترا اور صُراحی اِس کی حفاظت کررہی ہے مگر مُجھے یہ دونوں علامات روزلین میں نظر نہیں آئیں''۔

''اُسترا اور صُراحی؟''میری نے پوچھا۔''اِن کی علامتیں کیسی ہوتی ہیں''۔

لینگڈن کو احساس ہوا کہ وہ اُس کے ساتھ کھیل کھیل رہی ہے۔اُس نے جیب سے قلم نکال کر کاغذ کی پُشت پر اِن دونوں کی علامات بنادیں۔

''تُم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ روزلین، جہاں ہزاروں لاکھوں علامات اور نشانات موجود ہیں، یہ علامات موجود نہیں؟''

''میں نے تو کہیں نہیں دیکھیں''۔

''اور اگر میں تُمہیں دکھادوں تو؟''

اِس سے پہلے کہ لینگڈن جواب دیتا،میری گرجے کی طرف چلنا شُروع ہوگئی۔لینگڈن بھی اُس کے پیچھے چل پڑا۔وہ روزلین کی قدیم عمارت میں داخل ہوگئے۔میری نے گرجے کی روشنیاں جلادیں اور احاطے کے درمیان میں بنے نشان کی طرف اشارہ کیا۔

''وہ دیکھو اُسترا اور صُراحی''

لینگڈن نے اُس کی انگلیوں کے تعاقب میں دیکھا۔''وہاں تو کُچھ نہیں۔۔۔۔۔''

میری نے ٹھنڈی سانس لی اور اُس مشہور راستے کی طرف اشارہ کردیا جس پر لاکھوں قدموں کے نشانات تھے اور شام کو وہ اِس راستے پر چلا بھی تھا۔اُس کی آنکھوں نے قدموں کے نشانات سے خراب ہوئے رنگ کو دیکھا۔اُسے محسوس ہوا کہ اُس کا دماغ قلابازیاں کھارہا ہے

''داؤود کا ستارہ؟؟؟؟''

لینگڈن اُس نشان کے پاس جا کر رُک گیا۔اُس کی آنکھوں میں شدید حیرت تھی۔

پیالہ اور صراحی۔ایک ہی جگہ پر۔داؤود کا ستارہ ایک مُکمل ملاپ ہے۔سُلیمان کی مہر۔مُقدّ ساتِ مُقدّس۔

لینگڈن کو الفاظ ڈھونڈنے میں کُچھ وقت لگا۔

''یہ شعر روزلین کی طرف اشارہ کرتا ہے۔مُکمل طور پر واضح اشارہ''۔

میری مُسکرادی۔''لگتا تو یہی ہے''۔

''اِس کا مطلب ہے کہ ہولی گریل ہمارے قدموں کے نیچے تہہ خانے میں ہے''۔لینگڈن بولا۔

میری کھلکھلا کر ہنس دی۔''صرف رُوحانی طور پر۔پریوری کے قدیم منشور میں یہ بات بھی موجود ہے کہ گریل کو ایک دِن اُس کے وطن فرانس پہنچایا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ کیلئے آرام سے رہے گی۔صدیوں سے گریل ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائی جاتی رہی تاکہ اِسے دشمنوں کی پہنچ سے دُور رکھا جائے۔جب یاک سانئرَ گرانڈ ماسٹر بنا تھا تو اُس نے عہد کیا تھا کہ گریل کو اُس کے اپنے وطن واپس پہنچائے گا۔ایسی جگہ اُس کی آرامگاہ بنائے گا جو اُس کے قابل ہوگی''۔

''اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا؟''

میری کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی تھی۔''رابرٹ۔اِس بات کو دیکھتے ہوئے کہ آج رات تُم نے جو کُچھ کیا ہے۔اور روزلین ٹرسٹ کی ناظمہ کے طور پر، میں صرف تُمہیں اتنا بتا سکتی ہوں کہ گریل روزلین میں نہیں ہے''۔

لینگڈن نے اُس پر تھوڑا دباؤ ڈالنے کا فیصلہ کیا۔''لیکن سانئرَ کے سارے اشارے تو روزلین کا پتہ بتاتے ہیں''۔

''شاید،مگر تُم مطلب سمجھنے میں غلطی کر رہے ہو۔یہ یاد رکھو کہ گریل بہت چالاک ہے۔جیسا کہ میرا مرحوم شوہر تھا''۔

''اِس سے زیادہ واضح اشارہ کیا ہوسکتا ہے''لینگڈن بولا۔''ہم ایک زیرِ زمین تہہ خانے کے اوپر ہیں جہاں سانئرَ کی بتائی ہوئی علامات بھی موجود ہیں، وہ چھت بھی جس پر ستارے ہی ستارے ہیں،اور فری میسنوں کا فن بھی۔ہر اشارہ روزلین کی طرف ہے''۔

''اچھا چلو مُجھے وہ نظم پڑھ لینے دو''میری نے کاغذ کھولا اور اونچی آواز میں نظم پڑھنا شُروع کی۔

جب وہ نظم پڑھ کر ختم کر چُکی تو کُچھ دیر ہونٹوں پر مُسکراہٹ لئے خاموش رہی۔

''آہ۔یاک''اُس نے ٹھنڈی آہ بھری۔

لینگڈن اُسے پُر اُمید نظروں سے دیکھ رہا تھا۔''کیا آپ کو کُچھ سمجھ آیا؟''

''تُم نے تو دیکھا ہی ہے،جیسا کہ یہ روزلین کے فرش پر بھی موجود ہے۔عام چیزوں میں بھی اشارے موجود ہوتے ہیں''

لینگڈن نے سمجھنے کی کوشش کی۔سانئرَ کا ہر اشارہ ذُو معنی ہوتا تھا،مگر اُسے کُچھ سمجھ نہ آیا کہ سوائے اِس کے کہ یہ اشارہ روزلین کی طرف تھا۔

میری نے ایک تھکی سی جماہی لی۔''رابرٹ۔میں تُمہارے سامنے ایک اعتراف کر رہی ہوں۔اگرچہ مُجھے پریوری کی طرف سے گریل کے پوشیدہ مقام کے بارے میں کبھی نہیں بتایا گیا،مگر میں ایک ایسے شخص کی بیوی ہوں جو کہ نہایت بااثر تھا اور میرے خیال میں۔۔۔۔''۔

لینگڈن نے اُس کی بات کاٹنی چاہی مگر میری نے اُسے موقع نہ دیا۔''میں معذرت چاہتی ہوں کہ نہایت محنت کے باوجود تُم روزلین سے خالی ہاتھ جا رہے ہو۔مگر مُجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تُم جِس چیز کی تلاش میں ہو جلد ہی اُسے پالو گے۔ایک دِن تُم پر ساری حقیقت واضح ہوجائے گی''۔وہ مُسکرائی۔''مُجھے تُم پر اعتماد ہے کہ جب تُم یہ راز جان لو گے تو اِسے راز ہی رکھو گے''۔

گھر کے دروازے کی طرف سے قدموں کی آواز آئی۔یہ سوفی تھی۔

''آپ دونوں تو غائب ہوگئے''وہ اُن کے نزدیک آکر بولی۔

''میں تو بس آ ہی رہی تھی''اُس کی نانی نے جواب دیا۔''شب بخیر پرنسس''۔اُس نے سوفی کے ماتھے کو چوما۔''رابرٹ کو زیادہ مت جگانا''۔

لینگڈن اور سوفی میری کو گھر کی طرف جاتا دیکھ رہے تھے۔یکدم سوفی لینگڈن کی طرف مُڑی۔اُس کی آنکھوں میں جذبات کا سمندر تھا۔

''یہ ایسا اختتام نہیں ہے جس کی مُجھے توقع تھی''۔

ہم دونوں کو۔لینگڈن نے سوچا۔اُسے لگا کہ سوفی نہایت مُشکل سوچوں میں گِھری ہوئی تھی۔جو حقیقت اُس پر کُھلی تھی اُس نے اُس کی زندگی بدل ڈالی تھی۔''تُم ٹھیک ہو نا؟ دراصل تُمہیں بہت کُچھ سمجھنا ہوگا''۔

وہ مُسکرادی۔''میرا خاندان بھی ہے۔میں نئے سرے سے شُروعات کرنا چاہتی ہوں اور یہ سب سمجھنے میں تو کُچھ وقت تو لگے گا''۔

لینگڈن خاموش رہا۔

''کل تُم چلے جاؤ گے کیا؟'' سوفی نے پوچھا۔'' کُچھ دِن تو یہاں رُکو''۔

لینگڈن نے ٹھنڈی آہ بھری۔''میری واپسی ضروری ہے، اور تُمھیں ابھی کُچھ وقت اپنوں کے درمیان گُزارنا چاہیئے''

سوفی کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔ تھوڑی دیر کیلیئے اُن کے درمیان خاموشی چھا گئی۔ آخرکار سوفی لینگڈن کے قریب آئی اور اُس کا ہاتھ تھام کر گرجے سے باہر لے آئی۔ وہ ٹیلے سے تھوڑا اوپر کی طرف چل دیئے۔ اُن کے سامنے ٹیلے سے نیچے کا سارا نظارہ تھا، چاندنی، الگ ہوتے بادلوں سے چھن کر نیچے آرہی تھی۔ وہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کافی دیر خاموش کھڑے رہے۔ آسمان پر ستارے طلوع ہونا شُروع ہو گئے تھے، مشرق کی طرف ایک اکیلا ستارہ جگمگا رہا تھا۔ لینگڈن اُسے دیکھ کر مُسکرا دیا۔ یہ ستارہ نہیں بلکہ زُہرہ (Venus) سیارہ تھا۔

رات گہری ہونے کی وجہ سے ٹھنڈ بڑھ گئی تھی اور تُند ہوا چل رہی تھی۔ کُچھ دیر بعد لینگڈن نے سوفی کی طرف دیکھا۔ اُس کی آنکھیں بند تھیں اور ہونٹوں پر ایک اطمینان بھری مُسکراہٹ تھی۔ لینگڈن کو اپنی آنکھیں بھی بھاری محسوس ہونا شُروع ہوئیں۔ ہچکچاتے ہوئے اُس نے سوفی کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کا دباؤ ڈالا۔

''سوفی''۔

سوفی آہستگی سے اپنی آنکھیں کھول کر اُس کی طرف متوجہ ہوگئی۔ اُس کا مُطمئن چہرہ چاندنی میں نہایت خوبصورتی لگ رہا تھا۔

''ہاں''۔

لینگڈن کو واپسی کے خیال سے ایک غیر مُتوقع اُداسی کا احساس ہوا۔''ہوسکتا ہے میں تُمھارے جاگنے سے پہلے چلا جاؤں'' وہ رُکا۔ اُس کے حلق میں گویا الفاظ پھنس رہے تھے۔''معاف کرنا۔۔۔ میں صحیح طرح سے۔۔۔''

سوفی نے اُس کی بات مُکمل نہ ہونے دی اور اپنا دوسرا ہاتھ اُس کے گالوں پر رکھ دیا۔

''ہم دوبارہ کب ملیں گے؟''

لینگڈن نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔''کب؟'' وہ کہتے کہتے رُکا، وہ بھی یہی بات سوچ رہا تھا۔''دراصل اگلے ہفتے فلورنس میں ایک کانفرنس ہے جس میں میرا بھی لیکچر ہے۔ اور قریباً پورا ہفتہ میری کوئی خاص مصروفیت نہیں ہوگی''۔

''کیا یہ دعوت ہے؟''

''یہ ایک بہت آرام دہ مُلاقات ہوگی''۔

سوفی کے ہونٹوں پر شرارت بھری مُسکراہٹ آگئی۔''تُم بہت کچھ خود سے سوچ لیتے ہو مسٹر لینگڈن''۔

لینگڈن اپنی جگہ پر سُکڑ سا گیا۔''میرا مطلب تھا کہ۔۔۔۔''

'''فلورنس میں تُم سے ملاقات بہت خوبصورت ہوگی رابرٹ۔ مگر ایک شرط پر'' سوفی کا لہجہ سنجیدہ ہوگیا۔''نہ کوئی میوزیم، نہ گرجا، نہ کوئی مقبرہ نہ کوئی فن پارہ اور نہ ہی کوئی قدیم برتن''۔

''فلورنس میں ایک ہفتہ۔۔۔ وہاں کوئی مصروفیت بھی نہیں ہوگی''

''ٹھیک ہے۔۔۔ کیا میں اِسے ڈیٹ (Date) سمجھوں؟''۔

☆☆☆☆☆☆☆

اختتامیہ

لینگڈن یکدم بیدار ہوگیا۔ وہ خواب دیکھ رہا تھا۔۔ اُس نے اپنے بستر کے ساتھ پڑے غُسل کے لباس پر نگاہ دوڑائی جس پر ہوٹل رِٹز پیرس کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔ اُسے کھڑکی کی جالیوں سے روشنی اندر آتی دکھائی دی۔ کیا یہ صُبح ہے یا شام؟ اُس نے سوچا۔ اُسے اپنے جسم میں گرمی کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ دو دِن خُوب سویا تھا۔ وہ یہ سوچتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھ گیا کہ کس خواب نے اُسے جاگنے پر مجبور کیا ہے۔۔۔ پچھلے دو دن سے اُس پر معلومات کی بوچھاڑ ہو رہی تھی مگر اُس دوران اُس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا ہوسکتا ہے؟

وہ کُچھ دیر ساکن بیٹھا رہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ بستر سے اُترا اور غُسل خانے میں چلا گیا۔ غُسل کرتے ہوئے بھی اُس کی سوچ میں یہی بات تھی۔

نا مُمکن۔ اُس نے سوچا۔

بیس منٹ بعد وہ ہوٹل سے پلیس ونیڈوم (Place Vendome) کی طرف جا رہا تھا۔ رات گہری ہو رہی تھی اور وہ سُستی محسوس کر رہا تھا۔ نیند ابھی بھی اُس پر حاوی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ہوٹل کے ریسٹورینٹ میں کافی پیئے مگر غیر ارادی طور پر باہر نکل آیا اور مشرق کی طرف روئے ڈیس پیٹیٹس (Rue des Petits) پر چل پڑا۔ اُسے ایک عجیب سا جوش محسوس ہو رہا تھا۔ تھوڑی آگے جا کر وہ جنوب کی طرف روئے ریشلو (Rue Ricelieu) پر مُڑ گیا، فضا میں اب چنبیلی کی پھولوں کی مہک تھی جو کہ سامنے رائل پیلس کے احاطے میں کھلے ہوئے تھے۔ وہ چلتا رہا یہاں تک کہ رائل آرکیڈ تک پہنچ گیا جو کہ سیاہ رنگ کے سنگِ مرمر سے بنی عمارت تھی۔ اندر داخل ہوتے ہوئے لینگڈن نے اپنے قدموں کے نیچے فرش کو دیکھا۔ چند لمحوں میں ہی اُسے وہ چیز نظر آگئی جس کی اُسے تلاش تھی۔ یہ فرش میں گڑے ہوئے تانبے کے سات گول تمغے تھے۔ ہر تمغے کا رِداس پانچ اِنچ تھا اور اُن پر این اور ایس (N-S) کے حُروف کُندہ تھے۔

شُمال اور جنوب (Nord. Sud)

لینگڈن جنوب کی طرف مُڑا اور تمغوں کی سیدھی قطار کو دیکھتا چلا گیا۔ اُس نے اِس قطار کے ساتھ ساتھ چلنا شُروع کر دیا، اُس کی نظریں فرش پر ہی تھیں۔ جب وہ کامڈے فرانسیسے (Comedie Franssaise) پہنچا تو اُسے فرش میں تانبے کے مزید تمغے گڑے نظر آئے۔

کئی سال پہلے لینگڈن نے پڑھا تھا کہ پیرس کی گلیوں میں ایسے ۱۳۵ نشانات لگائے گئے تھے۔ جو کہ شمالاً جنوباً سمت کا تعین کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب وہ پیرس آیا تھا تو وہ ان تمغوں کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا دریائے سئین اور پھر پیرس کی رصدگاہ تک پہنچ گیا

تھا۔ وہاں پہنچ کر اُسے اِن تمغوں کا مقصد اور افادیت معلوم ہوئی تھی۔

درحقیقت یہ اصلی پرائم میریڈین (Prime Merdian) تھا۔

پیرس کی پہلی روز لائن (Rose Line)۔

اب وہ تیزی سے روئے ڈی ریوولی (Rue de Rivoli) کی طرف چل پڑا۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی منزل کی طرف پہنچنے والا ہے جو کہ بس دو تین سو گز کے فاصلے پر ہے۔

The holy Grail'neath ancient Roslin waits

قدیم روز لین کے نیچے ہولی گریل انتظار کر رہی ہے

سانیئر کے لفظ روز لین کے ہجے (Roslin)، اُسترا اور صُراحی۔ ایک مقبرہ جس پر سب سے بڑے ماہر کا فن ہے۔

کیا یہی وجہ تھی کہ سانیئر اُس سے بات کرنا چاہتا تھا؟ کیا لینگڈن نے صحیح اندازہ لگایا تھا؟

وہ آہستہ آہستہ بھاگنا شُروع ہو گیا، اُسے اپنے قدموں کے نیچے روز لائن محسوس ہو رہی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ منزل اُسے اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ وہ جب ریشیلیو کی سُرنگ سے گُزرا تو اُس کے جوش میں مزید اضافہ ہو چُکا تھا، وہ جانتا تھا کہ اِس سُرنگ کے اختتام پر پیرس کی سب سے پُراسرار یادگار ہے، جس کو بنانے کا اعلان ۱۹۸۰ میں فرانسس متراں نے کیا تھا، جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ بہت ساری خُفیہ تنظیموں کا رُکن ہے اور جس کا پیرس کیلئے آخری تُحفہ لینگڈن نے لوورے کے باہر دیکھا تھا۔ لینگڈن اب سُرنگ سے باہر، ایک کھُلے احاطے میں آ گیا۔ اُس کا سانس چڑھ گیا تھا، اُس نے اپنی گردن اُٹھا کر دیکھا تو اُس کے سامنے وہ یادگار موجود تھی۔

لوورے کا اہرام ۔۔۔ جو کہ تاریکی میں میں بھی چمک رہا تھا۔

اُس نے کُچھ لمحے اُسے تعریفی نظروں سے دیکھا۔ اُس نے نیچے دیکھا، قدیم روز لائن نظر آ رہی تھی۔ جو کہ کیروسل ڈی لوورے تک چلی گئی تھی۔ کیروسل ڈی لوورے گھاس کا ایک گول سا قطعہ تھا جہاں کسی زمانے میں فطرت پرستوں کی تقاریب ہوا کرتی تھیں۔ لینگڈن کو محسوس ہوا کہ کیروسل ڈی لوورے میں قدم رکھتے ہی وہ کسی اور دُنیا میں آ گیا ہے۔ کیروسل ڈی لوورے میں اب پیرس کی ایک عجیب و غریب یادگار موجود ہے۔ شیشے کا ایک اُلٹا اہرام،

La Pyramide Inversee

لرزتے ہوئے، لینگڈن اہرام کے سرے تک گیا اور شیشے سے جھانکتے ہوئے نیچے موجود لوورے میوزیم کے حصے کو دیکھا۔ نچلا حصہ کُہری سی روشنی میں چمک رہا تھا۔ اُس نے اُلٹے اہرام کے نیچے دیکھا، جہاں ایک اور چیز موجود تھی، نچلے حصے میں فرش پر اُلٹے اہرام کے بالکُل نیچے، ایک چھوٹا سی یادگار تھی، جس کا ذکر لینگڈن نے اپنے مُسوّدے میں بھی کیا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہوا کہ وہ ابھی ابھی نیند سے جاگا ہے۔ وہ حیران تھا کہ یہ کیسے مُمکن ہے؟ اُس نے نظریں اُٹھائیں اور لوورے کی عمارت پر گاڑ دیں، جس میں دُنیا کے مشہور ترین فنکاروں کے فن پارے موجود تھے۔

ڈاونچی۔ بوتیچیلی۔

Adonrned in masters' loving art, She lies.

شدید حیرانی میں لینگڈن نے پھر اُلٹے اہرام کے شیشے سے نیچے جھانکا۔

مُجھے نیچے جانا چاہیئے۔

وہ کیروسل ڈی لوورے سے باہر نکل کر لوورے کے داخلی راستے کی طرف چل پڑا۔ دِن کے آخری زائرین لوورے سے نکل رہے تھے۔

اُس نے گھومنے والے دروازے سے اندر داخل ہو کر خم دار سیڑھیوں کی راہ لی جو نیچے کی طرف جاتی تھیں۔ جب وہ نیچے پہنچا تو ایک لمبی سُرنگ میں داخل ہو گیا جو کہ اُلٹے اہرام کے نیچے موجود حصے کی طرف جاتی تھی۔ سُرنگ کے اختتام پر ایک بڑا ہال تھا جس کی چھت سے اُلٹا اہرام لٹکا ہوا تھا۔ جس کی شکل V کی طرح تھی۔ صُراحی۔

لینگڈن نے اُوپر سے نیچے تک دیکھا۔ یہ فرش سے صرف چھ فُٹ کی بُلندی پر لٹکا ہوا تھا۔ اور اِس کے نیچے بھی ایک چھوٹا سا اہرام بنا ہوا تھا۔ جس کی بُلندی صرف تین فٹ تھی۔ اِتنی بڑی عمارت میں صرف یہی ایک چھوٹی سی چیز تھی۔ لینگڈن کے مُسودے میں لوورے میں موجود دیویوں کے فن کا ذکر بھی تھا، اُس نے اِس چھوٹے اہرام کا ذکر بھی کیا تھا۔ 'یہ چھوٹا اہرام فرش سے باہر یوں اُبھرا ہوا ہے جیسے برف کا تودہ ہوتا ہے، ایک بہت بڑے اہرام کا بُلند ترین مقام۔ جو کہ فرش کے نیچے چھُپا ہوا ہے۔ ویران ہال میں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔ دونوں اہراموں کی نوکیں ایک دوسرے کی طرف مُڑی ہوئی تھیں بلکہ تقریباً ایک دوسرے سے جُڑی ہوئی تھیں۔

The Chalice above. The Blade below

The blade and chalice guarding o'er Her gates.

اوپر صُراحی۔ نیچے اُسترا۔

صُراحی اور اُسترا اُس کے دروازے کی حفاظت کر رہے ہیں۔

لینگڈن کو میری شاویل کی بات یاد آئی۔ ایک دِن تُم پر عیاں ہو جائیگا۔

وہ قدیم روز لائن کے نیچے کھڑا تھا، جس کے اِردگرد بہترین فنکاروں کا فن تھا، اِس سے بہتر مقام نہیں ہو سکتا تھا جو سانیئر کی نظروں کے سامنے رہے۔ اُسے ایسا لگا جیسے وہ گرانڈ ماسٹر کی نظم کا معنی سمجھ گیا ہے۔ اُس نے گردن اوپر اُٹھائی اور شیشے سے آسمان کی طرف جھانکا، ستاروں سے بھری رات۔

She rests at last beneath the starry skies.

آخرکار وہ ستاروں بھرے آسمان کے نیچے آرام کر رہی ہے۔

ایسا لگ رہا تھا کہ تاریکی سے، گُمشدہ الفاظ کی گونج سُنائی دے رہی ہے۔

ہولی گریل کو تلاش کرنے کی مُہم دراصل مگدالہ کی مریم کو عزت اور تکریم دینے کیلئے ہے۔

لینگڈن نے تعظیم سے سر جُھکا دیا، اُسے لگا کہ کسی عورت کی آواز اُسے سُنائی دے رہی ہے، صدیوں کی دانائی۔۔۔اُسے مُخاطب کر رہی ہے۔

(انگریزی کے مشہور ناول ''The Da Vinci Code'' کا اُردو ترجمہ)
مُقدّس پیالہ
مُحمّد سعید عمران